سات ہزار پانچ سو صحابہ کرام کا بے مثال تذکرہ

اُسد الغابۃ
فی
معرفۃ الصحابۃ

علامہ امام ابی الحسن علی الجزری ابن اثیر رحمۃ اللہ

ترجمہ

مولانا محمد عبد الشکور فاروقی

مکتبہ نبویہ ○ گنج بخش روڈ لاہور

نام کتاب ——— اُسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ
نام مولف ——— علامہ ابن اثیر جزری قدس سرہٗ (م۔ ۶۳۰ھ)
ترجمہ ——— مولانا عبد الشکور فاروقی لکھنوی۔
موضوع ——— سوانح واذکار صحابہ رسولؐ
نقش اول ——— ۷ رمضان المبارک ۱۳۲۳ھ
نقش ثانی ——— جمادی الثانی ۱۴۰۷ھ
تذکرۂ صحابہ ——— سات سو تین
ناشر ——— مکتبہ نبویہ۔ گنج بخش روڈ۔ لاہور
طابع ——— کمبائن پرنٹرز لاہور
قیمت جلد سوم چہارم پنجم ——— /[illegible] روپے

محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم تراہم رکعا سجدا یبتغون فضلا من اللہ ورضوانا

فہرست ترجمہ اُسد الغابہ جلد چہارم

ترجمہ اسد الغابہ جلد چہارم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(سیدنا) زرارہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جزی صحابی ہیں بیٹے ہیں عمرو بن عوف بن کعب بن ابی بکر عبد بن کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ کے محمد بن عبد اللہ شعیثی نے زفر بن وثیمہ سے انھوں نے مغیرہ بن شعبہ سے روایت کی ہے کہ زرارہ بن جزی نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ضحاک بن سفیان کلابی کو لکھ کے بھیجا تھا کہ اشیم ضبابی کی بی بی کو ان کے شوہر کی دیت سے میراث دیں۔ مکحول نے ان سے روایت کی ہے یہ زرارہ عبد العزیز ابن مروان کے والد ہیں جو حضرت معاویہ کے زمانے میں یزید کے ہمراہ جہاد پر گئے تھے اور وہیں شہید ہوئے تو حضرت معاویہ نے زرارہ سے کہا کہ جوان عرب شہید ہو گیا زرارہ نے پوچھا کہ اے امیر المومنین میرا کہ کا (شہید ہوا) یا آپ کا حضرت معاویہ نے جواب دیا کہ تمھارا۔ ہشام کلبی نے روایت کی ہے کہ جب مروان کی بیعت ہو چکی تو ایک دن اسکا گذر زرارہ کی طرف ہوا وہ (اس زمانے میں) بہت بوڑھے ہو گئے تھے اپنے ایک چشمہ (کے کنارے) پر بیٹھے ہوئے تھے مروان نے ان سے پوچھا کہ تمھارا کیا حال ہے انھوں نے جواب دیا کہ اچھا حال ہے خدا نے ہمکو خوبی کے ساتھ اٹھایا اور خوبی کے ساتھ کھانا یہ لوگ جہاد میں شہید ہوئے تھے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابن ماکولا نے کہا ہے کہ محدثین جزی کی جیم کو زبر اور زا کے سکون سے پڑھتے ہیں اور اہل لغت جیم کے زیر اور زا کے ساتھ پڑھتے ہیں اور ابو عمر جزی کی جیم کے زبر و زیر دونوں پڑھتے ہیں اور عبد الغنی نے جزی کی جیم کو زبر اور (ز) کو زیر پڑھا ہے۔

(سیدنا) زرارہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو نخعی عمرو بن زرارہ کے والد ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نصف رجب ۹ھ میں قبیلہ نخع کے وفد میں آئے تھے انھوں نے کہا کہ یا رسول اللہ میں نے ایک ایسا خواب دیکھا ہے جس نے مجھے دہشت میں ڈال دیا آپ نے پوچھا وہ کیا ہے انھوں نے کہا میں نے دیکھا کہ ایک گدھی جسے میں اپنے گھر میں چھوڑ آیا ہوں اس نے ایک بچہ سرخ سیاہ رنگ کا جنا ہے اور میں نے ایک آگ دیکھی جو زمین سے نکلی میرے اور میرے

لڑکے عمرو کے درمیان میں حائل ہو گئی اس آگ سے نکلتی تھی صیراعی کی آواز آرہی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تم نے اپنے گھر میں ایک لونڈی چھوڑی ہے جو اپنا عمل چھپاتی ہے انھوں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا کہ اسنے ایک لڑکے کا جنا ہے جو تمہارا بیٹا ہے انھوں نے کہا کہ اُسکے سرخ و سیاہ ہونے کا کیا مطلب ہے آپ نے فرمایا کہ قریب رجب آپکے پاس گئے تو آپ نے (آہستہ سے انکے کان میں) کہا تمھارے سفید داغ ہیں جنکو تم چھپاتے ہو انھوں نے کہا کہ قسم ہے اسکی جسنے آپکو حق کے ساتھ بھیجا ہے کہ اسکو آپکے سوا کسی نے نہیں جانا آپ نے کہا کہ لیکن وہی ہے آتی رہی آگ (تو اس سے مراد یہ ہے کہ) ایک فتنہ میرے بعد پیدا ہوگا انھوں نے پوچھا اے خدا کے رسول فتنہ کیا ہے آپ نے فرمایا لوگ اپنے امام کو مار ڈالینگے اور آپس میں خوب جھٹول کرینگے مسلمان کا خون مسلمان کے نزدیک پانی سے زیادہ شیریں ہوگا برائی کرنیوالا اپنے کو بھلا سمجھ کر نیکوں کا خیال کریگا اور تم مر جاؤگے تو تمہارے بیٹے کو وہ آگ پہنچیگی اور اگر تمہارا بیٹا مر جائیگا تو تم کو پہنچیگی انھوں نے کہا کہ دعا کیجیے کہ مجھکو وہ آگ نہ پائے آپ نے انکیلئے دعا کی ابو عمر نے انکا تذکرہ لکھا ہے

(سیدنا) زرارد (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو عمرو ہے ایک جوان شخص ہیں انکے بیٹے عمرو نے ان سے روایت کی ہے حفص بن سلیمان نے خالد بن سلمہ سے روایت کرکے بیان کیا وہ سعید بن عمرو سے وہ عمرو بن زرارہ سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے تھے کہ انھوں نے کہا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ آپنے آیہ ان المجرمین فی ضلال و سعر کو انا کل شیء خلقناہ بقدر تک پڑھا اور فرمایا کہ یہ آیت تقدیر الٰہی کے جھٹلانے والوں کے حق میں نازل ہوئی ہے ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہے میں نہیں جانتا کہ یہ وہی ہیں جنکا ذکر اوپر ہو چکا یا اور ہیں

(سیدنا) زرارہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن حارث بن عدا بن حارث بن عوف بن جشم ابن کعب بن قیس بن سعد بن مالک بن نخع نخعی طبری و کلبی و ابن حبیب نے کہا ہے کہ یہ قبیلہ نخع کے وفد میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے تھے یہ لوگ دو سو تھے سب مسلمان ہو گئے ابو عمر نے انکا حال مختصر ذکر کیا ہے اور ابو موسی نے طول دیکر بیان کیا ہے ہمیں ابو موسی نے اجازۃً خبر دی کہ ہمیں ابو بکر بن جارث نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو احمد مقری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو حفص ابن شاہین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عمر بن حسن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں منذر بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہمارے والد اور حسین بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہشام بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قبیلہ جرم کے ایک شخص ابو جہیل نامی نے جو حلقمہ کی اولاد سے ہیں خبر دی انھوں نے بنی علقمہ کے ایک مرد سے روایت کی انھوں نے کہا کہ قبیلہ نخع کے ایک شخص جنکو زرارہ بن قیس بن حارث بن عدا کہتے تھے اپنی قوم کی ایک جماعت کے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے یہ نصرانی تھے انھوں نے کہا میں نے راستے میں ایک خواب دیکھا اسمیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر مسلمان ہوا اور کہا یا رسول اللہ میں نے اپنے سفر میں آپکی طرف آتے ہوئے ایک خواب دیکھا ہے میں نے یہ دیکھا کہ وہ گدھی جسکو میں قبیلہ میں چھوڑ آیا دن لئے ایک بچہ جنا ہے پھر ابو موسی نے اپنی سند سے مدائنی کی حدیث بیان کی ہے کہ انھوں نے بیان کیا کہ قبیلہ نخع کا وفد زرارہ بن عمرو کی ماتحتی میں آیا ہمیں دو آدمی تھے سب مسلمان ہو گئے پھر زرارہ نے کہا کہ یا رسول اللہ میں نے اپنے راستہ میں ایک ہولناک خواب دیکھا ہے میں نے دیکھا ایک گدھی جسکو میں اپنے گھر میں چھوڑ آیا تھا اُسنے ایک ابلق بچہ جنا اور جیسا کہ ہم زرارد بن عمرو کے گذشتہ ذکر میں لکھ چکے ہیں ویسا ہی بیان کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دعا کرنیکے بعد تنا اور بڑا ہے کہ زرارہ وفات پاگئے اور دونوں انکے بیٹے عمرو بن زرارہ کو جا لگی چنانچہ انھوں نے سب سے پہلے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بیعت مقام کوفہ میں توڑی انھوں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے بیعت کی تھی جب ابن جابس نخعی نے اپنے والد سے انھوں نے زرارہ بن قیس ابن عمرو سے روایت کی ہے کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے

ترجمہ یہ آگ شعلہ زن ہے آنکھ والے اور بے آنکھ والے سب کو طلب کرتی ہے

اور اسلام قبول کیا آپنے انکیلیے تحریر لکھ دی اور انکے حق میں دعا خیر کی ابوموسی نے انکا تذکرہ بہت طول کے ساتھ بیان کیا ہے میں کہتا ہون کہ یہ وہی زرارہ ہیں جنکے نسب زرارہ
ابن عمرو کے بیان میں گذر چکا ہے جنکا ابوعمر نے بیان کیا ہے اور انھیں خواب کا حال ذکر کیا ہے میں نے انکو الگ اسی بیان میں ابوعمر کی تقلید سے قرار دیے تاکہ ایک سہولت
لوگوں نے ذکر کیا ہے مجھے نہ رہجائے اور اسوجہ سے کہ بعض لوگ زرارہ بن قیس دیکھکر یہ نہ گمان کرلیں کہ ہم نے انکو ذکر ہی نہیں کیا اسی لیے ہم نے بیان کر کے کہدیا کہ یہ دونوں ایک ہی
ہیں اور میرا گمان غالب ہے کہ یہ زرارہ عمرو کے والد کے غیر ہیں جنکا بیان اس سے پہلے گذر چکا اور جنکا تذکرہ ابن منده اور ابونعیم نے لکھا ہے کیونکہ وہ مجہول النسب ہیں اور اس قبیلے کے
ہیں اور ایک مشہور شخص قبیلہ نخع سے ہیں ابوعمر نے اس حدیث کو زرارہ ابن عمرو کے بیان میں اور ابوموسی نے زرارہ بن قیس کے بیان میں ذکر کیا ہے اور کلبی نے عمرو بن زرارہ کا نسب لیا ہے
بیان کیا ہے جیسے ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں اور کلبی نے کہا ہے کہ عمرو بن زرارہ خدا کی مخلوق میں سب سے پہلے شخص ہیں جنھوں نے حضرت عثمان سے خلع کی اور بعد میں حضرت
علی سے بیعت کی اور انکے والد زرارہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد میں آئے تھے واللہ اعلم اور ابوموسی نے عبدالرحمن بن عباس کی حدیث روایت کی ہے اور زرارہ
کا نسب بیان کیا ہے کہ زرارہ بیٹے ہیں قیس بن عمرو کے اور جب انکو زرارہ بن عمرو بیان کیا ہے انہوں نے انھیں انکے دادا کیطرف منسوب کر دیا اور ایسا اکثر کر دیا کرتے ہیں یا یہ کہ
انکے نسب میں اختلاف واقع ہوا ہو جیسا کہ دوسروں کے نسب میں واقع ہوا ہے۔

(سیدنا زرارہ رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن حارث بن فہر بن قیس بن ثعلبہ بن عبید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار انصاری خزرجی نجاری ہیں حارث کی جنگ میں شہید ہوئے۔ ابوعمر نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا زرارہ رضی اللہ عنہ)

ابن کریم بن حارث بن عمرو سہمی اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ زرارہ بن کرب انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع میں دیکھا ہے ابونعیم نے اسکو بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ
بعض متاخرین نے انکا ذکر کیا ہے مگر انکا نسب نہیں بیان کیا انکا بیان حارث ابن سہمی کے ذکر میں گذر چکا ہے میں کہتا ہوں کہ ابن منده کی کتاب کے نسخے جہاں تک میری
نگاہ سے گذرے ہیں انھوں نے کوئی جداگانہ تذکرہ زرارہ بن کریم کا نہیں لکھا انھوں نے انکو حارث بن عمرو سہمی کے بیان میں ذکر کیا ہے وہ صرف راوی ہیں کیونکہ وہ اپنے
والد سے وہ اپنے دادا یعنی حارث بن عمرو سے روایت کرتے ہیں اور یہ یعنی زرارہ بن کریم صحابی نہیں بلکہ انکے دادا حارث صحابی تھے اور قبیلہ
باہلہ سے ہیں اور سہم عمرو بن ثعلبہ ابن غنم بن قتیبہ بن معن کے بیٹے ہیں اور قتیبہ کی اولاد قبیلہ باہلہ میں شمار ہوتی ہے واللہ اعلم

(سیدنا زر رضی اللہ عنہ)

ابن خلیفہ محمد بن زیاد الہانی نے انسے روایت کی ہے کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپنے ان پر اسلام پیش کیا انھوں نے اسلام قبول کر لیا اور انھوں نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بحالت سفر مغرب کی نماز میں التین اور انا انزلنا پڑھتے سنا اور محبوب بن موسی نے ابو محمد جرجانی سے انھوں نے ابوزرعہ سے روایت کی انھوں نے
کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قل ہو اللہ احد اور قل یا ایہا الکافرون پڑھی تھی تینوں نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا زرعہ رضی اللہ عنہ)

ابن سیف بن ذی یزن . شاہ یمن تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے پاس خط بھیجا تھا ہمیں ابوجعفر عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک

خبر دی انھوں نے ہم سے ابن اسحاق نے روایت کی کہ انھوں نے کہا ملوک حمیر کا خط اور قاصد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپکے غزوۂ تبوک سے آنیکے وقت پہونچا۔ ان کے مسلمان یعنی ہو جانے کا حال اسحاق نے کہا ہی کہ زرعہ بن ذی یزن نے آپکو اپنے مسلمان ہونے اور ان لوگون کے شرک چھوڑنے کی خبر بھیجی تھی اسکے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خط لکھکر بھیجا بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللہ الی الحارث بن عبد کلال والی نعیم بن عبد کلال الی النعمان قیل ذی رعین ومعافر والی زرعۃ بن ذی یزن اما بعد فانی احمد الیکم اللہ الذی لا الہ الا ھو اما بعد فقد وقع بنا رسولکم مقفلنا من ارض الروم فلقینا بالمدینۃ فبلغ ما ارسلتم بہ انبانا باسلامکم وقتلکم المشرکین وان اللہ قد ہداکم بہدایتہ ان اصلحتم واطعتم اللہ ورسولہ واقمتم الصلوۃ وآتیتم الزکوۃ واعطیتم من المغانم خمس اللہ وسہم النبی وذکر الزکوۃ یہ بہت بڑا خط ہے اور انھی ابن اسحاق نے کہا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زرعہ بن ذی یزن کیطرف کہلا بھیجا کہ جب تمہارے پاس میرے قاصد آوین مین تمکو انکے ساتھ بھلائی کی وصیت کرتا ہون تینون نے انکا تذکرہ لکھا ہی

(سیدنا) **زرعہ** (رضی اللہ عنہ)

شقری۔ انکا نام احرم تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زرعہ رکھا اسامہ بن اخدری نے ان سے روایت کی ہی انھوں نے کہا کہ قبیلۂ شقرہ سے ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا انمین ایک مرد تھا جو احرم نامی تھا انھوں نے ایک حبشی غلام مول کیا اور کہا یا رسول اللہ اسکا نام رکھ دیجیے اور میرے واسطے برکت کی دعا کیجیے آپنے پوچھا تمہارا کیا نام ہی انھوں نے کہا احرم آپ نے فرمایا (احرم نہین) بلکہ زرعہ تینون نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) **زرعہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن زمعہ عامری خاندان بنی عامر بن صعصعہ سے تھے انکا ذکر کوئی نہین ہی (مگر) نہ انکا صحابی ہونا ثابت ہی اور نہ انکی روایت ثابت ہی۔ ابوالاسود بن دیلی نے ان سے روایت کی ہے ابن مندہ اور ابونعیم نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہی۔

(سیدنا) **زرعہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بن مازن بن ثعلبہ بن سوازن بن اسلم اسلمی یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شروع زمانے میں رہے ہیں غزوۂ احد میں آپکے ہمراہ شریک ہوئے اور مسلمانون میں احد کے دن سب سے پہلے یہی شہید ہوے یہ ابن کلبی کا کلام ہے۔

(سیدنا) **زرعہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ بیاضی۔ روح بن عبادہ نے ابن جریج سے انھون نے ابوالحویرث سے انھون نے زرعہ بن عبد اللہ سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان زندگی کو دوست رکھتا ہی حالانکہ موت اسکے لیے فتنون سے بہتر ہی اور مال کی زیادتی کو دوست رکھتا ہی حالانکہ مال کی کمی (بروز قیامت) حساب کی کمی کا سبب ہی۔ ابو موسی نے انکا تذکرہ لکھا ہی اور انھون نے (یعنی ابو موسی نے) لکھا ہی کہ انھون نے اسماء بنت عمیس اور تابعین سے روایت کی ہی۔

لہ ترجمہ۔ محمد رسول اللہ کیطرف سے حارث بن کلال اور نعیم بن عبد کلال اور نعمان شاہ ذی رعین و معافر اور زرعہ بن ذی یزن کیطرف امابعد مین تمسے اس خدا کی تعریف کرتا ہون جسکے سوا کوئی معبود نہین ہی بعد حمد کے معلوم ہو کہ سرزمین روم سے ہماری واپسی کیوقت تمہارا قاصد ہمارے پاس پہونچا اور مدینے میں ہمسے ملا جو پیغام تمنے بھیجا تھا قاصد نے اوسکو پہونچایا ہی

(سیدنا) **زرین** (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ فقیمی ابن شاہین نے لکھا ہے اسیطرح یعنی نسب بیان کرنے سے پہلے میری کتاب میں دو جگہ ابن شاہین نے سیف بن عمر سے انھون نے درقاء بن عبدالرحمن حنظلی سے انھون نے زرین بن عبداللہ فقیمی سے روایت کی کہ وہ بنی تمیم کی ایک جماعت میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور مسلمان ہوئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے اور انکی اولاد کے واسطے دعا دی ابو جعفر نے یزید بن ہارون سے روایت کی اور انھون نے کہا کہ زرین بن عبداللہ فقیمی خاندان بنی تمیم سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے کلثوم بن ادنی ابن ہنّاد بن عبداللہ نے کہا ہے شعر جدی الذی مسح النبی جبینہ ☆ وسمینہ وانا الجواد السابق ☆ ابو موسی نے اسکو بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ صحیح سعدین ہے

باب الزاء مع العین والفاء

(سیدنا) **زعبل** (رضی اللہ عنہ)

خطیب ابو بکر نے انکو کتاب المؤتنف مین بیان کیا ہے اور انھون نے اپنی سند سے مسلم بن ابراہیم سے انھون نے حارث بن عبید یعنی ابو قدامہ سے انھون نے زعبل سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپس مین ایک دوسرے کو ہدیہ بھیجے رہو اور ایک دوسرے سے ملاقات کرتے رہو کیونکہ ملنے سے دوستی پیدا ہوتی ہے اور ہدیہ کینے کو دور کرتا ہے ابو موسی نے انکا تذکرہ لکھا ہے

(سیدنا) **زُفَر** (رضی اللہ عنہ)

ابن اوس بن حدثان نصری خاندان بنی نصر بن معاویہ سے ہیں انکا نسب ان کے والد کے بیان مین گذر چکا ہے۔ لوگون نے کہا ہے کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا ہے (مگر انکا صحابی ہونا یا آنحضرت کو دیکھنا معلوم نہین ہوتا ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) **زفر** (رضی اللہ عنہ)

ابن حرثان بن حارث بن حرثان بن زکوان یہ ارخاندان بنی کاغنہ بن عوف بن نصر بن معاویہ سے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے اسکو ہشام بن کلبی نے بیان کیا ہے۔

(سیدنا) **زفر** (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن حذیفہ اپنے زمانے مین قبیلہ بنی اسد کے سردار تھے اور طلیحہ اسدی جب ظاہر ہوا اور اسنے نبوت کا دعوی کیا تو یہ اسلام مین ثابت قدم رہے۔

(سیدنا) **زفر** (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید بن ہاشم بن حرملہ انکا ذکر ایک حدیث مین آیا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) **زکرہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ سلابو حاتم رازی اور ابو الحسن عسکری نے انکا تذکرہ افراد مین لکھا ہے۔ اور ابو الفتح ازدی نے انکا نسب بیان کیا ہے بقیہ بن ولید نے عمرو بن عتبہ سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے زیاد بن سنبہ سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا مین نے زکرہ سے سنا وہ کہتے تھے مین نے رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ اگر میں یحییٰ بن زکریا کی قبر جانتا ہوتا تو میں انکی زیارت کرتا انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) زکریا (رضی اللہ عنہ)

ابن علقمہ خزاعی۔ ابن شاہین نے اسکو اسیطرح بیان کیا ہے اور انھوں نے اپنی سند سے زہری سے انھوں نے عروہ سے روایت کی ہے کہ زکریا بن علقمہ خزاعی نے کہا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اعراب نجد کا ایک آدمی آیا اور اس نے پوچھا یا رسول اللہ کیا اسلام کی کوئی انتہی ہے آپنے جواب دیا کہ عرب و عجم کے جن گھروالوں کے ساتھ خدا بھلائی کرنا چاہیگا ان میں اسلام کو داخل کریگا اس اعرابی نے پوچھا یا رسول اللہ پھر کیا ہوگا آپنے جواب دیا پھر تم لوگ ایسے ظالم ہو جاؤ گے (جیسے) مقام صبا کے سانپ (صبا میں ایک قسم کے سانپ ہوتے ہیں جب کسی کو ڈسنا چاہتے ہیں تو اوپر کو اٹھتے ہیں پھر اس شخص پر گرتے ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ سانپ منہ سے زہر اگلا کرتے ہیں) اور ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو گے ابن شاہین نے انکا نام تذکرہ میں اور نیز حدیث میں بذیل ردیف زا اسیطرح ذکر کیا ہے۔ حالانکہ انکا نام کرز بن علقمہ ہے اور یہ حدیث زہری کی روایت سے مشہور ہے انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

باب الزاء والمیم والنون

(سیدنا) زمل (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو اور بعض لوگ انکو زمل بن ربیعہ کہتے ہیں اور بعض کا بیان ہے کہ زمل بن عمرو بن عنز بن خشاف ابن خدیج بن واثلہ بن حارثہ بن ہند بن حرام بن ضنہ بن عبد بن کبیر بن عذرہ (عذرہ بن سعد ہذیم عذری) ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد میں آئے تھے ہشام بن کلبی نے شرقی بن قطامی سے انھوں نے مدلج بن مقداد عذری سے انھوں نے اپنے چچا عمارہ بن حزن سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا زمل نے بیان کیا کہ بت سے ایک آواز سنی اور حدیث کو آخر تک بیان کیا جب یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور اسلام قبول کیا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اپنی قوم کا جھنڈا عنایت کیا اور ایک خط دیا یہ جھنڈا انکے پاس برابر رہا یہانتک کہ اسی جھنڈے کو لیکر معرکہ صفین میں حضرت معاویہ کے ساتھ شریک ہوئے اور مرج راہط کی جنگ میں شہید ہوئے کلبی اور طبری نے ان کا نسب اسیطرح بیان کیا ہے اسیطرح کہ جھنڈا وغیرہ ذکر کیا۔ تینوں نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) زنباع (رضی اللہ عنہ)

ابن سلامہ جذامی روح بن زنباع کے والد ہیں۔ یہ کلام ابن مندہ اور ابونعیم کا تھا۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ زنباع بیٹے ہیں روح بن زنباع جذامی کے۔ انکی کنیت ابو روح ہے انکے بیٹے روح [illegible] تھے فلسطین میں اکثر مقیم رہتے تھے ابن جریج نے عمرو بن شعیب سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے اپنے دادا عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت کی ہے کہ زنباع نے ایک غلام کو اپنی لونڈی کے ساتھ (خلوت کرتے ہوئے) پایا تو انھوں نے اسکا عضو تناسل کاٹ ڈالا اور ناک کاٹ لی وہ غلام رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اپنا واقعہ عرض کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زنباع سے پوچھا تمنے کیوں ایسا کیا انھوں نے کہا کہ اسنے ایسی ایسی حرکت کی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غلام سے فرمایا جا تو آزاد ہے تینوں نے انکا تذکرہ لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ اور ابونعیم نے انکا نسب بیان کیا ہے اور

دونون نے انکے نسب کو بعض نام حذف کرکے بیان کیا ہی کیونکہ زنباع بیٹے ہین روح بن سلامہ کے اور انکا نسب روح کے بیان مین گذر چکا واللہ تعالیٰ اعلم

باب الزاء مع الہاء والواو

(سیدنا زہرہ رضی اللہ عنہ)

ابن حویہ بن عبداللہ بن قتادہ بن مرثد بن معاویہ بن قیس بن مالک بن انزم بن جشم بن حارث بن کعب بن سعد بن زید مناۃ بن تمیم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے ہجر کے بادشاہ نے انکو بھیجا تھا انھون نے اسلام قبول کرلیا اہل فارس کی جنگ مین حضرت سعد کے آگے والے لشکر کے یہ سردار تھے اور انھون نے بالینوس فارسی کو مار کر اسکا اسباب لیا جسکی قیمت دس ہزار درہم تھے اور بعض لوگون نے کہا ہے کہ کثیر بن شہاب نے اسکو قتل کیا تھا۔ زہرہ جنگ قادسیہ میں شہید ہوئے ابو عمر نے اسکو اسی طرح بیان کیا ہے مین کہتا ہوں کہ یہ قادسیہ میں نہین شہید ہوئے بلکہ بہت دنون زندہ رہے شبیب ابن یزید خارجی نے انکو حجاج کے عہد مین شہید کیا یہ سیف و طبری و کلبی اور ابن حبیب اور دارقطنی وغیرہم کا قول ہے ابن اسحاق نے انکے والد کا نام حویہ بضم حاء و فتح واو بیان کیا ہے دارقطنی نے کہا ہے سیف کا قول صحیح ہے۔

(سیدنا زہیر رضی اللہ عنہ)

ابن قرابن شاہین نے انکو صحابہ میں بیان کیا ہے عمرو بن مُرّہ نے عبداللہ بن حارث سے انھون نے زہیر بن اقمر سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے کو ظلم سے بچاؤ کیونکہ قیامت کے دن ایک ظالم کے سبب سے بہت سی تاریکیان ہونگی تینون نے انکا تذکرہ کیا ہے اور کہا ہے کہ زہیر تابعی ہین اور یہ حدیث عبداللہ بن عمرو بن عاص سے مروی ہے۔

(سیدنا زہیر رضی اللہ عنہ)

ابن ابی امیہ مولفۃ القلوب مین انکا ذکر کیا گیا ہے ابو عمر نے اسکو بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ انکے صحابی ہونے مین کلام ہے اور مین انکو نہیں پہچانتا ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ زہیر بن ابی امیہ اور بعض لوگون نے ان کا نسب اسطرح بیان کیا ہے زہیر بن عبداللہ بن ابی امیہ اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے اسمٰعیل سے انھون نے ابراہیم بن مہاجر سے انھون نے مجاہد سے انھون نے سائب سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا عثمان اور زہیر بن ابی امیہ مجھے لیگئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی آپنے مجھے اجازت دی مین آپکے پاس گیا عثمان اور زہیر میری تعریف کرنے لگے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں انکو تم دونوں سے زیادہ جانتا ہون زمانہ سابق مین یہ میرے شریک تھے۔ سائب نے کہا ہان سچ ہے والدین آپ پر قربان ہون آپ بہت اچھے شریک تھے نہ کبھی اختلاف کرتے تھے نہ جھگڑا کرتے تھے ابو الحسن نے بیان کیا ہے کہ زہیر بن ابی امیہ بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمرو بن مخزوم ام سلمہ کے بھائی اور خالد بن ولید کے چچا کے بیٹے ہین پس اگر یہ وہی ہین تو یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی کے بیٹے ہیں اور انکی والدہ عاتکہ بنت عبدالمطلب ہین اور انھون نے اس عہدنامہ[1] کے نقض مین جسکو قریش اور بنی مطلب نے لکھا تھا بنی ہاشم کی کوشش کی تھی جسکو ہم تاریخ کامل میں ذکر کرچکے ہین۔ تینون نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

[1] قریش نے شروع شروع مین ایک عہدنامہ لکھا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے متبعین اور حمایت کرنے والون کے ہاتھ خرید و فروخت موقوف کردی جائے اور

(سیدنا) زہیر (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی امیہ۔ سائب بن یزید نے انسے روایت کی ہو اسکو ابن مندہ نے بیان کیا ہو اور انھون نے اسمٰعیل سے انھون نے ابراہیم بن مہاجر سے انھون نے مجاہد سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا عثمان بن عفان اور زہیر بن امیہ آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی اور دونون نے سائب کی تعریف کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین انکو تمسے زیادہ جانتا ہون پھر آخر حدیث تک بیان کیا صرف ابن مندہ نے اسکو بیان کیا ہے میں کہتا ہون ابن مندہ نے انکے دو تذکرے لکھے ہین حالانکہ یہ دونون ایک ہین اسمین کوئی شک و شبہ نہین انھون نے دونون تذکرون مین ایک ہی نسب اور ایک ہی سند اور ایک ہی حدیث بیان کی پس مین نہین جانتا کہ کس وجہ سے انھون نے دو تذکرے قائم کیے اگر کسی بات مین کچھ بھی اختلاف ہوتا تو البتہ ابن مندہ کے لیے عذر ہو سکتا تھا واللہ اعلم۔

(سیدنا) زہیر (رضی اللہ عنہ)

انماری اور بعض نے کہا ہو کہ یہ زہیر شامی کے والد ہین انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دجال کے متعلق ایک حدیث روایت کی ہے۔ خالد بن معدان نے انسے روایت کی ہو ابو عمر نے اسکو مختصر بیان کیا ہو۔

(سیدنا) زہیر (رضی اللہ عنہ)

ثقفی عبدالملک بن ابراہیم بن زہیر ثقفی نے اپنے والد سے انھون نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے سنا کہ جب تم نام رکھو تو عبد کے ساتھ رکھو ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) زہیر (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی جبل اور بعض لوگون نے انکا نام عبداللہ بیان کیا ہو اور بعض لوگون نے محمد بن زہیر بن ابی جبل شنوی (خاندان ازد شنوءہ سے ہین) ابو موسیٰ نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو نعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن حمید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن اسحاق بن بہلول نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین عبدہ بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابن مبارک نے خبر دی انھون نے شعبہ سے انھون نے ابو عمران جونی سے انھون نے زہیر بن ابو جبل سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص دریا مین طوفان کے وقت سفر کرے اسکے لیے افسوس نکیا جائے اور جو شخص چھت پر سوئے جسپر کوئی آڑ نہین اور مر جائے اسکے لیے افسوس نکیا جائے ہشام دستوائی نے اسکو ابو عمران سے روایت کیا ہو کہ انھون نے کہا ہم فارس مین تھے اور ہمارے سردار زہیر بن عبداللہ تھے انھون نے ایک آدمی کو چھت پر لیٹے دیکھا جسکے گرد کوئی چیز نہ تھی تو انھون نے ایسا ہی فرمایا اور غندر نے اسکو شعبہ سے روایت کیا ہو کہ انھون نے کہا محمد بن زہیر بن عبداللہ بن ابو جبل ابو عمر اور ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے انکا تذکرہ لکھا ہو اور ابو عمر نے کہا ہو کہ زہیر بن عبداللہ بن ابو جبل۔

(سیدنا) زہیر (رضی اللہ عنہ)

ابن اسحاق نے لکھا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمکو اپنے اہل و عیال زیادہ محبوب ہیں یا مال و دولت انھوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپنے ہمکو ہمارے اہل و عیال اور مال میں اختیار دیا ہے پس ہمارے اہل و عیال ہمکو زیادہ پیارے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کچھ میرے اور عبد المطلب کی اولاد کے حصہ میں آئے ہوں وہ تمھارے ہیں جب میں لوگوں کو نماز پڑھا لوں تو کھڑے ہو کر کہو ہم اپنے اہل و عیال کے بارے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مسلمانوں کا شفیع اور مسلمانوں کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا شفیع کرتے ہیں میں اسوقت تمکو دیدونگا اور دوسروں سے بھی تمھارے اہل و عیال مانگ دونگا پس جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو ظہر کی نماز پڑھائی یہ لوگ کھڑے ہوئے اور جو کچھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو سکھایا تھا ان لوگوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کچھ میرے اور عبد المطلب کی اولاد کے حصہ میں آئے ہیں وہ تمھارے لیے ہیں مہاجرین نے کہا جو کچھ ہمارے حصہ میں آئے ہوں وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہیں اقرع بن حابس نے کہا لیکن جو کچھ میرے اور بنی تمیم کے حصہ میں آئے ہیں وہ نہیں اور عباس بن مرداس سلمی نے کہا کہ میں اور بنی سلیم نہیں دیتے ہیں بنو سلیم نے کہا کہ ان جو کچھ ہمارے حصہ میں ہو وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہے اور عیینہ بن حصن نے کہا کہ لیکن میں اور بنو فزارہ نہیں دیتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جو شخص اپنا حق چھوڑنا نہ چاہتا ہو اسکو آئندہ پہلی غنیمت میں سے ہر ہر آدمی کے عوض چھ چھ حصے ملینگے پس انھوں نے لڑکوں اور عورتوں کو واپس کر دیا تینوں نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا زہیر رضی اللہ عنہ)

ابن عاصم بن حصین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے انکا ذکر حدیث بن قیس کی حدیث میں ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا زہیر رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ابن ابو جبل انکا ذکر زہیر بن ابی جبل کے بیان میں گذر چکا۔ ابو موسی نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا زہیر رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ بن جدعان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ۔ تیمی کنیت انکی ابو ملیکہ ہے۔ ابن شاہین نے کہا ہے کہ یہ صحابی ہیں۔ انھوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے ابن جریج نے ابن ابی ملیکہ سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے انھوں نے ابوبکر صدیق سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے ایک مرد کے ہاتھ میں کاٹ کھایا اسنے اپنا ہاتھ کھینچا تو کاٹنے والے کا دانت گر گیا۔ حضرت ابوبکر نے اس (کے قصاص) کو باطل کر دیا۔ ابو موسی نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا زہیر رضی اللہ عنہ)

ابن عثمان ثقفی انھوں نے بصرہ میں سکونت اختیار کی تھی حسن بصری نے ان سے روایت کی ہے ہمیں عبد الوہاب بن علی امین صوفی نے

ابو داؤد سے سلیمان بن اشعث تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن مثنی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عفان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہمام نے خبر دی
انھوں نے قتادہ سے انھوں نے حسن سے انھوں نے عبداللہ بن عثمان ثقفی سے انھوں نے قبیلہ ثقیف کے ایک اعور آدمی سے (قتادہ نے
کہا ہے کہ اگر اسکا نام زہیر بن عثمان نہو تو میں نہیں جانتا کہ اسکا کیا نام ہے) روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ولیمہ
پہلے دن سنت ہے اور دوسرے دن بھی جائز ہے اور تیسرے دن دکھاوا اور نمود ہے تینوں نے انکا تذکرہ لکھا ہے میں کہتا ہوں ابن مندہ نے
اس بیان میں ہشام دستوائی کی حدیث ابو عمران جونی سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا ہم فارس میں تھے اور ہمارے سردار زہیر بن عبداللہ تھے
ایک آدمی کو چھت پر بیٹھا دیکھا جسکے گرد کوئی چیز نہ تھی پس مجھ سے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص کسی مکان کی چھت پر
لیٹے جسکے گرد کوئی چیز نہو جو اسکے پیر کو روک سکے تو اس سے ذمہ خدا بری ہے ابن مندہ نے اس حدیث کو اس مقام پر ذکر کیا ہے حالانکہ اسکو اس سے
کچھ تعلق نہیں اور ابو نعیم اور ابو عمر نے اسکو زہیر بن جبل کے نام میں ذکر کیا ہے (جیسا کہ) اوپر بیان ہو چکا اور یہی صحیح ہے ابن مندہ اور ابو نعیم
نے زہیر ثقفی کو بغیر نسب کے بیان کیا ہے پس میں نہیں جانتا کہ آیا وہ دونوں ایک ہی شخص ہیں یا دو واللہ اعلم۔

(سیدنا) **زہیر** (رضی اللہ عنہ)

ابن عجیزہ اور بعض لوگوں نے زہیر معروف بعجوہ بیان کیا ہے جنگ حنین میں شہید ہوئے۔ ابو عمر نے انکو انکے بھائی خراش سلمی کے تذکرے
میں ضمناً بیان کیا ہے میں نے اسکو اشیری کے خط سے نقل کیا ہے۔

(سیدنا) **زہیر** (رضی اللہ عنہ)

ابن قانع نے اور بعض لوگوں نے انکو جعفی اور بعض نے زہیر بن ابی علقمہ کہا ہے انھوں نے کوفہ میں رہنا اختیار کیا تھا ایاد بن لقیط نے انسے
روایت کی ہے کہ ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنا ایک لڑکے کو لیکر آئی جو مر گیا تھا اسنے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکے دو لڑکے مر چکے
ہیں آپنے فرمایا تو نے آگ سے (بچاؤ کے لیے) بہت مضبوط سپر بنالی بخاری نے کہا ہے کہ یہ زہیر بن علقمہ صحابی نہیں ہیں [illegible] اور لوگوں نے انکو صحابہ
میں ذکر کیا ہے تینوں نے انکا تذکرہ لکھا ہے مگر ابن مندہ نے انکو زہیر ابن علقمہ کہا ہے اور بعض نے انکو زہیر بن ابی علقمہ بیان کیا ہے اور دونوں ایک ہی ہیں۔

(سیدنا) **زہیر** (رضی اللہ عنہ)

ابن مندہ اور بعض لوگوں نے کہا ہے ابن ابی علقمہ طبری نے انکو ثقفی اور ابو نعیم نے بجلی بتایا ہے ابو موسی نے انکو نقل کیا ہے اور انھوں نے ہمیں اجازۃً
خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو نعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حبیب ابن حسن نے خبر دی نیز ابو موسی نے کہا ہمیں ابو غالب کوشیدی اور ابو شیران نے
خبر دی ان دونوں نے کہا ہمیں ابو بکر بن زیدہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم طبرانی نے خبر دی انھوں نے کہا ہمیں عمرو بن حفص سدوسی نے
خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عاصم ابن علی نے خبر دی نیز ابو القاسم نے کہا اور ہمسے محمد بن علی صائغ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں سعید بن منصور نے خبر دی
نیز ابو القاسم نے کہا کہ حسین بن عنبر بصری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں جعفر بن حمید نے خبر دی ان سب لوگوں نے کہا ہمسے عبید اللہ بن لقیط نے بیان کیا

وہ کہتے تھے ہمیں اباد نے خبر دی انھون نے زہیر بن علقمہ سے روایت کی انھون نے کہا انصار کی ایک عورت اپنے لڑکے کی بابت جو مرگیا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی لوگون نے اس (کے آنے) کو ناپسند کیا اسنے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سے مین مسلمان ہوئی ہون اسکے سوا میرے دو لڑکے مرچکے ہین (نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے آگ سے (بچنے کے لیے) مضبوط سپر بنالی حسین کی روایت مین زہیر بن ابی علقمہ ہے ابوموسی نے اسکو بیان کیا ہی مین کہتا ہون ابن مندہ نے انکو اور اس حدیث کو بھی جسکو ابوموسی نے بیان کیا ذکر کیا ہے (جیسا کہ اوپر گذرچکا۔ ابوموسی نے اسکے سوا کچھ نہین بڑھایا کہ طبرانی سے مروی ہی کہ وہ ثقفی ہین۔ حدیث اور اسناد کے اعتبار سے ہین کہ دونون ایک ہی ہین واللہ اعلم۔

(سیدنا) زہیر (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی علقمہ ضبعی کوفہ مین اقامت کی خلاد بن یحیی بن صفیان سے انھون نے اسلم منقری سے انھون نے زہیر بن ابی علقمہ سے روایت کی کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بدہیئت آدمی کو دیکھا اس سے پوچھا کیا تیرے پاس مال ہے اسنے کہا ہان ہر قسم کا مال ہے آپنے فرمایا کہ اسکا اثر تجھپر نمایان ہونا چاہیے کیونکہ اللہ تعالی اپنے بندے پر اچھے اثر کو پسند کرتا ہے اور بدہیئت رہنے اور بدہیئت بننے کو ناپسند کرتا ہے علی بن ثابت نے سفیان سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا انکا نام زہیر صحابی ہے ابونعیم اور ابوموسی نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) زہیر (رضی اللہ عنہ)

ابن علقمہ فرعی۔ انکا شمار اہل رملہ مین ہی۔ ابوشعیب یعنی ابان ابن سری نے سلیمان بن حبیب سے جو (قبیلہ) فرع کے غلام تھے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا مجھسے تمھارے والد سری بن عبدالرحمن نے بیان کیا اور وہ فارعہ کے وصی تھے کہ فارعہ بنت عبدالرحمن بن منذر بن زہیر اپنے والد سے وہ انکے دادا زہیر سے روایت کیا کرتی تھین اور یہ (زہیر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین سے تھے اور زہیر کی بیٹی کبشہ حضرت معاویہ کے عقد مین تھین ایسے نزدیک فارعہ نے اتنا ہی بیان کیا ہی کہ انکے والد انکے دادا سے روایت کرتے ہین (دادا کا نام زہیر نہین بتایا) واللہ اعلم ابن مندہ نے انکا تذکرہ لکھا ہی۔

(سیدنا) زہیر (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو ہلالی۔ خاندان ہلال بن عامر بن صعصعہ سے ہین۔ اور بعض لوگون نے کہا ہی کہ یہ بابلی ہین اور بعض انکو نصری کہتے ہین یعنی خاندان بنی النصر بن معاویہ سے بصرہ مین رہتے تھے۔ ابوعثمان نہدی نے انسے روایت کی ہی سلیمان بن تیمی نے ابوعثمان سے انھون نے عامر بن مالک سے انھون نے قبیصہ بن مخارق اور زہیر بن عمرو سے روایت کی ہی کہ ان دونون نے کہا کہ جب آیہ وانذر عشیرتک الاقربین نازل ہوئی تو آنحضرت ایک پہاڑ کے سب سے اونچے پتھر پر چڑھے اور آپنے آواز دی یا بنی عبد مناف مین ڈرانے والا ہون میری تمھاری مثال اس شخص کی سی ہی جو اپنے اہل کی نگرانی کررہا ہو اور دشمن کو دیکھکر ہوشیار (کرنے) چلا ہو (لیکن) اس خوف سے کہ کہین دشمن اس سے پہلے نہ پہنچ جائے چلا اٹھے کہ ای قوم (دشمن) ڈاکا مارنے آگیا) اسیطرح حماد بن مسعدہ نے سلیمان تیمی سے انھون نے ابوعثمان سے انھون نے عامر بن مالک سے روایت کیا ہی اور انکے سوا معتمر بن سلیمان وغیرہ نے انکی مخالفت کی ہے۔

(سیدنا) **زہیر** (رضی اللہ عنہ)

نمیری ابن ابو علی نے اسکو بیان کیا ہے رسالا کہ انکی کنیت ابو زہیر ہے صحابہ کے تذکرہ لکھنے والوں نے انکا حال کشف کتاب میں لکھا ہے ابو موسیٰ نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہے

(سیدنا) **زوبعہ** (رضی اللہ عنہ)

جنی ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ ہم نے حسن دارقطنی کا اتباع کرکے انکو بیان کیا ہے کہ انھون نے طماسیات میں شیخ جنی کی روایت کو ذکر کیا ہے اور ابو موسیٰ نے زوبعہ جنی کی حدیث ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم بطن نخلہ میں قرآن پڑھ رہے تھے اس وقت جن آئے جب انھون نے قرآن سنا تو کہا چپ ہو جاؤ۔ یہ نو سات تھے انہی میں ایک زوبعہ بھی ہیں اگر تم نے یہ شرط نہ کر لی ہوتی کہ ایسے لوگوں کا تذکرہ نہ کریں گے تو اسکا اور اس جیسے تذکرے کو چھوڑ دیتے۔

باب الزاے مع الیاء

(سیدنا) **زیاد اخرس** (رضی اللہ عنہ)

بعض لوگوں نے انکو زیاد بن اخرس بن عمرو جہنی بیان کیا ہے اور بعض نے زیاد بن عمرو جہنی لکھا ہے یہ بنی ساعدہ کے حلیف تھے ابن شہاب نے انصار کے بیان میں جو جنگ بدر میں شریک تھے بیان کیا ہے کہ بنی ساعدہ بن کعب بن خزرج سے انکے حلیف زیاد بن عمرو جہنی بھی تھے۔ فاروق خطابی نے اپنی سند سے بروایت ابن شہاب بیان کیا ہے کہ انکا نام زیاد بن اخرس بن عمرو ہے ابو نعیم و ابو موسیٰ نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) **زیاد** (رضی اللہ عنہ)

ابو الاسم جشمی اہل بصرہ میں سے تھے انکے پوتے حسان بن اغر بن زیاد جشمی نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا زیاد سے روایت کی ہے کہ انکا اونٹ غلہ سے لایا ہوا جو نچا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ملاقات کی الخ ہم اسکو زیاد جشمی کے بیان میں ذکر کرینگے انشاء اللہ تعالیٰ ابو عمر نے ضمن تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) **زیاد** (رضی اللہ عنہ)

ابن جاریہ تمیمی ہمین یحییٰ بن محمود بن سعد ثقفی نے اپنی سند سے ابن ابی عاصم تک خبر دی انھون نے کہا احمد بن عبود یعنی ابو جعفر ثقفی نے ہم سے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں مروان بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین لیث بن سعد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین یونس بن میسرہ نے خبر دی انھون نے کہا ہم حضرت ام درداء کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں زیاد بن جاریہ ہمارے پاس آئے تو حضرت ام درداء نے انسے کہا کہ تم اری روایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کے متعلق کسطرح ہے ابن ابی عاصم نے اسی طرح بیان کیا ہے انسے یہ کہا کہ حضرت نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس شخص کے پاس بقدر ضرورت مال ہو اور وہ سوال کرے تو وہ روز قیامت اسکے منہ پر زخم ہو گا اصحاب نے عرض کیا کہ بقدر ضرورت کیا ہے آپ نے فرمایا جو صبح و شام کو کافی ہو۔ ابو نعیم ابو موسیٰ نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) زیاد (رضی اللہ عنہ)

ابن جلاس انکا شمار بصرہ کے اعراب میں ہے انکی اولاد نے ان سے روایت کی ہے یہ کہتے تھے کہ (ایک مرتبہ) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے ہمکو پکڑا اور رسیوں میں باندھا آخر حدیث تک۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) زیاد (رضی اللہ عنہ)

ابن جہور۔ امیر ابو نصر نے کہا ہے کہ نائل بن زیاد بن جہور نے کہا کہ مجھ سے میرے والد زیاد بن جہور نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خط میرے پاس آیا تھا۔ ابو احمد عسکری نے بھی اسکو اسیطرح بیان کیا ہے۔

(سیدنا) زیاد (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث۔ صدائی۔ صدا یمن کا ایک قبیلہ ہے یہ زیاد مصر میں فروکش تھے۔ بنی حارث بن کعب بن مذحج کے حلیف تھے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور آپکے سامنے اذان دی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی قوم صدا کی طرف ایک لشکر روانہ کیا انھوں نے کہا یا رسول اللہ اس لشکر کو آپ واپس کر لیجیے میں اپنی قوم کے اسلام کا ذمہ لیتا ہوں لشکر واپس ہوا اور انکو دعوت اسلام کا خط لکھا گیا پس انکا وفد مسلمان ہونیکی خبر لیکر آیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے برادر صدا تمھاری قوم تمھاری بہت ہی مطیع ہے انھوں نے جواب دیا یہ بات نہیں ہے بلکہ خدا نے انکو ہدایت دی ہے۔ انھوں نے کہا مجھکو آپ انکا سردار کیوں نہیں بنا دیتے آپنے فرمایا ہاں لیکن ایمان دار کے لیے سرداری میں کوئی خوبی نہیں پس انھوں نے اسکا خیال چھوڑ دیا ہمیں ابو اسحق ابراہیم بن محمد بن مہران فقیہ وغیرہ بہت لوگوں نے اپنی سند سے ابو عیسی یعنی محمد بن عیسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ہناد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبدہ اور یعلی نے خبر دی انھوں نے عبدالرحمن بن زیاد بن انعم سے انھوں نے زیاد بن نعیم حضرمی سے انھوں نے زیاد بن حارث صدائی سے روایت کی کہ انھوں نے کہا مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر کی اذان کا حکم دیا میں نے اذان دی (حضرت) بلال نے اقامت کہنی چاہی تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدا نے اذان دی ہے اور جو شخص اذان دے وہی اقامت کہے۔ تینوں نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) زیاد (رضی اللہ عنہ)

ابن خذرہ تیمی عمرو بن عدی۔ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپکے ہاتھ پر مسلمان ہو گئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو دعا دی انکے بیٹے نعیم نے ان سے روایت کی ہے۔ جمیع بن ثمل بن زیاد بن خذرہ بن عمرو بن عدی نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ہمکو دعوت اسلام دیتے تھے اور ہم ان سے بھاگتے تھے مگر انھوں نے ہمکو پا لیا اور ہمکو پکڑ کر بلا معیر کے قیدیوں کے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے پس ہم مسلمان ہو گئے آپنے ہم سبکو دعا دی اور پھر خاصکر میرے سر پر ہاتھ پھیر کر میرے لئے دعا کی ابن عمار اور ابو موسیٰ نے انکا تذکرہ لکھا ہے مگر ابو عمر نے خذرہ کو باسلاء ذال معجمہ کے ساتھ لکھا ہے اور ابو موسیٰ نے خذرہ خاء معجمہ سے یا حذرہ حاء مہملہ اور دال مہملہ کیساتھ لکھا ہے

(سیدنا) زیاد (رضی اللہ عنہ)

ابن حنظلہ تمیمی۔ انھیں کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قیس بن عاصم اور زبرقان بن بدر کیطرف روانہ کیا تھا تاکہ مسیلمہ اور طلیحہ اور اسود کے مقابلہ مین ان دونو کی اعانت کرین۔ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عامل تھے۔ یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بہت محبت کرتے تھے اور انکے تمام مشاہد مین انکے ساتھ شریک رہے۔ ابو عمر نے انکا تذکرہ لکھا ہی اور کہا ہی کہ مجھے انکی روایت سے کوئی حدیث نہین معلوم ہوتی۔

(سیدنا) زیاد (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو یعمری۔ ہمین ابو موسی محمد بن عمر مدینی نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن عبداللہ اور عبدالرحمن بن محمد بن احمد نے خبر دی ان دونون نے کہا ہمین ابوبکر یعنی عبداللہ بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابوبکر بن احمد بن عمرو بن ابو عاصم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین احمد بن محمد یعنی ابو جعفر مروزی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین قاسم بن عروہ نے خبر دی انھون نے عیسی بن یزید کنانی سے انھون نے عبدالملک سے انھون نے حذیفہ سے روایت کرکے بیان کیا کہ زیاد بن عمرو یعمری نے بیان کیا کہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آیا یہانتک کہ آپ قبیلہ جہینہ اور اشجع کے لوگون کے پاس کھڑے ہوگئے اور ان سے کچھ مزاح کی باتین کین اور انکے ساتھ ہنسنے لگے مین غمگین ہوا اور کہا یا رسول اللہ اشجع اور جہینہ سے آپ ہنستے ہین اسپر آپ غصہ ہوئے اور آپنے دونون ہاتھ اوٹھا کر میرے مونڈھون پر مارے پھر کہا آگاہ ہو یقینا یہ لوگ بنی اسد اور بنی شریدہ سے بہتر ہین اور تیری قوم سے جنھون نے اللہ عزوجل سے استغفار کیا پس جب ردت کا زمانہ آیا اسوقت وہ سب قبیلے جنپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جہینہ اور اشجع کو فضیلت دی تھی مرتد ہوگئے اور مجھے بھی ڈر لگا تھا کہ میری قوم نہ مرتد ہو جائے پس مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور آپکو خبر کی آپنے فرمایا تم ہرگز نہ ڈرو کیا تمنے سنا نہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ ان لوگون نے خدا سے استغفار کیا ہے۔ یہ ابی نعیم کی روایت کے الفاظ ہین۔ ابو نعیم اور ابو موسی نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) زیاد (رضی اللہ عنہ)

غلام سعد۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے [illegible] نے ابوبکر بن ابی شیبہ سے انھون نے حلیس بن ہاشم بن عتبہ بن ابی وقاص سے انھون نے زیاد غلام سعد بن ابی وقاص سے انھون نے کہا کہ مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو وادی محسر مین تیز دوڑاتے دیکھا ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) زیاد (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد سلمی۔ ابن قانع نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہے اور ابن قانع نے محمد بن جعفر بن زبیر سے انھون نے زیاد بن سعد سلمی سے روایت کی انھون نے کہا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر مین موجود تھا۔ اسیطرح ابن قانع نے انکو صحابہ مین قرار دیا ہی مگر انکے باپ و دادا کا صحابی ہونا مشہور ہے۔ اشیری اندلسی نے اسکو بیان کیا ہے۔

(سیدنا) زیاد (رضی اللہ عنہ)

ابن سکن بن رافع بن امرئ القیس بن زید بن عبد الاشہل انصاری اوسی اشہلی یہ امرئ القیس ہیں سعد بن معاذ کے ساتھ مل جاتے ہیں یہ جنگ احد میں شہید ہوئے ہمیں ابو القاسم اسعد بن ابو شل ازدی نے اذنا خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو غالب بن بنا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الحسین بن احمد بن محمد آبنوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن فتح جلی مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو یوسف محمد بن سفیان بن موسی صفار مصیصی نے خبر دی انھوں نے کہا میں نے ابن مبارک کو سنا وہ محمد بن اسحاق سے وہ حصین بن عبد الرحمن بن عمرو بن سعد بن معاذ سے وہ محمود بن عمرو بن یزید بن سکن سے روایت کرتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر احد کے دن جب لڑائی سخت ہو گئی اور دشمنوں نے آپکی طرف راستہ پا لیا اور آپکے قریب ہو گئے تب مصعب بن عمیر نے دشمنوں کو ہٹانا شروع کیا یہانتک کہ شہید ہو گئے اور ابو دجانہ سماک بن خرشنہ بہت زخمی ہو گئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کو صدمہ پہونچا اور آپکے آگے کے چار دانت شہید ہو گئے اور آپکا لب مبارک زخمی ہوا اور رخسار دن پر گزند پہونچا اور خود رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دو زرہیں پہنے ہوئے مدد کر رہے تھے آپنے فرمایا کون شخص اپنی جان ہمارے واسطے فروخت کریگا پانچ انصاریوں کی ایک جماعت کھڑی ہو گئی انھیں میں زیاد بن سکن بھی تھے انھوں نے مقابلہ کیا یہانتک کہ آخر میں زیاد بن سکن رہ گئے یہ بھی زخموں سے چور ہو کر گر گئے پھر مسلمانوں نے لوٹ کر انکی طرف سے مقابلہ کیا اور دشمنوں کو انسے ہٹا دیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے فرمایا مجھسے نزدیک ہو جاؤ یہ زخموں سے گر گئے تھے آپنے انکو اپنے قدموں کا تکیہ لگا دیا یہانتک کہ آپ ہی کے قدموں پر انکی روح پرواز کر گئی طبری نے اسکو محمد بن حمید سے انھوں نے سلمہ سے انھوں نے ابن اسحاق سے انھوں نے حصین بن عبد الرحمن سے انھوں نے محمود بن عمرو بن یزید بن ابو سکن سے روایت کی انھوں نے کہا زیاد بن سکن پانچ انصاریوں کے ساتھ کھڑے ہو گئے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ عمارہ بن زیاد بن سکن تھے جیسا کہ ہم انشاء اللہ ذکر کرینگے ہمیں ابو جعفر عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند سے خبر دی انھوں نے یونس بن بکیر سے انھوں نے ابن اسحاق سے انھوں نے حصین سے انھوں نے محمود سے روایت کی کہ زیاد بن سکن تینوں نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) زیاد (رضی اللہ عنہ)

ابن سمیہ سمیہ انکی ماں ہیں بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ زیاد بن ابی سفیان صخر بن حرب بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف ہیں یہی زیاد ہیں جو زیاد بن سمیہ کر کے مشہور ہیں انہی کو معاویہ بن ابی سفیان نے اپنے خاندان میں ملا لیا تھا حضرت معاویہ کے ملانے سے پہلے لوگ انکو زیاد بن عبید ثقفی کہا کرتے تھے انکی ماں سمیہ حارث بن کلدہ کی لونڈی تھیں یہ ابو بکرہ کے ماں شریک بھائی ہیں انکی کنیت ابو المغیرہ ہے انکی پیدائش ایک روایت میں ہجرت کے سال اور ایک روایت میں ہجرت سے پہلے اور ایک روایت میں غزوۂ بدر کے دن ہوئی نہ یہ صحابی ہیں اور نہ انسے کوئی حدیث مروی ہے یہ بڑے زیرک فصیح و بلیغ تھے انھوں نے اپنے والد عبید کو ایک ہزار درہم سے خرید کر آزاد کر دیا حضرت عمر نے انکو بصرہ کے بعض علاقوں کا عامل مقرر کیا تھا اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ابو موسی نے انکو اپنی جگہ پر مقرر کر دیا تھا یہ ان کے منشی تھے۔ انھوں نے اپنے بھائی ابو بکرہ اور نافع اور شبل بن معبد کے ساتھ مغیرہ ابن شعبہ کے خلاف گواہی دی تھی ان لوگوں کی گواہی سے قطع نہیں کیا گیا اور عمر رضی اللہ

عنہ نے اور گواہون پر نہ بنا کی اور انکو معزول کردیا انھون نے کہا اے امیر المومنین آپ لوگون کو آگاہ کر دیجیے کہ آپنے مجھے کسی برائی کیوجہ سے
نہین معزول کیا حضرت عمر نے فرمادیا کہ مین نے تمکو کسی برائی کیوجہ سے نہین معزول کیا بلکہ مین نے اس امر کو ناپسند کیا کہ تمھاری زیادہ عقل کا بار
لوگون پر ڈالون (کیونکہ جب آدمی زیادہ عقلمند ہوتا ہی تو آیندہ ہر ایک پیش آنیوالی بات کا پہلے سے توڑ جوڑ لگاتا ہی جس سے رعایا کو اطمینان نہین حاصل ہوتا)
پھر یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہو گئے انھون نے انکو بلاد فارس کا سردار بنا دیا یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت اور امام حسن رضی اللہ عنہ کی
مصالحت تک انھی کی طرف رہے پھر معاویہ نے انکو اپنے مین ملالیا اور ابوسفیان کیطرف سے انکو اپنا بھائی کرلیا اس ملانے کی یہ وجہ ہوئی کہ زیاد
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے مین فتح کی خوشخبری لیکر آئے حضرت عمر نے زیاد کو حکم دیا انھون نے لوگون کے سامنے خوبی سے بیان کیا اسپر عمرو بن العاص نے
کہا اگر یہ جوان قریشی ہوتا تو تمام عرب پر اچھی طرح حکومت کرتا ابوسفیان نے کہا مین اس شخص کو خوب جانتا ہون جسنے اسکا تخم اسکی مان کے پیٹ
مین ڈالا ہی علی بن ابی طالب نے پوچھا اے ابوسفیان وہ کون ہی ابوسفیان نے کہا وہ مین ہی ہون حضرت علی نے کہا خاموش ہو رہو کیونکہ اگر عمر اسکو
سنینگے تو تمھارے ساتھ تیزی کرینگے۔ اور جب زیاد حضرت علی کیطرف سے بلاد فارس کے وارث ہوئے تب حضرت معاویہ نے زیاد کو ایک خط
لکھا جسمین اسکی طرف اشارہ تھا اور اطاعت نہ کرنے پر دھمکی دی گئی تھی زیاد نے اس خط کو حضرت علی کے پاس روانہ کردیا اور لوگون سے بیان کیا کہ
جگر کھانے والی لڑکی سے تعجب ہی تاہم کہ وہ مجھے دھمکا رہا ہی حالانکہ میرے اور اُسکے درمیان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کے بیٹے (یعنی
حضرت علی رضی اللہ عنہ) مہاجرین و انصار کے ساتھ موجود ہین جب حضرت علی رضی اللہ عنہ زیاد کے خط پر مطلع ہوئے زیاد کو لکھا کہ مین نے تمکو
جس امر کا والی بنایا ہی میرے نزدیک تم اسکے اہل ہو اور جو کچھ تم چاہتے ہو بغیر صبر و یقین کے نہین پاسکتے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے مین
ابوسفیان سے ایک بے سوچے بات نکل گئی تھی جس سے تم میراث و نسب کے مستحق نہین ہوسکتے معاویہ آدمی کے آگے پیچھے (یعنی موافقانہ و مخالفانہ
دونون طرح سے پیش آتے ہین اسلئے ان سے ہوشیار رہو والسلام جب زیاد نے خط پڑھا کہا بخدا ابوالحسن نے میرے موافق شہادت دی جب حضرت شہید
ہوگئے اور زیاد فارس ہی مین تھے تو حضرت معاویہ کو زیاد کا خوف ہوا انھون نے فورًا انکو ملالیا اسکا بیان بہت لمبا ہی ہمنے اسکو چھوڑ دیا یہ واقعہ
سنہ ۴۴ ہجری مین ہوا ہمنے اسکو تاریخ کامل مین پورا بیان کیا ہی حضرت معاویہ نے انکو بصرہ کا عامل مقرر کیا تھا مغیرہ بن شعبہ کی وفات کے بعد کوفہ بھی
انھی کی ماتحتی مین کردیا یہ مرتے دم تک برابر اسکی حکومت پر رہے سنہ ۵۳ھ مین انکا انتقال ہوا یہ بڑے منتظم اور آئین حکومت سے بخوبی واقف تھے بعض
لوگون سے سوال کیا گیا کہ زیاد و حجاج مین کون زیادہ منتظم تھا انھون نے جواب دیا کہ زیاد فتنون اور اختلاف کے بعد عراق کا سردار ہوا اسنے عراق
ہی کے آدمیون سے عراق کا انتظام کیا اور عراق سے خراج لیکر شام کو روانہ کیا اور لوگون پر ایسی حکومت کی کہ دو آدمیون نے بھی اختلاف نہ کیا
اور حجاج عراق کا افسر ہوا تو وہ شامیون کی فوج اور مال بغیر حفاظت نہ کر سکا اور اسکے مخالف اور باغی بہت اٹھ کھڑے ہوئے اور اسنے
زیاد ہی کے حق مین نصیحت کی۔ ابوعمر اور ابونعیم اور ابوموسی نے انکا تذکرہ لکھا ہی۔

(سیدنا) زیاد رضی اللہ عنہ

ابن طارق اور بعض لوگوں نے طارق بن زیاد بیان کیا ہے اور یہی ٹھیک ہے ابن منده اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) زیاد (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ انصاری۔ انکا شمار اہل کوفہ میں ہے شعبی نے انسے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ ابن رواحہ کو بھیجا انھوں نے اہل خیبر کی کھجوروں کا اندازہ کیا (وہ ایسا جچا ہوا تھا) کہ ایک کھجور کی بھی چوک نہوئی ابن منده اور ابو عمر نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) زیاد (رضی اللہ عنہ)

ابن علبہ بن مرہ طلقانی انھوں نے عینیہ ابن حسن کو ردت کے زمانے میں چھوڑ کر خالد بن ولید سے پناہ لی تھی محمد ابن اسحاق نے اسکو بیان کیا ہے اور شیرازی اور غسانی نے انکا تذکرہ لکھا ہے

(سیدنا) زیاد (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ابن بشر انصار کے حلیف تھے یہ اور انکے بھائی ضمرہ بدر میں شریک تھے موسیٰ بن عقبہ نے کہا ہے کہ زیاد بن عمرو اور اپنے بھائی ضمرہ کے ساتھ بدر میں شریک تھے۔ یہ بنی ساعدہ بن کعب بن خزرج کے مولی ہیں ابو عمر نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) زیاد (رضی اللہ عنہ)

ابن عیاض۔ اور بعض لوگوں نے عیاض بن زیاد کہا ہے اشعری انکے صحابی ہونے میں اختلاف ہے محمد بن عبدالملک ابن مروان اور علی بن مدینی نے یزید بن ہارون سے انھوں نے شریک سے انھوں نے مغیرہ سے انھوں نے شعبی سے انھوں نے زیاد بن عیاض اشعری سے روایت کی انھوں نے کہا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جس چیز کو کرتے دیکھا ہے تمکو بھی وہی کرتے دیکھا ہے سوائے (ایک بات کے کہ) تم عید کے دن (کو نہیں نہاتے ہو) عثمان بن ابی شیبہ اور یوسف بن عدی نے شریک سے انھوں نے مغیرہ سے انھوں نے شعبی سے اسکو روایت کیا ہے انھوں نے کہا کہ عیاض شہر انبار میں عید کے دن (مقام انبار میں یا شہر میں) تھے اور حدیث کو بیان کیا انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

(سیدنا) زیاد (رضی اللہ عنہ)

غفاری۔ انکا شمار اہل مصر میں ہے یہ صحابی ہیں یزید بن نعیم نے ان سے روایت کی ہے ابو عمر نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) زیاد (رضی اللہ عنہ)

ابن قرد اور بعض لوگ انکو ابو القرد کا کی کے بیٹے کہتے ہیں زہری نے ابو السفر سے انھوں نے زیاد قرد سے روایت کی کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے سنا کہ ہمارے فرماتے تھے کہ تمکو ایک باغی گروہ مار ڈالیگا انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے میں نے استیعاب کے صحیح نسخوں میں قرد قاف سے دیکھا ہے جسکے نیچے لکھا ہے کہ قرد قاف سے ہے اور ابن منده اور ابو نعیم کی کتابوں میں عین کے ساتھ ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا) زیاد (رضی اللہ عنہ)

ابن کعب بن عمرو بن عدی بن رفاعہ بن کلیب بن مودوعہ ابن عدی بن غنم بن اربعہ بن راشدان بن قیس بن جہنیہ یہ بدر و احد میں شریک ہوئے تھے۔ ابو عمرو ابو موسی نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) **زیاد** (رضی اللہ عنہ)

ابن لبید بن ثعلبہ بن سنان بن عامر بن عدی بن امیہ بن بیاضہ بن عامر بن زریق بن عبد حارثہ بن مالک بن عضب بن جشم بن خزرج بن ثعلبہ یہ انصاری خزرجی بیاضی ہیں انکی کنیت ابو عبداللہ ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں (مکہ معظمہ میں) حاضر ہوئے اور ہجرت تک وہیں رہے یہانتک کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینے کو ہجرت کی اسلیے انکو مہاجری انصاری کہتے ہیں یہ بیعت عقبہ و غزوۂ بدر اور احد اور خندق اور تمام مشاہد میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو حضر موت پر عامل مقرر کیا تھا ہمیں ابو الفرج یحیی بن محمود بن سعد ثقفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسمٰعیل بن احمد بن اخشیہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو طاہر محمد بن احمد بن عبدالرحیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو حفص عمر بن ابراہیم بن احمد کنانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن محمد بغوی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو خیثمہ زہیر بن حرب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں وکیع نے اعمش سے انھون نے سالم ابن ابی جعد سے انھون نے زیاد بن لبید سے روایت کرکے خبر دی انھون نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ بیان کیا پھر کہا یہ (بات) علم چلے جانے کیوقت ہوگی صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علم کسطرح چلا جائیگا اس حال میں کہ ہم قرآن پڑھتے ہیں اور اپنی اولاد کو قرآن پڑھواتے ہیں اور ہماری اولاد اپنی اولاد کو پڑھواتی رہیگی آپنے فرمایا اے ام لبید کے بیٹے (تیری ماں تجھکو نہ جنتی) کیا یہود و نصاری توریت و انجیل نہیں پڑھتے حالانکہ اُس سے کچھ بھی نہیں فائدہ اوٹھاتے۔ زیاد کی وفات حضرت معاویہ کے شروع عہد میں ہوئی تھی انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **زیاد** (رضی اللہ عنہ)

ابن مطرف مطلبی نے انکو صحابہ میں بیان کیا ہے لیکن انکا صحابی ہونا صحیح نہیں ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا مختصر حال لکھا ہے۔

(سیدنا) **زیاد** (رضی اللہ عنہ)

ابن نعیم حضرمی ہمیں ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبد بن احمد کی روایت سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں قتیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن لہیعہ نے یزید بن ابی حبیب سے انھون نے مغیرہ بن ابی بردہ سے انھون نے زیاد بن ابو نعیم حضرمی سے روایت کرکے خبر دی انھون نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چار چیزیں اسلام میں خدا نے فرض کی ہیں جو شخص انمیں سے تین کو ادا کرے تو اسکو وہ تین چیزیں کچھ فائدہ نہ دینگی یہانتک کہ سبکو (پورا) کرے یعنی نماز اور زکوۃ اور رمضان کے روزے اور بیت اللہ کا حج۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور ابن مندہ نے لکھا ہے کہ ابن ابی خیثمہ نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے حالانکہ وہ تابعی ہیں انکو ابو سعید بن یونس نے بیان کیا ہے۔

(سیدنا) **زیاد** (رضی اللہ عنہ)

ابن نعیم فہری۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ صحابہ میں انکا ذکر ہے میں انکی روایت سے کوئی حدیث نہیں جانتا ہوں اور یہ یوم الدار میں حضرت عثمان بن عفان کے ساتھ شہید ہوئے۔ ابو عمر نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) **زیاد** (رضی اللہ عنہ)

تعلق تھا انکی کنیت ابو الاغر ہے انسے انکے بیٹے اغر نے روایت کی ہے زیاد ابو الاغر کے بیان مین انکا ذکر ہو چکا ہے بصرہ مین رہتے تھے اسحاق بن ابراہیم صواف نے
ابو ہیثم نقاب سے انھون نے غسان بن اغر بن زیاد نہشلی سے انھون نے اپنے والد اغر سے انھون نے انکے دادا زیاد سے روایت کی کہ انکا ایک اونٹ کھانے
سے لاپتہ ہوا مینے کیطرف آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم انسے ملے اور پوچھا ای اعرابی کیا اولاد والے ہو (انھون نے کہا) مین نے جواب دیا کیھونٹ آیا ہون آپنے پوچھا
تم کیا چاہتے ہو مین نے کہا اسکو بیچنا چاہتا ہون آپنے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا اعرابی سے اچھی طرح معاملہ کرو اسطرح اسکو صورت نے بیان کیا ہے
اور اسمین وہم کیا ہے اور ٹھیک وہ ہے جو موسی بن اسمٰعیل اور صلت بن محمد اور ابو سلمہ نے غسان بن اغر سے انھون نے زیاد جن حصین سے انھون نے اپنے والد
حصین سے روایت کر کے بیان کیا ہے اور یہی صحیح ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) **زیاد** (رضی اللہ عنہ)

ابو ہارس باہلی۔ ان سے انکے بیٹے ہارس نے بیان کیا ہے نضر بن محمد نے عکرمہ بن عمار سے انھون نے ہرمس ابن زیاد باہلی سے روایت کر کے بیان کیا
ہے انھون نے کہا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا (مین اپنے والد کے پیچھے اونٹ پر سوار تھا اور مین بہت کم سن تھا) کہ اپنے ناقہ عضبا
(نامی) پر سوار ہو کر عید کے دن لوگون کے سامنے خطبہ پڑھ رہے تھے اسکو نضر کے سوا اورون نے عکرمہ سے انھون نے ہرمس بن زیاد سے روایت کی
ہے مین اپنے والد کے ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرنے کے واسطے آیا (اور مین اسوقت لڑکا تھا) اور اپنا ہاتھ بیعت کیواسطے
آپکی طرف بڑھا دیا آپنے ہاتھون کو واپس کر دیا اور مجھسے بیعت نہ لی۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) **زیاد** (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی ہند۔ ابو بکر بن علی نے انکو صحابہ مین بیان کیا ہے اور حدیث اپنے والد ابو ہند سے روایت کرتے ہین۔ ابو موسی نے انکا مختصر حال لکھا ہے۔

(سیدنا) **زیاد** (رضی اللہ عنہ)

انکی زیادتی کے ساتھ۔ یہ جہور کے بیٹے لخمی عمی ہین اور عم نمارہ ابن لخم کے بیٹے ہین بعض لوگ اسکو عم ایک میم سے بیان کرتے ہین (لیکن) یہ کوئی
چیز نہین۔ یہ فتح مصر مین شریک ہو کر فلسطین لوٹ آئے اور وہین انکے لڑکے رہتے تھے۔ حذاقی بن حمید بن ستیر بن ساور بن حذاقی بن عامر بن عیاض
بن نخرق لخمی نے اپنے والد حمید سے انھون نے اپنے ماموں خالد بن موسی سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا زیاد بن جہور سے
روایت کی انھون نے کہا میرے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا خط آیا اسمین (لکھا) تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم اما بعد مین تمکو خدا اور آخرت کی یاد
دلاتا ہون اسکے بعد (کہتا ہون) کہ اسلام کے سوا لوگون نے جتنے دین اختیار کیے ہین چاہیے کہ چھوڑ دین اسکو تم خوب جان لو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **زید** (رضی اللہ عنہ)

ابن اخنس۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور دونون نے کہا ہے کہ زید غلط ہے اور صحیح یزید ہے۔

(سیدنا) **زید** (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی ارطاہ بن عویمر بن عمران بن حلیس بن سنان بن الی بن معیص بن عامر بن لوی۔ جبیر بن نفیر نے ان سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم ہرگز اللہ کیطرف کسی چیز سے اتنا تقرب نہین حاصل کر سکتے جتنا اس سے نکلے ہوے یعنی قرآن سے حاصل کر سکتے ہو۔ ابن قانع نے اسکو بیان کیا ہے انکا تذکرہ شیری نے استیعاب پر استدراک کے بیے ذکر کیا ہے۔

(سیدنا زید رضی اللہ عنہ)

ابن ارقم بن زید بن قیس بن نعمان بن مالک اغر بن ثعلبہ ابن کعب بن خزرج بن ثعلبہ انصاری خزرجی خاندان بنی حارث بن خزرج سے ہین انکی کنیت ابو عمر ہے اور ابو عامر اور ابو سعد اور ابو سعید اور ابو انیسہ بھی لوگون نے بیان کیا ہے۔ یہ واقدی و ہیثم بن عدی کا کلام تھا ان سے ابن عباس اور انس بن مالک اور ابو اسحاق سبیعی اور ابن ابی لیلی اور یزید بن حبان نے روایت کی ہے۔ ہمین عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن عبدالوہاب نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی انھون نے کہا مجھسے میرے والد نے یحیی بن سعید سے انھون نے ابن جریج سے انھون نے حسن بن مسلم سے انھون نے طاوس سے روایت کر کے بیان کیا انھون نے کہا زید بن ارقم آئے ان سے ابن عباس نے یاد کرنیکی غرض سے پوچھا کہ تمنے اس گوشت کی بابت کسطرح خبر دی تھی جو آپکو احرام کی حالت مین ہدیۃً پیش کیا گیا تھا۔ انھون نے جواب دیا کہ ہان ایک آدمی نے آپکو شکار کے گوشت کا ایک ہدیہ پیش کیا آپ نے اسکو واپس کر دیا اور فرمایا ہم اسکو نہ کھائینگے ہم احرام باندھے ہین اور اسکو ابو الزبیر نے طاوس سے روایت کی ہے اور انھی زید بن ارقم سے چند وجوہ سے مروی ہے کہ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سترہ غزوون مین شریک ہوے اور غزوۂ احد مین کمسن سمجھے گئے تھے (اسلیے نہین شریک کیے گئے) اور یہ عبداللہ بن رواحہ کی پرورش مین تھے اور غزوۂ موتہ مین انکے ساتھ گئے تھے۔ ہمین اسمعیل بن عبیداللہ وغیرہ نے اپنی سندون سے محمد بن عیسی بن سورہ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبد بن حمید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبیداللہ بن موسی نے اسرائیل سے انھون نے ابو اسحاق سے انھون نے زید بن ارقم سے روایت کر کے خبر دی انھون نے کہا کہ مین اپنے چچا کے ہمراہ تھا عبداللہ بن ابی بن سلول کو کہتے سنا کہ وہ اپنے اصحاب سے کہہ رہا تھا کہ ان لوگون پر جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہین انپر نہ خرچ کرو یہانتک کہ شکستہ ہو جا مین اور اگر ہم مدینے کیطرف لوٹینگے تو ضرور بالضرور انمین سے عزت دار ذلیل کو نکالدیگا پس مین نے اسکو اپنے چچا سے بیان کیا انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکا ذکر کر دیا آپ نے مجھے بلایا مین نے آپ سے بھی بیان کر دیا آپنے عبداللہ اور اسکے ہمراہیون کی طرف (آدمی) بھیجا وہ لوگ قسم کھا گئے کہ انھون نے نہین کہا پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے جھوٹا قرار دیا اور ان لوگونکی تصدیق کی اس سے مجھکو اتنا صدمہ ہوا کہ کبھی نہ ہوا تھا پس مین گھر مین بیٹھ رہا مجھسے میرے چچا نے کہا کہ تمنے کیا ارادہ کیا تھا کہ تمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جھٹلایا اور تم سے ناخوش ہوے پس اللہ تعالی نے اذا جاءک المنافقون نازل فرمایا آپنے میری طرف آدمی (بانیکو) بھیجا اور مجھکو پڑھکر سنایا پھر فرمایا کہ خدا نے تمھاری تصدیق کی لوگون نے بیان کیا ہے کہ یہ سب سے پہلے مقام مریسیع کے موقع پر شریک ہوے کوفہ مین رہتے تھے اور مقام کندہ مین انکا گھر تھا اور وہین ۶۸ھ ہجری مین انتقال ہوا اور بعض لوگ کہتے ہین کہ امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے تھوڑے ہی دنون بعد وفات پائی۔ یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ جنگ

صفین میں شریک ہوئے اور انکے خاص اصحاب میں انکا شمار ہے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت حدیثیں روایت کی ہیں۔ انکا تذکرہ
تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن اسحاق طبرانی نے انکا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ مصر میں اترا کرتے تھے۔ ہمیں ابو موسی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو غالب کوشیدی اور
نوشروان نے خبر دی ان دونوں نے کہا ہمیں ابن ریذہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم طبرانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن رشدین
مصری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عمرو بن خالد حرانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن لہیعہ نے زید بن اسحاق انصاری سے نقل کر کے خبر دی
وہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھے مسجد کے دروازے پر ملے آپ نے فرمایا کیا میں تمکو جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ نہ بتاؤں میں نے کہا
ہاں اے خدا کے نبی آپ نے فرمایا (وہ) لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ ابو موسی نے کہا اسیطرح ہمنے اسکو طبرانی کی کتاب میں لکھا ہوا پایا ہے لیکن ابن لہیعہ
صحابہ سے ملنا محال ہے پس یا تو ابن لہیعہ کی روایت زید سے مرسل ہے اور یا زید نے کسی صحابی سے روایت کیا ہو اور اس صحابی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن اسلم بن ثعلبہ بن عدی بن عجلان بن حارثہ بن ضبیعہ بن حرام بن جعل بن عمرو بن جشم بن ودم بن ذبیان بن ہمیم بن ذہل بن ہنی بن بلی بلوی
عجلانی انصار اور بنی عمرو بن عوف کے حلیف ہیں۔ یہ ثابت بن اقرم کے چچا کے بیٹے ہیں۔ انکو موسی بن عقبہ اور زہری اور ابن اسحاق نے
بیان کیا ہے ان سبھوں کا قول ہے کہ انصار میں سے خاندان بنی عجلان سے زید بن اسلم بن ثعلبہ بن عجلان شریک بدر تھے مگر ابن اسحاق نے
لکھا ہے کہ خاندان بنی عبید بن زید بن مالک سے زید بن اسلم بن ثعلبہ بن عدی بن عجلان شریک بدر تھے ان لوگوں نے زید کو انصار سے قرار دیا ہے
اور حلیف ہونا نہیں بیان کیا ہے اور یہ جو بیان ہوا ہے اسکو ابو عمر اور ابن حبیب اور ابن کلبی نے ذکر کیا ہے اور عبید بن زید (جنکو ابن اسحاق نے
اپنے قول میں بیان کیا ہے) وہ زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس کے بیٹے ہیں (لہذا) زید بن اسلم کا نسب بنی عمرو
بن عوف کی جانب جمع کر گیا اور ابو عمر اور انکے ساتھیوں نے زید بن اسلم کو (انصار کا) حلیف قرار دیا ہے اور ایسا ہی ابن ہشام کلبی نے انھوں
نے ابن اسحاق سے روایت کر کے انکو انصار کا حلیف قرار دیا ہے کیونکہ انھوں نے بیان کیا ہے کہ خاندان بنی عبید بن زید بن مالک ایک جماعت
شریک بدر ہوئی چنانچہ انھوں نے کہا کہ اور بنی عبید کے حلفاء یعنی خاندان بنی بلی سے زید بن اسلم بن ثعلبہ بن عدی بن عجلان (شریک بدر ہوئے)
اور ایسا ہی سلمہ نے ابن اسحاق سے نقل کر کے انکو حلیف قرار دیا ہے لیکن ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا حلیف ہونا نہیں بیان کیا ہے اور صحیح یہ ہے
کہ زید بن اسلم حلیف ہیں اور عبید اللہ بن ابی رافع نے انکو ان لوگوں کے ناموں میں بیان کیا ہے جو حضرت علی کے ساتھ جنگ میں شریک
ہوئے اور ہشام کلبی نے انکی مخالفت کی ہے اور کہا ہے کہ طلیحہ بن خویلد اسدی نے انکو جنگ بزاخہ کے دن حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی
خلافت میں شہید کر ڈالا تھا اور انکے ساتھ عکاشہ بن محصن بھی شہید ہوئے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی اوفی۔ ابو اوفی کا نام علقمہ ہی جو خالد بن حارث بن ابی اسید بن رفاعہ بن ثعلبہ بن ہوازن بن اسلم کے بیٹے ہین یہ اسلمی صحابی ہین عبد اللہ بن ابی اوفی انکے بھائی تھے ابو عمر نے کہا ہی کہ مدینے مین رہتے تھے اور ابو نعیم نے کہا ہی کہ بصرہ مین رہتے تھے مدینہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر و عمر اور حضرت عثمان و عبد الرحمن بن عوف اور حضرت طلحہ و زبیر اور حضرت سعد بن ابی وقاص و عمار بن یاسر اور حضرت ابو الدرداء و سلمان فارسی و حضرت علی اور اپنے درمیان مین بھائی چارا کیا ہمین ابو العباس احمد بن عثمان بن ابی علی بن مہدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو رشید عبد الکریم بن احمد بن منصور ابن محمد بن سعید نے (مقام) اصبہان مین خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو مسعود سلیمان بن ابراہیم بن محمد بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو بکر بن مردویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبد اللہ بن اسحاق بن ابراہیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن جہم سمری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبد الرحیم بن واقد خراسانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین شعیب بن یونس اعرابی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین موسی بن صہیب نے یحیی بن ذکریا سے انھون نے عبد اللہ بن شرحبیل سے انھون نے ایک قریشی سے انھون نے زید بن ابی اوفی سے روایت کر کے خبر دی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا ای ابو بکر اگر مین کسی کو دوست بناتا تو تمھی کو بناتا ابو عمر اور ابو نعیم اور ابو موسی نے انکا تذکرہ لکھا ہی اور ابو موسی نے لکھا ہی کہ حافظ ابو عبد اللہ بن مندہ کے بعض نسخون مین انکا ذکر ہی اور بعض مین نہین ہے ابن ابی عاصم نے کہا ہی کہ مجھکو زید بن ابی اوفی کی اولاد سے ایک آدمی نے خبر دی کہ وہ قبیلہ کندہ سے تھے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن بولا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہین ہمین عبد اللہ بن احمد بن علی اور اسماعیل بن عبید اللہ وغیرہما نے اپنی سند ون سے ابو عیسی ترمذی تک خبر دی انھون نے کہا ہمسے محمد بن اسماعیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین حفص بن عمر شنی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد عمر بن مرہ نے بیان کیا انھون نے کہا مین نے بلال بن یسار بن زید سے سنا انھون نے کہا مجھسے میرے والد عمر بن مرہ نے بیان کیا انھون نے کہا مین نے بلال بن یسار بن زید سے سنا انھون نے کہا مجھسے میرے والد نے میرے دادا سے نقل کر کے بیان کیا ہی انھون نے کہا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہی کہ جو شخص استغفر اللہ الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم و اتوب الیہ کہے اسکے (سب) گناہ معاف ہو جائینگے اگرچہ وہ جہاد سے (بھی) بھاگا ہو تینون نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔ ابو موسی نے ابن مندہ پر استدراک کے لیے انکا ذکر کیا ہی حالانکہ انکا ذکر ابن مندہ کی کتاب مین موجود ہی ابن مندہ نے صرف انکا نسب چھوڑ دیا ہی اور ابو عمر نے بھی انکا نسب نہین بیان کیا صرف ابو نعیم نے انکا نسب ذکر کیا ہی اور ابو نعیم کی تبعیت مین ابو موسی نے بھی ذکر کر دیا ہی اور انھون نے بعینہ اس حدیث کو بلال بن یسار سے انھون نے ان کے والد سے انھون نے ان کے دادا زید سے روایت کی ہی پس یہ زید وہی زید بن بولا ہین ہمین کسیطرح کا شک (و شبہ) نہین ابو عمر نے کہا ہی کہ بعض لوگون نے بلال کی جگہ ہلال بیان کیا ہی واللہ اعلم۔ اور ابو عمر نے زید کے بیٹے یسار سے انھون نے زید یعنی رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم کے غلام سے انھون نے اپنے والد سے روایت کرکے باب الاستسقاء مین ذکر کیا ہے -

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن ثابت بن ضحاک بن زید بن لوذان بن عمرو بن عبد بن عوف بن غنم بن مالک بن نجار انصاری خزرجی نجاری ہین انکی والدہ نوار بنت مالک بن معاویہ بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار تھین انکی کنیت ابو سعید ہے اور بعض لوگ ابو عبدالرحمن اور ابو خارجہ کہتے ہین - جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین (ہجرت کرکے) تشریف لائے تب زید بن ثابت کی عمر گیارہ برس کی تھی - یوم بعاث کے دن انکی عمر چھہ برس کی تھی اور اسی دن انکے والد شہید ہوے - غزوۂ بدر مین کم سنی کی وجہ سے نہین شریک ہوسکے اور غزوۂ احد مین شریک تھے اور بعض لوگون کا بیان ہے کہ زید احد مین (بھی) نہین شریک ہوئے بلکہ انکا پہلے پہل شرکت کا موقع غزوۂ خندق ہے زید مسلمانون کے ساتھ مٹی اٹھاتے تھے اسپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت اچھا لڑکا ہے - غزوۂ تبوک مین خاندان بنی مالک بنی نجار کا علم عمارہ ابن حزم کے پاس تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو لیکر زید بن ثابت کو دیدیا - عمارہ نے پوچھا یا رسول اللہ کیا آپکے پاس میری کوئی (شکایت) پہونچی آپ نے جواب دیا نہین لیکن قرآن کو (ہر چیز پر) تقدم ہے اور زید قرآن تمسے زیادہ جانتے ہین - زید رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتب تھے وحی وغیرہ لکھا کرتے تھے - رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سریانی (زبان) مین خطوط آیا کرتے تھے آپ نے زید کو (سریانی) زبان سیکھنے کا حکم دیا زید نے اسکو سیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد یہ حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کے بھی کاتب رہے ہین اور انکے ساتھ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے (دوسرے) کاتب معیقیب دوسی بھی لکھا کرتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ زید کو مدینے مین اپنا جانشین کیا ہے دو مرتبہ دو حجون مین اور ایک مرتبہ جب آپ شام کی جانب تشریف لیگئے تھے - حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی جب حج کو جاتے تب زید کو اپنا جانشین کر جاتے تھے - یمامہ کے دن انکے تیر لگا مگر انکو کچھ نقصان نہین پہونچایا - یہ تمام صحابہ مین (علم) فرائض سب سے زیادہ جانتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ زید تم مین سب سے زیادہ فرائض کے جاننے والے ہین - اسی حدیث کے موافق (امام) شافعی (رحمۃ اللہ علیہ) نے فرائض مین انہی کا قول لیا ہے - زید راسخین فی العلم اور صحابہ مین بہت بڑے عالم تھے - جب گھر مین جاتے نہایت ہی خوش منش رہتے اور جب لوگون مین ہوتے تو بہت ہی باوقار رہتے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کیطرف سے بیت المال پر مقرر تھے ایک دن حضرت عثمان آئے زید کے غلام کو گاتے سنا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پوچھا یہ کون ہے زید نے جواب دیا میرا غلام وہیب حضرت عثمان نے اسکے واسطے بھی ہزار (درہم) مقرر کیے زید حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے طرفدارون مین تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ کسی لڑائی مین نہ شریک ہوے (لیکن باوجود اسکے بھی) حضرت علی کی بڑائی اور بزرگی ظاہر کیا کرتے تھے صحابہ مین سے ابن عمر اور ابو سعید اور ابو ہریرہ اور انس اور سہل بن سعد اور سہل بن حنیف اور عبداللہ بن زید خطمی نے اور تابعین مین سے سعید بن مسیب اور قاسم بن محمد اور سلیمان بن یسار اور ابان ابن عثمان اور بشر بن سعید اور (خود) زید بن ثابت کے دو صاحبزادے خارجہ و سلیمان وغیرہم نے ان سے روایت

گی ہو۔ ہمین ابو الفضل عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر خطیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوبکر بن بدران حلوانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو محمد حسن بن محمد فارسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالحسن علی بن محمد بن احمد بن کیسان نحوی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین قاضی یوسف بن یعقوب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ہشام دستوائی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین قتادہ نے انس سے انھون نے زید بن ثابت سے روایت کرکے خبر دی انھون نے کہا ہمنے رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم کے ساتھ سحری کھائی پھر آپ نماز کو کھڑے ہوگئے (حضرت انس کہتے ہین) مین نے پوچھا نماز اور سحری مین کتنا (فاصلہ) تھا زید نے جواب دیا بقدر پچاس آیتون کے (پڑہنے کے) (انکے سنہ وفات مین اختلاف ہی سنہ ۴۲ یا ۴۴ یا ۴۵ یا ۵۱ یا ۵۲ یا ۵۵ مین انکا انتقال ہوا ہی اور مروان نے انکے (جنازہ کی) نماز پڑھی جب انکی وفات ہوگئی ابوہریرہ نے کہا آج اس امت کا بڑا عالم انتقال کرگیا اور امید ہی کہ اللہ تعالی انکا بدل حضرت ابن عباس کو کرے انھون ہی نے حضرت ابوبکر و عثمان رضی اللہ عنہما کے زمانے مین قرآن شریف لکھا تھا۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن ثعلبہ بن عبد ربہ انصاری خزرجی ہین۔ ان سے انکے بیٹے عبداللہ جنھون نے اذان کا واقعہ خواب مین دیکھا تھا روایت کی ہو ابونعیم نے اسیطرح انکا نسب بیان اور انکے بیٹے عبداللہ کے بیان مین ذکر کیا ہو اور ابن مندہ اور ابونعیم نے زید کا نسب انکے بیٹے کے بیان مین ذکر کیا ہو ان دونون نے بیان کیا ہو کہ عبداللہ زید بن عبد ربہ بن ثعلبہ بن زید بن جشم بن حارث بن خزرج اور ہم اسکو پوری طرح انکے بیٹے عبداللہ کے بیان مین ذکر کرینگے انشاء اللہ تعالی عبدالعزیز ابن محمد نے عبیداللہ سے انھون نے بشیر بن محمد بن عبداللہ بن زید سے انھون نے عبداللہ بن زید سے جنھون نے اذان کا واقعہ خواب مین دیکھا تھا روایت کی ہے کہ انھون نے اپنا مال جسپر انکا اور انکے بیٹے کا گذارہ تھا اور انکے پاس اسکے سوا اور مال نہ تھا صدقہ کیا اسلئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین پیش کیا انکے والد نے آکر کہا یا رسول اللہ عبداللہ نے اپنا وہ مال جسپر انکا گذارہ تھا صدقہ کر دیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن زید کو بلاکر کہا کہ تمھارا صدقہ مقبول ہوگیا اور تمھارے باپ کی میراث مین واپس کردیا بشیر نے بیان کیا ہو کہ پھر ہم اسکے وارث ہوے یحیی قطان نے عبیداللہ سے انھون نے بشیر سے روایت کی ہو انھون نے کہا کہ عبداللہ کے والد یا دادا زید آئے۔ ابونعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہو۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن جاریہ بن عامر بن مجمع بن عطاف بن ضبیعہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس۔ انصاری اوسی عمری ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو غزوۂ احد مین کم سن سمجھا تھا (اسوجہ سے شریک جہاد نہین ہوے) عثمان بن عبداللہ بن زید بن جاریہ نے عم بن زید بن جاریہ سے انھون نے اپنے والد زید بن جاریہ سے روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اور براء بن عازب اور زید بن ارقم اور سعد بن خیثمہ اور ابوسعید خدری کو خورد سال قرار دیا تھا۔ زید کے باپ جاریہ منافقون مین سے تھے اور حمار الدار کے لقب سے مشہور تھے۔ یہ جاریہ مسجد ضرار والون سے تھے۔ انکے بیٹے زید غزوۂ خیبر مین شریک تھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا حصہ لگایا تھا جب زید کی وفات کی خبر ابن عمر کو ہوئی انھون نے انپر بہت ہی رحم فرمایا اور زید حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ (معرکۂ) صفین مین شریک ہوے۔ ابوطفیل نے زید سے روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

کہ تمہارا بھائی نجاشی فوت ہوگیا پس اسکے (جنازہ کی) نماز پڑھو زید کہتے ہیں ہمنے دو صفیں باندھلیں۔ ابو عمر نے اس حدیث کو اس مقام پر اور ابو نعیم نے زید بن خارجہ کے بیان میں ذکر کیا ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

امیر ابو نصر نے انکا ذکر کیا ہے انھوں نے کہا کہ زید بن جاریہ انصاری اوسی صحابی ہیں۔ زید نے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ احد میں چند لوگوں کو کمسن قرار دیا تھا انہیں میں یہ بھی تھا اسکو انکے بیٹے عمر نے انسے روایت کی ہے پھر امیر ابو نصر نے کہا ہے کہ ابن جاریہ انصاری (بغیر تعیین نام کے) نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور ابو طفیل عامر بن واثلہ نے انسے روایت کی ہے۔ دار قطنی نے کہا ہے کہ بعض راویوں نے انکا نام زید بیان کیا ہے شاید یہ وہی (زید) ہیں جو اپنے بیٹے سے انکے بیٹے روایت کرتے ہیں جنکا ذکر اوپر گذر چکا۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن جلاس۔ انکی روایت سے یہ حدیث ہے کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے خلیفہ کی بابت سوال کیا کہ آپکے بعد کون ہوگا آپ نے جواب دیا کہ ابو بکر اس حدیث کی سند قوی نہیں ہے۔ ابو عمر نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔ رجاء بن جلاس کے بیان میں اسپر گفتگو ہوچکی ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث انصاری [illegible] ہیں۔ ابن لہیعہ نے ابو الاسود سے انھوں نے عروہ بن زبیر سے ان انصار کے بیان میں جو خاندان بنی جشم بن حارث بن خزرج سے شریک بدر تھے زید بن حارث کو بیان کیا ہے اور ابن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ یہ یزید بن حارث ہیں ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا ذکر لکھا ہے اور ابن کلبی نے بھی انکا نام یزید بیان کیا ہے کیونکہ انھوں نے کہا ہے کہ یزید بن حارث بن قیس بن مالک بن احمر بن حارثہ بن ثعلبہ بن خزرج اور انہیں کو ابن فسحم کہتے ہیں۔ یہ غزوۂ بدر میں شریک ہوے تھے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن حارثہ بن شراحیل بن کعب بن عبد العزی بن امرء القیس بن عامر بن نعمان بن عامر بن عبد ود بن عوف بن کنانہ بن بکر بن عوف بن عذرہ بن زید لات بن رفیدہ بن ثور بن کلب بن وبرہ بن ثعلب بن حلوان بن عمران بن الحاف بن قضاعہ ایسا ہی ابن کلبی وغیرہ نے انکا نسب بیان کیا ہے اور کہیں کہیں ناموں اور تقدیم و تاخیر اور کمی زیادتی میں اختلاف کیا ہے کلبی نے بیان کیا ہے کہ انکی والدہ سعدی بنت ثعلبہ بن عبد عامر بن افلت خاندان بنی معن طاری سے تھیں۔ ابن اسحاق نے حارثہ کے والد کا نام شرجبیل بیان کیا ہے لیکن انکا نام شراحیل ہے۔ زید کی کنیت ابو اسامہ تھی۔ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مشہور غلام اور دوست تھے۔ جاہلیت میں یہ قید ہوگئے تھے انکی والدہ انکو لیکر اپنے خاندان بنی معن سے گئیں بنی قین بن جسر کے سواروں نے انپر ڈاکہ مارا اور زید کو پکڑ کر بازار عکاظ میں لائے حکیم بن حزام نے زید کو اپنی پھوپھی خدیجہ بنت خویلد کے واسطے مول لے لیا اور بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ حکیم نے زید کو بازار حباشہ میں خریدا تھا حضرت خدیجہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو انہیں نبوت سے پہلے دیدیا۔ زید کی عمر اسوقت آٹھ سال کی تھی۔ بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو بطحا مکہ میں دیکھا کہ اور لڑکے

فروخت کرنے کے لیے آواز دیجاتی ہو آپ نے آکر حضرت خدیجہ سے بیان کیا اور آپ نے زید کو حضرت خدیجہ کے مال سے خرید لیا حضرت خدیجہ نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہبہ کر دیا آپ نے زید کو آزاد کر دیا اور اپنا متبنی بنا لیا۔ ابن عمر نے کہا ہو کہ زید بن حارثہ کو ہم برابر زید بن محمد پکارا کرتے تھے یہانتک
اللہ تعالی نے کا حکم نازل فرمایا کہ ادعوہم لآبائہم یعنی لوگو کو انکے باپ کیطرف نسبت کر کے پکارا کرو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے اور حمزہ بن عبد المطلب
رضی اللہ عنہما کے درمیان مواخاۃ کرا دی تھی زید کے والد شراحیل انکے نہ ملنے پر بہت غمگین تھے اور انہی کے فراق میں یہ اشعار کہے ؎ بکیت علی زید ولم ادر
ما فعل ٭ احی یرجی ام اتی دونہ الاجل ٭ فواللہ ما ادری وان کنت سائلا ٭ اغالک سہل الارض ام غالک الجبل ٭ فیالیت شعری ہل لک الدہر رجعۃ ٭ فحسبی من الدنیا
رجوعک لی علل ٭ تذکرنیہ الشمس عند طلوعہا ٭ وتعرض ذکراہ اذا قارب الطفل ٭ وان ہبت الارواح ہیجن ذکرہ ٭ فیا طول ما حزنی علیہ ویا وجل ٭ ساعمل
نص العیس فی الارض جاہدا ٭ ولا اسام التطواف او تسام الابل ٭ حیاتی او تاتی علی منیتی ٭ وکل امری فان وان غرہ الامل ٭ ساوصی بہ قیسا وعمرا کلاہما
واوصی یزید ثم من بعدہ جبلا ٭ پھر کلیب آدمی قبیلہ کلب کے حج بیت اللہ کے لیے آئے اور زید کو دیکھکر پہچان لیا اور زید نے ان لوگون کو پہچانا اور کہا کہ
میرے گھر والون کو میری طرف سے یہ شعر پہونچا دینا کیونکہ مجھے معلوم ہوا ہو کہ وہ لوگ میرے لیے بہت غمگین ہین ؎ احن الی قومی وان کنت نائیا ٭
فانی قعید البیت عند المشاعر ٭ فکفوا من الوجد الذی قد شجاکم ٭ ولا تعملوا فی الارض نص الاباعر ٭ فانی بحمد اللہ فی خیر اسرۃ ٭ کرام معد کابرا بعد کابر ٭
خاندان کلب کے لوگ گئے اور زید کے والد کو خبر دی اور انکا مقام اور مالک کا حال بیان کیا شراحیل کے دو بیٹے یعنی حارثہ اور کعب زید کا فدیہ دینے کے
واسطے چلے مکہ مین پہونچکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور کہا ای عبد المطلب کے صاحبزادے ای ہاشم کے بیٹے ای اپنی قوم کے سردار کے لڑکے ہم آپکے
پاس اپنے لڑکے کیواسطے آئے ہین جو آپکے پاس ہی بس اب ہمپر اسکے فدیہ مین احسان اور ہمارے ساتھ اچھا سلوک کیجیے آپنے پوچھا وہ کون ہی
انھون نے جواب دیا زید بن حارثہ آپنے پوچھا اسکے سوا اور تو نہین انھون نے جواب دیا نہین آپنے فرمایا زید کو بلاؤ اور اسکو اختیار دو اگر وہ تمکو پسند
کرے تم لے جاؤ اور اگر مجھے پسند کرے تو بخدا مین وہ شخص نہین ہون کہ جو مجھکو پسند کرے اسکے خلاف مین کسی کو اختیار دون دونون نے جواب دیا
کہ آپنے انصاف سے بھی زیادہ دیا اور احسان کیا پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زید کو بلایا اور کہا تم ان لوگون کو پہچانتے ہو زید نے جواب دیا
ہان یہ میرے والد اور یہ میرے چچا ہین آپ نے فرمایا مین وہ شخص ہون جسکو تم جان چکے ہو اور میرے حسن معاشرت کو اپنے ساتھ دیکھ چکے
ہو پس مجھکو یا انکو (جسکو چاہو) پسند کرو زید نے جواب دیا کہ مین ان دونون (یعنی والد و چچا) کو نہین چاہتا اور نہ مین ایسا شخص ہون کہ
آپپر کسی کو پسند کرون آپ میرے بجاے والد و چچا کے ہین۔ دونون نے کہا ای زید تیرا برا ہو کیا تو غلامی کو آزادی اور اپنے والد اور گھر والون
پر اور دوسرون پر پسند کرتا ہی زید نے جواب دیا ہان مین نے اس آدمی سے ایسی بات دیکھی ہی جسکی وجہ سے مین انپر کبھی کسی دوسرے کو
نہ پسند کرون جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حالت دیکھی زید کو مقام حجر تک لیگئے اور فرمایا ای حاضرین تم لوگ گواہ رہو کہ زید میرا بیٹا ہی
وہ میرا وارث ہوگا اور میں اسکا وارث ہونگا جب زید کے والد و چچا نے یہ حال دیکھا انکے دل خوش ہوگئے اور واپس چلے گئے معمر نے زہری سے
روایت کی ہی کہ انھون نے کہا کہ ہم نہین جانتے ہین کہ زید بن حارثہ سے پہلے کوئی مسلمان ہوا۔ عبد الرزاق نے کہا کہ زہری کے سوا اور کوئی بھی

اسکا قائل نہیں ہے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ بچند وجوہ زہری سے مروی ہے کہ سب سے پہلے جسنے اسلام قبول کیا وہ حضرت بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا تھیں
ابن اسحاق نے کہا ہے کہ حضرت خدیجہ کے بعد حضرت علی پھر زید پھر ابو بکر رضی اللہ عنہم مسلمان ہوئے ابن اسحاق کے سوا اوروں نے کہا ہے کہ سب سے
پہلے (حضرت ابو بکر پھر علی پھر زید رضی اللہ عنہم (مسلمان ہوئے) زید بن حارثہ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے اور انھوں ہی نے مدینے میں جاکر
فتح کی خوشخبری دی تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زید کا نکاح اپنی لونڈی ام ایمن سے کر دیا اور انھی سے اسامہ بن زید پیدا ہوئے اور زید کی
دوسری بیوی زینب بنت جحش تھیں جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی کی بیٹی تھیں انھی سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زید کے
بعد شادی کی تھی ہمیں ابراہیم بن محمد بن مہران وغیرہ نے اپنی سند ان سے محمد بن عیسیٰ سلمی تک خبر دی انھوں نے کہا ہمیں علی بن حجر نے
بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں داؤد بن زبرقان نے داؤد بن ابی ہند سے انھوں نے شعبی سے انھوں نے حضرت عائشہ سے روایت
کر کے خبر دی وہ کہتی تھیں اگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وحی کا کوئی حصہ چھپاتے تو یہ آیت ضرور چھپاتے یعنی واذ تقول للذی انعم اللہ
علیہ وانعمت علیہ امسک علیک زوجک … وکان امر اللہ مفعولا تک جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب سے شادی کر لی لوگ
کہنے لگے کہ آپ نے اپنے لڑکے کی بیوی سے شادی کر لی اللہ تعالیٰ نے آیۂ ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین نازل
فرمائی اور لوگ زید کو ابن محمد کہا کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے آیۂ ادعوھم لاباءھم ھو اقسط عند اللہ الخ نازل فرمائی اور اس حدیث کو داؤد بن زبرقان
نے داؤد بن ہند سے انھوں نے شعبی سے انھوں نے مسروق سے انھوں نے حضرت عائشہ سے (بھی) روایت کیا ہے۔ ہمیں
ابو الفضل ابن ابی الحسن بن ابی عبداللہ مخزومی نے اپنی سند سے ابو یعلیٰ احمد بن علی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن عبداللہ
بن نمیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں یونس بن بکیر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے یونس بن ابی اسحق نے اپنے والد سے انھوں نے براء
بن عازب سے نقل کر کے بیان کیا کہ زید بن حارثہ نے کہا یا رسول اللہ آپنے میرے اور حمزہ کے درمیان میں بھائی چارا کیا ہے اور ہمیں
عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن ابی حبہ نے اپنی سند سے بروایت عبداللہ بن احمد خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا
وہ کہتے تھے ہمسے حسن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابن لہیعہ نے عقیل سے انھوں نے ابن شہاب سے انھوں نے عروہ سے
انھوں نے اسامہ بن زید بن حارثہ سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کر کے خبر دی کہ جبریل
علیہ السلام آپکے پاس آئے اور آپکو وضو اور نماز کی تعلیم فرمائی جب وضو سے فارغ ہوئے ایک چلو پانی لیکر اپنے (مقام) شرمگاہ پر چھڑک لیا
اور ہمیں یحییٰ بن محمود بن سعد نے اپنی سند سے ابو بکر احمد بن عمرو بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو بکر بن شیبہ نے بیان کیا
وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن عبید نے وائل بن داؤد سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے بہی کو بیان کرتے سنا کہ حضرت عائشہ
کہا کرتی تھیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہ کو کسی سریہ میں بلا سردار لشکر بنائے نہیں بھیجا اور اگر زید زندہ رہتے تو آپ انھی کو
اپنے بعد خلیفہ کرتے اور جب آپنے شام کی طرف لشکر روانہ کیا اسپر زید بن حارثہ کو سردار مقرر کیا اور فرمایا کہ اگر زید شہید ہو جائیں تو جعفر بن ابی طالب

(سردار لشکر ہوان) اور اگر جعفر شہید ہو جائین تو عبداللہ بن رواحہ (سردار لشکر ہوان) زید غزوۂ موتہ سنہ ۸ھ سرزمین شام مین شہید ہوئے اور ہم اس واقعہ کو عبداللہ بن رواحہ و جعفر کے بیان مین پوری طرح ذکر کر چکے ہین لہذا اس جگہ بیان کر کے طول دینا نہین چاہتے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جعفر و زید کی شہادت کی خبر معلوم ہوئی آپ روئے اور فرمایا (یہ دونون) میرے بھائی اور مونس اور بات کرنے والے تھے اور آپنے زید کی شہادت کی گواہی دی اللہ تعالی نے نہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین سے کسی کا نام اور نہ کسی دوسرے نبی کے ساتھیون کا نام اپنی کتاب مین ذکر کیا ہی بجز زید بن حارثہ کے۔ زید بن حارثہ سرخ و سفید رنگ کے تھے اور انکے بیٹے اسامہ پختہ گندمی رنگ کے تھے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابو حسن انصاری۔ ان سے ابو مسعود عقبہ بن عمرو انصاری نے روایت کیا ہی کہ انھون نے کہا کہ مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ انبیاؤن کے کلام مین سے کوئی کلام نہین باقی رہا بجز لوگون کے اس قول کے کہ جب شرم اٹھا دو جو چاہو کرو ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن خارجہ بن زید بن زہیر بن مالک بن امری القیس بن مالک اغر بن ثعلبہ بن خزرج بن حارث بن خزرج انصاری خزرجی حارثی ہین ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا نسب اسی بیان مین ذکر کیا ہی اور کہا ہی کہ زید بن خارجہ بن ابی زہیر اور زید کے والد کے بیان مین لکھا ہی کہ خارجہ بن زید بن ابی زہیر پس خارجہ کے والد زید کو اسی مقام پر گرا دیا ہی اور انکے والد (یعنی خارجہ) کے بیان مین باقی رکھا ہی اور باقی رکھنا ہی صحیح ہی جیسا کہ ہم شروع مین بیان کر آئے ہین۔ یہ وہی زید ہین جنکا وفات کے بعد بات کرنا اکثر روایات مین مذکور ہی اور یہی درست ہی اور بعض لوگ کہتے ہین کہ مرنیکے بعد بات کرنے والے انکے والد خارجہ ہین لیکن یہ صحیح نہین ہی کیونکہ مشہور ہی کہ احد مین یہ شہید ہو گئے تھے جسکو ہم بیان بھی کر چکے ہین۔ زید کے کلام کا واقعہ یون ہی کہ غزوۂ موتہ سے پہلے ان پر غشی طاری ہوئی لوگون نے مردہ خیال کر کے انکا کپڑا ان پر ڈالدیا پھر انکی جان لوٹ آئی اور انھون نے حضرت ابو بکر و عمر و عثمان (رضی اللہ عنہم) کی بابت کچھ بیان کیا جو سننے والون نے یاد کر لیا پھر انتقال کر گئے بعض لوگ بیان کرتے ہین کہ زید بدر مین شریک ہوئے تھے اور بعض لوگ بیان کرتے ہین کہ جو شخص کہ بدر مین شریک ہوئے وہ زید کے والد خارجہ ہین اور یہی صحیح ہی ہمین ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین علی بن بحر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عیسی بن یونس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عثمان بن حکیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین خالد ابن سلمہ نے خبر دی کہ عبدالحمید بن عبدالرحمن نے موسی بن طلحہ کو بلایا جسدن انھون نے اپنے لڑکے کی شب عروس کی تھی اور پوچھا ای ابو عیسی آپکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کا طریقہ کسطرح معلوم ہے

ابو نعیم نے جواب دیا کہ زید بن حارثہ سے مروی ہے کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ آپ پر درود بھیجنے کا کیا طریقہ ہے آپ نے جواب دیا کہ درود بھیجو اور کوشش کرو پھر کہو اللھم بارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم انک حمید مجید اور ابو نعیم نے ابو الفضیل سے انھون نے زید بن خارجہ سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرکے نجاشی کی (نماز جنازہ) کی حدیث کو بیان ذکر کیا ہے اور ابو عمر نے اسی حدیث کو بروایت زید بن خارجہ بیان کیا ہے (معلوم ہوتا ہے کہ کاتب کی غلطی سے زید بن خارجہ لکھ گیا ہے اصل میں یہ زید بن جاریہ ہین کیونکہ مصنف نے زید بن جاریہ کے بیان مین لکھا ہے کہ ان ابا عمر وحدہ اخرج ہذا الحدیث ہہنا واخرجہ ابو نعیم فی زید بن خارجہ یعنی تنہا ابو عمر نے اس حدیث کو اس مقام (یعنی زید بن جاریہ کے بیان مین ذکر کیا ہے اور ابو نعیم نے اسکو زید بن خارجہ کے بیان مین نقل کیا ہے واللہ اعلم مترجم) اس جگہ (یعنی زید بن جاریہ کے بیان مین) نقل کیا ہے ابن مندہ نے اس حدیث کو دونون مقامون مین سے ایک جگہ بھی نہین ذکر کیا۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن خالد جہنی ہین۔ انکی کنیت ابو عبدالرحمن اور بروایت بعض ابو زرعہ یا ابو طلحہ ہے۔ مدینہ مین رہتے تھے حدیبیہ مین شریک تھے اور فتح کے دن قبیلہ جہنیہ کا علم انھین کے پاس تھا صحابہ مین سے سائب بن یزید کندی اور سائب بن خلاد انصاری وغیرہما نے اور تابعین مین سے انکے دونون بیٹے خالد و ابو حرب اور عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ اور ابن مسیب اور ابو سلمہ اور عروہ وغیرہم نے انسے روایت حدیث کی ہے ہمین خطیب عبد اللہ بن احمد ابن عبد القاہر نے اپنی سند سے ابو داؤد طیالسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابن ابی ذئب و زمعہ بن صالح نے زہری سے انھون نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود سے انھون نے زید بن خالد جہنی و ابو ہریرہ سے روایت کرکے خبر دی انھون نے کہا کہ دو آدمیون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو اپنا مقدمہ پیش کیا انمین سے ایک نے کہا خدا آپکو ہدایت دے جب آپ ہمارے درمیان کتاب اللہ سے فیصلہ کرین دوسرا شخص کھڑا ہوا جو اس سے زیادہ سمجھدار تھا اور اسنے کہا ہان یا رسول اللہ آپ ہمارے درمیان کتاب اللہ سے فیصلہ کیجیے اور مجھے بولنے کی اجازت دیجیے آپنے اسکو اجازت دی اسنے کہا یا رسول اللہ میرا لڑکا اسکے یہان مزدوری کرتا تھا اور اسنے اسکی بیوی سے بدکام کیا مجھسے لوگون نے بیان کیا کہ تمھارے لڑکے پر رجم ہوگی مین نے اسکے فدیہ مین سو بکریان اور خادم دیے جب مین نے اہل علم سے دریافت کیا معلوم ہوا کہ میرے لڑکے کو سو کوڑے اور سال بھر شہر بدر ہونا چاہیے اور اس شخص کی عورت پر رجم ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کی قسم مین تمھارے درمیان مین کتاب اللہ ہی سے فیصلہ کرونگا سو بکریان اور خادم تم پر واپس ہونگے اور تمھارے لڑکے پر سو کوڑے اور ایک سال کیواسطے شہر بدر ہونیکا حکم ہوگا۔ اور اے انیس اس شخص کی عورت کے پاس اگر وہ اقرار کرے اسکو سنگسار کردو حضرت انیس اس عورت کے پاس گئے اور اس سے دریافت کیا اسنے اقرار کرلیا اور سنگسار کردی گئی اسکو ابن جریج اور مالک اور معمر اور ابن عیینہ اور لیث اور یونس بن یزید وغیرہم نے زہری سے اسی کے مثل روایت کی ہے انھون نے مدینہ مین وفات پائی اور بعض لوگ مصر کو فہ مین وفات ہونا بیان کرتے ہین انکی

سنہ ۴۸ھ میں ہوئی (اسوقت) یہ پچاسی برس کے تھے۔ اور بعض لوگ کہتے ہین کہ سنہ ۵۰ ہجری مین وفات ہوئی اور یہ (اسوقت) ۹۰ برس کے تھے اور بعض لوگون نے حضرت معاویہ کے آخر زمانے مین انکا انتقال کرنا بیان کیا ہے اور بعض ۶۲ھ کو بتاتے ہین اور (اسوقت) یہ ۸۰ برس کے تھے واللہ اعلم۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن خریم مجہول (شخص) ہین۔ انکی سند حدیث مین اعتراض ہے۔ سعید بن حبیب بن زید بن خریم نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا (یعنی زید بن خریم) سے روایت کی انھون نے کہا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مسح علی الخفین کی بابت سوال کیا آپنے فرمایا مسافر کیواسطے تین دن تین راتین اور مقیم کیواسطے ایک دن اور رات۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی خزامہ (حارث بن سعد اور خزامہ کے بیان مین انکا حال گذر چکا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن خطاب بن نفیل بن عبد العزی بن ریاح بن عبد اللہ بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ قریشی عدوی ہین۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے اور انکے والد ایک ہین انکی کنیت ابو عبد الرحمن تھی انکی والدہ اسماء بنت وہب بن حبیب خاندان بنی اسد سے تھین اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی والدہ حنتمہ بنت ہاشم بن مغیرہ (قبیلہ) مخزوم سے تھین حضرت زید حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے زیادہ بڑے تھے۔ زید بدر اور خندق اور احد اور حدیبیہ اور تمام مشاہد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ مین آنے کے بعد مہاجرین و انصار کے درمیان مین بھائی بندی قائم کی تھی چنانچہ آپنے زید اور معن بن عدی انصاری عجلانی کے درمیان بھائی چارا قائم کیا۔ دونون (یعنی زید و معن) واقعہ یمامہ مین شہید ہوئے۔ واقعہ یمامہ ربیع الاول سنہ ۱۲ ہجری خلافت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ مین ہوا۔ یہ بہت دراز قد تھے جب شہید ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ بہت غمگین ہوئے اور فرمایا کہ جب صبا چلتی ہوگی زید کی بو آتی ہے احد کے دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زید سے کہا کہ میری زرہ لے لو انھون نے کہا اسی امر (یعنی شہادت) کا خواستگار ہون جسکے تم طالب ہو اور دونون نے زرہ کو چھوڑ دیا یمامہ کی جنگ مین مسلمانون کا علم زید کے پاس تھا یہ اسکو لیے ہوئے دشمنون مین برابر گھستے چلے جاتے تھے یہانتکہ شہید ہوگئے اور علم گر گیا ابو حذیفہ کے غلام سالم نے اسکو اٹھا لیا اور جب مسلمان جنگ یمامہ مین پسپا ہوئے اور قبیلہ حنیفہ کے لوگ ظاہر ہوکر مردون پر غالب آگئے تو زید نے کہنا شروع کیا کہ مردو مردہی زرہ ہیں اور پکار پکار کر کہنے لگے یا الٰہی مین تجھسے اپنے ساتھیون کے بھاگنے سے معذرت کرتا ہون اور مسیلمہ حاکم یمامہ جس امر کو لایا ہے اس سے مین تیرے سامنے اپنی برات کرتا ہون اور علم لیکر آگے بڑھتے چلے گئے یہانتک کہ شہید ہو گئے جب سالم نے علم لے لیا مسلمانون نے کہا اے سالم ہم ڈرتے ہین کہ (کہین) ہم پر تمھاری طرف سے

کوئی آفت نہ آجائے سالم نے کہا کہ مین اہل قرآن مین سے بہت برا آدمی ہونگا اگر تمپر کوئی آفت میری طرف سے آوے ۔ زید بن خطاب ہی نے رجال بن عنفوہ کو جسکا نام نہار تھا قتل کیا ہے نہار نے پہلے اسلام قبول کیا تھا اور ہجرت کی اور قرآن سیکھا تھا مرتد ہوکر مسیلمہ سے جا ملا اور بنو حنیفہ سے کہا کہ مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ مسیلمہ میرے ساتھ رسالت مین شریک کردیا گیا ہے اور یہ بنو حنیفہ کیواسطے بہت بڑا فتنہ ہوگیا۔ ابو مریم حنفی نے زید کو معرکہ یمامہ مین شہید کیا تھا مسلمان ہونیکے بعد اسنے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اے امیرالمومنین خدا نے زید کو میرے ہاتھ سے بزرگی (یعنی شہادت) دی اور مجھے انکے ہاتھ سے رسوا نہ کیا (یعنی خدا نے مجھے بھی اسلام کی توفیق دی اور آخرت کی رسوائی سے جو ایک مقرب بندے کے قتل سے ہوتی بچالیا) اور بعض لوگ کہتے ہین کہ سلمہ بن صبیح نے زید کو قتل کیا ہے جو ابو مریم کے چچازاد بھائی تھے ابو مریم کہتے ہین نفس کا میلان بہ نسبت زیادہ وتا ہے اسوجہ سے کم) اگر ابو مریم قاتل زید ہوتے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ انکو قاضی نہ بناتے اور جب زید شہید ہوگئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ خدا زید پر رحم کرے وہ دو نیکیون مین مجھپر سبقت لیگئے یعنی اسلام بھی مجھسے پہلے لائے اور شہید بھی مجھسے پہلے ہوئے متمم بن نویرہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنے بھائی مالک بن نویرہ کی بابت جو مرثیہ لکھا تھا سنایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اگر مین بھی شاعری کرتا ہوتا تو مین بھی اپنے بھائی کے بارے مین ویسا ہی مرثیہ کہتا جیسے تمنے اپنے بھائی کا مرثیہ کہا ہے متمم نے کہا اگر میرا بھائی بھی تمھارے بھائی کی راہ مین مارا جاتا تو مین ہرگز نہ غمگین ہوتا حضرت عمر نے کہا اس سے بہتر کسی نے میری تعزیت نہین کی تینون نے انکا تذکرہ لکھا ہے -

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن وثنہ بن معاویہ بن عبید بن عامر بن بیاضہ بن عامر بن زریق بن عبد حارثہ بن مالک بن عضب بن جشم بن خزرج - انصاری خزرجی بیاضی ہین - بدر واحد مین شریک ہوئے تھے - نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکو عاصم بن ثابت اور خبیب بن عدی کے سریہ مین بھیجا تھا ہمین ابو جعفر بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک انھون نے ابن اسحاق سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عاصم بن عمر بن قتادہ نے بیان کیا کہ قبیلہ عضل وقارہ کے چند لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے اور انھون نے بیان کیا کہ ہم لوگون مین اسلام ہے آپ ہمارے ساتھ اپنے چند اصحاب روانہ کردیجیے تاکہ وہ ہم لوگون کو دین سکھاوین اور قرآن پڑھاوین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے ہمراہ خبیب بن عدی اور زید بن وثنہ اور چند لوگون کو روانہ کردیا یہ چلے جارہے تھے یہانتک کہ جب مقام رجیع مین ایک ویران جگہ پر پہونچے قبیلہ ہذیل نے انپر حملہ کیا - آخر حدیث تک راوی نے بیان کیا ہے کہ زید کو صفوان بن امیہ نے مول لے لیا تاکہ انکو اپنے والد کے عوض مین شہید کرڈالے اسلیے اسنے انکو اپنے غلام (نسطاس نامی) کے سپرد کردیا کہ انکو مقام تنعیم مین لیجاکر شہید کردے اور گردن ماردے جب کفار نے انکے مارنے کا ارادہ کیا اور یہ آگے بڑھائے گئے تو ابو سفیان نے پوچھا کہ اے زید مین تمکو خدا کی قسم دیتا ہون کہ آیا تم پسند کرتے ہو کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اسوقت تمھاری جگہ پر ہوتے اور ہم انکی گردن مارتے اور تم

اپنے گھر مین رہتے زید نے جواب دیا کہ خدا مین تمھین پسند کرتا ہون کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسوقت جس جگہ ہین انکو کوئی کانٹا بھی اگر گڑے جو آپکو تکلیف دے اور مین اپنے گھر مین آرام سے بیٹھا ہون۔ ابوسفیان نے کہا کہ مین نے کسی آدمی کو نہین دیکھا کہ جسطرح محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب محمد کو دوست رکھتے ہین کسیکو دوست رکھتا ہو۔ انکی شہادت تیسری ہجری مین ہوئی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

دیلمی۔ سہم بن مازن کے غلام ہین۔ سنان بن زید نے روایت کی ہے کہ میرے والد زید دیلمی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین سہم بن مازن کی لونڈی کے ساتھ حاضر ہوئے اور دونون مسلمان ہوگئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے دو برس کے بعد اس لونڈی نے بچہ جنا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ جنگ صفین مین شریک ہوئی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مقدمہ (الشکر) پر جریر بن سہم تھے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ اور بعض لوگون نے (صرف) ربیعہ بیان کیا ہے۔ یہ قریشی اسدی خاندان بنی اسد بن عبدالعزی سے ہین حنین کے دن شہید ہوئے۔ یہ عروہ بن زبیر کا کلام تھا اور ابن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ یزید بن ربیعہ بن اسود بن مطلب بن اسد ہین انکے قتل کا واقعہ یون ہوا کہ انکا جناح نامی گھوڑا جسپر یہ سوار تھے انکو لیے ہوئے بگڑ گیا اور یہ شہید ہوگئے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہین۔ بلال بن یسار بن زید نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا زید سے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے روایت کی ہے۔ انھون نے کہا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ جو شخص استغفر اللہ الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم کہے اسکے گناہ معاف ہوجاتے ہین اگرچہ وہ جہاد سے بھی بھاگا ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن قیش۔ بنی امیہ کے حلیف ہین۔ جنگ یمامہ مین شہید ہوئے اسکو عروہ نے بیان کیا ہے ابن اسحاق کا بیان ہے کہ وہ زید بن قیس ہین اور زہری نے انکو زید بن قیش بتایا ہے انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن سراقہ بن کعب بن عمرو بن عبدالعزی ہین خزیمہ بن عمرو بن عبد عوف بن غنم بن مالک بن نجار۔ انصاری خزرجی ہین اہل فارس کے معرکہ مین شریک ہوئے اور جزائن کے واقعہ مین سعد بن ابی وقاص کے ہمراہ ۱۵ھ ہجری مین شہید ہوئے انکے سردار ابو سعید بن مسعود ثقفی تھے۔ یہ ابو نعیم و ابو موسی کا کلام تھا جسکو دونون نے عروہ سے روایت کیا ہے اور ابن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ ابو جسر کے

معرکہ مین زید بن سراقہ بن کعب انصاری نجاری عدوی شہید ہوئے اور ابو عمر نے بیان کیا ہے کہ زید جسر ابی عبید کے معرکہ مین بمقام قادسیہ
شہید ہوئے ابو نعیم اور ابو عمر اور ابو موسی نے انکا تذکرہ لکھا ہے مین کہتا ہون کہ ان لوگون کا بیان کہ زید جسر مدائن مین سعد بن ابی وقاص
کے ہمراہ شہید ہوئے اور انکے سردار ابو عبید تھے یہ کھلا ہوا اختلاف ہے کیونکہ یوم الجسر مسلمانون اور فارسیون کی مشہور رزم گاہون سے
ہے اور (اسدن) مسلمانون کے سردار ابو عبید ثقفی تھے اور سعد اس دن وہان موجود ہی نہ تھے اور ان لوگون کا بیان کہ جسر مدائن
اور جسر قادسیہ کچھ بھی اصلیت نہین رکھتا اور نہ ان دونون مقامون کی طرف جسر کو منسوب کرتے ہین بلکہ جسر ابی عبید کہتے ہین
کیونکہ ابو عبید اسی مین شہید ہوئے تھے اور اس دن کو یوم قس ناطف بھی کہنا چاہیے اور ابو عبید معرکہ قادسیہ اور مدائن تک
باقی ہی نہ رہے اور نہ ان دونون مقامون مین کوئی ایسا معرکہ ہوا جسکو یوم الجسر کہتے کیونکہ مدائن غربی مسلمانون نے لیا تھا
اور اس درمیان مین کوئی ایسا معرکہ نہوا جسمین پل پر سے عبور کرکے جنگ ہوئی ہو اور مدائن شرقی جہان (کسری کے) ایوان تھے
وہان مسلمان اپنی سواریان تیراکر دجلہ طے کر گئے تھے اور وہان کوئی پل موجود نہ تھا جسپر ہو کر گذرتے واللہ اعلم اس نسب کو ابو عمر نے
بیان کیا ہے اور (آمین) خزیمہ بیان کیا ہے اور ابن کلبی نے اس نسب کو ذکر کیا ہے اور (خزیمہ کی جگہ) غزیمہ بیان کیا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن سعنہ یہود کے علما اور مالدارون مین سے تھے انھون نے اسلام قبول کیا اور ثابت قدم رہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
اکثر مشاہد مین حاضر ہوئے اور غزوہ تبوک سے مدینہ واپس آتے ہوئے انتقال کیا عبد اللہ بن سلام نے ان سے روایت کی ہے کہ انھون نے
کہا کہ میری نگاہ جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور پر پڑی تو مین نے نبوت کی تمام نشانیان پہچان لین صرف دو خصلتون کی
آزمائش باقی رکھی یعنی اسکا حلم غضب پر سبقت لیجائیگا اور جسقدر انکے ساتھ جہالت کیجائیگی اسیقدر انکا حلم بڑھتا جائیگا اور مین برابر
آپکے ساتھ تلطف و نرمی سے پیش آتا رہا تاکہ آپ سے مل جل کر آپ کے حلم و شدت کو آزماؤن پس ایکدن رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم حجرات سے باہر آئے اور آپ کے ہمراہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بھی تھے آپ کے پاس ایک آدمی بدوی صورت اونٹنی پر سوار
آیا اور کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) فلان بستی والے مسلمان ہو گئے ہین اور انپر قحط اور سختی پڑی ہے اگر آپ انکی اعانت کیلیے
کچھ بھیجنا مناسب سمجھیے تو ایسا کیجیے آپ کے پاس کچھ بھی نہ تھا زید کہتے ہین مین آپ کے قریب گیا اور آپ سے کہا اے محمد
(صلی اللہ علیہ وسلم) اگر آپ فلان قبیلہ کے کھجور کی ایک معین مقدار کو ایک خاص زمانے تک میرے ہاتھ بیچنا مناسب جانیے
تو مین روپیہ دیدون آپ نے فرمایا اے یہودی (اسطرح) نہین بیچونگا بلکہ معین کھجورون کو خاص زمانہ تک فروخت کرونگا اور فلان
قبیلہ کے باغ کا تعین نہ کرونگا (زید کہتے ہین) مین نے کہا اچھا آپ نے میرے ہاتھ فروخت کیا اور مین نے اسی دینار آپ کو
دیدیے آپ نے وہ دینار اس آدمی کو عنایت کر دیے زید کہتے ہین (ابھی) میعاد کے دو یا تین دن باقی تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ

وسلم ایک انصاری کے جنازے کے ساتھ نکلے اور آپکے ہمراہ حضرت ابوبکر اور عمر او عثمان اور ایک جماعت صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی تھی جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز جنازہ پڑھ چکے مین آپ کے پاس آیا اور کرتے اور چادر کو جمع کرکے پکڑ لیا اور درشت وی سے آپکی طرف نظر کی اور کہا ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا تم میرا حق نہ دوگے بخدا مین جانتا ہون کہ ای بنو مطلب تم سب نادہند ہو زید کہتے ہین مین نے عمر کو دیکھا کہ انکی آنکھین آپکے چہرہ پر گردش کر رہی تھین پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ای خدا کے دشمن کیا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اُن کلمات کو کہ رہا ہی جنکو مین سنتا ہون قسم ہی اُس خدا کی جسنے آپکو حق کے ساتھ بھیجا اگر مین جس چیز کے فوت ہونے سے ڈرتا ہون نہ ہوتا تو مین تمھارا سر تلوار سے اڑا دیتا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سکون و مسکراہٹ سے ساتھ حضرت عمر کیطرف دیکھ رہے تھے پھر آپنے فرمایا ای عمر تمکو ایسا نہ کرنا چاہیے تھا بلکہ تمکو زیبا تھا انکو نرمی سے تقاضے کرنیکا حکم دیتے اور مجھے اچھی طرح ادا کرنیکا مشورہ دیتے ای عمر جاؤ اور انکا حق ادا کردو اور اپنے دھمکانے کے عوض بیس صاع زیادہ دیدو زید کہتے ہین حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجھے لیگئے اور میرا حق مع زیادتی کے دیا اور مین مسلمان ہوگیا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن سلمہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہی اور کہا ہی کہ زید غلط ہی اور صحیح یزید ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن سہل بن اسود بن حرام بن عمرو بن زید مناہ ابن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار۔ انکی کنیت ابو طلحہ تھی انصاری خزرجی نجاری عقبی بدری نقیب ہین انکی والدہ عبادہ بنت مالک بن عدی بن زید مناہ بن عدی تھین۔ انکے والدین زید مناہ مین ملجاتے ہین یہ اپنی کنیت سے مشہور تھے۔ ام سلیم بنت ملحان کے شوہر ہین جو انس بن مالک کی والدہ تھین۔ ہمین ابو القاسم یعیش بن صدقہ بن علی فقیہ شافعی نے اپنی سند سے ابو عبدالرحمن احمد بن شعیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن نضر بن مساور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین جعفر بن سلیمان نے ثابت سے انھون نے انس بن مالک سے روایت کرکے خبر دی انھون نے کہا ابو طلحہ نے ام سلیم کو شادی کا پیغام دیا ام سلیم نے جواب دیا کہ تمھارا ایسا آدمی واپس کرنیکے لائق نہین ہی لیکن تم کافر ہو اور مین مسلمان مجھکو تمھارے ساتھ شادی کرنا جائز نہین ہی اگر تم مسلمان ہوجاؤ تو تمھارا مسلمان ہونا ہی میرا مہر ہی اسکے سوا مین تم سے دوسرا مہر نہ مانگونگی اسپر یہ مسلمان ہوگئے اور یہی انکا مہر ہوا ثابت کہتے ہین ہمنے کسی عورت کو ام سلیم سے زیادہ بزرگ مہر نہین سنا انھون ہی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بغلی قبر کھودی تھی۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد یہ صوم وصال رکھا کرتے تھے۔ ابو عبیدہ بن جراح اور انکے درمیان مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھائی چارا کرایا تھا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ ابو طلحہ کی آواز لشکر مین ایک جماعت سے بہتر ہی غزوہ احد مین یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تیر اندازی کرتے تھے اور رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم انکی پشت پر تھے جب یہ تیر چلاتے تے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نگاہ اوٹھا کر دیکھتے تھے کہ انکا تیر کہان پڑتا ہو (اسوقت) ابو طلحہ اپنا سینہ بلند کر دیتے تاکہ آپ کے تیر نہ لگ جائے اور کہتے یا رسول اللہ سطرح آپکو تیر نہ پہونچیگا کیونکہ مین سینہ سپر ہون زید کے مرض موت مین زید سے فرمایا کہ اپنی قوم کو سلام کہدینا کیونکہ وہ لوگ پاکدامن اور صابر ہین ہمین ابو الفضل بن ابی الحسن بن ابی عبد اللہ طبری نے اپنی سند سے ابو یعلی تک خبر دی انھون نے کہا کہ ہمسے ابراہیم بن سعید جوہری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین عبد اللہ بن بکر نے حمید سے انھون نے ثابت سے انھون نے اسحق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے روایت کرکے خبر دی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو کبودی رنگ کے مینڈھے قربانی کیے اور فرمایا پہلا محمد وآل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سے ہے اور دوسرے کے ذبح کیوقت فرمایا کہ میری امت سے جو میرے اوپر ایمان لایا اور میری تصدیق کی اسکی طرف سے ہے بعض لوگون نے انکی وفات سنہ ۳۴ یا ۳۳ یا ۳۲ لکھی ہے اور مدائنی کا بیان ہے کہ سنہ ۵۱ میں وفات ہوئی اور بعض لوگون نے بیان کیا ہے کہ جہاد کی وجہ سے یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین بہت کم روزہ رکھتے تھے اور آپکی وفات کے بعد چالیس برس تک بجز ایام عید کے برابر روزہ رکھا ہے اسکو ثابت نے انس بن مالک سے روایت کیا ہے اس سے مدائنی کے قول کی تائید ہوتی ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے اور کتابون مین انکا حال بیان ہوا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن شراحیل اور بعض لوگون نے یزید بن شراحیل بیان کیا ہے انصاری تھے ہمین ابو موسی نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو محمد حمزہ بن عباس علوی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو بکر احمد بن فضل باطرقانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو سلم عبد الرحمن بن محمد بن ابراہیم بن شہمرد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو العباس احمد بن محمد بن سعید بن عقدہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبد اللہ بن ابراہیم بن قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین حسن بن زیاد بن عمر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عمر بن سعید بصری نے عمر بن عبد اللہ بن یعلی بن مرہ سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا یعلی بن مرہ سے روایت کرکے خبر دی انھون نے کہا کہ مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ مین جس شخص کا دوست ہون پس علی اوسکے دوست ہین اے اللہ جو شخص انکو دوست رکھے تو اسکو دوست رکھ اور جو انکو دشمن رکھے اسکو تو دشمن رکھ راوی کہتا ہے جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کوفہ مین پہونچے لوگون سے پوچھا کس شخص نے اس حدیث کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے حضرت علی سے کچھ اوپر دس آدمیون نے بیان کیا انھی مین زید یا یزید ابن شراحیل انصاری بھی تھے انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی شیبہ انکی کنیت ابو شحم تھی قیس بن ابی حازم نے ان سے روایت کی ہے بعض لوگون نے انکا نام بیان کیا ہے لیکن یہ ثابت نہین ہوتا اور عنقریب انکا ذکر باب الکنی مین آئیگا انشاء اللہ تعالی ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن صامت انصاری تھے اور بعض لوگون نے زید بن نعمان بیان کیا ہے اور بعض لوگون نے صبید بن معاویہ بن صامت بن یزید بن خالد بن مخلد

ابن عامر بن زریق زرقی بیان کیا ہی انکی کنیت ابو عیاش تھی اور انکے نسب میں اس سے زیادہ اختلافات ہین جنکا ذکر باب الکنی مین پوری طرح ہوگا انشاء اللہ تعالی ابو عمر نے کہا ہی کہ تمام اقوال مین زید بن صامت سب سے درست ہی انکا شمار اہل حجاز مین ہی صحابہ مین سے انس بن مالک نے اور تابعین مین سے ابو صالح سمان اور مجاہد نے انسے روایت کی ہی لیکن ان دونون (یعنی ابو صالح سمان اور مجاہد) کی سماعت صحیح نہین کیونکہ انکی وفات پہلے ہوگئی تھی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن صحاری عبدی اہل حجاز مین معدود تھے انسے انکے بیٹے جعفر نے روایت کی ہی اسماعیل بن عیاش نے عبد اللہ بن عثمان بن خثیم سے انھون نے جعفر بن زید بن صحاری سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی کہ انھون نے کہا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ مین نبیذ بناتا ہون اسکے بارے مین کیا حکم ہی آپ نے فرمایا کہ مزفت اور قرع اور جر اور نقیر مین نہ پیو۔ (مزفت اس برتن کو کہتے ہین جسپر قیر ملا گیا ہو قرع کدو اور کاسہ کو کہتے ہین اور جر سبو کو اور نقیر کٹھیلی کو جس مین نبیذ وغیرہ بنایا جائے کہتے ہین ان برتنون مین پینے کی اسوجہ سے ممانعت ہوئی کہ یہ شراب نوشی مین مستعمل ہوتے تھے انکو دیکھکر پھر شراب کا شوق چرائیگا اور صبر دشوار ہوجائیگا اسلیے ان برتنون کے استعمال ہی کی ممانعت کردی گئی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن صوحان بن حجر بن حارث بن ہجرس بن صبرہ بن حدرجان بن عاس بن لیث بن حداد بن ظالم بن ذہل بن عجل بن عمرو بن ودیعہ بن لکیز بن افصی ابن عبد القیس ربعی عبدی تھے انکی کنیت ابو سلمان یا ابو سلیمان یا ابو عائشہ تھی صعصعہ بن صوحان اور سیحان بن صوحان کے بھائی ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین مسلمان ہوے کلبی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہیان جمل کے نامون مین زید بن صوحان عبدی کو بھی بیان کیا ہی اور کہا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین تھے اور آپکے صحابی ہین ابو عمر نے کہا ہی کہ یہ اسیطرح بیان کرتے ہین لیکن مین انکے صحابی ہونے سے واقف نہین ہان یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مین مسلمان ہوچکے تھے اور بڑے فاضل دیندار نیک اور سردار قوم تھے یہی حال انکے بھائیون کا تھا جنگ جمل مین قبیلہ عبد القیس کا علم انھی کے پاس تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بچند وجوہ مروی ہی کہ آپ سفر مین تھے کہ ایک مرتبہ غنودگی سے سر جھکا لیا اور کہنے لگے زید و ما زید جندب و ما جندب یعنی زید اور زید کیا ہی جندب اور جندب کیا ہی لوگون نے آپ سے اسکا مطلب دریافت کیا آپ نے فرمایا کہ یہ میری امت کے دو آدمی ہین انمین سے ایک کا ہاتھ جنت مین تمام بدن سے پہلے جائیگا پھر اسکا باقی بدن جائیگا اور دوسرا ایک ایسی تلوار ماریگا جس سے حق و باطل جدا ہوجائیگا سو زید کا ہاتھ تو جنگ جلولا یا قادسیہ مین فارسیون کے مقابلے پر شہید ہوا اور خود جنگ جمل مین شہید ہوے اور جندب نے ولید بن عقبہ کے سامنے جادوگر کو مار ڈالا جسکو ہم ذکر کرچکے ہین حماد بن زید نے ایوب سے انھون نے حمید بن ہلال سے روایت کی انھون نے کہا کہ زید بن صوحان زخمی معرکہ جمل سے اٹھا آئے ابھی انمین کچھ دم تھا انکے ساتھیون نے انسے کہا اے ابو سلمان تمکو جنت مبارک ہو انھون نے کہا کہ تمکو یہ کیونکر معلوم

ہوا ہم لوگون سے انکے دیار مین لڑے اور انکے امام کو شہید کر ڈالا پس کاش جب ہمنے ظلم کیا تھا صبر ہی کرتے عثمان سیدھے راستے پر گذر گئے اسماعیل بن علیہ نے ایوب سے انھون نے محمد بن سیرین سے روایت کی انھون نے کہا مجھے خبر ہوئی ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ (صدیقہ رضی اللہ عنہا) نے جنگ جمل مین خالد کا کلام سنا اور انکو پکارا خالد نے جواب دیا ہان حضرت عائشہ نے قسم دیکر پوچھا کہ اگر مین تم سے کچھ دریافت کرون صاف صاف مجھسے بیان کر دوگے خالد نے جواب دیا ہان اور مجھکو کون چیز روک سکتی ہے ام المومنین حضرت عائشہ نے پوچھا کہ طلحہ کیا ہوے خالد نے جواب دیا وہ شہید ہو گئے حضرت عائشہ نے انا للہ وانا الیہ راجعون کہا پھر پوچھا زبیر کا کیا حال ہوا خالد نے جواب دیا وہ بھی شہید ہو گئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انا للہ وانا الیہ راجعون کہا خالد نے کہا کہ ہم (بھی) خدا ہی کیواسطے ہین اور اُسی کیطرف لوٹنے والے ہین ہمارا خون زید و صحابہ زید پر ہے حضرت عائشہ نے پوچھا کہ زید بن صوحان کو کہتے ہو مین نے کہا ہان حضرت عائشہ نے انکے حق مین کلمات خیر کہے مین نے کہا بخدا اللہ تعالی ان دونون کو جنت مین کبھی نہ جمع کریگا انھون نے کہا خاموش رہو کیونکہ خدا کی رحمت بہت وسیع ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ زید نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث نہین روایت کی انکی روایت صرف حضرت عمر و علی رضی اللہ عنہما سے ہے اور ابو وائل شقیق بن سلمہ نے ان سے روایت کی ہے تینون نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن عاصم بن عمرو بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار انصاری خزرجی نجاری تھے ابو موسی اور ابن کلبی نے اسیطرح انکا نسب بیان کیا ہے اور ابو عمر نے (انکا نسب یون) بیان کیا ہے کہ زید بن عاصم بن کعب بن منذر بن عمرو بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار بسا اوقات اس سے نسب نہ جاننے والون کو یہ گمان ہو جاتا ہے کہ یہ دو شخص ہین حالانکہ دونون ایک ہی ہین ابو عمر نے کہا ہے کہ زید عقبہ اور بدر مین شریک ہوے پھر غزوۂ احد مین اپنی بیوی ام عمارہ اور اپنے دونون لڑکون حبیب و عبداللہ کے ہمراہ شریک ہوے ابو عمر کہتے ہین کہ مین گمان کرتا ہون کہ انکی کنیت ابو حسن ہے بس اگر انکی کنیت ابو حسن ہے تو انکا ذکر ابن مندہ نے کیا ہے اور (اسوقت) ابو موسی کے استدراک کی کوئی وجہ نہین ابو عمر اور ابو موسی نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر ثقفی ہین انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نبیذ کے بارے مین دریافت کیا تھا عمرو بن اسمعیل بن عبدالعزیز بن عامر نے اپنے والد سے انھون نے یزید بن عامر سے انھون نے اپنے بھائی زید بن عامر سے روایت کی انھون نے کہا کہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہو کر مسلمان ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تمیم داری سے کہا (جو کچھ مانگنا ہو) مجھسے مانگو انھون نے بیت عینون اور مسجد عینون اور مسجد ابراہیم عنایت کر دی پھر آپنے فرمایا اے زید (جو کچھ مانگنا ہو) مجھسے مانگو مین نے اپنے اور اپنی اولاد کیواسطے امن و ایمان کی درخواست کی آپنے میرے واسطے دعا کر دی ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن عائش مزنی صحابی ہین صاحب روایت ہین حباب بن زید نے ان سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا کہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا

آئے قیس ابن عاصم آئے ہین تو آپکو کہتے سُنا کہ یہ قبیلہ وبر کے سردار ہین۔ ابن ماکولا نے اسکو بیان کیا ہے۔

(سیدنا) **زید** (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ انصاری ہین حسن بصری نے ان سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا کہ ہمنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سانپ کا منتر پیش کیا آپنے اسکی اجازت دی اور فرمایا کہ یہ مضبوط پیان ہین تینون نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) **زید** (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ انصاری ہین تھے ۔ انکی حدیث کو فراس نے شعبی سے انھون نے زید بن عبداللہ انصاری سے روایت کیا ہو ابن مندہ نے انکا تذکرہ کر کے لکھا ہو کہ میرے خیال مین یہ وہی شخص ہین جنکا تذکرہ اوپر گذر چکا ہو اور ابو نعیم نے اپنی سند کو پہلے زید کے تذکرے مین بیان کیا ہو جنسے حسن روایت کرتے ہین اور لکھا ہو کہ یہ وہی ہین واللہ اعلم۔

(سیدنا) **زید** (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ انصاری تھے ۔ عبداللہ بن زید کے والد ہین انسے انکے بیٹے عبداللہ نے روایت کی ہو یحیی بن قحطان عبداللہ بن عمر سے انھون نے بشیر بن محمد بن عبداللہ بن زید سے روایت کی کہ انکے دادا عبداللہ نے تمام مال خیرات کر دیا انکے دادا عبداللہ نے تمام مال خیرات کر دیا انکے والد زید رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا یا رسول اللہ عبداللہ نے اپنا کل مال خیرات کر دیا ہو اور نہ میرے پاس اور نہ انکے پاس کوئی اور مال نہین ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ سے فرمایا کہ اللہ تعالی نے تمھارے صدقے کو قبول کر لیا اور تمھارے والدین پر واپس کر دیا ہو انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہو مین کہتا ہون زید بن ثعلبہ کے بیان مین یہ حدیث گذر چکی ہو ابو نعیم نے اس حدیث کو اور زید بن ثعلبہ کے نسب کو وہین بیان کیا ہو اور ابن مندہ نے انکو یہان بیان کیا ہو اور یہ نسب اس نسب سے علیحدہ ہو (لیکن) یہ صحیح نہین ہو یا تو لکھنے والون سے غلطی ہوگئی یا خود مصنف سے اور غالب گمان یہی ہو کہ مصنف سے ہوئی ہو کیونکہ مین نے چند مسموعہ نسخون مین اسیطرح دیکھا ہو اور ابو موسی پر واجب تھا کہ جن زید کا ذکر اوپر ہو چکا ہو انکو ابن مندہ پر استدراک کیواسطے ذکر کرتے کیونکہ یہ نسب اس نسب سے علیحدہ ہو اگرچہ درست نہین ہو اور ابن مندہ نے زید بن عبداللہ کو تین عنوان قرار دیے ہین اور انمین سے ایک مین لکھا ہو کہ یہ وہی ہین جنکا ذکر ہو چکا ہو۔ اور ابو نعیم نے اُن دونون عنوانون کو جنکو ابن مندہ نے ایک بتایا ہو ایک ہی بیان مین ذکر کیا ہو اور اس عنوان کو ذکر ہی نہین کیا ۔ اور ابو عمر نے زید بن عبداللہ کو صرف ایک ہی عنوان قرار دیا ہو جسمین تعویذ کا ذکر ہو اور مثل ابو نعیم کے اور کوئی عنوان نہین ذکر کیا اور یہی درست ہو واللہ اعلم

(سیدنا) **زید** (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو عبداللہ تھی ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے تھے احمد بن عمرو بن سرح نے ابن ابی فدیک سے انھون نے صالح بن عبداللہ بن صالح بن عبدالرحمن بن عبداللہ بن زید سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا زید سے روایت کی کہ انھون نے کہا کہ نبی صلی اللہ

علیہ وسلم عرفہ کی شام کو کھڑے ہوے اور کہا اے لوگو اللہ نے تمپر آج کے دن احسان کیا اور تمھارے نیکو کارون کو بدکارون کیوجہ سے بخش دیا اور تم مین سے نیکو کارون کو منہ مانگی مراد عنایت کی اور جو کچھ تمھارے درمیان (برائیان) تھین انکو معاف کر دیا۔ خدا کی برکت کے ساتھ جاؤ محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم نے اسکو ابن ابی فدیک سے روایت کیا ہے اور سند مین جن جدہ نہین ذکر کیا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو عبداللہ ہے۔ ایک مجہول شخص ہین ابو شہاب نے طلحہ بن زید سے انھون نے ثور بن یزید سے انھون نے عبداللہ بن زید سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہے انھون نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روٹی کی قدر کرو کیونکہ اللہ عزوجل نے آسمان کی برکتون کو اسکے ساتھ اتارا ہے اور زمین کی برکتون کو اسی کے واسطے نکالا ہے۔ اسکو احمد بن یونس نے شہاب سے انھون نے طلحہ سے انھون نے ابراہیم بن ابی عبلہ سے انھون نے عبداللہ بن زید سے انھون نے عبداللہ بن عمر سے روایت کیا ہے اور عتاب بن ابراہیم نے ابن ابی عبلہ سے انھون نے عبداللہ بن ام حرام انصاری سے اسی کے مثل بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن عبید بن معلی بن لوذان۔ بدر مین شریک تھے اور غزوۂ موتہ مین شہید ہوے۔ میرے خیال مین یہ برادر رافع بن معلی انصاری کے بیٹے ہین۔ اسکو غسانی نے عدوی سے نقل کرکے بیان کیا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو عجلان ہے۔ ابن عمر کے غلام نافع نے بیان کیا کہ مین نے عبدالرحمن بن زید کو عبداللہ بن عمر سے اپنے والد سے روایت کرکے بیان کرتے سنا کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ نے قبلہ رخ پیشاب کرنے سے منع کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابن ابی علی بن ابوالحسن علی بن سعید عسکری سے روایت کرکے انکو افراد مین ذکر کیا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن غزیہ۔ بعض لوگون نے انکو صحابہ مین بیان کیا ہے اور ابو عمر نے انکو حارث بن عمرو انصاری کے بیان مین ذکر کیا ہے۔ انکا تذکرہ اشنیری نے ابو عمر پر استدراک کے لیے لکھا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن نفیل بن عبدالعزی بن ریاح بن عبداللہ بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک قرشی عدوی سعید بن زید کے والد ہین جو عشرۂ مبشرہ مین تھے اور عمر بن خطاب کے چچازاد بھائی ہین۔ نفیل مین انکا نسب حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مل جاتا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگون نے زید کے بارے مین دریافت کیا آپ نے جواب دیا کہ زید تنہا ایک جماعت کے برابر قیامت کے دن ہونگے

زید جاہلیت مین خدا کی عبادت کیا کرتے تھے اور ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوۃ والسلام کا دین تلاش کرتے تھے اور خدا کی وحدانیت کے قائل تھے اور
کہا کرتے تھے کہ میرا خدا ابراہیم کا خدا ہی اور میرا دین ابراہیم کا دین ہی اور قریش کے بیٹونکی برائیان ظاہر کرتے تھے اور کہتے تھے کہ بکری کو خدا نے پیدا کیا ہی
اور اسکے واسطے آسمان سے پانی اُتارا اور زمین سے گھاس اُگائی پھر تم غیر اللہ کے نام پر اسکو ذبح کرتے ہو یہ انکا کہنا صرف انکے اس فعل کے انکار اور
خدا کے بزرگ جاننے کیوجہ سے تھا یہ بتونکی قربانی کا گوشت نہ کھاتے تھے بمقام بلدح مین ایکمرتبہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وحی نازل ہونے
سے پیشتر ملے تھے اور زندہ درگور کرنے کی رسم کے مخالف تھے ہمین ابو منصور بن مکارم بن احمد بن سعد مؤدب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین نصر بن محمد
بن احمد بن صفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو البرکات سعد بن محمد بن ادریس اور خطیب ابو الفضائل حسن بن ہبۃ اللہ نے خبر دی وہ دونون
کہتے تھے ہمین ابو الفرج محمد بن ادریس بن محمد بن ادریس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو منصور مظفر بن محمد طوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین زکریا یزید
بن محمد بن ایاس بن قاسم ازدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن یحیی صوفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین عبد الوہاب بن عبد المجید نے املا خبر دی
وہ کہتے تھے ہمین محمد بن عمرو نے خبر دی ح ابو زکریا نے کہا کہ اور ہمکو عبد اللہ بن مغیرہ بنی ہاشم کے غلام نے اسحاق بن ابی اسرائیل سے روایت کر کے
خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو اسامہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن عمرو نے ابو سلمہ اور یحیی بن عبد الرحمن بن حاطب بن ابی بلتعہ سے انھون نے
اسامہ بن زید سے انھون نے اپنے والد زید بن حارثہ سے روایت کر کے خبر دی انھون نے کہا کہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مکہ کے ایک
گرم دن مین آپکے پیچھے سوار نکلا ہمسے زید بن عمرو بن نفیل ملے اور ایک نے دوسرے کو سلام کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا اے زید کیا وجہ کہ تمھاری
قوم تمکو دشمن سمجھتی ہی انھون نے کہا کہ اے محمد یہ دشمن میرے کسی قابلے کی وجہ سے نہین ہین بلکہ مین اس دین اپنی دین حق کی تلاش کیواسطے نکلا ہون
یہانتک کہ علماء خیبر کے پاس پہونچا مین نے انکو خدا کی عبادت شرک کے ساتھ کرتے پایا مین نے کہا یہ دین وہ نہین ہی جسکو مین چاہتا ہون
میرے وہان سے چلتے وقت ایک بڈھے نے کہا کہ تم ایسا دین ڈھونڈھتے ہو جسکا پابند بجز حیرہ کے ایک بڈھے کے اور کسی کو نہین جانتا
ہون انھون نے کہا کہ مین انکے پاس جانیکی غرض سے چلا جب انھون نے مجھکو دیکھا پوچھا تم کن لوگون سے ہو مین نے کہا کہ مین بیت اللہ کے
لوگون سے ہون جہان کانٹے اور قرظ (برگ سلم جس سے کھالون کو صاف کرتے ہین) کے درخت ہوتے ہین اُس نے جواب دیا کہ جس چیز کو تم تلاش
کرتے ہو وہ خود تمھارے شہر مین ظاہر ہوئی ہی یعنی ایک نبی مبعوث ہوا ہی جسکے ستارے نکل آئے ہین اور جنکو تم نے دیکھا ہی وہ سب گمراہی مین
ہین زید نے کہا مین نے کچھ بھی نہین محسوس کیا ہی زید (راوی نے) بیان کیا کہ زید بن عمرو کی وفات ہوگئی اور (جب) نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر
وحی نازل ہوئی آپ نے فرمایا کہ زید تنہا قیامت کے دن ایک امت ہونگے ہمین ابو جعفر بن سمین بغدادی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے
انھون نے ابن اسحاق سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے انھون نے اسماء بنت ابی بکر سے
روایت کر کے خبر دی انھون نے کہا کہ مین نے زید بن عمرو بن نفیل کو خانہ کعبہ سے پشت ٹیکے ہوئے دیکھا کہ کہہ رہے تھے کہ اے گروہ قریش خدا کی قسم
میرے سوا دین ابراہیم پر تم مین سے کوئی نہین ہی اور وہ کہا کرتے تھے اے اللہ اگر مین تیرا پسندیدہ طریقہ عبادت جانتا تو مین اسطرح تیری عبادت کرتا

لیکن افسوس ہین اس سے واقف ہی نہین ہون پھر اپنی ہتھیلی پر سجدہ کرتے - اور یونس بن بکیر نے کہا ہو کہ ابن اسحاق نے مجھے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے زید کے گھر والون نے بیان کیا کہ جب وہ خانۂ کعبہ مین داخل ہوتے کہتے لبیک حقا حقا تعبدا ورقا مین تجھسے ان چیزون سے پناہ مانگتا ہون جن سے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پناہ مانگی ہو اور کھڑے کھڑے کہتے کہ میری ناک تیرے سامنے ذلیل و خوار ہی جب تو مجھکو تکلیف دیگا مین برداشت کرونگا نیکی ہی کو مین چاہتا ہون نہ خوش حالی کو اور نہین ہر بیہودہ بکنے والا خوش بیان کیطرح نہین ہو سکتا -

ابن اسحاق نے کہا ہو کہ خطاب بن نفیل نے زید بن عمرو بن نفیل کو تکلیف دی یہانتک کہ وہ مکہ کی بلندی پر چلے گئے اور غار حرا مین جاکر گوشہ نشین ہو گئے اور مکہ مین آنے نہین پاتے تھے اور جب پوشیدہ داخل ہو جاتے اور ان لوگون کو خبر ہوتی تو خطاب سے جاکر کہدیتے تھے اور انکو تکلیف دیتے اور نکلوا دیتے تھے اس خوف سے کہ کہین لوگ انکا دین نہ بگاڑ دین اور کوئی ان سے الگ ہوکر انکا پیرو نہ بن جائے - خطاب زید کے چچا اور ماں کی طرف سے انکے بھائی تھے کیونکہ عمرو بن نفیل نے اپنے والد کے بعد خطاب کی والدہ سے نکاح کرلیا تھا انہین سے زید بن عمر پیدا ہوے زمانۂ بعثت کے قبل زید کی وفات ہوگئی ورقہ بن نوفل نے انکا مرثیہ کہا ہے [۵]

رشدت و انعمت ابن عمرو و انما تجنبت تنورا من النار حامیا
بدینک ربا لیس رب کمثله وترکک اوثان الطواغی کما ہی
وقد یدرک الانسان رحمة ربه ولو کان تحت الارض سبعین وادیا

زید کے مرثیے کا اردو ترجمہ ذکر کیا ہے کہ گروہ قریش اپنے کو دریا سے بچاؤ کیونکہ محتاجی پیدا کرتا ہی - ابو عمر نے انکا تذکرہ لکھا ہے -

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیر - انھون نے علاء بن حضرمی کے خط پر جو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو لکھکر دیا تھا گواہی کی تھی - غسانی نے حارث بن ابی اسامہ کی سند سے نقل کرکے انکا ذکر لکھا ہی - ابو موسی نے انکا تذکرہ لکھا ہے -

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیر - عبدی صحابی ہین - ابو عمر نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہے -

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیر کندی ہین - انکی بیٹی نے ان سے روایت کی ہی کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ میری قوم نے ایک چراگاہ رکھائی تھی اور انھون نے (اسی طرح) کیا پھر شن بن عمیر نے انپر چھاپہ مارا پس اگر مین بھی اپنی قوم کے ہمراہ لوٹ مار کرون تو مجھپر کچھ گناہ تو نہین آپنے فرمایا ای زید وہ باتین گئین اور اسلام ظاہر ہو گیا اور خدا نے جاہلیت کے غرور کو دور کر دیا - مسلمان مسلمان (سب) بھائی بھائی ہین - مضر اور ربیعہ اور یمن برابر ہین اور عرب کے آزاد اور غلام (سب سلام مین) بھائی ہین اسکو تم خوب جان لو - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے -

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

[۵] ترجمہ ای ابن عمر تمنے راہ ہدایت پائی اور تم آگ کے تنور سے بچ گئے اسلیے کہ تمنے ایسے پروردگار کی عبادت شروع کی جسکے مثل کوئی دوسرا نہین ہی اور

ابن تیس۔ بنی امیہ بن عبد شمس کے حلیف تھے۔ یہ محمد بن اسحاق کا کلام ہے۔ عروہ بن زبیر نے شہدائے یمامہ مین ذکر کیا ہے کہ زید بن رقیش بنی امیہ کے حلیف تھے اسیطرح عروہ نے اسکو اول مین ایک راوی کی زیادتی کے ساتھ بیان کیا ہے انکا بیان پیچھے ہو چکا ہے اسکو ابو موسی نے اس مقام پر ذکر کیا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

کعابہ کے بیٹے ہین۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ صحیح یزید ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن کعب۔ سلمی بہزی ہین۔ صاحب الحمار العقیر کے لقب سے مشہور تھے۔ بغوی نے انکا نام زید بن کعب بیان کیا ہے۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین ہدیہ بھیجا تھا۔ یزید بن ہارون نے یحیی بن سعید سے انھون نے محمد بن ابراہیم سے انھون نے عیسی بن طلحہ سے انھون نے عمیر بن سلمہ ضمری سے انھون نے بہزی سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کے قصد سے چلے یہانتک کہ جب وادی روحا مین پہونچے لوگون نے اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپنے فرمایا کہ اس گدھے کو ٹھہر رہنے دو یہانتک کہ اسکا مالک آ جائے جب اسکا مالک بہزی آیا اسنے کہا اس گدھے کی بابت آپکو اختیار ہے آپنے حضرت ابو بکر کو حکم دیا کہ اسکو ساتھیون پر تقسیم کر دو اسکو حماد بن زید اور ہشیم اور علی بن مسہر نے یحیی سے روایت کر کے بیان کیا ہے اور بہزی کو نہین ذکر کیا اور ابن ہاد نے محمد سے انھون نے عیسی سے انھون نے عمیر سے اسکو روایت کیا اور بہزی کا ذکر اسناد مین نہین کیا۔ تینون نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن اسب۔ انکا ذکر ارقم کے بیان مین ہے۔ قادسیہ مین شہید ہوے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن کعب۔ بعض لوگون نے کعب بن زید اور بعض نے سعد بن زید بیان کیا ہے زید نے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خاندان بنی غفار کی ایک خاتون سے شادی کی تو اسمین سفید داغ دیکھے۔ ابو معاویہ ضریر نے جمیل بن زید بن کعب سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہے اور بعض لوگون نے بیان کیا ہے کہ زید بن کعب کے والد زید کے دادا سے روایت کرتے ہین۔ انشاء اللہ کعب بن زید کے بیان مین اسکو پوری طرح سے بیان کرینگے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن لبید بن ثعلبہ بن سنان بن عامر بن عدی بن امیہ بن بیاضہ انصاری بیاضی خاندان بنی بیاضہ بن عامر بن زریق سے تھے ابو نعیم نے اسکو بیان کیا ہے۔ عروہ بن زبیر نے بیعت عقبہ کے شرکاء انصار کے بیان مین ذکر کیا ہے کہ خاندان بنی بیاضہ سے زید بن لبید (شریک عقبہ) تھے۔ ابو موسی اور ابو نعیم نے انکا بیان لکھا ہے اور ابو موسی نے کہا ہے کہ زیاد بن لبید بھی (شریک عقبہ) تھے مگر اہل سیر نے ان دونون مین فرق کیا ہے

اور ممکن ہے کہ دونون بھائی ہون واللہ اعلم اور صحیح یہ ہے کہ وہ زیاد ہے کیونکہ اہل سیر مین سے کسی نے شرکاء عقبہ مین زید بن لبید کو نہین بیان کیا نہ عروہ کی روایت مین اور یہ روایت بہت ہی موہوم اور دیگر اہل سیر کی روایت کے مخالف ہے اور ابو نعیم نے زید بن لبید کو دو عنوان مین ذکر کیا ہے انمین سے ایک مین بیان کیا ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سے حضرموت پر عامل مقرر تھے (لیکن) یقیناً یہ کاتب کی غلطی ہے اسوجہ سے کہ یہ زید کے نام کے جتنے بیان تھے ان سب مین آخری بیان ہے اسکے بعد زیاد کا بیان شروع ہوتا ہے لہذا کوئی دوسرا زید کا بیان نہین ہو سکتا پس یقیناً وہ کاتب کی غلطی ہے واللہ اعلم۔

زید

ابن لصیت خزانہ ان قینقاع کا ہے۔ ہمین ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک روایت کرکے خبر دی انھون نے کہا مجھسے عاصم بن قتادہ نے بیان کیا انھون نے کہا کہ پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چلے یہانتک کہ جب تبوک کے راستہ مین تھے آپکی اونٹنی کھو گئی آپکے صحابہ اسکو ڈھونڈھنے چلے اور آپکے پاس عمارہ بن حزم انصاری بیٹھے ہوے تھے اور عمارہ کے ساتھ مین زید لصیت منافق تھا اسنے کہا کیا محمد اپنے کو نبی نہین کہتے اور آسمان کی باتین نہین بتاتے ہین حالانکہ وہ یہ بھی نہین جانتے کہ انکی اونٹنی کہان ہے (یعنی اگر وہ نبی ہوتے تو یہ ذراسی بات ضرور جان لیتے کیونکہ جو شخص آسمانی باتین جانتا ہو اسکے واسطے ایسی ایسی باتین جان لینا کون مشکل ہے) ادھر یہ منافق اس قسم کی باتین کہہ رہا تھا ادھر فوراً آپکو خبر ہو گئی اور آپنے فرمایا (آپکے پاس اسوقت عمارہ بن حزم بیٹھے تھے) کہ ایک آدمی کہتا ہے کہ یہ محمد تمکو اپنا نبی ہونا بتاتے ہین اور آسمانی باتونکی خبر دیتے ہین حالانکہ انکو اپنی اونٹنی کی بھی خبر نہین کہ کہان ہے بخدا مین (کسی چیز کو) بے خدا کے بتائے نہین جان سکتا اور اسنے مجھکو بتا دیا ہے کہ وہ ایک وادی مین ہے اسکی مہار کو ایک درخت نے روک لیا ہے لوگ گئے اور (وہان سے) اونٹنی آپکے سامنے لا حاضر کی عمارہ اپنی قیام گاہ کیطرف آئے اور لوگون کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک آدمی کی حالت بیان کرنے سے خبر دی عمارہ کے ہمراہیون مین سے ایک آدمی نے کہا کہ یہ تو زید نے تمھارے آنے سے پہلے کہا تھا عمارہ زید کے پاس آئے اور زید کی گردن دبا کر کہا کہ میرے خیمہ مین مصیبت ہے اور مجھے معلوم ہی نہین اے خدا کے دشمن میرے پاس سے چلا جا بخدا تو ہرگز میرے ساتھ نہ رہ ابن اسحاق نے کہا ہے کہ بعض لوگون نے بیان کیا ہے کہ زید نے توبہ کر لی تھی اور بعض کہتے ہین نہین منافق ہی مرا ابن ہشام نے کہا ہے کہ بعض لوگ لصیت کو نصیب پڑھتے ہین۔

(سیدنا) زیاد (رضی اللہ عنہ)

مالک کے بیٹے ہین۔ ہمین ابو موسی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد اور بھائی ابو عیسی احمد نے ۵۰۰ھ مین خبر دی وہ دونون کہتے تھے ہمین محمد بن عبد الجبار ضبی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن احمد بن عبد الرحمن اور ابو الفرج بن شہریار نے خبر دی وہ دونون کہتے تھے ہمین ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن ابراہیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ہمارے دادا ابو موسی عیسی بن ابراہیم فابرانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین آدم بن ابی ایاس عسقلانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین روح نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابان بن ابی عیاش نے انس بن مالک سے روایت کرکے خبر دی انھون نے کہا کہ مین مسجد کے اندر سے نکلا کہ زید بن مالک مل گئے انھون نے اپنا ہاتھ میرے مونڈھے پر رکھکر مجھپر تکیہ لگا لیا اور مین

میم پر کسرہ اور ری کے سکون کے ساتھ ہی اور دارقطنی نے مزین میم کو ضمہ اور زای کو فتحہ اور ری کو سکون لکھا ہی اور ایسا ہی ابن ماکولا نے بھی بیان کیا ہی۔

(سیدنا زید رضی اللہ عنہ)

ابن معاویہ نمیری قرہ بن دعموص کے چچا ہین۔ انکا اسلام قرہ بن دعموص کی حدیث مین مذکور ہی جسکو عبدربہ بن خالد نے اپنے والد سے انھون نے عائذ بن ربیعہ بن قیس سے انھون نے عباد بن زید سے انھون نے قرہ بن دعموص سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا کہ جب اسلام آیا تو بنی نمیر نے مسلمان ہونے کا ارادہ کیا پس زید بن معاویہ اور انکے بھتیجے قرہ اور حجاج بن نمیرہ چلے یہانتک کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوے پھر پورا قصہ بیان کیا ابن مندہ اور ابونعیم نے اسکو یونہی بیان کیا ہی۔

(سیدنا زید رضی اللہ عنہ)

ابن ملحان بن خالد بن زید بن حرام بن جندب بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار۔ غزوۂ احد مین شریک تھے۔ یہ ام سلیم کے بھائی ہین۔ یہ عدوی کا کلام تھا۔ اشیری نے انکا ذکر کیا ہے۔

(سیدنا زید رضی اللہ عنہ)

ابن مہلہل بن زید بن منہب بن عبد رضا بن مختلس بن ثوب بن کنانہ بن مالک بن نابل بن نبہان۔ انکا نام سودان ہی جو عمرو بن غوث کے بیٹے ہین۔ طائی نبہانی تھے اور زید خیل کے لقب سے مشہور تھے اور مولفۃ القلوب مین معدود تھے پھر مسلمان ہو گئے اور انکا اسلام خیر وخوبی سے رہا ۹ھ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد مین آئے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام زید خیر رکھا تھا اور آپنے فرمایا تھا کہ مجھسے کسی آدمی کی صفت جاہلیت مین نہین بیان کیگئی مگر یہ کہ وہ اسلام مین اس سے کم ثابت ہوا اور بتھاری اور آپنی انکو بہت سی زمین جاگیر مین دی تھی انکی کنیت ابومکنف تھی انکے دو بیٹے تھے مکنف اور حریث دونون مسلمان اور صحابی کے مرتبے کو پہونچے اور قتال مرتدین مین خالد بن ولید کے ہمراہ شریک تھے حسن نے ابووائل سے انھون نے عبداللہ سے روایت کی کہ ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ ایک سوار آیا اور اپنی سواری بٹھا کر اس نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین نو دن کی مسافت سے آپکے پاس آیا ہون مین نے اپنی سواری کو تھکایا اور راتون کو بیدار رہا اور دنونکو پیاسا رہا صرف آپ سے دو باتین پوچھنے کی غرض سے آپنے فرمایا کہ تمھارا کیا نام ہی انھون نے جواب دیا زید خیل آپنے فرمایا نہین بلکہ زید خیر اسکے بعد فرمایا کہ پوچھو انھون نے کہا کہ مین آپسے پوچھتا ہون کہ خدا جسکو چاہتا ہی اسکی کیا علامت ہی اور جسکو نہین چاہتا اسکی کیا نشانی ہی آپنے پوچھا کہ تمھارا کیا حال ہی انھون نے جواب دیا کہ میرا یہ حال ہی کہ مین خیر اور اہل خیر کو اور جو عمل خیر کرتا ہی اسکو دوست رکھتا ہون اور اگر مین عمل خیر کرتا ہون تو اسکے ثواب کا امیدوار رہتا ہون اور اگر کوئی بھلائی کی بات مجھسے رہجاتی ہی تو اسپر غمگین ہوتا ہون آپنے فرمایا یہی علامت ہی اس شخص کی جسکو خدا چاہتا ہی اور جسکو نہین چاہتا ہی اور اگر خدا تمکو نامردون مین کرتا تو تمکو اسکے واسطے مستعد کر دیتا پھر کچھ نہ پرواہ کرتا کہ کس وادی مین تم ہلاک ہو گئے۔ زید خیل عمدہ شاعر خوش بیان شجاع کریم تھے۔ انکے اور کعب بن زہیر کے درمیان مین ہجوگوئی کا

سلسلہ جاری تھا اسکی وجہ یہ تھی کہ کعب نے انکو اپنا گھوڑا لے لینے کا اتہام لگایا تھا جب یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے لوٹے تو راستہ میں بخار آنے لگا اور گھر پہونچکر وفات کر گئے اور بعض لوگون نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آخر خلافت مین انتقال کیا انھون نے جاہلیت مین عامر بن طفیل کو قید کیا تھا اور انکی پیشانی کے بال تراش لیے تھے پھر انکو آزاد کر دیا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن ودیعہ بن عمرو بن قیس بن جزی بن عدی بن مالک بن سالم حبلی بن غنم بن عوف بن خزرج۔ انصاری خزرجی ہین۔ عروہ اور ابن شہاب اور ابن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ یہ بدر اور احد مین شریک ہوے تھے اور ابن کلبی نے بیان کیا ہے کہ یہ بدر اور احد مین شریک تھے اور احد مین شہید ہوے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن وہب جہنی ہین۔ انھون نے زمانہ جاہلیت پایا ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی مین مسلمان ہوے اور ہجرت کر کے آپ کے پاس آ رہے تھے کہ راستہ مین آپکی وفات کی خبر معلوم ہوئی۔ ابو سلیمان انکی کنیت تھی انکا شمار کبار تابعین مین ہے کوفہ مین رہتے تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہیون مین تھے۔ ہمین ابو الفرج بن ابی الرجاء اصبہانی اور ابو یاسر بن ابی حبہ بغدادی نے اپنی سندون سے مسلم بن حجاج تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبید بن حمید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبد الرزاق بن ہمام نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبد الملک بن ابی سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین سلمہ بن کہیل نے خبر دی وہ کہتے تھے۔ مجھسے زید بن وہب جہنی نے بیان کیا کہ وہ حضرت علی کے اس لشکر مین تھے جو خوارج کیطرف گیا تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے لوگو مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ میری امت سے ایک ایسا گروہ نکلیگا کہ وہ قرآن کو اسطرح پڑہیگا کہ تمھارا قرآن انکے قرآن کے سامنے کچھ بھی نہ معلوم ہوگا اور نہ تمھاری نماز انکی نماز کے آگے کوئی چیز ہوگی آخر حدیث تک۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے ابو موسی نے انکو ابن مندہ پر استدراک کے لیے ذکر کیا ہے حالانکہ ابن مندہ نے خود انکا ذکر کیا ہے لہذا ابو موسی کے استدراک کی کوئی وجہ نہین ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو یسار ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے مدینہ مین رہتے تھے انکی روایت کردہ حدیث کو بلال بن یسار بن زید نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا زید سے روایت کی ہے کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جو شخص استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ہو واتوب الیہ کہے اسکے گناہ معاف ہو جائینگے اگرچہ وہ جہاد سے بھاگا ہو۔ یہ زید بن بولا کے بیان مین گذر چکا ہے اسکو ابو احمد عسکری نے اسیطرح بیان کیا ہے۔ اور زید بن بولا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام اور زید ابو یسار ایک ہی ہین ہمنے اسکو اس وجہ سے بیان کر دیا ہے تاکہ یہ گمان نہ ہو کہ دونون الگ الگ ہین۔

(سیدنا) زرید (رضی اللہ عنہ)

ابن الیمان بن خزیمہ بن حنظلہ بن خنساء بن مبذول احد مین شریک ہوے تھے انکی اولاد شہر میں نسبت عمرو بن زید تھیں انکو اشہری نے عدوی کی روایت سے نقل کر کے بیان کیا ہے۔

(سیدنا) زبید (رضی اللہ عنہ)

ابن صلت کندی تھے۔ واقدی نے انکو ان لوگوں کے بیان میں ذکر کیا ہے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں پیدا ہوے تھے واقدی نے بیان کیا ہے کہ انکا شمار بنی جمح میں تھا پھر عباس بن عبد المطلب سے مل گئے انھوں نے حضرت ابو بکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے انکا اشیری نے ابو عمر پر استدراک کے لیے بیان کیا ہے الحمد للہ رب العالمین۔

(حرف سین)

(باب سین مع الف)

(سیدنا) سابط (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی حمیضہ بن عمرو بن وہب بن حذافہ بن جمح قریشی جمحی ہیں۔ یہ صفوان بن امیہ بن خلف بن وہب کے ماں جائے بھائی ہیں وہب بن جاکر رہا کرتے ہیں ابن سابط ان کے بیٹے عبد الرحمن روایت کرتے ہیں کہ سابط کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس شخص کو کوئی مصیبت پہونچے تو چاہیے کہ وہ میری وفات کی مصیبت کو یاد کرے کیونکہ یہ سب مصیبتون سے بڑی مصیبت ہے۔ یحیی بن معین کہتے تھے کہ عبد الرحمن بن عبد اللہ بن سابط (یعنی عبد الرحمن ثابت کے پوتے) ہین۔ لیکن یحیی کے بیان میں اعتراض ہے۔

(سیدنا) سابق (رضی اللہ عنہ)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم تھے۔ ان سے ایک حدیث مروی ہے جسکے راوی کوفی ہین جس مین شعبہ پر اختلاف واقع ہوا ہے اور اسکو عبد الرحمن بن مہدی نے شعبہ سے انھون نے ابو عقیل سے انھون نے ابو سلام سے روایت کی ہے انھون نے کہا کہ ہم حمص کی مسجد مین تھے کہ ایک آدمی آیا لوگون نے کہا کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم ہین پس مین انکے پاس گیا اور کہا کہ تم مجھسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہوئی کوئی بات بیان کرو انھون نے کہا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ جو شخص صبح و شام رضیت باللہ ربا و بالاسلام دینا و بمحمد نبیا کہہ لیا کرے خدا اسکو قیامت کے دن راضی کریگا اور اس حدیث کے اسناد مین مسعر پر بھی اختلاف واقع ہوا ہے اور اسکو عبد العزیز بن ابان نے مسعر سے انھون نے ابو عقیل سے انھون نے ابو سلام سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم سابق سے روایت کر کے باب الدعا مین نقل کیا ہے لوگون نے کہا ہے کہ یہ وہم ہے اور مسعر کے ساتھیون کی روایت ابو عقیل سالم بن ہلال قاضی واسطی کی روایت سابق بن ناجیہ سے ہے اور انکی روایت ابو سلام سے درست ہے ہمین عبد الوہاب

اُنکی جماعت کے پاس سے گذرتے تھے اور اگر وہ اس پہاڑ میں چلے جائیں تو دشمن جو سامنے سے انکو مار ڈالیں اور کامیاب نہ ہوں اور اگر اس پہاڑ سے الگ رہیں تو ہلاک ہوں اسی سیرہی زبان سے وہ کلمات نکلے جنکا سننا تم بیان کرتے ہو راوی کہتا ہی کہ ایک ماہ کے بعد فتح کی خوشخبری لیکر آدمی آیا اور اسنے بیان کیا کہ انہنے اسی دن اور اسیوقت پہاڑ سے گذرتے وقت یا ساریۃ الجبل الجبل کی آواز سنی جو حضرت عمر کی آواز کے مشابہ تھی اور ہم پہاڑ کیطرف چلے گئے اور خدا تعالیٰ نے ہمکو کامیاب کیا ابو موسیٰ نے انکا تذکرہ لکھا ہی۔

(سیدنا) ساعدہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حرام بن محیصہ۔ بشیر بن یسار نے انسے روایت کی ہی انکا صحابی ہونا صحیح نہیں ہی اور انکی حدیث کسب حجام کے بارے میں ہی ابن اسحاق نے بشیر ابن یسار سے روایت کی کہ ساعدہ بن حرام بن محیصہ نے ان سے بیان کیا کہ محیصہ بن مسعود کا ایک حجام غلام تھا جسکو ابو طیبہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے فرمایا کہ تم اسکی آمدنی اپنی پانی کے اونٹ پر خرچ کیا کرو۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہی اور ابو عمر نے کہا ہی کہ میرے نزدیک یہ مرسل ہی اور ابو نعیم نے ساعدہ بن حرام بن محیصہ کے ساتھ بیان کیا ہی اور دونوں نے بیان کیا ہی کہ بخاری نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہی اور انکی روایت کوئی حدیث نہیں بیان کی۔

(سیدنا) ساعدہ (رضی اللہ عنہ)

ہذلی۔ عبد اللہ کے والد ہیں۔ انکے بیٹے عبد اللہ نے انسے روایت کی ہی کہ انھوں نے کہا کہ ہم اپنے بت سواع کے پاس دو سو خاص بکریاں برکت طلب کرنے کیواسطے لائے تھے کہ بت کے پیٹ سے کسی پکارنے والے کی آواز سنائی دی جو کہہ رہا ہی کہ نبی حمزہ کیوجہ سے جنوں کا مکر جاتا رہا اور ہمپر شہاب گرائے گئے ساعدہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنی بکریوں کا رخ گھر کیطرف پھیر دیا راستے میں ایک آدمی ملا جسنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ظاہر ہونیکی مجھکو خبر دی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہی اور ابو عمر نے کہا ہی کہ انکے صحابی ہونے میں اعتراض ہی۔

(سیدنا) ساعدہ یا ساعد (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید مازنی۔ اسمر کے والد ہیں۔ یہ اور انکے بیٹے یہ دونوں صحابی تھے۔ اور ہم اسمر کے بیان میں انکا ذکر اس سے زیادہ کر چکے ہیں۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ساعدہ (رضی اللہ عنہا)

انکا نسب نہیں بیان کیا گیا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو معدان میں ایک کنواں عنایت کیا تھا۔ ایاس بن قتادہ کے بیان میں ہم انکا ذکر کر چکے ہیں۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہی۔

(سیدنا) سالف (رضی اللہ عنہ)

ابن عثمان بن عامر بن معتب بن مالک بن کعب بن عوف بن ثقیف ثقفی تھے۔ مدائنی نے اپنی سند سے روایت کیا ہی کہ جب ثقیف کا وفد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا انھوں نے خواہش کی کہ انکو انہی کے دین پر چھوڑ دیا جائے آپنے فرمایا کہ خدا اس سے انکار کرتا ہی پھر انسے

انکے اسلام کا ذکر کیا ہے جب ثقیف کا وفد مسلمان ہو گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے احلاف میں سے سالف بن عمرو بن معتب کو ثقیف کے صدقے وصول کرنے
پر مقرر کیا کلبی نے انکے ذکر کے بعد کہا ہے کہ یہ طائف کے والی مقرر ہوئے تھے اور انہی کی نواسی نے حج کی تھی انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سالم (رضی اللہ عنہ)

ابو حذیفہ کے غلام تھے۔ ابن مندہ نے انکا نسب سالم بن عبید بن ربیعہ بیان کیا ہے اور بعض لوگوں نے سالم بن معقل بیان کیا ہے انکی کنیت ابو عبداللہ تھی یہ ابو حذیفہ
بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس بن عبد مناف قریشی عبشمی کے غلام ہیں سالم اصل میں ملک فارس کے رہنے والے تھے اور صحابہ اور موالی میں بہت بڑے فاضل تھے
اور انکا شمار مہاجرین میں ہوا سو وجہ سے کہ ابو حذیفہ کی بیوی ثبیتہ انصاریہ نے جب انکو آزاد کر دیا تو ابو حذیفہ نے انکو متبنی کر لیا تھا اسی وجہ سے انکا شمار مہاجرین میں
ہوا اور ابو حذیفہ کی بیوی کے آزاد کرنیکی وجہ سے انصار بنی عبید میں (بھی) انکا شمار ہوا اور قریش میں (بھی) یہ محسوب ہیں جسکی وجہ گذر چکی کہ ابو حذیفہ نے
انکو اپنا متبنی کیا تھا اور عجمیوں میں بھی معدود ہیں کیونکہ انہی میں سے تھے اور یہ مذکور قراء میں سے تھے سو وجہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہے قرآن کو چار شخصوں سے حاصل کرو اور انہی چار میں انکو بھی بیان کیا انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے مدینہ میں ہجرت کی تھی اور مہاجرین کو نماز
پڑھاتے تھے جنمیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ وغیرہ بھی تھے کیونکہ یہ قرآن سب سے زیادہ جانتے تھے ہمیں یحیی بن ابی سعد بن یحیی بن لوش نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے
تھے ہمیں ابو غالب بن بنا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو غالب بن بنا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الحسن بن آبنوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابراہیم
بن محمد بن فتح جلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن سفیان بن موسی صفار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو عثمان سعید بن رحمت بن نعیم نے خبر دی انھوں نے
کہا کہ میں نے ابن مبارک کو حنظلہ بن ابی سفیان سے بروایت ابن عبد اللہ بیان کرتے سنا کہ بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس آنے میں دیر ہوئی آپ نے پوچھا کہ تمہیں آنے میں کس سبب سے دیر ہوئی انھوں نے جواب دیا کہ ایک قاری قرآن پڑھ رہا ہے اور اسکی خوبی قرات کو بیان کیا آپ نے چادر
لے لی اور باہر نکلے دیکھا کہ وہ سالم ابو حذیفہ کے غلام تھے آپ نے فرمایا خدا کا شکر ہے جسنے تم جیسے کو میری امت میں کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ اکثر انکی تعریف
کرتے رہتے یہانتک کہ وفات کے قریب جب خلافت کا مشورہ پیش ہوا تھا فرمایا کہ اگر سالم زندہ ہوتے تو میں اسکو مشورہ پر ہرگز نہ چھوڑتا ابو عمر نے کہا ہے کہ
اسکا مطلب یہ ہے کہ حضرت عمر انکی رائے سے خلیفہ مقرر کر دیتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے اور معاذ بن ماعص کے درمیان میں مواخات قائم کی
تھی اور ابو حذیفہ نے بھی انکو اپنا متبنی کر لیا تھا اسطرح کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہ کو متبنی کیا تھا اور ابو حذیفہ انکو بالکل اپنا بیٹا ہی
خیال کرتے تھے اور اپنی بھتیجی فاطمہ بنت ولید بن عتبہ سے انکی شادی کر دی تھی فاطمہ ان عورتوں میں سے تھیں جنھوں نے ہجرت کی تھی اور قریش کی
اونچی بیبیوں میں سے تھیں اور تھیں جب اللہ تعالی نے آیۃ ادعوهم لآبائهم نازل کی تو ہر ایک نے جن غلاموں کو متبنی کیا تھا انکو انکے باپ کی طرف واپس کر دیا
اور جن کے باپوں کا پتہ نہ چلا تو انکے آقاؤں کو واپس کر دیا پس سہلہ بنت سہیل بن عمرو عامریہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور وہ
بات بیان کی جسکی خبر ہمکو ابو الفرج یحیی بن محمود بن سعد اور ابو یاسر عبد الوہاب بن ہبۃ اللہ بن ابی حبہ نے اپنی سندوں سے مسلم بن حجاج تک خبر دی وہ
کہتے تھے ہمسے اسحاق بن ابراہیم اور محمد بن ابی عمر نے عبد الوہاب ثقفی سے انھوں نے ایوب سے انھوں نے ابن ابی ملیکہ سے انھوں نے قاسم بن محمد

بن ابی بکر سے انھون نے (حضرت) عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کر کے بیان کیا کہ سالم ابو حذیفہ کے غلام ابو حذیفہ اور انکے گھروالون کے ساتھ انکے گھر مین رہتے تھے پس سہلہ بنت سہیل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئین اور کہا کہ سالم عاقل بالغ ہوگیا ہے اور ہمارے پاس آتا رہتا ہے اور میرا خیال ہے کہ ابو حذیفہ کے دل مین اسکے بارے مین (یعنی شادی وغیرہ کا) کچھ خیال ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تم اسکو دودھ پلادو تم اسپر حرام ہوجاؤگی اور ابو حذیفہ کے دل مین جو خیال ہے وہ جاتا رہیگا سہلہ نے ابو حذیفہ کے پاس آکر کہا کہ مین نے انکو دودھ پلادیا ہے اس سے ابو حذیفہ کے دل مین جو بات تھی وہ جاتی رہی (حضرت) عائشہ (صدیقہ رضی اللہ عنہا) نے اسکو مانا ہے اور دوسری ازواج مطہرات نے (اسکے قبول کرنے سے) انکار کیا ہے۔ سالم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بدر اور احد اور خندق اور تمام مشاہد مین شریک ہوے تھے اور جنگ یمامہ مین شہید ہوے۔ ہمین یحیی بن اسعد بن نوش نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو غالب بن بنا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الحسین بن موسی آبنوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابراہیم بن محمد بن فتح جلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن سفیان بن موسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو عثمان نے ابن مبارک سے انھون نے ابراہیم بن حنظلہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی کہ یمامہ کی جنگ مین لوگون نے ابو حذیفہ کے غلام سالم سے کہا کہ علم کی تم حفاظت کرو اور کچھ لوگون نے کہا کہ ہمکو تم سے کچھ اندیشہ ہے اسلیے ہم کسی دوسرے کو علم دینگے سالم نے کہا کہ (اگر مجھسے کوئی خطرے کی بات ظاہر ہو) تو مین اسوقت قرآن کے حاملون مین بہت برا ہونگا۔ سالم کا داہنا ہاتھ (لڑتے لڑتے) کٹ گیا تب انھون نے علم بائین ہاتھ مین لے لیا (جب) بایان ہاتھ بھی کٹ گیا تو علم کو گردن مین دبالیا اور کہا وما محمد الا رسول وکاین من نبی قاتل معہ ربیون کثیر (یعنی محمد تو رسول ہی ہین اور کتنے نبی ہین جنکے ساتھ ہو کر بہت اللہ والے لڑتے) جب سالم گر گئے اپنے ساتھیون سے پوچھا کہ ابو حذیفہ کیا ہوئے لوگون نے جواب دیا وہ شہید ہوگئے (پھر) ایک آدمی کا نام لیکر پوچھا وہ کیا ہوئے لوگون نے جواب دیا وہ بھی شہید ہوگئے سالم نے کہا کہ مجھے ان دونون کے بیچ مین لٹاؤ جب یہ شہید ہوگئے (حضرت) عمر (رضی اللہ عنہ) نے انکی میراث کو ثبیتہ بنت یعار کے پاس جنھون نے انکو آزاد کیا تھا بھیجی انھون نے اسکو نہ لیا اور کہا کہ اسکو سائبہ نے آزاد کیا تھا بھیجی انھون نے اسکو نہ لیا اور کہا کہ انکو سائبہ نے آزاد کیا تھا (حضرت) عمر (رضی اللہ عنہ) نے انکی میراث کو بیت المال مین داخل کردیا ثابت بن قیس بن شماس اور عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن عمرو بن عاص نے ان سے روایت کی ہے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے ابو نعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے سالم کو عبید کا بتایا ہے حالانکہ وہ بالکل غلط ہے۔ مین کہتا ہون کہ ابن مندہ نے شاید عتبہ کو عبید کردیا یا یہ کہ ثبیتہ کے نسب مین جنھون نے انکو آزاد کیا تھا عبید کو دیکھا ہو اسکو سالم کا نسب خیال کرلیا کیونکہ ثبیتہ یعار بن زید بن عبید بن زید بن مالک کی بیٹی ہین۔ واللہ اعلم

(سیدنا) سالم (رضی اللہ عنہ)

ابن حرملہ بن زہیر بن عبداللہ بن حشر عدوی ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد مین آئے تھے سلیمان بن عبدالعزیز بن عتبہ بن سالم بن حرملہ عدوی نے اپنے والد عبدالعزیز سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی کہ انکے دادا سالم بن حرملہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد مین آئے اسوقت کمسن قریب بلوغ تھے اور انکے گیسو تھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے طہارت سے بچے ہوے پانی سے طہارت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

آپکو دعاء خیر دی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی میں نے ابن مندہ اور ابونعیم کے کتاب میں (بجائے حشر کے) حنبش دیکھا ہی اور امیر ابونصر نے حشر حاء مفتوحہ اور شین معجمہ سے ضبط کیا ہی اور کہا ہی کہ وہ حرملہ بن زہیر بن عبداللہ بن حشر عدوی صحابی ہیں انھون نے ایک حدیث روایت کی ہی اسکو عبدالغنی بن سعید نے بیان کیا ہی اور ابواحمد عسکری کا قول ہی کہ سالم عدی رباب سے تھے۔

(سیدنا) سالم (رضی اللہ عنہ)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے عمر بن ہارون نے جعفر بن محمد سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام سالم سے روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات اپنے سر کے بالون کو چار چوٹیان کر کے باندھتی تھین اور جب غسل کرتین سب بالون کو سر پر جمع کر لیتین اسکو خارجہ بن مصعب نے جعفر سے روایت کیا ہی اور سالم کو سلمی سے بدل دیا ہی۔ انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) سالم (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی سالم۔ انکی کنیت ابوشداد تھی عبسی حمصی ہین۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات مین حاضر ہوئے تھے اور حمص مین سکونت پذیر ہوئے اور وہین وفات پائی۔ معن بن عیسی نے معاویہ بن صالح سے انھون نے ابوشداد سے روایت لی ہی کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات مین حاضر ہوئے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سالم (رضی اللہ عنہ)

ابن ابوسالم۔ انکی کنیت ابوہند تھی۔ یہ حجام تھے اور بعض لوگون نے کہا ہی کہ ابوہند کا نام سنان تھا سالم سے مروی ہی کہ انھون نے کہا کہ مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پچھنے لگائے اور سنگی سے خون پی لیا اور کہا کہ یارسول اللہ مین نے خون کو پی لیا آپنے فرمایا ای سالم تمپر افسوس ہی کیا تمکو یہ نہین معلوم کہ خون حرام ہی اب پھر ایسا نہ کرنا انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سالم (رضی اللہ عنہ)

بن عبید اشجعی اہل صفہ مین سے تھے کوفہ مین رہتے تھے ہلال بن یساف اور نبیط بن شریط اور خالد بن عرفطہ نے ان سے روایت کی ہی ہمین ابوجعفر بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک انھون نے سلمہ سے انھون نے اپنے والد نبیط بن شریط اشجعی سے انھون نے سالم بن عبید سے جو اصحاب صفہ مین سے تھے روایت کی ہی کہ انھون نے بیان کیا کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی (حضرت) عمر (رضی اللہ عنہ) اپنی تلوار برہنہ لیکر کھڑے ہو گئے اور کہا بخدا مین جس شخص کو یہ کہتے سنونگا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے تو مین اسکو اپنی تلوار سے مار ڈالونگا سالم نے بیان کیا کہ لوگون نے مجھسے کہا کہ تم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحب یعنی صدیق اکبر کو بلا لاؤ مین انکے پاس گیا اور انکو پاکر رونے لگا انھون نے پوچھا کہ شاید رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے ہین مین نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جو شخص آپکی وفات کا نام لیگا مین اسکو اپنی تلوار سے مار ڈالونگا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ چلے یہانتک کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور آپکی نعش اپر

اگر بیٹے تم پھر پڑھا انک میت وانہم میتون۔ بیشک آپ بھی مرنے والے ہین اور وہ لوگ (کفار) بھی مرینگے لوگون نے پوچھا کہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی انھون نے جواب دیا ہان۔ اس سے سب لوگون کو یقین ہوگیا۔ ہمین عبدالوہاب بن علی بن صوفی نے اپنی سند سے ابوداؤد بن اشعث تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین جریر نے منصور سے انھون نے ہلال بن یساف سے انھون نے سالم بن عبید سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرکے خبر دی کہ جب تم مین سے کسی کو چھینک آئے تو چاہیے کہ الحمد للہ کہے اور جو شخص اسکے پاس بیٹھا ہوا اسکو یرحمک اللہ کہنا چاہیے اور اسکے جواب مین چھینکنے والا یغفر اللہ لی ولکم کہے اور بعض راویون نے ہلال اور سالم کے درمیان مین ایک آدمی اور مذکور ہی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) سالم (رضی اللہ عنہ)

خاندان عدی سے ہین۔ ابن مندہ نے انکا ذکر کیا ہی اور کہا ہی کہ انکے بیٹے ان سے روایت حدیث کرتے ہین۔ سالم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد مین آئے تھے یہ (اسوقت) جوان تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو دعا خیر دی تھی سالم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بچے ہوے وضو کے پانی سے طہارت کی تھی ابوعمر نے کہا ہی کہ مین انکو عدی قریش سے نہین خیال کرتا ہون بلکہ مین کہتا ہون کہ یہ سالم عدی وہی سالم بن حرملہ ہین جنکا ذکر اوپر ہوچکا ہی یہ عدی بن عبد مناۃ بن اد سے تھے اور یہی عدی رباب ہین۔ اور ابن کلبی نے انکا ذکر کیا ہی اور کہا ہی کہ سالم بن حرملہ بن زہیر بن عبداللہ بن خنبس بن عدی بن مالک بن تیم بن ذہل بن جسل بن عدی بن عبد مناۃ بن اد بن طابخہ کے بیٹے ہین۔ ابن ماکولا اور عبدالغنی اور دارقطنی نے خنبس کی جگہ حشر بیان کیا ہی واللہ اعلم۔

(سیدنا) سالم (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیر ہین۔ مجمع جاریہ نے روایت کیا ہی کہ جن لوگون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سواری طلب کی تھی اسکے جواب مین آپنے فرمایا تھا کہ مین تمھارے سوار کرنے کے واسطے کچھ نہین پاتا اور وہ لوگ گریان واپس چلے گئے وہ سات آدمی یعنی علبہ بن زید حارثی اور عمرو بن غنمہ ساعدی اور عمیر مزنی واقفی اور ابن لیلی مزنی اور سالم بن عمرو عمری و سلمہ بن صخر زرقی اور عبیداللہ بن کعب تھے انکا تذکرہ ابوموسی اور ابن مندہ نے کیا ہی مگر ابن مندہ نے سالم کے والد کا نام عمیر بیان کیا ہی جسکا ذکر انشاء اللہ تعالی ہوگا۔

(سیدنا) سالم (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیر بن ثابت بن نعمان بن امیہ بن امرء القیس بن ثعلبہ بن عمرو بن عوف۔ یہ خوات بن جبیر کے بھتیجے ہین اور بعض لوگون نے انکا نسب یون بیان کیا ہی کہ سالم بن عمیر بن کلثوم بن ثعلبہ بن عمرو بن عوف انصاری اوسی عمری تھے بیعت عقبہ اور غزوہ بدر اور احد اور تمام مشاہد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوے تھے (حضرت) معاویہ (رضی اللہ عنہ) کی خلافت مین وفات پائی یہ بھی رونے والون مین سے ہین عطا اور ضحاک نے ابن عباس سے آیہ ولا علی الذین اذا ما اتوک لتحملہم کی تفسیر مین روایت کی ہی انھون نے کہا ہی کہ سالم بن عمیر خاندان بنی عمرو بن عوف ثعلبہ بن

خاندان بنی ہاشم سے انھی لوگون مین سے ہین جنکا اس آیت مین ذکر ہی تینون نے انکا تذکرہ لکھا ہی اور ابو موسی نے انکو اس سے پہلے جو بیان گذر
چکا ہی اسمین ذکر کیا ہی اور یہ دونون ایک ہی ہین -

(سیدنا) سالم (رضی اللہ عنہ)

ابن والصہ ایک مجہول شخص ہین انکو طبری نے قبیلہ بنی اسد کے اُن لوگون مین ذکر کیا ہی جنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے (احادیث کی) روایت
کی ہی بقیہ نے بشر بن علبید سے انھون نے حجاج بن ارطاہ سے انھون نے فضیل بن عمر سے انھون نے سالم بن والصہ سے روایت کی ہی کہ
انھون نے کہا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی آپ فرماتے تھے کہ ان درندون مین لومڑی سب سے زیادہ شریر ہوتی ہی اور اس حدیث
کو محمد بن شعیب نے بشر سے انھون نے سالم سے انھون نے ابی سالم بن والصہ کے خود والصہ سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
روایت کیا ہی - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی -

(سیدنا) سائب (رضی اللہ عنہ)

ابن اقرع بن عوف بن جابر بن سفیان بن عبد یالیل بن سالم بن مالک بن حطیط بن جشم بن ثقیف ثقفی ہین - انکی والدہ ملیکہ تھین سائب
اپنی والدہ کے ہمراہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوے آپنے انکے سر پر ہاتھ پھیرا اور انکو دعا دی سائب اصبہان کے والی مقرر ہوے تھے
اور یہین وفات پائی اور انکی اولاد یہین ہی سائب فتح نہاوند مین نعمان بن مقرن کے ہمراہ شریک ہوے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انکو نعمان کے
پاس خط دیکر بھیجا تھا - پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انکو مدائن کا عامل مقرر کر دیا تھا انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی ابن مندہ اور ابو نعیم نے
کہا ہی کہ یہ عثمان بن ابی العاص کے چچا کے بیٹے ہین اور دونون نے عثمان کا نسب بیان کیا ہی کہ عثمان بن ابی العاص بن بشر بن عبید بن دہمان
و برروایتی عبید دہمان بن عبد اللہ بن ہمام بن ابان بن یسار بن مالک بن حطیط (اس سے معلوم ہوتا ہی کہ) سائب عثمان کے قریبی چچازاد
بھائی نہین ہین (ان دو ثقیف کے ایک گھرانے سے ہین جو دونون آٹھوین پشت یعنی مالک بن حطیط مین ملجاتے ہین) پس اگر ابن مندہ
اور ابو نعیم نے قریبی چچازاد بھائی ہونا نہین ارادہ کیا تو پھر اسکو بالخصوص بیان کرنے سے کوئی فائدہ نہین ہی -

(سیدنا) سائب (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن صبیرہ بن سعید بن سعد بن سہم بن عمرو بن ہصیص بن کعب بن لوی بن غالب قریشی سہمی ہین - حارث کی کنیت
ابو وداعہ تھی - جنگ بدر مین یہ کفار کے ساتھ تھے ابو مرثد غنوی نے حارث کو گرفتار کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا انکو پکڑے رہو کیونکہ انکا ایک زیرک لڑکا ہے پھر حارث کے بیٹے مطلب نے چار ہزار (درہم) فدیہ مین
دیکر چھڑا لیا یہ بدر کے پہلے قیدی تھے جنکا فدیہ دیا گیا - ابن مندہ نے اسکو بیان کیا ہی اور ابو نعیم نے بیان کیا ہی کہ بعض متاخرین نے سائب
بیان کیا ہی (لیکن) درست مطلب ہی اور ابو عمر نے سائب بن ابی وداعہ بیان کیا ہی اور کہا ہی کہ انہی کو مطلب بھی کہتے ہین ابو عمر اور ابن مندہ نے

بیان کیا ہے کہ سائب کی وفات سنہ ھ میں ہوئی اور ابو عمر نے بیان کیا ہے کہ انھون نے اپنے دونون گھر خیرات کر دیے تھے انھون نے اسکو بخاری سے روایت کیا ہے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے مین کہتا ہون کہ ابو نعیم نے ابن مندہ کی رد مین اگر اپنے قول سے یہ مراد لی ہے کہ مطلب تیر ہوئے تھے اور سائب آزاد ہوئے تو صحیح نہین ہے کیونکہ ابو وداعہ قید ہوئے تھے اور انھین نے فدیہ دیا تھا انکو زبیر وغیرہ نے بیان کیا ہے اور ابن مندہ اور ابو نعیم دونون نے مطلب بن ابی وداعہ کے بیان مین لکھا ہے کہ مطلب اپنے باپ کا فدیہ دینے یوم بدر مین آئے تھے انھی دونون کا قول اس مراد کو رد کرتا ہے اور اگر ابو نعیم نے یہ ارادہ کیا ہے کہ سائب صحابی نہ تھے صرف مطلب ہی صحابی تھے تو بھی ابن مندہ کے سائب کو صحابی بیان کرنے مین ایک جماعت نے موافقت کی ہے مثلاً بخاری اور ابو عمر وغیرہما نے انکو صحابی بیان کیا ہے اور نساب قریش کے امام زبیر بن بکار نے بیان کیا ہے کہ سائب بن ابی وداعہ کی بابت لوگون کا خیال ہے کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے شریک تھے اور انکی والدہ خناس قبیلہ خزاعہ کے خاندان بنی سعد بن مشنو بن عبد سے تھین۔

(سیدنا) سائب (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن قیس بن عدی بن سعد بن سہم قریشی سہمی ہین۔ طائف کے واقعہ مین شہید ہوئے۔ ابن اسحاق نے اسکو بیان کیا ہے یہ سائب حبشہ کے غلامون مین سے تھے ابو عمر نے بیان کیا ہے کہ سائب طائف کے واقعہ مین گئے تھے اور اسکے بعد شام کے علاقہ مین بمقام اردن فحل کے معرکہ مین شہید ہوئے۔ فحل کا واقعہ ذی القعدہ سنہ ۱۳ ہجری اوائل خلافت حضرت عمر رضی اللہ عنہ مین واقع ہوا تھا۔ ابن کلبی نے کہا ہے کہ سنہ ھ مین ہوا حارث بن قیس بن عدی کی اولاد منقطع ہو گئی۔

(سیدنا) سائب (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی حبیش بن مطلب بن اسد بن عبد العزی بن قصی بن کلاب بن مرہ۔ قریشی اسدی ہین فاطمہ بنت ابی حبیش کے بھائی تھے انکا شمار اہل مدینہ مین ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انھی کی بابت کہا تھا کہ یا ایسے آدمی ہین جنمین ہم کوئی عیب نہین جانتے ہین۔ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی شخص ایسا نہین ہے جسکا عیب مین نہ بیان کر سکتا ہون اور بعض لوگون نے روایت کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بات سائب کے بیٹے عبد اللہ کیواسطے فرمائی تھی اور یہ شریف و بلند مرتبہ تھے اور صحیح یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سائب ہی کے حق مین یہ فرمایا تھا۔ سائب سے سلیمان بن یسار نے روایت کی ہے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سائب (رضی اللہ عنہ)

ابن حزن بن ابی وہب بن عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم قریشی مخزومی سعید بن مسیب کے چچا تھے۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا تھا مصعب زبیری نے بیان کیا ہے کہ مسیب اور عبد الرحمن اور سائب اور ابو معبد حزن کے بیٹے ہین اور انکی والدہ ام حارث بنت سعید بن ابی قیس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل تھین مصعب زبیری نے کہا ہے کہ مسیب بن حزن کے سوا کسی سے حدیث مروی نہین ہے انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سائب (رضی اللہ عنہ)

ابن حبان انکی کنیت ابو مسلم اور بعض لوگون نے بیان کیا ہو کہ انکی کنیت ابو عبدالرحمن تھی صاحب المقصورہ کے لقب سے مشہور تھے۔ یہ سائب بنت عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس کے غلام تھے انکی روایت صرف ایک حدیث ہو کہ وضو بغیر خروج ریح کے نہین ٹوٹتا خروج ریح خواہ باآواز ہو یا بلا آواز۔ محمد بن عمرو بن عطا اور اسحاق بن سالم اور صاحب کے بیٹے مسلم نے سائب سے روایت کی ہو انکی وفات ۸۸ھ مین ہوئی تھی اور انکی عمر اسوقت ۹۲ برس کی تھی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) سائب (رضی اللہ عنہ)

بن خلاد جہنی انکی کنیت ابو سہلہ تھی عطا بن یسار اور صالح بن حیوان نے انسے روایت کی ہو عطا کی روایت کردہ حدیث کہ جس شخص نے اہل مدینہ کو ڈرایا آخر مرفوع ہو اور صالح کی روایت کردہ حدیث امام کے قبلہ کیطرف تھوکنے کے بارے مین ہو یہ ابو عمر کا بیان تھا اور ابو نعیم نے کہا ہو کہ سائب بن خلاد جہنی خلاد کے والد ہین انسے انکے بیٹے خلاد نے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم مین سے کوئی شخص پاخانہ جائے تو چاہیے کہ تین ڈھیلون سے استنجا کرے اور ایسا ہی ابن مندہ نے کہا ہو اور دونون نے سائب سے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب دعا مانگتے اپنے کف دست کو اپنے چہرے تک اٹھاتے ابن مندہ اور ابو نعیم نے اس حدیث کو اس مقام پر بیان کیا ہو اور ابو عمر نے انکو سائب بن ابی خلاد جہنی کے تذکرہ مین (جسکو انھون نے تیسرا تذکرہ قرار دیا ہو) بیان کیا ہو۔ ہمین ابو احمد بن علی بن سکینہ نے اپنی سند سے سلیمان بن یوسف سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن صالح نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین عبداللہ بن وہب نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے عمرو نے بکر بن سوادہ جذامی سے انھون نے صالح بن حیوان سے انھون نے ابو سہلہ سائب بن خلاد سے روایت کرکے خبر دی کہ احمد بن صحابی نے کہا کہ ایک آدمی نے لوگون کو نماز پڑہائی اور قبلہ کیطرف تھوکدیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ رہے تھے جب نماز سے فارغ ہوے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چاہیے یہ شخص تمکو نماز نہ پڑہائے اسکے بعد اس شخص نے پھر نماز پڑہانی چاہی لوگون نے اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہنے کیوجہ سے روکا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اسکا ذکر ہوا آپنے فرمایا ہان (مین نے کہا تھا) اور راوی کہتا ہو میرا گمان ہو کہ آپنے فرمایا کہ تمنے خدا اور خدا کے رسول کو تکلیف دی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو اور سائب بن خلاد بن سوید کے بیان مین اسپر گفتگو ہوگی۔

(سیدنا) سائب (رضی اللہ عنہ)

ابن خلاد بن سوید بن ثعلبہ بن عمرو بن حارثہ بن امرؤ القیس بن مالک اغر بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج انصاری خزرجی ہین انکی کنیت ابو سہلہ تھی ابن مندہ اور ابو نعیم نے اسکو بیان کیا ہو اور دونون نے (ابو سہلہ) انکی کنیت بیان کی ہو اور ابو عمر نے اسکو سائب بن خلاد جہنی کی کنیت بھی بیان کی ہو جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہو اور ان سائب کی کنیت بھی بیان کی ہو اور اس بیان مین لکھا ہو کہ سائب بن خلاد بن سوید انصاری خزرجی بنو کعب بن خزرج سے ہین انکی کنیت ابو سہلہ اس سے معلوم ہوا کہ یہ سائب باتفاق بنو کعب بن خزرج سے ہین اور یہ کعب مشہور قبیلہ ساعدہ کے والد نہین ہین جنمین سے سعد بن عبادہ تھے بلکہ یہ کعب خزرج بن حارث بن خزرج کے بیٹے ہین جنکا ذکر اس نسب مین ہو اور ساعدہ اور ان کعب کے والد خزرج دونون چچازاد بھائی ہین والله اعلم انسے انکے بیٹے خلاد نے روایت کی ہو ہمین اسمعیل بن عبیداللہ اور بہت سے لوگون نے خبر دی ہو وہ سب کہتے تھے ہمین ابو القاسم کرخی نے اپنی سند سے ابو عیسی ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن منیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین سفیان بن عیینہ نے عبداللہ بن ابی بکر سے

انھون نے عبدالملک بن ابی بکر بن عبدالرحمن سے انھون نے خلاد بن سائب سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کر کے خبر دی کہ آپ نے فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور مجھکو حکم دیا کہ مین اپنے اصحاب کو بلند آواز سے لبیک کہنے کا حکم دون تلبیہ دان نے یہ بات بیان کی اسکو ذکر کیا ہے اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے اپنی سندون سے اس حدیث کو روایت کیا ہے جسکی ہمکو ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین یحییٰ بن سعید نے مسلم بن ابی مریم سے انھون نے عطا ابن یسار سے انھون نے سائب بن خلاد سے روایت کر کے خبر دی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اہل مدینہ کو ڈراویگا خدا اسکو ڈراویگا اور اسپر خدا اور فرشتون اور آدمیون سب کی لعنت ہو نہ اسکے فرائض مقبول ہونگے اور نہ نوافل ابو عمر نے اس حدیث کو سائب بن خلاد جہنی کے تذکرے مین بیان کیا ہے جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہے اس حدیث کی روایت مین اختلاف واقع ہوا ہے بعض راویون نے اسکو سائب سے روایت کیا ہے اور بعض نے زید بن خالد سے نقل کیا ہے اور صحیح وہ ہے جسکو مالک و ابن عیینہ و ابن جریج اور معمر نے روایت کیا ہے اور ان لوگون نے عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے انھون نے عبدالملک بن ابی بکر بن عبدالرحمن بن حارث بن ہشام سے انھون نے خلاد بن سائب سے انھون نے اپنے والد سائب بن خلاد سے روایت کی ہے ابو نعیم نے ابو عبید قاسم بن سلام سے روایت کی ہے کہ سائب بن خلاد بدر مین شریک تھے اور میرے نزدیک اسمین اعتراض ہے ابن کلبی نے بیان کیا ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے انکو یمن کا عامل مقرر کیا تھا ابن مندہ اور ابو نعیم نے واقدی سے نقل کیا ہے کہ ۹۱ھ مین انکی وفات ہوئی تھی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سائب (رضی اللہ عنہ)

خلاد جہنی کے والد ہین انکے بیٹے خلاد نے انکی روایت سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تین پتھرون سے استنجا کرنے کی حدیث روایت کی ہے اسکو زہری اور قتادہ نے خلاد سے انھون نے اپنے والد سائب سے نقل کیا ہے یہ ابو عمر کا بیان تھا مین کہتا ہون ابو عمر نے سائب بن خلاد اور سائب ابو خلاد کو تین تذکرے قرار دیے ہین ایک سائب بن خلاد بن سوید انصاری دوسرا سائب ابو خلاد جہنی اور ابو عمر نے ان دونو کی موافقت کی ہے اور سائب ابو خلاد کا ایک بیان بڑھا دیا ہے اور استنجا کی حدیث جسکو ابو عمر نے اس بیان کے شروع مین لکھا ہے اسکو ابن مندہ اور ابو نعیم نے سائب بن خلاد جہنی کے تذکرہ مین لکھا ہے پس اسکی تحقیق کرنی چاہیے میرا گمان غالب یہ ہے کہ وہ دو ہین اور یہ سائب خلاد کے والد وہی سائب بن خلاد جہنی ہین اور انکا لڑکا خلاد ان سے روایت کرتا ہے۔ ابو عمر کو اسوجہ سے شبہہ ہوا کہ سائب ابن خلاد جہنی کے تذکرہ مین انسے انکے بیٹے کا روایت کرنا مذکور نہین ہوا صرف عطا اور صالح کی روایت کا بیان ہے اسی لیے جب انھون نے خلاد کی روایت اپنے والد سے دیکھی تو انکو دوسرا شخص سمجھ لیا واللہ اعلم۔ دونون کے ایک ہونیکی گمان کو اس سے اور بھی قوت ہوتی ہے کہ انکے بیٹے جوان سے روایت کرتے ہین اور قبیلہ کا نام متحد ہے۔ اور ابو عمر نے سائب بن خلاد جہنی اور سائب انصاری کی دونو کی کنیت ابو سہلہ بیان کی ہے اور بخاری نے (بھی) ابن مندہ اور ابو نعیم کیطرح دو ہی شخص یعنی ابو سہلہ جہنی بیان کیے ہین اور امام احمد بن حنبل نے اپنی سند مین ابو سہلہ سائب بن خلاد کی روایت کردہ حدیثون کا عنوان قرار دیکے بلند آواز سے لبیک کہنے اور اہل مدینہ کے ڈرانے کی حدیث روایت کی ہے اور اسی ضمن مین لکھا ہے کہ یہ حدیثین عطا سے مروی ہین اور انھون نے سائب بن خلاد برادر بنی حارث بن خزرج سے روایت کی ہے پس امام احمد نے دونون کو ایک ہی کر دیا کیونکہ ابن مندہ

اور ابونعیم نے جرح وسد قیون کرد کہ حنفیون مین ذکر کیا ہی امام احمد نے ان دونون کو ایک ہی مین بیان کر دیا واللہ اعلم

(سیدنا) سائب (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی سائب انکا نام صیفی ہی جو عائذ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم کے بیٹے ہین قریشی مخزومی تھے اور بعض لوگون نے انکے والد کا نام نمیلہ بیان کیا ہی ابن مندہ اور ابونعیم نے انکو بیان کیا ہی کہ یہ بعثت سے پہلے مکہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے شریک تھے لیکن اسمین اختلاف ہی بعض تو انھی کو شریک بیان کرتے ہین اور بعض انکے والد کو اور بعض کہتے ہین کہ قیس بن سائب شریک تھے اور بعض لوگ اورون کو بیان کرتے ہین سائب کے اسلام مین اختلاف واقع ہوا ہی ابن اسحاق اور زبیر بن بکار نے بیان کیا ہی کہ سائب بدر مین بحالت کفر مارے گئے اور زبیر نے اسکے خلاف ایک اور روایت کی ہی کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حج اور بیت اللہ کا طواف کیا انکے ہمراہ انکا لشکر بھی تھا سامنے سائب بن صیفی کو ٹھہرا کے دوگرے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ انکے پاس آکر کھڑے ہوئے اور کہا اے معاویہ تم ہمکو بیت اللہ کے گرد چھپاتے ہو آگاہ ہو خدا کی قسم مین نے تمھاری ماں کے ساتھ شادی کرنیکا قصد کیا تھا حضرت معاویہ نے کہا کاش تم کرتے تاکہ ہمین مثل ابو سائب یعنی عبداللہ بن سائب کے آتا اس روایت سے سائب کا مسلمان ہونا معلوم ہوتا ہی ابن ہشام نے کہا ہی کہ عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے ابن عباس سے روایت کر کے بیان کیا ہی کہ سائب بن سائب رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم کے ساتھ ہجرت کرنے والون مین سے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نے انکو حنین کی غنیمت سے ایک حصہ دیا تھا اسامہ بن ابی سائب مولفۃ القلوب مین سے تھے اور انکا اسلام اچھا نہ تھا مسلم بن حجاج نے بیان کیا ہی کہ سائب بن ابی سائب مخزومی اور انکے بیٹے عبداللہ بن سائب صحابی تھے اور ایسا ہی مدینی نے بھی بیان کیا ہی ابن شہاب نے بیان کیا ہی کہ سائب بن ابی سائب ان لوگون مین ہین جنکی بابت حدیث مین آیا ہی کہ بہت اچھے شریک تھے نہ غصہ کرتے تھے اور نہ جھگڑا کرتے تھے یہ ابو عمر کا کلام تھا یہ مجاہد بن جبیر کے آقا تھے اور مجاہد انھین سے تھے جو سائب کا ذکر کر کے ... اور انھون نے سائب سے روایت کی ہی کہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم کے پاس آیا اصحاب نے میرا تذکرہ اور تعریف شروع کی رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نے فرمایا مین انکو تم سے زیادہ جانتا ہون مین نے کہا میرے والدین آپ پر قربان ہون مین آپکا شریک تھا پس آپ بہت اچھے شریک تھے نہ دغا کرتے تھے اور نہ جھگڑا کرتے تھے اسرائیل نے ابراہیم بن مہاجر سے انھون نے مجاہد سے انھون نے سائب بن عبداللہ سے روایت کی کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ سلم کے شریک تھے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی مین کہتا ہون کہ بعض علما نے بیان کیا ہی کہ سائب بن نمیلہ ان کے سوا کوئی اور شخص ہین جن سے ایک حدیث مروی ہی کہ بیٹھکر نماز پڑھنے والے کا ثواب کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے کے نصف ہی انھون نے کہا ہی کہ مین متقدمین سے کسی کو نہین جانتا جسنے سائب کے والد کا نام نمیلہ بیان کیا ہو اور یہ بات بعید نہین ہی کہ دونون ایک ہون کیونکہ ابن مندہ اور ابونعیم نے ابو احمد سے انھون نے عمار بن زریق سے انھون نے ابن ابی لیلی سے انھون نے عبدالکریم سے انھون نے مجاہد سے انھون نے سائب بن نمیلہ سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ سلم سے روایت کی ہی اسکو ابن مندہ اور ابونعیم نے اسی ترجمہ مین ذکر کیا ہی واللہ اعلم

(سیدنا) سائب (رضی اللہ عنہ)

ابن سوید مدنی تھے محمد بن کعب قرظی نے انسے روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ سلم نے فرمایا ہی کہ تمھارے کھیت کے چڑیان کچھ نہین کھاتی

ابو عمر اللہ تعالی اسکے عوض میں اسکا ثواب لکھ لیتا ہو انکا تذکرہ عبدان نے لکھا ہو۔

(سیدنا سائب رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ ہمین عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ ... عبدالوہاب نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد بن حنبل سے روایت کرکے خبر دی ہو وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین اسود بن عامر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین اسرائیل نے ابراہیم یعنی ابن مہاجر سے انھون نے مجاہد سے انھون نے سائب بن عبداللہ سے روایت کرکے خبر دی انھون نے کہا کہ عثمان بن عفان مجھکو فتح مکہ کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے اور لوگ میری تعریف کرنے لگے سائب کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم مجھسے انکی تعریف نہ کرو یہ جاہلیت مین میرے ساتھی تھے سائب کہتے ہین مینے کہا ہان یا رسول اللہ آپ بہت اچھے ساتھی تھے سائب کہتے ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے سائب تم اپنے ان اخلاق پر نظر کرو جنکو زمانہ جاہلیت مین کیا کرتے تھے انکو اسلام مین بھی کرتے رہو یعنی مہمانون کی ضیافت کرو اور یتیم کی بزرگی کرو اور ہمسائے کے ساتھ نیک سلوک کرو نقل کیا اسکو وکیع نے سفیان سے انھون نے ابن جریج سے انھون نے یحیی بن عبید سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے سائب بن عبداللہ سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا کہ مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان مین یہ دعا پڑھتے دیکھا ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار فرماتے تھے اسیطرح اسکو بہت لوگون نے ابن وکیع سے نقل کیا ہو اور دونون نے بجاے سائب بن عبداللہ کے عبداللہ بن سائب بیان کیا ہو اور اسی کو ابو عاصم اور عبدالرزاق اور ہشام بن یوسف اور روح بن عبادہ اور محمد بن ثور صنعانیون نے ابن جریج سے انھون نے یحیی بن عبید سے انھون نے عبداللہ بن سائب سے نقل کیا ہو اور یہی ٹھیک ہو اسکو ابو موسی نے بیان کیا ہو اور کہتا ہون کہ ابو موسی نے انکو ابن مندہ پر استدراک کے لیے ذکر کیا ہو حالانکہ ابن مندہ نے سائب بن سائب کے بیان مین اسی حدیث کو جسکو ابراہیم بن مہاجر نے مجاہد سے روایت کیا ہو ذکر کیا ہو اور نیز مجاہد سے اس حدیث کو بھی روایت کیا ہو جسکا مضمون یہ ہو کہ سائب نے کہا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گیا لوگ میری تعریف کرنے لگے اور ان تمام اختلافات کو سائب بن ابی سائب کے بیان مین ذکر کیا ہو واللہ اعلم۔

(سیدنا سائب رضی اللہ عنہ)

ابن عبدالرحمن۔ محمد بن آدم نے فضل بن موسی سے انھون نے جعید بن عبد بن عبدالرحمن سے انھون نے سائب بن عبدالرحمن سے روایت کی ہو کہ انکی خالہ انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین لے گئین آپ نے انکو دعا دی اسکی برکت سے انکی عمر ۹۴ سال کی ہوئی ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہو اور ابو نعیم نے کہا ہو کہ بعض متاخرین نے انکا ذکر کیا ہو یہ کہکر انھون نے ابن مندہ کا کلام نقل کیا ہو اور کہا ہو کہ اسمین بعض ناقلین نے وہم کیا ہو اور سائب بن عبدالرحمن بیان کر دیا ہو حالانکہ وہ سائب بن یزید ہین انکا ذکر آگے آئیگا انشاء اللہ تعالی۔

(سیدنا سائب رضی اللہ عنہ)

ابن عبید بن عبد یزید بن ہاشم بن مطلب بن عبد مناف انکی کنیت ابو شافع تھی یہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے دادا ہین اور انکی والدہ شفاء

بنت ابو قمر بن نضلہ بن ہاشم بن عبد مناف تھین سائب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت مشابہ تھے خطیب ابوبکر احمد بن علی بن ثابت بغدادی نے
قاضی ابو الطیب طبری سے روایت کی ہی کہ امام شافعی کے دادا سائب بدر کے دن مسلمان ہوے۔ یہ بنو ہاشم کیطرف سے علم بردار تھے مسلمانون کے
ہاتھ قید ہو گئے تھے اور فدیہ دیکر مسلمان ہو گئے لوگون نے ان سے دریافت کیا کہ فدیہ دینے سے پہلے کیون نہ مسلمان ہو گئے انھون نے جواب دیا کہ
مین مسلمانون کو انکے کھانے سے محروم کرنا نہین چاہتا تھا انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) **سائب** (رضی اللہ عنہ)

ابن عثمان بن مظعون بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح۔ ابن اسحاق نے بیان کیا ہی کہ یہ ابتداء اسلام مین مسلمان ہوے اور اپنے والد قدامہ
اور چچا عبد اللہ کے ساتھ حبشہ کیطرف دوسری ہجرت مین گئے تھے اور ابن اسحاق نے انکو ان لوگون مین بیان کیا ہی جو بدر اور تمام مشاہد مین
حاضر تھے اور جنگ یمامہ مین کچھ اوپر تیس برس کے ہو کر شہید ہوے۔ موسی بن عقبہ اور ابو معشر اور واقدی نے انکو بدریون مین ذکر کیا ہی اور
ابن کلبی نے انکی مخالفت کی ہی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) **سائب** (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیر قبیلہ ازد سے ہین۔ اسماعیل بن محمد بن سعد نے حمید بن عبد الرحمن بن عوف سے روایت کی ہی کہ انکو سائب بن یزید بن اخت نمر
نے علاء بن حضرمی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ مہاجر مناسک حج ادا کرنے کے بعد تین رات
ٹھہرے ابن اسماعیل نے کہا ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سائب بن عمیر قاری کو حکم دیا کہ اگر سعد بن خولہ مر جائین تو مکہ مین دفن کیے
جائین (اسکے بعد) عبد اللہ بن عمر کہ مدفون مکہ سے انکو نکالنے کا ارادہ کیا عبد اللہ بن خالد نے انکو روک دیا اور کہا کہ لوگ انکے پاس موجود ہو گئے ہین۔
انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی اور دونون نے حدیث مذکور کو سائب بن اخت نمر سے انھون نے علاء سے نقل کیا ہی۔

(سیدنا) **سائب** (رضی اللہ عنہ)

ابن عوام بن خویلد بن اسد بن عبد العزی بن قصی۔ قرشی اسدی ہین زبیر بن عوام کے بھائی تھے انکی والدہ صفیہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی پھوپھی تھین اور بعض لوگون نے بیان کیا ہی کہ سائب کی والدہ ہالہ بنت اہیب بن عبد مناف بن زہرہ قرشیہ زہریہ تھین
(لیکن) پہلا قول صحیح ہی۔ صفیہ نے سائب کے بارے مین یہ شعر کہا ہی۔ سائب صفیہ کو تکلیف دیا کرتے تھے۔

لیسبنی السائب من خلفت الجدر — لکن ابو الطاہر زبار امر

صفیہ نے زبیر کی کنیت ابو الطاہر رکھی تھی۔ سائب احد اور خندق اور تمام مشاہد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوے
تھے اور یمامہ کی جنگ مین شہید ہوے۔ اسکو ابن مندہ نے ابن اسحاق سے نقل کر کے بیان کیا ہی کہ یمامہ کی جنگ مین بنو عبد الدار سے بنو اسد
بن عبد العزی سے سائب بن عوام بن خویلد شہید ہوے (اس عبارت مین کچھ الفاظ گر گئے ہین اسوجہ سے عبارت مسلسل نہین ہی جیسا کہ

انکی بحث آگے آتی ہی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی میں کہتا ہون کہ ابن مندہ نے ابن اسحاق سے جو کلام نقل کیا ہی کہ مسلمانون مین سے بنو عبدالدار سے بنو اسد بن عبدالعزی بن قصی سے سائب بن عوام شہید ہوئے اسمین انھون نے غلطی کی ہی اور ابن اسحاق سے جو مروی ہی کہ بنا اماست بنی بن اسد بن عبدالعزی بن قصی سے سائب شریک ہوئے اور یہی درست ہی اور جنگ یمامہ مین بنو عبدالدار سے جو شہید ہوئے وہ یزید بن اوس بنو عبدالدار کے حلیف تھے بعض نسخہ مین عبدالدار کے بعد مقتول کا نام گرگیا ہی اور بنو اسد کا نام شروع کردیا ہی کہ بنو اسد سے سائب بن عوام شہید ہوئے اسی سے ابن مندہ نے خیال کرلیا کہ سائب بنو عبدالدار سے ہین اور ہمنے جس کلام کو ابن اسحاق کی کتاب سے نقل کیا ہی وہ یونس بن بکیر اور سلمہ بن فضل نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہی انھون نے کہا ہی کہ بنو عبدالدار سے یزید بن اوس بنو عبدالدار کے حلیف تھے اور بنو اسد بن عبدالعزی سے سائب بن عوام شہید ہوئے اس سے ظاہر ہوگیا کہ ابن مندہ نے جس نسخہ سے نقل کیا ہی اسمین سے کچھ ساقط ہوگیا ہی سائب کی اولاد نہین ہی۔

(سیدنا) **سائب** (رضی اللہ عنہ)

غفاری ابن لہیعہ نے ابو قبیل سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا کہ مین نے بنو غفار کے ایک آدمی کو کہتے سنا ہی کہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا میرے تعویذ بندھا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو اپنے ہاتھ سے توڑ ڈالا اور پوچھا کہ تمھارا کیا نام ہی مین نے بتایا کہ سائب آپ نے فرمایا نہین تمھارا نام عبداللہ ہی انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) **سائب** (رضی اللہ عنہ)

غیلان بن سلمہ ثقفی کے غلام تھے ان سے انکے بیٹے نافع نے روایت کی ہی ابن لہیعہ نے یزید بن ابی حبیب سے انھون نے نافع بن سائب سے روایت کرکے بیان کیا ہی کہ انکے والد غیلان بن سلمہ کے غلام تھے جب انھون نے اسلام قبول کرلیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو آزاد کردیا جب غیلان مسلمان ہوئے تو آپ نے اپنا حق آزاد کرنے کا غیلان کو دیدیا انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی

(سیدنا) **سائب** (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی لبابہ بن عبدالمنذر۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین پیدا ہوئے تھے ہم انکے والد اور انکے نام مین جو کچھ اختلاف ہی اسکو ذکر کرچکے ہین ابراہیم بن منذر نے کہا ہی کہ سائب بن ابی لبابہ بن عبدالمنذر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین پیدا ہوئے تھے انکی کنیت ابو عبدالرحمن ہی اور یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین سہل بن سعد نے بیان کیا ہی کہ جب سائب بن ابی لبابہ پیدا ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر کیے گئے تھے۔ زہری نے حسین بن سائب بن ابی لبابہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہی کہ جب اللہ نے ابو لبابہ کو توبہ کی توفیق دی انھون نے کہا کہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آیا اور پوچھا کیا مین اپنی قوم کا گھر چھوڑ دون جہان مین نے گناہ کیا ہی اور اپنے تمام مال کو صدقہ کردون آپ نے جواب دیا کہ اے ابو لبابہ تمکو تہائی کا صدقہ کرنا کافی ہی پس مین نے تہائی مال خیرات کردیا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی

(سیدنا) **سائب** (رضی اللہ عنہ)

ابن مظعون بن حبیب بن حذافہ بن جمح قریشی جمحی ہیں عثمان بن مظعون کے حقیقی بھائی تھے اور حبشہ کے مہاجرین اولین میں سے ہیں یہ بدر میں شریک ہوئے موسیٰ بن عقبہ نے انکو بدریوں میں نہیں ذکر کیا ہی اور ہشام بن کلبی وغیرہ نے انکو اور انکے بھائی عثمان کو مہاجرین اولین اور بدریوں میں ذکر کیا ہی انکے اور انکے بھائی کے کوئی اولاد نہیں ہی انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی۔

(سیدنا) سائب (رضی اللہ عنہ)

ابن نمیلہ صحابی ہیں۔ مجاہد نے انسے روایت کی ہی عمار بن زریق نے محمد بن عبد الکریم سے انھوں نے مجاہد سے انھوں نے سائب بن نمیلہ سے روایت کی ہی انھوں نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ بیٹھکر نماز پڑھنے والا کھڑے ہوکر نماز پڑھنے والے سے نصف مرتبہ میں ہی ابو عمر نے اسکو بیان کیا ہی اور کہا ہی کہ میں انکو اس حدیث کے سوا اور کسی طریقہ سے نہیں جانتا ہوں اور میرا گمان ہی کہ انکی حدیث مرسل ہی میں کہتا ہوں کہ میرا گمان ہی کہ یہ سائب ابن ابی وسائب مخزومی ہیں جنکا ذکر ہم اوپر کر چکے ہیں ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہی کہ انکے والد کا نام صیفی ہی اور دونوں نے بیان کیا ہی کہ انکا نام نمیلہ بھی بیان کیا گیا ہی لیکن ابو عمر نے صاحب کے والد کا نام نمیلہ نہیں بیان کیا ہی بلکہ انکا نام صرف صیفی ذکر کیا ہی اسی وجہ سے انھوں نے انکو دو شخص خیال کیا ہی دونوں کے ایک ہونے کو اس سے بھی تقویت حاصل ہوتی ہی کہ مجاہد ان دونوں سے روایت کرتے ہیں جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا بعض علما نے بیان کیا ہی کہ وہ دو شخص ہیں اور اپنے اس دعوی کے ثبوت میں یہ حجت پیش کرتے ہیں کہ متقدمین میں سے کسی نے سائب کے والد کا نام نمیلہ نہیں بیان کیا ہی بلکہ انکا نام صرف صیفی ہی اور دار قطنی اور ابن ماکولا سے مروی ہی کہ سائب نمیلہ کے بیٹے ہیں اور دونوں نے صلوۃ قاعد کی حدیث روایت کی ہی اور انہی بعض نے ابو عمر کو اپنے استدلال میں پیش کیا ہی کہ انھوں نے انکو ایک علیحدہ عنوان میں ذکر کیا ہی واللہ اعلم

(سیدنا) سائب (رضی اللہ عنہ)

ابن ہشام بن عمرو بن ربیعہ قریشی عامری یعنی بنو عامر بن لوی کے خاندان سے ہیں انکا نسب انکے والد کے بیان میں گذر چکا ہی انکے والد ان لوگوں میں سے تھے جو بنو ہاشم کی مکہ کی گھاٹیوں میں خبرگیری کرتے تھے ابن ماکولا نے بیان کیا ہی کہ ہشام کے بیٹے سائب کی بابت لوگ بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا اور فتح مصر میں شریک ہوئے تھے اور مسلمہ ابن مخلد کیطرف سے وہاں کے قاضی اور کوتوال بھی مقرر ہوئے یہ قریش کے بزرگ لوگوں میں سے تھے

(سیدنا) سائب (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی وداعہ (ابی وداعہ کا نام حارث تھا) قریشی سہمی تھے ان سے انکے بھائی مطلب نے روایت کی ہی انکی وفات ۵۰ھ میں ہوئی ہی کیونکہ ۵۰ میں انھوں نے اپنے دونوں گھر خیرات کیے تھے بخاری نے اسکو بیان کیا ہی سائب بن حارث کے بیان میں انکا پورا ذکر ہو چکا ہی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہی

(سیدنا) سائب (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید بن ابی سعید بن ثمامہ بن اسود۔ اور بعض لوگوں نے انکا نسب سائب بن یزید بن سعید بن عائذ بن اسود بن عبد اللہ بن حارث بیان کیا ہی یہ ابن اخت نمر کے لقب سے مشہور تھے انکی کنیت ابو یزید ہی بعض لوگوں نے انکو کنانی لیثی اور بعض نے ازدی اور بعض نے کندی بیان کیا ہی ابن شہاب نے

کہا ہے کہ وہ ازد سے ہیں اور انکا شمار بنی کنانہ میں ہے اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ وہ ہذلی تھے۔ بنی امیہ بن عبد شمس کے حلیف تھے ہجرت کے دوسرے سال
پیدا ہوئے ایک روایت میں انھوں نے ابن زبیر اور نعمان بن بشیر کو مٹی دی ہے ہمیں ابراہیم بن محمد بن مہران وغیرہ نے اپنی سندوں سے محمد بن عیسیٰ تک خبر دی
وہ کہتے تھے ہمسے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں حاتم بن اسمٰعیل نے محمد بن یوسف سے انھوں نے سائب بن یزید سے روایت کرکے خبر دی انھوں نے
کہا کہ میرے والد مجھکو لیکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع میں شریک ہوئے اسوقت میں سات برس کا تھا۔ یہ ابو عبداللہ بن عتبہ بن مسعود
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کیطرف سے بازار مدینہ کے عامل مقرر تھے ہمیں ابو محمد قاسم بن علی بن حسن دمشقی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو طاہر
ابو العلاء محمد بن اسمٰعیل نے اجازۃً خبر دی دونوں نے کہا کہ ہمیں حافظ احمد بن حسین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو عبداللہ حافظ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں
ابوبکر اسمٰعیل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو احمد بن زیاد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابن عمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں سفیان نے خبر دی وہ
کہتے تھے ہمیں زہری نے سائب بن یزید سے روایت کرکے خبر دی انھوں نے کہا کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تبوک سے آئے لوگ آپکو لینے کیواسطے
ثنیۃ الوداع تک گئے میں بھی لوگوں کے ساتھ گیا (میں اسوقت لڑکا تھا) اور آپسے ملا۔ ہمیں اسمٰعیل بن عبیداللہ (جنکا ذکر ہو چکا ہے) وغیرہ نے
اپنی سندوں سے ابو عیسیٰ ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قتیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حاتم بن اسمٰعیل نے جعید بن عبدالرحمن سے انھوں نے
سائب بن یزید سے روایت کرکے خبر دی انھوں نے کہا کہ میری خالہ مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئیں اور کہا یا رسول اللہ میرے
بھانجے کے درد ہے آپنے میرے واسطے دعا کی اور میرے سر پر ہاتھ پھیرا پھر آپنے وضو کیا اور میں نے آپکے وضو کے پانی سے تھوڑا سا پانی پیا اور آپکے
پس پشت کھڑا ہوا اور آپکے دونوں شانوں کے درمیان میں مہر نبوت کو دیکھا ایک شتر مرغ کے انڈے کی مثل تھی۔ ابو نعیم نے ابراہیم بن اسحاق سے انھوں
نے محمد بن اسحاق سے انھوں نے محمد بن سلمہ سے انھوں نے معتمر سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے زہری سے انھوں نے سائب بن یزید سے روایت کی ہے
انھوں نے کہا جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن منبر پر بیٹھتے تو آپکے مؤذن (حضرت) بلال (رضی اللہ عنہ) اذان کہتے اور جب آپ منبر سے
اترتے تب وہ اقامت کہتے ایسا ہی حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے زمانے میں ہوتا رہا۔ انکا سنہ وفات ۸۰ اور ۸۲ اور ۸۶ اور ۹۱ ہجری ہے
اور انکی عمر ۹۴ یا ۹۶ سال کی تھی۔ واقدی نے بیان کیا ہے کہ سائب بن یزید جو نمر کے بھانجے تھے اور خود قبیلہ کندہ کے تھے مگر قریش کے
حلیف تھے سنہ ۲ ہجری میں پیدا ہوئے تھے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

(سیدنا) سائب (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید عطاء کے آقا تھے انکی اولاد مدینہ اور بحیرۂ ملک شام کی سرزمین میں ہے سائب کے غلام عطا نے بیان کیا ہے کہ سائب بن یزید کے بال پیشانی سے
یا تالو تک سیاہ تھے اور باقی بال اور داڑھی سفید تھی میں نے پوچھا اے آقا میں نے تمہارے بڑھاپے سے زیادہ عجب کسی کا بڑھاپا نہیں دیکھا
انھوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گذرے میں لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا آپنے مجھسے پوچھا تم کون ہو میں نے جواب دیا کہ
سائب بن یزید پس آپنے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اب وہ کبھی سفید نہ ہوگا انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے لکھا ہے کہ بعض

متاخرین نے انکا ذکر کیا ہے میرے نزدیک وہ سائب بن اخت نمر ہین واللہ اعلم۔

باب السین والباء

(سیدنا) سباع (رضی اللہ عنہ)

ابن ثابت ابن قانع نے اپنی سند سے ابن عیینہ سے انھون نے عبید اللہ بن یزید سے انھون نے سباع بن ثابت سے روایت کی ہے انھون نے کہا کہ مین نے اہل جاہلیت کو صفا اور مروہ کے درمیان مین طواف کرتے پایا ہے۔

(سیدنا) سباع (رضی اللہ عنہ)

ابن زید یا ابن یزید۔ ابو شعب عبسی نے بیان کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مہاجرین اولین کے نو آدمی آئے [منجملہ ان کے سباع بن یزید بن قرز عمر بن عبد اللہ بن مخزوم بن مالک بن غالب بن قطیعہ بن عبس عبسی اور ابو حصین بن لقمان خاندان بنی ربیعہ بن مبیط بن مخزوم سے تھے] اور اسلام قبول کر لیا آپ نے ان لوگون کو دعا دی اور عائذ بن حبیب عبسی نے بنی عبس کے مشائخ سے انھون نے سباع بن یزید عبسی سے روایت کی کہ یہ لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بہ وفد مین آئے اور آپ سے خالد بن سنان عبسی کا ذکر کیا آپ نے فرمایا کہ وہ ایسا نبی ہے جسنے اپنی قوم کو برباد کر دیا ابن کلبی نے سباع کا ذکر کیا ہے اور (بجائے زید کے) یزید بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سباع (رضی اللہ عنہ)

ابن عرفطہ غفاری۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر اور دومۃ الجندل کیطرف جاتے وقت ان کو مدینہ کا عامل مقرر کیا تھا یہ مشاہیر صحابہ مین سے تھے۔ عراک بن مالک نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خیبر کیطرف چلے تو سباع بن عرفطہ کو مدینہ کا عامل مقرر کیا۔

(سیدنا) سبرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی سبرہ جعفی۔ ابو سبرہ کا نام یزید بن مالک بن عبد اللہ بن ذویب بن سلمہ بن عمرو بن ذہل بن مران بن جعفی بن سعد عشیرہ۔ یہ اور انکے والد ابو سبرہ اور انکے بھائی عبد الرحمن بن ابی سبرہ صحابی تھے۔ یہ سبرہ خیثمہ بن عبد الرحمن بن ابی سبرہ کے چچا عبد اللہ بن مسعود کے ساتھیون مین سے تھے اسکو ابو عمر نے بیان کیا ہے ابن مندہ اور ابو نعیم نے بیان کیا ہے کہ یہ خیثمہ بن عبد الرحمن کے دادا تھے (لیکن) پہلا قول صحیح ہے سبرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپنے پوچھا کہ تمھارے لڑکون کے کیا نام ہین انھون نے جواب دیا کہ سبرہ اور حارث اور عبد العزی۔ آپنے عبد العزی کا نام بدل دیا اور انکا نام عبد الرحمن رکھدیا (ہم اسکو ذکر کر چکے ہین) اور انکے اور انکی اولاد کے حق مین دعاء خیر کی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سبرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن قیس۔ انکی کنیت ابو سلیط ہے۔ انکا نسب انکی کنیت کے باب مین انشاء اللہ بیان ہوگا کیونکہ یہ اپنی کنیت سے زیادہ مشہور ہین۔ یہ عبد اللہ بن

ابوسلیط کے والد ہین۔ انکے نام مین اختلاف واقع ہوا ہی بعض لوگ سبرا اور بعض لوگ سبرہ بیان کرتے ہین۔ یہ بدر و خیبر مین شریک تھے۔ پالتو گدھون کے گوشت کے متعلق انھون نے حدیث روایت کی ہی جو اسیر کے بیان مین گذر چکی انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہی۔

(سیدنا) سبرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو ابن اسحاق نے ان کو ان لوگون مین بیان کیا ہی جو قعقاع بن معبد اور قیس بن عاصم اور اقرع بن حابس وغیرہم کے ہمراہ بنو تمیم کے وفد مین آئے تھے۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہی۔

(سیدنا) سبرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن فاتک اسدی خریم بن فاتک کے بھائی تھے یہ خاندان بنو اسد بن خزیمہ سے تھے انکا نسب انکے بھائی ایمن و خریم کے بیان مین گذر چکا ہی جبیر ابن نفیر اور بشر بن عبداللہ نے انسے روایت کی ہی اور عبداللہ بن یوسف نے کہا ہی کہ سبرہ بن فاتک وہی ہین جنھون نے دمشق کو مسلمانون کے درمیان مین بانٹ دیا تھا انکا شمار شامیون مین ہی ایمن بن خریم نے بیان کیا ہی کہ میرے والد اور چچا بدری تھے اور انھون نے مجھسے عہد لیا تھا کہ کسی مسلمان سے نہ لڑون انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ ترازو خدا کے ہاتھ مین ہی ایک قوم کو بلند کرتا ہی اور دوسری کو پست کرتا ہی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی

(سیدنا) سبرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن فاکہہ اور بعض لوگ کہتے ہین کہ ابن ابی الفاکہ مخزومی ہین۔ اور ابن ابوعاصم نے بیان کیا ہی کہ یہ اسدی خاندان اسد بن خزیمہ سے ہین انسے سالم بن ابوالجعد اور عمارہ بن خزیمہ نے روایت کی ہی۔ انکا شمار کوفیون مین ہی ہمین ابوالفرج یحیی بن محمود ثقفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہمارے نانا ابوالقاسم اسماعیل بن محمد بن فضل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد ابراہیم کرخی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبداللہ بن عمر بن زاذان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن محمد بن اسحاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابوعبدالرحمن نسائی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے یعقوب بن ابراہیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابونضر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوعقیل عبداللہ بن عقیل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین موسی بن مسیب نے سالم بن ابی الجعد سے انھون نے سبرہ بن ابی الفاکہ سے روایت کرکے خبر دی انھون نے کہا کہ مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ شیطان آدمی کے راستون پر (بہکانے کیواسطے) بیٹھتا ہی جب بندہ مسلمان ہونے کا ارادہ کرتا ہی تو شیطان) اسلام کے راستہ پر بیٹھکر کہتا ہی کہ کیا تم مسلمان ہوجاؤگے اور اپنا اور اپنے آبا کا دین چھوڑ دوگے بندہ اسکی نافرمانی کرکے مسلمان ہوجاتا ہی تو ہجرت کے راستہ پر آکر بیٹھتا ہے اور کہتا ہی کہ کیا تم ہجرت کرجاؤگے اور اپنی زمین اور آسمان چھوڑ دوگے مہاجر مثل اس گھوڑے کی طرح ہی جو اپنی رسی مین بندھا ہوا ہو (اگر اب بھی بندہ شیطان کی نافرمانی کرتا اور ہجرت کرتا ہی تو پھر جہاد کے راستہ مین بیٹھتا ہی اور کہتا ہی کہ کیا تم جہاد پر جاؤگے حالانکہ اسمین نفس اور مال کی مشقت ہی اور تم لڑوگے اور شہید کیے جاؤگے اور لوگ تمھاری بیوی سے شادی کرلینگے اور مال بانٹ لینگے۔ بندہ شیطان کی نافرمانی کرتا ہی اور جہاد کرتا ہے

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے حملہ کیا اور مرگیا تو خدا اسکو جنت میں داخل کریگا اور اگر ڈوب گیا تو خدا اسکو جنت میں داخل کریگا اور اگر اسکو جانور روندڈالے خدا اسکو جنت میں داخل کریگا اور جو شخص قتل ہوا خدا اسکو جنت میں داخل کریگا۔ اسکو ابن عجلان نے ابوجعفر موسی بن مسیب سے انھون نے سالم سے روایت کی انھون نے کہا کہ مجھکو جابر بن ابی سبرہ نے خبردی ہے اور اسکو ابن ابی شیبہ نے ابن حنبل سے انھون نے موسی سے اسی کے مثل بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا سبرہ رضی اللہ عنہ)

ابن معبد اور بعض لوگون نے بیان کیا ہے کہ سبرہ عوسجہ ابن حرملہ بن سبرہ کے بیٹے ہین قبیلۂ جہینہ سے انکا نسب عوسجہ کے بیان مین انشاء اللہ تعالی آئیگا۔ انکی کنیت ابوالربیع ہے اور بعض لوگون نے ابو ثریہ بیان کی ہے ان کے بیٹے ربیع نے متعہ کے بارے مین انسے حدیث روایت کی ہے اور انھی کی روایت سے سترۃ المصلی اور سات برس کے لڑکے کو نماز کا حکم دینے کی حدیث مروی ہے۔ ہمین ابوالفرج بن ابی الرجا اصبہانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوعلی حسن بن احمد بن مثنی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حافظ ابونعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابومحمد عبداللہ بن جعفر جابری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن احمد بن مثنی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین جعفر بن عون نے عمر بن عبدالعزیز سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے ربیع بن سبرہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ انکو انکے والد نے خبر دی کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چلے یہانتک کہ جب عسفان پہونچے آخر قصہ تک اور اسکے آخر مین ہے کہ مین نے تم لوگون کو عورتون سے متعہ کی اجازت دی تھی (مگر) خدا نے اسکو قیامت تک کیواسطے حرام کر دیا پس جس شخص کے پاس متوعہ عورتون مین سے ہون تو انکو چھوڑ دے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا سبیع رضی اللہ عنہ)

ابن حاطب ابن قیس بن ہیشہ بن حارث بن امیہ بن معاویہ بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس انصاری اوسی بنی الانصار کے حلیف تھے جنگ احد مین شریک ہوئے اسکو ابن شہاب اور ابن اسحاق نے لکھا ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ ہیشہ کی جگہ پر بعض آدمیون نے حبیشہ لکھا ہے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے ابوموسی نے اسکا ابن مندہ پر استدراک کے لیے ذکر کیا ہے حالانکہ ابن مندہ نے انکا ذکر کیا لہذا ابوموسی کے استدراک کی کوئی حاجت نہین۔

(سیدنا سبیع رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن عیشہ یا عائشہ بن امیہ بن مالک بن عامر بن عدی بن کعب بن خزرج۔ انصاری خزرجی تھے بدر اور احد مین شریک ہوئے تھے - - - - انکا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسی نے لکھا ہے مگر ابوموسی نے عامر کی جگہ پر غاضرہ کو ذکر کیا ہے اور ابن کلبی اور ابوعمر نے (یہی) بیان کیا ہے واللہ اعلم

باب السین والجیم

(سیدنا) سجار (رضی اللہ عنہ)

سلیطی - ابو موسی نے لکھا ہے کہ ابو زکریا ابن مندہ نے انکو ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ حسن بصری نے ان سے روایت کی ہے اور انھوں نے انکا بیان کچھ نہیں ذکر کیا ہے ابو موسی نے اسکے بعد بیان کیا ہے کہ میرا گمان یہ ہے کہ ابو زکریا کی مراد وہ ہے جسکو ابن ماکولا نے ذکر کیا ہے کہ عبداللہ بن سجار خاندان بنی سلیط سے تھے اور انکا نام دارث ہے جو یربوع بن حنظلہ بن مالک بن زید مناہ بن تمیم کے بیٹے ہیں یہ صحابی صاحب روایت ہیں اصفہان میں رہتے تھے میں کہتا ہوں کہ حق ابو موسی کے ساتھ ہے اور اسمیں شک نہیں کہ انھوں نے جسطرح ذکر کیا ہے ویسا ہی ہے اور ابو زکریا نے اسمیں تصحیف کی ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا) سجل (رضی اللہ عنہ)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتب تھے - ایک مجہول شخص ہیں ابو الجوزا نے ابن عباس سے آیہ یوم نطوی السماء کطی السجل للکتب کی تفسیر میں روایت کی ہے کہ سجل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتب تھے اور نافع نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک کاتب سجل نامے تھے اللہ تعالی نے اس آیۃ یوم نطوی السماء کطی السجل للکتب میں انہی کو ذکر کیا ہے - یہ حدیث غریب ہے اسکی روایت میں حمدان بن سعید متفرد ہیں انھوں نے ابن نمیر سے انھوں نے عبید اللہ سے انھوں نے نافع سے اسکو روایت کیا ہے - اسکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے -

باب السین والحاء والخاء

(سیدنا) سحیم (رضی اللہ عنہ)

ہمیں ابو یاسر بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد بن حنبل سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے جسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں موسی بن داؤد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن لہیعہ نے ابو الزبیر سے روایت کر کے خبر دی انھوں نے کہا کہ میں نے جابر سے اس شخص کی بابت دریافت کیا جسکے بارے میں سحیم نے منادی کی تھی جابر نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سحیم کو حکم دیا کہ لوگوں میں منادی کر دیں کہ جنت میں مومن کے سوا کوئی نہ داخل ہوگا جابر نے کہا ہے کہ میں نہیں جانتا - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے

(سیدنا) سحیم (رضی اللہ عنہ)

ابو موسی نے کہا ہے کہ یہ دوسرے شخص ہیں اور احمد بن محمد بن مولی بغدادی نے روایت کی ہے کہ جو لوگ حمص میں آگر رہے تھے ان میں سحیم بن مفات صحابی بھی تھے سہیل بن جز اسلمی نے ان سے روایت کی ہے -

(سیدنا) سخبرہ (رضی اللہ عنہ)

ازدی اور بعض لوگ اسدی بتاتے ہیں۔ یہ عبداللہ بن سخبرہ کے والد ہیں سخبرہ صحابی ہیں انسے انکے بیٹے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص (مصیبت میں) مبتلا کیا جائے صبر کرے اور (نعمت) ملنے پر شکر کرے اور دوسروں کی زیادتی کو معاف کرے اور اپنی زیادتی کرنے پر استغفار کرے انھیں لوگوں کے واسطے امن ہے اور وہی لوگ ہدایت پانے والے ہیں ہمیں ابوجعفر بن سمین اور ابراہیم بن محمد بن مہران وغیرہما نے اپنی سند محمد بن عیسیٰ بن سورہ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد حمید رازی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن یعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں زیاد بن خیثمہ نے ابوداؤد سے انھوں نے عبداللہ بن سخبرہ سے انھوں نے سخبرہ سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرکے خبر دی کہ جس شخص نے علم کو طلب کیا (یہ اسکے لیے) گذشتہ برائیوں کا کفارہ ہو جائیگا اس سند میں جو ابوداؤد ہیں انکا نام نفیع ہے اور یہ نابینا تھے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

(سیدنا) سخبرہ (رضی اللہ عنہ)

خاندان بنی اسد بن خزیمہ سے ہیں انکو ابو عمر نے ابن اسحاق سے روایت کرکے انکے بھائی عمرو کے تذکرے میں بیان کیا ہے ہمیں عبیداللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انھوں نے ابن اسحاق سے روایت کرکے خبر دی انھوں نے کہا کہ بنو غنم بن دودان مسلمان تھے۔ ان لوگوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی اس ہجرت میں انکے مرد و عورتیں سب تھیں راوی نے ایک ایک کے نام گنانا شروع کیے اور کہا عبداللہ بن جحش اور ایک جماعت کے نام بیان کرنے کے بعد سخبرہ بن عبیدہ کو بیان کیا ہے۔

(سیدنا) سخرور (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک حضرمی صحابی تھے مصر میں رہتے تھے اور مصر کی فتح میں شریک ہوے اور وہاں ایک خطبہ پڑھا اور اسمیں ایک حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرکے بیان کی۔ اسکو ابن ماکولا نے ابن یونس سے روایت کرکے بیان کیا ہے انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سراج (رضی اللہ عنہ)

ابن مجاعہ۔ ہلال کے والد تھے۔ انکی حدیث کو رحیل بن الیاس بن ہلال بن سراج بن مجاعہ بن مرارہ نے اپنے چچا ہلال سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کرکے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو یمن میں غورہ نام ایک زمین دی اور انکو ایک پروانہ لکھ دیا (جسکا مضمون یہ تھا) محمد رسول اللہ نے مجاعہ بن مرارہ سلمی کو یہ غورہ عطا کیا پس اگر کوئی شخص اس بارہ میں انسے نزاع کرے تو مجھے اطلاع کریں۔ اس پروانہ کو یزید نے لکھا تھا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سراج (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو جابر تھی۔ اہل یمن میں سے تھے ان سے انکے پوتے علی نے روایت کی ہے انکا نام فتح تھا۔ انھوں نے کہا ہے کہ ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم پانچ شخص تمیم داری کے غلام تھے اور یہ لوگ شراب کی دوکان کرتے تھے جب شراب کی حرمت رسول خدا صلی اللہ علیہ پر نازل ہوئی انھوں نے مجھکو حکم دیا میں نے اسکو توڑ ڈالا انھوں نے مسجد نبوی میں روغن زیتون کی قندیل جلائی تھی اور لوگ

آمین کھجور کی شاخین روشن کیا کرتے تھے آپنے پوچھا کس شخص نے میری مسجد مین چراغ روشن کیا تمیم نے کہا میرے اس غلام نے آپنے انکا نام پوچھا تمیم نے جواب دیا فتح ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلکہ انکا نام سراج ہو انھون نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام سراج رکھا ہے۔

(سیدنا) سراقہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن عدی۔ عجلانی ہین جنگ حنین مین شـ۸ـھ مین شہید ہوئے ابو عمر نے انکا تذکرہ لکھا ہو اور زیاد بن ہشام بکائی سے انھون نے ابن اسحق سے انھین کیموافق روایت بیان کی ہو اور یونس بن بکیر نے ابن اسحاق سے وہ روایت بیان کی ہو جسکی خبر ہمکو ابو جعفر عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک انھون نے ابن اسحاق سے شہداء حنین کے نامون مین روایت کرکے خبر دی انھون نے کہا کہ انصار مین سے سراقہ بن حباب بن عدی خاندان عجلان سے (حنین مین شہید ہوئے) اور ایسا ہی اسکو دوسرون نے بیان کیا ہو۔ اسکو ہم بعد کے بیان مین ذکر کرتے ہین۔

(سیدنا) سراقہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حباب۔ انصاری ہین۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جنگ حنین مین شہید ہوئے۔ اسکو ابو عمر نے بیان کیا ہو ابن مندہ اور ابو نعیم نے ابن اسحاق سے شہداء انصار کے بیان مین روایت کی ہو کہ سراقہ بن حباب بن عدی خاندان بلعجلان سے (حنین مین شہید ہوئے) اور ابو نعیم نے موسی بن عقبہ سے انھون نے ابن شہاب سے روایت کی ہو انھون نے کہا کہ خاندان بنی عجلان کے مسلمان انصار مین سے سراقہ بن حباب شہید ہوئے مین کہتا ہون کہ ابو عمر نے سراقہ بن حارث اور سراقہ بن حباب کے دو عنوان قائم کیے ہین اور دونون کو شہداء حنین مین بیان کیا ہو اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے صرف سراقہ بن حباب کو بیان کیا ہے اور صحیح بھی یہی ہے کیونکہ وہ دونون ایک تھا ہین صرف عبد الملک بن ہشام نے زیاد بن عبد اللہ بکائی سے انھون نے ابن اسحاق سے روایت کرکے شہداء حنین کے بیان مین سراقہ بن حارث کو بیان کیا ہو اور یونس بن بکیر نے ابن اسحاق سے روایت کرکے سراقہ بن حباب کو بیان کیا ہو۔ پس حق ابن مندہ اور ابو نعیم کے ساتھ ہو وہ دونون ایک ہین پس اگر وہ یہ کہتے کہ بعض لوگون نے سراقہ بن حارث بھی بیان کیا ہو تو اچھا ہوتا لیکن سراقہ بن حارث اور سراقہ بن حباب دو شخص ہون یہ صحیح نہین واللہ اعلم۔

(سیدنا) سراقہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سراقہ ایک مجہول شخص ہین۔ عبد الواحد بن عوف نے انسے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا کہ خیبر کے دن سنان بن سلمہ اپنی ہی تلوار سے شہید ہوئے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی دیت نہین مقرر کی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو اور ابو نعیم نے لکھا ہو کہ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے لکھا ہو کہ وہ مقتول جسکی تلوار لوٹ کر خود اسی کے لگی وہ عامر بن سنان سلمہ بن اکوع کے چچا تھے۔

(سیدنا) سراقہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن عطیہ بن خنساء بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار۔ انصاری خزرجی بنی مازن بن نجار کے خاندان سے تھے بدر اور احد اور خندق اور حدیبیہ اور خیبر اور عمرۃ القضاء مین شریک ہوئے۔ اسکو ابو عمر نے بیان کیا ہو اور غزوہ موتہ مین جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ شہید ہوئے

بن عروہ اور ابن اسحاق کا بیان ہی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) سراقہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو۔ انکا ذکر صحابہ مین ہی اور انکا نسب نہین مذکور ہوا سیف بن عمر نے بیان کیا ہی کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سراقہ بن عمرو کو (مقام) باب کیطرف روانہ کیا اور سردار عبدالرحمن بن ربیعہ باہلی کو مقرر کیا تھا سراقہ وہی ہین جنھون نے اہل آرمینیہ و ارمن سے (مقام) باب پر صلح کی تھی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اسکی خبر لکھکر روانہ کی تھی اور وہین انکا انتقال ہوگیا اور انھون نے عبدالرحمن بن ربیعہ کو اپنا قائم مقام کیا جسکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی قائم رکھا۔ سراقہ ذوالنور کے لقب سے مشہور تھے اور عبدالرحمن بن ربیعہ بھی اسی لقب سے مشہور تھے یہ سیف کا بیان تھا انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی یہ پہلے سراقہ کے غیر ہین کیونکہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہی مین معرکۂ موتہ مین شہید ہوگئے تھے اور انکی وفات حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانۂ خلافت مین ہوئی۔

(سیدنا) سراقہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیر یہ ان لوگون مین سے ہین جنھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے غزوۂ تبوک مین سواری طلب کی تھی اور آپکے پاس سواری نہ تھی جسپر انکو سوار کرتے پس یہ روتے ہوے واپس گئے اور اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی ولا علی الذین اذا ما اتوک لتحملہم قلت لا اجد ما احملکم علیہ تولوا و اعینہم تفیض من الدمع ابن عباس نے کہا ہی کہ یہ آیت چند لوگون کے بارے مین نازل ہوئی تھی جنمین سے سراقہ بن عمیر ہین انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) سراقہ (رضی اللہ عنہ)

ابن کعب بن عمرو بن عبدالعزی بن غزیہ۔ واقدی اور ابن عمارہ اور ابو معشر اور طبری نے بیان کیا ہی اور ابراہیم بن سعد نے ابن اسحاق سے روایت کی ہی کہ عبدالعزی عزیہ کے بیٹے ہین اور صحیح غزیہ ہی جو عمرو بن عبد عوف بن غنم بن مالک بن نجار کے بیٹے تھین سراقہ بدر اور احد اور تمام مشاہد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوے اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت مین وفات پائی انکا تذکرہ ابو عمر نے یونہی لکھا ہی اور کلبی نے کہا ہی کہ یہ یمامہ مین شہید ہوے اور کلبی نے انکا نسب مثل واقدی کے بیان کیا ہی۔

(سیدنا) سراقہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن جعشم بن مالک بن عمرو بن تیم بن مدلج بن مرہ بن عبد مناۃ بن کنانہ کنانی مدلجی ہین انکی کنیت ابو سفیان تھی (مقام) قدید مین رہا کرتے انکا شمار اہل مدینہ مین ہی اور بعض لوگ کہتے ہین کہ مکہ مین رہتے تھے انسے صحابہ مین سے ابن عباس اور جابر نے اور تابعین مین سے سعید بن مسیب اور سراقہ کے بیٹے محمد نے روایت کی ہی ہمین عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر طوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو احمد بن علی بن بدران نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو محمد حسن بن علی فارسی جوہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوبکر قطیعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبداللہ بن احمد بن حنبل نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین عمرو بن محمد ابو سعید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین اسرائیل نے ابو اسحاق سے انھون نے

براء سے روایت کرکے خبردی انھون نے کہا کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عازب سے ایک زین تیرہ درہم مین مول لیا اور عازب سے کہا کہ براء کو کہو کہ میرے گھر پہونچا دین انھون نے کہا کہ مین نہ کہونگا یہانتک کہ آپ مجھسے اوسوقت کے واقعات بیان کرین کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم (مکہ سے) چلے تھے اور آپ انکے ہمراہ تھے ابوبکر نے کہا کہ ہم نکلے اور رات کو چلے اور ہم رات اور دن برابر جاگتے رہے اور حدیث کو بیان کیا یہانتک کہ کہا ہم چلے اور قوم ہمکو ڈھونڈرہی تھی اور ہم کو بجز سراقہ بن مالک بن جعشم کے کسی نے نہ پایا وہ اپنے گھوڑے پر سوار چلا آرہا تھا مین نے کہا یا رسول اللہ یہ ڈھونڈھنے والا ہمارے پاس آگیا آپ نے فرمایا کہ تم غمگین نہو کیونکہ اللہ ہمارے ساتھ ہی یہانتک کہ جب ہم سے نزدیک ہوگیا اور راوی کو اس مقام پر شک ہوگیا آیا وہ کہتا ہی یا تو آپ نے فرمایا کہ ایک یا دو نیزون کے فاصلہ پر رہ گیا یا انھون نے کہا کہ دو یا تین نیزون کے فاصلہ پر رہگیا مین نے کہا کہ یا رسول اللہ یہ جاسوس آپہونچا اور یہ (کہکر) مین رونے لگا آپ نے پوچھا تم کیون روتے ہو مین نے جواب دیا بخدا مین اپنے خوف سے نہین روتا ہون بلکہ مجھکو آپ کا خیال ہی آپ نے اس شخص پر بد دعا کی اور فرمایا ای خدا تو ہمکو جس چیز سے چاہے بچالے پس فوراً اسکا گھوڑا پیٹ تک سخت زمین مین دھنس گیا اور وہ سوار اسپر سے کود پڑا اور اسنے کہا اے محمد مین نے جان لیا کہ یہ تمھارا ہی کام ہی اب تم خدا سے دعا کرو کہ وہ مجھکو اس حالت سے نجات دے۔ خدا کی قسم مین ان لوگون سے جو میرے پیچھے جستجو مین ہین خبر کو گول مول کردونگا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو دعا دی وہ رہا ہوگیا اور اپنے ساتھیون کی طرف واپس گیا الے آخرہ اور ہمین ابوجعفر بن تمیم نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انھون نے ابن اسحاق سے روایت کرکے خبر دی انھون نے کہا کہ مجھسے محمد بن مسلم نے عبدالرحمن بن مالک بن جعشم سے روایت کرکے بیان کیا انھون نے کہا کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے مدینہ کیطرف ہجرت کیواسطے نکلے قریش نے اس شخص کیواسطے جو ان کو پکڑلائے سو اونٹ انعام کے مقرر کئے اور انکے ڈھونڈھنے کی کیفیت اور گھوڑے کی مصیبت اور تین مرتبہ گرنے کا حال بیان کرکے کہا کہ جب مینے ان سب باتون کو دیکھ لیا تو مجھکو یقین ہوگیا کہ یہ غالب ہینگے اور مین نے آواز دی کہ مین سراقہ بن مالک بن جعشم ہون میری طرف نظر کیجیے مین آپ سے بات کرونگا خدا کی قسم مین آپکو شک مین نہ ڈالونگا اور میری طرف سے آپکو کوئی ناگوار امر نہ پہونچیگا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر سے فرمایا کہ اس سے پوچھو کہ تو ہمسے کیا چاہتا ہی سراقہ کہتے ہین کہ ابوبکر نے مجھسے کہا کہ کیا چاہتا ہی مین نے کہا کہ آپ مجھکو ایک تحریر لکھدیجیے تا کہ میرے اور آپکے درمیان مین نشانی رہے پس آپنے ایک تحریر ہڈی یا جھلی یا کھال پر لکھکر ڈالدی مینے اسکو اٹھا کر اپنے ترکش مین ڈال لیا پھر واپس چلا آیا اور اسکا ذکر کبھی نہین کیا یہانتک کہ جب خدا نے مکہ کو اپنے رسول کیواسطے فتح کردیا اور آپ حنین کا اور طائف سے فارغ ہوگئے میں وہ تحریر لیکر آپ سے ملنے کو چلا اور آپ (مقام) جعرانہ مین مقیم تھے مین انصار کے لشکر مین داخل ہوا وہ لوگ نیزون سے مجھکو کھٹکھٹانے لگے اور کہنے لگے کہ دور ہو دور ہو کیا چاہتا ہی یہانتک کہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے نزدیک ہوگیا آپ (اسوقت) اپنی اونٹنی پر سوار تھے بخدا مین گویا آپکی پنڈلی کو رکاب مین دیکھ رہا ہون گویا کہ وہ کھجور کا گابھا ہی جیسے وہ سفید اور براق تھی پھر کہا یا رسول اللہ یہ آپکی تحریر جو آپنے مجھکو عنایت کی تھی اور مین سراقہ بن مالک بن جعشم ہون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ پورا کرنے اور احسان کرنے کا دن ہی پس مین آپکے نزدیک ہوگیا اور اسلام قبول کرلیا اور انھون نے گم شدہ اونٹ کی بابت اپنا سوال کرنا بیان کیا ہی ابن عیینہ نے ابوموسٰی سے انھون نے

حسن سے روایت کی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سراقہ بن مالک سے فرمایا کہ تمھارا کیا حال ہوگا جب تم کسریٰ کے کنگن اور کمربند اور تاج پہنوگے
راوی کہتا ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس کسریٰ کے کنگن اور کمربند اور تاج آیا انھون نے سراقہ بن مالک کو بلا کر ان چیزونکو پہنا دیا۔
اور سراقہ کے بال بڑے بڑے تھے خصوصاً بازوون پر بہت تھے، اور کہا کہ اپنے ہاتھ اٹھا کر کہو اللہ بہت بڑا ہے سب تعریف اسی خدا کو ہے جسنے کسریٰ
بن ہرمز سے جو اپنے کو لوگونکا پروردگار کہتا تھا ان چیزونکو لیکر بنی مدلج کے ایک دیہاتی سراقہ کو پہنا دیا حضرت عمر نے اسکو آواز بلند کہا تھا سراقہ
شاعر بھی تھے انھون ہی نے ابو جہل سے خطاب کرکے یہ اشعار کہے تھے شعر اباحکم واللہ لو کنت شاہداً لامر جوادی اذ تسوخ قوائمہ علمت ولم تشکک
بان محمداً رسول ببرہان فمن ذا یقاومہ علیک بکف القوم عنہ فاننی اری امرہ یوماً ستبدو معالمہ بامر یود الناس فیہ باسرہم بان جمیع
الناس طرا یسالمہ سراقہ بن مالک سنہ ۲۴ھ ابتدائے خلافت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مین فوت ہوے اور بعض لوگ بیان کرتے ہین کہ
سراقہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بعد فوت ہوے واللہ اعلم انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) سراقہ (رضی اللہ عنہ)

بن عمرو بن خزاعہ بن کعب بن عبد الرحمن بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب قرشی عدوی ہین عمرو کے والد تھے سراقہ بدر مین شریک ہوے تھے انکا تذکرہ کلبی نے لکھا ہے

(سیدنا) سرباتک (رضی اللہ عنہ)

ہندی مکی بن احمد بردعی نے اسحاق بن ابراہیم طوسی سے روایت کی ہے اسحاق کی عمر اس وقت ستانوے برس کی تھی وہ کہتے تھے
مین نے شاہ ہند سرباتک ہندی کو قنوج مین دیکھا مین نے اس سے پوچھا کہ تمھاری کیا عمر ہوگی اسنے جواب دیا ۹۲۵ برس کی وہ مسلمان
تھا اور کہتا تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دس صحابہ میرے پاس بھیجے تھے جنمین حذیفہ بن یمان اور عمرو بن عاص اور اسامہ بن زید
اور ابو موسیٰ اشعری اور صہیب اور سفینہ وغیرہم تھے آپ نے اسکو دعوت اسلام کی تھی اسنے اسلام کو قبول کیا اور مسلمان ہو گیا
اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خط کو بوسہ دیا انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے ابن مندہ وغیرہ نے اسکے ترک کرنے مین حق کی جانبداری کی
کیونکہ اسکا چھوڑ دینا لکھنے سے بہتر ہے اور اگر ہمنے یہ شرط کرلی ہوتی کہ کسی بیان کو جسکو ان لوگون نے یا انمین سے کسی نے بیان کیا ہے
نہ چھوڑینگے تو ہم ضرور اسکو اور اس جیسے مذکرونکو چھوڑ دیتے۔

(سیدنا) سرج (رضی اللہ عنہ)

ابن سوادہ۔ حافظ ابو موسیٰ نے لکھا ہے کہ ابو زکریا نے ذکر کیا ہے کہ عبید اللہ بن الشکاب نے انکو افراد مین لکھا ہے اور انکا کچھ
حال ذکر نہین کیا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے

(سیدنا) سرق (رضی اللہ عنہ)

ابن اسد جہنی اور بعض لوگ انکو انصاری اور بعض دیلی بیان کرتے ہین شہر اسکندریہ علاقہ مصر مین رہتے تھے یہ صحابی تھے انسے

مروی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام سرق کہا تھا کیونکہ انھون نے ایک بدوی سوار کے دو اونٹ جنکو وہ لیکر مدینے مین آیا تھا خریدے اور لیکر بھاگ گئے تھے اس سے روپوشی کر لی تھی اسکی خبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوئی آپ نے فرمایا کہ انکو تلاش کرو جب لوگ انکو لیکر آپکے پاس آئے آپنے فرمایا کیا تم سرق (یعنی چور) ہو تمکو ایسے کام پر کس نے مجبور کیا یہ کہتے تھے مینے جواب دیا کہ مینے دونونکی قیمت سے اپنی ضرورت پوری کی آپنے فرمایا کہ انکا دین ادا کرو مینے جواب دیا کہ میرے پاس کچھ نہین ہو آپنے فرمایا اے اعرابی انکو لیجا کر اپنا حق وصول کر لے سرق کہتے تھے کہ لوگ اس سے قیمت طے کرنے لگے تا کہ انکا فدیہ اُسکو دیدین پھر اُسنے انکو آزاد کر دیا ہمین ابو یاسر بن ابی حبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو غالب بن بنا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو محمد جوہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن جعفر بن حمدان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو مسلم ابراہیم بن عبد اللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین سہل بن بکار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین جویریہ بن اسما نے عبد اللہ بن یزید مولی منبعث کے غلام سے انھون نے ایک آدمی سے انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے جو انکو گونکے پاس رہتے تھے انکو سرق کہتے تھے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گواہ اور قسم سے فیصلہ کیا ابو احمد عسکری نے بیان کیا ہو سرق تخفیف را کے ساتھ بروزن عذر و فسق اور اہل حدیث سرق را کو تشدید سے پڑھتے ہین مگر تخفیف را کے ساتھ پڑھنا صحیح ہو انہین عبد الرحمن تیمی نے انکو آزاد کیا تھا ان کا تذکرہ تینون ... نے لکھا ہو

(سیدنا) سبری (رضی اللہ عنہ)

ربیع کے والد ہین عبد العزیز بن عمر بن عبد العزیز نے ربیع بن سبری سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو عورتون سے تین دن متعہ کرنیکی اجازت دی تھی پھر مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا تو دیکھا آپ متعہ کرنے والونکے ساتھ منع فرما رہے تھے ابو موسی نے اسکو اسیطرح بیان کیا ہو حالانکہ یہ حدیث ربیع بن سبرہ بن معبد کی روایت سے ہو جسکا بیان اوپر ہو چکا ہو اور شاید کہ بعض راویون نے سبرہ کو اسد سے بدل دیا یا بعض راویون سے تصحیف ہو گئی واللہ اعلم

(سیدنا) سریع (رضی اللہ عنہ)

ابن حکام سعدی قبیلہ بنو تمیم سے ہین۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تمیم کے وفد مین آئے تھے اور آپ نے انکو ایک خط لکھکر دیا تھا۔ انکے بیٹے وقاص نے انسے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا مین بنو تمیم کے وفد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مدینے مین آیا اور اپنے اموال کا صدقہ ادا کیا انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو

باب السین والعین

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن اخرم۔ انکی کنیت ابوالمغیرہ تھی انکے صحابی ہونے مین اختلاف ہے کوفہ مین رہتے تھے انسے انکے بیٹے مغیرہ نے روایت کی ہے عیسی بن یونس اور یحیی بن عیسی نے اعمش سے انھون نے عمرو بن مرہ سے انھون نے مغیرہ بن سعد بن اخرم سے انھون نے اپنے والد یا چچا سے روایت کی ہے انھون نے کہا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے کچھ پوچھنا چاہتا تھا لوگون نے مجھسے بیان کیا کہ آپ عرفات مین ہین مین آپکے پاس آیا اور اونٹنی کی نکیل پکڑ لی اس سے لوگ میرے اوپر چیخ اوٹھے آپنے فرمایا انکو چھوڑ دو کیونکہ کوئی حاجت انکو لائی ہوگی مین نے کہا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھکو آپ ایسا کام بتا دیجیے جو مجھکو جنت سے نزدیک اور دوزخ سے دور کردے آپنے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور فرمایا اللہ کو ایک جانو اسکے ساتھ کسی کو نہ شریک کرو اور نماز پڑھتے رہو اور زکوۃ دیتے رہو اور رمضان کے روزے رکھو اور جو تم اپنے نفس کے واسطے پسند کرتے ہو اور ون کے واسطے بھی پسند کرو اور جو تم اپنے نفس کے واسطے ناپسند کرتے ہو اور ان کے واسطے بھی انکو نہ کرو اونٹنی کا راستہ چھوڑ دو۔ اسکو عمرو بن علی نے عبدالرحمن بن داؤد سے انھون نے اعمش سے روایت کی اور انھون نے کہا کہ مغیرہ نے اپنے چچا سے روایت کی اور شک نہین بیان کیا۔ اسکو ابو احمد عسکری نے بیان کیا ہے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سعد رضی اللہ عنہ

ابن سعد ساعدی سہل بن سعد کے والد تھے انسے انکے بیٹے سہل روایت کرتے ہین (مقام) روحا مین بدر کیطرف جاتے ہوئے انتقال کرگئے عبدالمہیمن بن سہل بن سعد نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سہل سے روایت کی ہے کہ انکے والد سعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بدر کیطرف چلے (جسوقت) مقام روحا مین تھے فوت ہوگئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اسباب اور سواری اور تین وسق (ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے صاع ایک پیمانہ ہے) جو کی وصیت کی آپنے انکو قبول کرلیا اور انکے ورثہ کو واپس کردیا اور غنیمت مین (بھی) انکا حصہ لگایا۔ سہل بن سعد سے مروی ہے انھون نے کہا کہ میرے والد سعد کے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تین گھوڑے تھے جنکو دو چار کھلایا کرتے تھے سہل نے کہا کہ مین نے اپنے والد سے سنا ہے کہ انھون نے انکے نام لزاز۔ لحاف۔ ظرب رکھے تھے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے مجھکو سہل بن سعد دادا کا نام سعد صرف اسی بیان سے معلوم ہوا ہے۔ انکا نسب انکے نام سعد بن مالک مین بیان ہوگا۔ انشاء اللہ تعالی۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

اسلمی انسے انکے بیٹے سعد بن عبداللہ بن سعد نے روایت کی ہے۔ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سعد بن خیثمہ کے مہمان ہوئے تھے۔
انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

اسود سلمی ذکوانی حسن اور قتادہ نے انس سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اسنے سلام کیا اور پوچھا کیا میرا کالا اور بدمنظر ہونا جنت مین داخل ہونے سے باز رکھیگا آپ نے جواب دیا کہ خدا کی قسم نہین جبتک کہ تم خدا سے ڈرتے اور سوء خلق کے لائے ہوئے احکام کو مانتے رہوگے انھون نے کہا مین گواہی دیتا ہون کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہین اور محمد خدا کے بندے اور رسول ہین پس (اب) میرے واسطے کیا حکم ہے آپنے فرمایا کہ جو سب مسلمانون کے

دستک دی [illegible] تھے سب نے [illegible] انھون نے کہا کہ [illegible] ان سب لوگون کو جو [illegible] پاس موجود ہین [illegible]
اپنی شادی کا پیغام دیا سب نے میرے سیاہ رنگ [illegible] کی وجہ سے مجھکو رد کر دیا حالانکہ میں [illegible] قوم بنی سلیم کا شریف النسب ہی ہون آپ نے عمرو
بن وہب کے پاس بھیج دیا [illegible] شخص جسے پاس آپ نے [illegible] تھے [illegible] اور [illegible]
[illegible] رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] لڑکی کی شادی [illegible] جسکے پاس آپ نے [illegible] جوان [illegible]
آپ کے حکم کی تعمیل کی [illegible] ان لوگون نے [illegible] رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] شادی کر دی [illegible]
[illegible] اپنے [illegible] میری شادی [illegible]
تو مین بھی اپنے نفس کے واسطے [illegible] کو پسند کرتی ہون جسکو خدا و رسول خدا نے پسند کیا [illegible]
[illegible] رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
[illegible] مین نے [illegible] شادی کر دی [illegible] اپنی بیوی کے پاس [illegible]
آپ سے [illegible] اپنی بیوی کیواسطے سامان [illegible] خرید رہا تھا کہ [illegible]
کی خوشخبری ہو [illegible] انھون نے تلوار اور نیزہ اور گھوڑا خریدا اور عمامہ [illegible] اور مہاجرین سے جا ملے انمین سے کسی نے انکو نہیں پہچانا [illegible]
[illegible] آپ نے بھی [illegible] گھوڑے پر سوار برابر لڑتے رہے یہانتک کہ انکا گھوڑا تھک کر کھڑا ہو گیا انھون نے پیدل لڑنا شروع کر دیا [illegible] آستینین
جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] ہاتھ کی سیاہی دیکھی انکو پہچان لیا اور فرمایا سعد ہین سعد یہ برابر لڑتے رہے یہانتک کہ لوگون نے کہا کہ سعد گر گئے [illegible]
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس آئے اور سعد کا سر اپنی گود مین رکھ لیا اور انکے ہتھیار اور گھوڑا انکی بیوی کے پاس بھیجدیا اور فرمایا [illegible] لوگون سے
کہدو کہ خدا نے اسکی شادی تمھاری لڑکی سے بہتر کے ساتھ کر دی [illegible] یہ انکی میراث ہے یہ قصہ جلیبیب کے قصہ سے بہت مشابہ ہے جو اوپر گذر چکا ہے انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن اطول جہنی۔ یہ سعد اطول بن عبداللہ بن خالد بن واہب بن غیاث بن عبداللہ بن سعیہ بن عدی بن عوف بن غطفان بن قیس بن جہنیہ کے بیٹے ہین خلیفہ بن خیاط نے انکا نسب اسیطرح بیان کیا ہی انکی کنیت ابو مطرف تھی اور بصرہ مین رہتے تھے ابو نضرہ انسے روایت کرتے ہین۔ ہمین ابو الفضل بن ابی الحسن بن ابی عبداللہ فقیہ نے اپنی سند سے ابو یعلیٰ احمد بن علی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عبدالاعلی بن حماد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین حماد بن سلمہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو جعفر عبدالملک نے ابو نضرہ سے انھون نے سعد بن اطول سے روایت کرکے خبر دی کہ ان کے بھائی تین سو درہم اور عیال چھوڑ کر مرے مین نے چاہا کہ ان درہمون کو انکے عیال پر خرچ کرون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمھارا بھائی اپنے دین کے عوض مین قید ہے اسکی طرف سے ادا کر دو انھون نے ادا کر دیا اور کہا کہ مین نے اسکی طرف سے ادا کر دیا ہے مگر ایک عورت نے دو دینارون کا دعوی کیا ہی اور اسکے پاس گواہ نہین ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکو دیدو وہ سچی ہی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا سعد رضی اللہ عنہ)

انصاری انس بن مالک نے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب تبوک سے آئے سعد انصاری آپکا استقبال کرنے گئے حضرت نے انسے مصافحہ کیا اور پوچھا کہ تمھارے ہاتھوں کو کسنے باندھدیا (یعنی جہاد میں کیوں نہ گئے) انھوں نے جوابدیا یا رسول اللہ میں پھاوڑا چلاتا ہوں محنت مزدوری کرتا ہوں تب اپنے گھر والوں کو کھانے کو دیتا ہوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا ہاتھ چوم لیا اور فرمایا یہ ایسا ہاتھ ہے جسکو آگ نہ چھوئیگی ابو موسی نے اسکو بیان کیا ہے اور لکھا ہے کہ انصار میں سعد نام بہت ہیں مگر دوسری روایت میں انکا نسب سعد بن معاذ بیان کیا ہے اور اپنی سند سے انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد بن معاذ سے مصافحہ کیا اور فرمایا کہ یہ ہاتھ ایسا ہے کہ جسکو کبھی آگ نہ چھوئیگی اور ابو موسی نے کہا ہے کہ اگر یہ روایت محفوظ ہے تو شاید یہ سعد بن معاذ دوسرے شخص ہیں جو مشہور سعد خزرجی کے سوا ہیں کیونکہ وہ واقعہ تبوک سے پیشتر فوت ہو چکے تھے۔ میں کہتا ہوں ابو موسی نے اسیطرح بیان کیا ہے کہ شاید خزرجی کے سوا ہیں یہ وہم ہے کیونکہ سعد بن معاذ جو سنہ ۵ھ میں فوت ہوئے تھے وہ اسی خاندان بنی عبدالاشہل سے تھے اور غزوہ خندق میں زخمی ہوئے تھے اور بنو قریظہ میں حکم دینے کے بعد انتقال کیا تھا انکے اوسی ہونے میں کچھ شبہ نہیں ہے انکا قول ہے کہ انکی وفات تبوک سے پہلے ہوئی تھی صحیح ہے لیکن یہ روایت جسمیں سعد بن معاذ کا ذکر ہے اسمیں تبوک کا ذکر نہیں ہے پس اگر روایت صحیح ہو تو شاید انکی شہادت کے قبل کا واقعہ ہو۔ علاوہ اسکے مجھے نہیں معلوم سعد بن معاذ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کسی غزوہ میں گئے ہوں یا لوگ کبھی پیچھے رہے ہوں بلکہ صرف سعد بن عبادہ کے بارے میں اختلاف ہے کہ بدر میں شہید ہوئے تھے یا نہیں واللہ اعلم علاوہ اسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے جو لوگ انصار وغیرہم سے پیچھے رہ گئے تھے وہ لوگ مشہور ہیں اُنمیں سعد نہیں ہیں اور جو شخص پیچھے رہ گیا ہو وہ اسقدر عزت کا مستحق نہ تھا کیونکہ آپ اسکا ہاتھ چومتے اور مصافحہ کرتے

(سیدنا سعد رضی اللہ عنہ)

ابن ایاس بدری انصاری تھے۔ اسحاق بن ایاس بن سعد بن ابی وقاص نے روایت کی ہے کہ اُنھوں نے کہا میرے نانا نے مجھسے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے سعد بن ایاس انصاری بدری نے بیان کیا اُنھوں نے کہا کہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھا آپنے عباس بن عبدالمطلب سے فرمایا کہ اے میرے چچا جب کل صبح ہو تو تم اور تمھارے بیٹے دور نہ جاؤ جب صبح ہوئی آپ سویرے اُن لوگوں کے پاس گئے اور پوچھا تم لوگوں نے کس حال میں صبح کی اُن لوگوں نے جوابدیا ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہوں خیر خوبی سے ہمنے صبح کی آپ نے فرمایا ایک دوسرے سے قریب ہو جاؤ جب قریب ہو گئے آپنے اپنی چادر ان لوگوں پر پھیلادی پھر فرمایا اے خدا یہ لوگ میرے اہلبیت ہیں تو انکو آگ سے اسیطرح چھپالے جسطرح میں نے انکو چھپا لیا ہے اور در و دیوار نے اسپر آمین آمین کہی اس حدیث کی سند میں اختلاف ہے چند وجہوں سے مروی ہے اسکو کرمی نے عبداللہ بن عثمان بن اسحاق بن سعد بن ابی وقاص سے روایت کیا ہے کہتے تھے مجھسے میرے نانا مالک بن حمزہ بن ابی اسید انصاری خزرجی نے بیان کیا ہے انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے

(سیدنا سعد رضی اللہ عنہ)

ابن اباس - انکی کنیت ابو عمر ہو (خاندان بنو شیبان بن ثعلبہ بن عکابہ بن صعب بن بکر بن وائل سے تھے اسلئے یہ بکری شیبانی ہیں) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا ہو مگر آپ سے کوئی حدیث نہیں سُنی ابن مسعود کے ساتھ رہتے تھے اور انھیں کے شاگرد مشہور تھے اور انھیں سے سماع حدیث بہت کیا ہے سعد سے مروی ہو کہ انھون نے کہا کہ مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر سُنی ہین (اسوقت کاظمہ مین اپنے گھر کے اونٹ چرا رہا تھا لوگون نے بیان کیا کہ تہامہ مین ایک نبی نکلے ہین - سعد نے بیان کیا ہو کہ مین چالیس برس کی عمر مین جنگ قادسیہ مین شریک ہوا تھا سنہ ۹۹ھ مین اکسو برس کے ہو کر انتقال کیا کوفہ مین رہتے تھے انکے گھر والون مین سے ایک جماعت نے انسے روایت کی ہو انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن بحیر اور بعض لوگون نے کہا ہو کہ بحیر معاویہ بن قحافہ بن نفیل بن سدوس بن عبد مناف بن ابی اسامہ بن سحمہ بن سعد بن عبد اللہ بن قداد بن معاویہ بن زید بن غوث بن انمار بن اراش کے بیٹے تھے بجلی سحمی انصار کے حلیف ہین ابن حبتہ کے نام سے مشہور تھے حبتہ انکی والدہ کا نام تھا جو مالک بن عمرو بن عوف کی بیٹی تھین - حرام بن عثمان نے محمد بن عبد الرحمن سے انھون نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد بن حبتہ کیطرف غزوۂ خندق کے دن دیکھا اور انھون نے خوب سختی سے جہاد کیا (اسوقت یہ کم سن تھے) انکو آپ نے بلایا اور پوچھا اے جوانمرد تم کون ہو انھون نے جواب دیا کہ سعد بن حبتہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا انکو نیک بخت کرے تم مجھسے قریب ہو جاؤ سعد آپ سے نزدیک ہو گئے آپ نے سعد کے سر پر ہاتھ پھیرا ابو قتادہ بن ثابت بن ابی قتادہ انصاری نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہو کہ ابو قتادہ نے کہا کہ جب مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جانور تلاش کرنے نکلا مسعدہ سے میری ملاقات ہوئی مینے اسکو ایسی مار ماری کہ وہ سست ہو گیا اور سعد بن حبتہ نے اسکو پایا انھون نے اسکو مارا کہ وہ گر گیا یہ سعد بن حبتہ قاضی ابو یوسف کے دادا ہین کیونکہ ابو یوسف کا نام یعقوب تھا وہ ابراہیم بن حبیب بن خنیس بن سعد بن حبتہ کے بیٹے ہین اور خنیس ابو یوسف کے دادا ہین جو کوفہ مین صاحب جہار سوج خنیس کے لقب سے مشہور تھے (جہار سوج جہار سو کا معرب ہو یہ کوفہ مین ایک مقام کا نام تھا جو چورا ہا تھا اور چارون طرف راستے نکلے تھے خنیس اسی کے پاس رہتے تھے اسوجہ سے انکا یہ نام پڑ گیا) اسکو ابن کلبی نے بیان کیا ہو انکی والدہ حبتہ صحابیہ تھین جو انکو لیکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی تھین آپ نے انکو برکت کی دعا دی اور انکے سر پر مسح کیا - احد کے دن یہ خورد سال سمجھے گئے تھے اسوجہ سے شریک بدر نہین ہوے انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہو

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے غلام اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم تھے بصرہ مین رہتے تھے ہمین ابو الفضل منصور بن ابی الحسن طبری نے اپنی سند سے ابو یعلی احمد بن علی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن مثنی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابو داؤد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو عامر صالح بن رستم خزاز نے حسن سے انھون نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے غلام سعد سے انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے

روایت کرکے خبر دی کہ آپ نے ابوبکر سے فرمایا کہ سعد جو ابوبکر کے غلام تھے انکی خدمت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اچھی معلوم ہوتی تھی کو آزاد کردو۔ ابوبکر نے کہا کہ ہمارے پاس انکے سوا اور کوئی (غلام) نہیں ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سعد کو آزاد کردو۔ آدمی تمھارے انکار کرینگے (یعنی اگر تم آزاد نہ کروگے تو لوگ تم کو برا کہینگے اور تم سے انکار کرینگے) حسن نے سعد سے روایت کی ہے کہ سعد نے کہا کہ ایک آدمی نے صفوان بن معطل کی شکایت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کی اور کہا کہ صفوان نے میری ہجو کی ہے (صفوان شاعر تھے) آپ نے فرمایا کہ صفوان کو چھوڑ دو کیونکہ وہ پاکیزہ دل اور خراب زبان ہیں۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن تمیم سکونی۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ اشعری ہیں۔ انکی کنیت ابو بلال تھی دمشق کی مسجد کے امام اور واعظ تھے انکے بیٹے بلال نے انسے بہت سی حدیثیں روایت کی ہیں۔ ہمیں یحییٰ بن محمود بن سعد نے اپنی سند سے ابوبکر بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہشام بن عمار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں صدقہ بن خالد نے عمرو بن شراحیل سے انھوں نے بلال بن سعد بن تمیم سکونی سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کرکے خبر دی انھوں نے کہا کہ میں نے پوچھا کہ آپکی امت میں کون بہتر ہیں آپنے جواب دیا کہ میں اور میرے زمانے کے لوگ میں نے پوچھا کہ یارسول اللہ پھر کون آپنے جواب دیا کہ دوسرا قرن میں نے پوچھا کہ یارسول اللہ پھر کون آپنے جواب دیا کہ پھر تیسرا قرن میں نے پوچھا کہ یارسول اللہ پھر کون آپنے جواب دیا کہ پھر ایسے لوگ ہونگے جو بے گواہی طلب کیے گواہی دینگے اور بغیر قسم لینے کے قسم کھائینگے اور امانت میں خیانت کرینگے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن حماز بن مالک انصاری بنو ساعدہ کے حلیف تھے اور کعب بن حماز کے بھائی تھے احد اور اسکے بعد کے معرکوں میں شریک ہوئے اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے بعض لوگوں نے حماز میم اور آخر میں زا کے ساتھ روایت کیا ہے اور ابن کلبی نے حمان حا مکسورہ اور نون کے ساتھ بیان کیا ہے سعد حمان بن ثعلبہ بن خزیمہ بن عمرو بن سعد بن ذبیان بن رشدان بن قیس بن جہینہ کے بیٹے ہیں۔ اور طبری نے کہا ہے کہ حارج اور را کے ساتھ ہے۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن جنادہ عطیہ کے والد ہیں عوف بن ثعلبہ بن سعد بن ذبیان کے خاندان سے تھے۔ محمد بن حسن بن عطیہ نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا عطیہ سے انھوں نے اپنے والد سعد بن جنادہ سے روایت کی انھوں نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی چیز خدا کے نزدیک بندۂ مومن سے بزرگ نہیں ہے اگر خدا پر قسم کھائے تو خدا اسکو پورا کردے اور یونس بن نفیع نے سعد بن جنادہ سے روایت کی ہے انھوں نے کہا کہ میں ان لوگوں میں پہلا شخص ہوں جو طائف سے آکر مسلمان ہوئے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

جہنی سنان بن سعد کے والد ہین انسے انکے بیٹے سنان نے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ امام دعا کرتے وقت اپنے کو خاص نکرے بلکہ قوم کو بھی اس دعا مین شامل کرلے انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہو اور بیان کیا کہ انکی سند حدیث مجروح ہو

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن صمتہ انکا نسب انکے والد کے نام مین گذر چکا ہو انصاری خزرجی ہین قبیلہ بنی نجار سے ہین یہ اور انکے والد دونون صحابی تھے یہ سعد جنگ صفین مین حضرت علیؓ کے ہمراہ شریک تھے اور اسی جنگ مین شہید ہوے جہیم بن حارث بن صمتہ کے بھائی تھے انکا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن حارثہ بن لوذان بن عبدود بن زید بن ثعلبہ بن خزرج بن ساعدہ ابوعمر نے انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہو اور کہا ہو کہ یہ غزوہ احد اور نیز اسکے بعد کے غزوات مین شریک تھے جنگ یمامہ مین شہید ہوے ابن مندہ نے یونس بن بکیر سے انھون نے ابن اسحاق سے اُن مسلمانون کے نام مین جو انصار کے خاندان بنی حارث بن خزرج سے یمامہ مین شہید ہوے سعد بن حارثہ بن لوذان بن عبدود کا نام بھی روایت کیا ہو اور ابونعیم نے ابرہیم بن سعد سے انھون نے ابن اسحاق سے اُن انصار کے نامون مین جو بنی سالم بن عوف سے یمامہ مین شہید ہوے سعد بن حارثہ بن لوذان بن عبدود بن کا نام بھی روایت کیا ہے الغرض علماے نسب نے انکے نسب بیان کرنے مین اختلاف کیا ہو جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو۔ اور ابن مندہ و ابونعیم نے بجاے حارثہ کے جاریہ کہا ہو اور ابوعمر نے حارثہ لکھا ہو ابن مندہ نے حارثہ کا تذکرہ دو جگہ بیان کیا ہو اور دونون جگہ ایک ہی عبارت ہو غالبًا وہ بھول گئے ہون ورنہ یہ بات کوئی ایسی نہین ہو کہ پوشیدہ رہجاتی۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن حبان بلوی انصار کے حلیف ہین طبرانی نے انکا ذکر کیا ہو اور ابن شاہین نے انکے ذکر مین کہا ہو کہ سعد بن حجاز بن مالک بن ثعلبہ کعب بن حجاز کے بھائی تھے اور جنگ احد مین شریک تھے یمامہ کے دن شہید ہوگئے اور انکے بھائی غزوہ بدر مین شریک تھے ابوموسی نے اپنی سند کو عروہ تک پہونچا کر عروہ سے نقل کیا ہو کہ وہ کہتے تھے جو انصار جنگ یمامہ مین خاندان بنی ساعدہ سے شہید ہوے انمین سعد بن حبان بھی تھے اور وہ انصار کے حلیف تھے قبیلہ بلی سے تھے اور ابوموسی نے اسیطرح طبرانی سے روایت کیا ہو کہ سعد بن حجاز انصاری ہین اور یہ بھی کہا ہو کہ ابن مندہ نے سعد بن حجاز لکھا ہو اور کہا ہو کہ سعد کے نسب کو جسطرح ابن شاہین نے ذکر کیا ہو مین اسکو صحیح سمجھتا ہون واللہ اعلم مین کہتا ہون کہ یہ ابوموسی کا قول ہو اور اس مین شک نہین ہو کہ ابوموسی کے قول حبان مین ناقل کی غلطی ہو اور صحیح وہ ہو جو سعد بن حجاز کے بیان مین ذکر کیا گیا اور ہمنے اختلاف علما کو اس جگہ بیان کردیا ہو اور یہ بھی ظاہر کردیا ہو کہ کسی نے انکو حبان نہین کہا اور ابن مندہ نے انکا ذکر اسی جگہ (سعد بن حجاز کے تذکرہ مین) لکھا ہو اور اگر ابوموسی وہان پر انکا ذکر کرتے تو بہت اچھا ہوتا اور ہم اگر انکے ذکر کو چھوڑ دیتے تو لوگ ہمکو گمان ہوتا کہ ہمنے ایک تذکرہ بوجہ بھولجانے کے چھوڑ دیا یا اُس تذکرہ سے ہمکو آگاہی تھی لیکن عروہ بن زبیر اُن لوگون کے نام کہ متعلق غزوون کے ہین کہ یا شہید ہوگئے تمام اہل سیر کی روایت کے سخت مخالف ہو مین نہین جانتا یہ کیا بات ہو مگر جب یہ کیفیت ہو اس روایت کا اعتبار نہین ہوسکتا اور ان راویون مین سے ایک روایت مین سعد کے والد کا نام جبکر ہوی ہے واللہ اعلم

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن حیان بن منقذ بیعۃ الرضوان میں اپنے بھائی واسع کے ہمراہ شریک ہوئے اور احد کے دن شہید ہوئے انکو ابن باغ نے عدوی سے نقل کرکے بیان کیا ہے اور اسمین اعتراض ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن حرہ - ابو بکر بن ابو علی نے انکا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ علی بن سعید نے انکو افراد میں بیان کیا ہے محمد بن عجلان نے سعید بن ابی سعید مقبری سے انھوں نے سعد بن حرہ سے روایت کی ہے انھوں نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی وضو کرے پھر مسجد کے ارادے سے نکلے تو چاہیے کہ اپنی انگلیوں کو ایک دوسرے میں نہ ڈالے کیونکہ وہ نماز میں ہے یہ حدیث ابن عجلان سے مشہور ہے جسکو وہ سعید سے وہ کعب بن عجرہ سے روایت کرتے ہیں اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ وہ سعید سے وہ ایک آدمی سے وہ کعب سے روایت کرتے ہیں اس قول میں سعید اور کعب کے درمیان ایک راوی درمیان میں نکلتا ہے اور بعض لوگوں نے اسمین تصحیف کی اور انکو حرہ سے موسوم کیا انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے اور چونکہ انکی تصحیف معلوم ہو گئی اسلیے انکا چھوڑنا مناسب ہے

(سیدنا) سعید (رضی اللہ عنہ)

ابن خارجہ انصاری زید بن خارجہ کے بھائی ہیں یہ اور انکے والد جنگ احد میں شہید ہوئے تھے یہ وہی ہیں جنھوں نے مرنے کے بعد بات کی تھی ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور ان دونوں نے نعمان بن بشیر کی روایت کو وہ حدیث زید بن خارجہ کے وفات کے بعد کلام کرنے کی بابت روایت کی ہے نعمان نے کہا ہے کہ انکے باپ اور بھائی سعد بن خارجہ احد کے دن شہید ہوئے اور زید کے بات کرنے کی حدیث انکے ترجمہ میں بیان ہو چکی ہے۔

(سیدنا) سعید (رضی اللہ عنہ)

ابن خلیفہ انصاری یہ سعد خلیفہ بن اشرف بن ابی خزیمہ بن ثعلبہ بن طریف بن خزرج بن ساعدہ کے بیٹے ہیں انصاری ساعدی ہیں احد میں شریک تھے۔ انکی ایک لڑکی عزیہ نامے تھیں ابن قداح نے بیان کیا کہ قادسیہ میں سعد بن ابی وقاص کے ہمراہ شہید ہوئے۔ ابو موسی نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن خولہ بنو مالک بن حسل بن عامر بن لوی سے ہیں اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ انکے حلیف تھے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ابن ابی رہم بن عبد العزی عامری کے غلام تھے۔ ابن ہشام نے کہا ہے کہ یہ اہل یمن کے حلیف اور فارس کے رہنے والے عجمی تھے سابقین اسلام اور دوبارہ حبشہ کیطرف ہجرت کرنے والوں میں سے ہیں ابن اسحق اور موسی بن عقبہ اور سلیمان تیمی نے انکو اہل بدر میں بیان کیا ہے۔ یہ سبیعہ اسلمیہ کے شوہر تھے حجۃ الوداع میں بیوی کو چھوڑ کر مر گئے جن سے سعد کی وفات کے بعد بلبال پیدا ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی بیوی سے فرمایا کہ تم عدت سے گذر چکیں جس سے تمہارا جی چاہے نکاح کر لو سعد بن خولہ کے مکہ میں حجۃ الوداع کے سال فوت ہونے میں کسی نے اختلاف نہیں کیا بجز طبری کے کہ انھوں نے لکھا ہے کہ سعد سنہ میں فوت ہوئے پہلا قول صحیح ہے ہمیں ابو اسحق ابراہیم بن محمد فقیہ وغیرہ نے اپنی سندوں سے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الفرج کرخی نے اپنی سند سے ابو عیسی محمد بن عیسی سلمی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سفیان نے زہری سے انھوں نے عامر بن سعد بن ابی وقاص سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کرکے خبر دی انھوں نے کہا کہ میں فتح مکہ کے سال بیمار ہوا کہ موت کے قریب ہو گیا پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کو آئے میں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ میرے پاس بہت سا مال ہے اور میرا وارث سوائے ایک لڑکی کے اور کوئی نہیں ہے تو کیا میں اپنے کل مال کی وصیت کر دوں اور حدیث کو بیان کیا یہانتک کہ انھوں نے بیان کیا کہ میں نے پوچھا کہ میں ہجرت سے پیچھے رہ جاؤں آپ نے جواب دیا

اگر تم میرے بعد پیچھے رہکر جو عمل خدا کی خوشنودی کیواسطے کروگے اس سے بلندی اور مرتبے مین بڑھتے رہوگے یا الٰہی میرے اصحاب کی ہجرت کو پورا کر دے اور انکو
اُلٹے پیرون نہ پھیر سعد نے کوئی اولاد نہین چھوڑی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی

(سیدنا سعد رضی اللہ عنہ)

ابن خولی عامر بن لوی کے خاندان سے تھے۔۔ یہ جعفر بن ابی طالب کے ہمراہ حبشہ کی دوسری ہجرت مین گئے تھے انکے اور انکے ساتھیون کے حق مین آیت
نازل ہوئی تھی ولا تطرد الذین یدعون ربہم بالغداۃ والعشی آخر آیت تک یعنی ان لوگون کو نہ ہنکاؤ جو صبح و شام اپنے رب کو پکارتے ہین اسکو ابن مندہ اور ابو نعیم نے
بیان کیا ہی اور ابو عمر نے بیان کیا ہی کہ سعد بن خولی مہاجرین مین سے ہین اور سعد بن ابراہیم نے ابن اسحق سے بنو عامر بن لوی کے شرکاء بدر کو نقل کرتے ہوئے لکھا ہی
کہ سعد بن خولی یعنی بنو عامر کے حلیف (شریک بدر ہوے) انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی اور ابو نعیم نے لکھا ہی کہ سعد بن خولی وہی سعد بن خولہ ہین جنکا بیان اوپر گذر الو
بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے انکو الگ عنوان مین بیان کیا ہی اور ابو موسی نے انکا ذکر کیا ہی کہ سعد خولی کے غلام تھے اسکو طبرانی نے بیان کیا ہی اور انھون نے عروہ سے
بدریون کے بیان مین روایت کی ہی کہ سعد خولی عامری کے غلام تھے اور ابن مندہ نے سعد بن خولہ اور سعد بن خولی کو دو عنوان مین بیان کیا ہی اور دونون کا نسب عامر بن لوی تک بیان کیا ہی اور ان
بیانات مختلفہ کو ایک دوسرے سے خلط ملط ہوگئے ہین اور اس اختلاف کی صحت کو خوب جانتا ہی مین کہتا ہون کہ حق ابو نعیم کے ساتھ ہی اور یہ دونون ایک شخص ہین مجھے
نہین معلوم کہ ان لوگون نے اسکو دو جگہ کیون بیان کیا الا یہ کہ انکی عادت اس قسم کے تعدد یعنی نسب وغیرہ مین یہ ہی کہ اختلافات کو قبول کرتے ہین اسطرح بیان کیا گیا ہی تنہا
کر دیتے تھے پس اگر ابن مندہ اور ابو عمر نے انکو دو شخص خیال کیا تو ایک نادر بات ہی کیونکہ دونون کا ایک ہونا ظاہر تھا لیکن ابو موسی کا کہنا کہ یہ بیانات مختلف اور خلط ملط
ہین اسکی کچھ نہین ہی وجہ یہ ہی کہ کوئی اختلاف اور اختلاط نہین ہی بلکہ وہ سعد بن خولہ ہین اور عروہ سے جو سعد بن خولی منقول ہی وہ اور سعد بن خولہ ایک ہی اور ہم بیان
کر چکے ہین کہ جو روایت عروہ سے منقول ہی وہ تمام اقوال کے مخالف ہی اور دوسرون کی روایت پر اعتماد کرنا مناسب ہی واللہ اعلم۔

(سیدنا سعد رضی اللہ عنہ)

ابن خولی حاطب بن ابی بلتعہ کے غلام تھے یہ سعد خاندان مذحج سے تھے اور غلامی کے دام مین گرفتار ہوگئے تھے اسکو ابو معشر نے بیان کیا ہی اور بعض لوگون نے
بیان کیا ہی کہ وہ فارسی تھے بدر مین شریک ہوے ابن ہشام نے بیان کیا ہی کہ وہ قبیلہ کلب سے تھے اور دوسرون نے انکی موافقت کی ہی اس بات مین کسی کا اختلاف
نہین ہی کہ یہ اور انکے آقا حاطب بدر مین شریک ہوے تھے ہمین عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک ابن اسحق سے بنو اسد بن عبد العزی بن
قصی کے شرکاء بدر کے بیان مین روایت کرکے خبر دی کہ بنو اسد کے حلیف حاطب بن ابی بلتعہ اور انکے غلام سعد (شریک بدر ہوے) سعد غزوۂ احد مین شہید ہوے اور حضرت
عمر رضی اللہ عنہ نے انکے بیٹے عبد اللہ کیواسطے انصار مین حصہ مقرر کیا تھا اسمعیل بن خالد نے سعد سے روایت کی ہی پس اگر سعد احد مین شہید ہوگئے تو اسمعیل کی روایت
مرسل ہوگی اور جابر بن عبد اللہ نے بھی انسے روایت کی ہی یہ ابو عمر کا کلام تھا ابن مندہ اور ابو نعیم نے سعد کے نسب اور ولاء اور شرکت بدر کے متعلق اسیطرح بیان کیا ہی عروہ
اور موسی بن عقبہ اور ابن اسحق سے مروی ہی کہ سعد بدر مین شریک ہوے تھے اور اسماعیل بن ابی خالد سے بروایت سعد حاطب کے غلام کے مروی ہی کہ انھون نے کہا کہ مین نے
کہا یا رسول اللہ حاطب دوزخ مین ہین آپنے فرمایا کہ جو شخص بدر اور بیعت الرضوان مین شریک ہوا ہی وہ دوزخ مین نہ داخل ہوگا ابو نعیم نے کہا ہی مجھے نہین معلوم کہ اسمعیل نے

سعد کو پایا ہی یا نہین واللہ اعلم اس حدیث کو لیث بن سعد نے ابو زبیر سے انھون نے جابر سے روایت کیا ہی کہ حاطب کے غلام نے بیان کیا اور حاطب کے غلام کا نام نہین بیان کیا۔

(سیدنا) **سعد** (رضی اللہ عنہ)

ابن خیثمہ بن حارث بن مالک بن کعب بن نحاط بن کعب بن حارثہ بن غنم بن سلم بن امرء القیس بن مالک بن اوس انصاری اوسی ہین انکی کنیت ابو خیثمہ تھی اور بعض نے ابو عبداللہ بیان کی ہی۔ ابن کلبی و ابن ہشام اور ابو عمر اور ابن مندہ و ابو نعیم وغیرہم نے اسیطرح انکا نسب بیان کیا ہی اور ابن اسحاق نے سعد کو عمرو بن عوف کی اولاد مین لکھا ہی اور ابن اسحاق کے قول کی اور لوگون نے موافقت کی ہی اور ابن اسحاق نے ان لوگون کے نام مین جو بیعت عقبہ مین شریک تھے کہا ہی کہ عمرو بن عوف بن مالک بن اوس کی اولاد مین سے سعد بن خیثمہ بھی تھے سعد کے نسب کو جسطرح پہلے ہم ذکر کر چکے وہ اسیطرح بیان کیا ہی اب پھر ابن اسحاق کا یہ کہنا کہ بیعت عقبہ مین سعد بن خیثمہ جو بنی عمرو بن عوف مین سے تھے موجود تھے میرے نزدیک اسکی وجہ یہ ہی کہ ابن اسحاق نے انکا نسب بنی عمرو کی نسبت مین بیان کیا شاید اسوجہ سے انکو بنی عمرو سے کہدیا ہو کیونکہ انکے سسرال تھے واللہ اعلم۔ یہ سعد بن خیثمہ عقبی بدری ہین بنی عمرو بن عوف کے نقیب تھے ابن اسحاق نے اسکو ذکر کیا ہی جو لوگ غزوۂ بدر مین شہید ہوئے انھین مین یہ بھی تھے طعیمہ بن عدی نے قتل کیا تھا بعض کہتے ہین طعیمہ نے نہین بلکہ عمرو بن عبدود نے قتل کیا تھا پھر حضرت حمزہ نے طعیمہ کو اسی روز مار ڈالا اور عمرو کو حضرت علی نے غزوۂ احزاب مین مار ڈالا انھون نے جسوقت غزوۂ بدر مین جانیکا ارادہ کیا تو انکے والد خیثمہ نے ان سے کہا کہ ہم لوگون مین سے ایک آدمی کو یہان مکان پر ضرور رہنا چاہیے پس مجھے جہاد مین جانے دو اور تم یہین گھر مین رہو سعد نے رہنے سے انکار کیا اور کہا اگر جنت کا معاملہ نہوتا تو مین آپکو اجازت دیدیتا مین اسی جہاد مین اپنی شہادت کی امید رکھتا ہون (اس امر مین طول ہوا آخر قرعہ ڈالنے کی نوبت پہونچی) دونون نے قرعہ ڈالا تو سعد کے نام پر قرعہ آیا اور رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ غزوۂ بدر مین گئے اور وہین شہید ہو گئے انکی کوئی اولاد نہ تھی اور بعض کہتے ہین کہ اولاد تھی اور انکے والد خیثمہ غزوۂ احد مین شہید ہوئے اور ابو نعیم نے کہا ہی کہ بعض کہتے ہین کہ سعد بدر مین نہین شہید ہوئے بلکہ غزوۂ بدر کے بعد رسولخدا کے سب جہادون مین شریک رہے غزوۂ تبوک مین یہ نبی صلعم سے پیچھے رہ گئے تھے پھر جا کر ملے اور بعض لوگ کہتے ہین جو رسولخدا صلعم سے غزوۂ تبوک مین علیحدہ جا کر ملے تھے وہ دوسرے تھے اور یہی قول صحیح ہی جسوقت رسولخدا صلعم مکہ سے ہجرت فرما کر مدینہ منورہ مین تشریف لائے تو سعد بن خیثمہ کے گھر مین قیام فرمایا اور بعض کہتے ہین کہ کلثوم بن ہدم کے مکان مین قیام فرمایا سعد کے مکان کو آپ لوگون سے ملنے کیلئے اپنے بیٹھنے کی جگہ قرار دی اور سعد کا مکان بیت العزاب کے نام سے مشہور تھا اسلیے کہ لوگون کو یہ معلوم ہوا جب آپ بنی نجار کے پاس تشریف لائے اور ابو ایوب انصاری کے گھر مین قیام فرمایا یہ ذکر پہلے ہو چکا ہی اور سعد بن خیثمہ بدر مین شہید ہو گئے تھے اسکو عروہ اور ابن شہاب اور سلیمان نے روایت کیا ہی جنھون نے بیان کیا ہی کہ سعد غزوۂ تبوک مین پیچھے رہ گئے تھے انکے قول کا اعتبار نہین ہی کیونکہ غزوۂ تبوک مین جو پیچھے رہ گئے تھے وہ دوسرے ہین اور یہ دوسرے مالک بن قیس کے نام مین اور باب الکنیت مین انکا ذکر کیا جاویگا۔

(سیدنا) **سعد** (رضی اللہ عنہ)

دوسی ہین انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے انسے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے رسولخدا صلعم سے ایک اعرابی نے قیامت کا وقت پوچھا تو آپنے فرمایا کہ تونے قیامت کیلیے کیا سامان کیا ہی پھر مسجد مین تشریف لے گئے پھر جب تخفیف کیساتھ آپنے نماز ادا کی اور فرمایا کہ جو شخص قیامت کو پوچھتا تھا کہان ہی اور شاید یہ سعد دوسی کا گذر ہوا تو رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ شخص اپنی عمر کو پہونچا یہانتک کہ اپنی پوری عمر اچھی طرح بسر کر سکے تو قیامت کے قریب کسی کو زندہ نہ پائے گا۔ انکا تذکرہ تینون نے کیا ہی۔

(سیدنا) **سعد** (رضی اللہ عنہ)

دوسی ہین ابو ابی علی نے انکا ذکر کرتے وقت کہا کہ ابن مندہ نے انکا تذکرہ نہین لکھا اور انکے نام مین ابن علی نے تصحیف کی ہی کیونکہ وہ سعر ہین اور سعر کے ذکر مین اسی بیانکو دوبارہ لکھا ہی انکا تذکر

ابوموسی نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی ذباب دوسی حجازی ہین ہمکو عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن عبدالوہاب نے اپنی سند کو عبداللہ بن احمد تک پہونچاکر خبردی کہ وہ کہتے تھے۔ ہم کو صفوان بن عیسی نے خبردی وہ کہتے تھے ہم کو حارث بن عبدالرحمن نے خبردی وہ کہتے تھے ہمکو منیر بن عبداللہ نے خبردی انھون نے اپنے والد سے انھون نے سعد بن ابی ذباب سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوکر اسلام لایا اور کہا یا رسول اللہ میری قوم پر مجھکو سردار کر دیجیے تو آنحضرت نے مجھکو سردار کر دیا پھر ابو بکر (رضی اللہ عنہ) نے مجھے اپنے وقت مین عامل بنایا پھر عمر (رضی اللہ عنہ) نے مجھکو عامل کر دیا پھر سعد اپنی قوم اہل سرات کے پاس آئے اور کہا کہ اے میری قوم تم لوگ شہد کی زکوۃ ادا کیا کرو کیونکہ جس مال کی زکوۃ نہ دی جائے وہ مال اچھا نہین ہے قوم نے پوچھا کسقدر زکوۃ دیجائے تو سعد نے کہا دسوان حصہ۔ پھر دسوان حصہ قوم سے لیکر حضرت عمر کے پاس بھیجدیا انھون نے مسلمانون کے صدقہ مین داخل کر دیا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن ذویب سدی نے مصعب بن سعد سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انھون نے بیان کیا کہ جب مکہ فتح ہوتو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سب اہل مکہ کو امن دی مگر عکرمہ بن ابی جہل اور عبداللہ بن خطل اور مقیس بن ضبابہ اور عبداللہ بن سعد بن ابی سرح کو امان نہین دی اور ابن خطل کو حجاب کعبہ مین لٹکتا ہوا دیکھکر سعد بن ذویب اور عمار بن یاسر اسکی طرف دوڑے تو سعد نے عمار سے پہلے پہونچکر کیونکہ عمار سے زیادہ جوان تھے اس کو قتل کر ڈالا اور مقیس بن ضبابہ کو لوگون نے بازار مین دیکھا اور وہین مار ڈالا انکا تذکرہ ابوموسی نے کیا ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی رافع حسن بن سفیان اور طبرانی اور ان دونون کے بعد والون نے انکا ذکر کیا ہے یونس بن بکیر اور حجاج ثقفی نے ابن عیینہ سے انھون نے مجاہد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے سعد بن ابی رافع نے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کیواسطے تشریف لائے اور اپنے دست مبارک کو میرے سینہ پر رکھا یہانتک کہ مینے آپکے دست مبارک کی ٹھنڈک اپنے دل پر محسوس کی پھر آنحضرت نے فرمایا کہ تمہارا دل خراب ہوگیا ہے حارث بن کلدہ طبیب کے پاس جاؤ اور وہ عجوہ مدنی کو مع گٹھلیون کے پیسکر تمھارے سینہ پر ملدے۔ یونس نے اسی طرح انکا نسب بیان کیا ہے اور اس حدیث کو قتیبہ نے سفیان سے انھون نے سعد سے روایت کیا ہے مگر سعد کا نسب نہین بیان کیا۔ اور اسمعیل بن محمد بن سعد بن ابی وقاص نے اپنے والد سے انھون نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے سعد بن ابی رافع بیمار ہوگئے اور حدیث گذشتہ کے مانند پوری حدیث بیان کی انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے مین کہتا ہون۔ کہ بعض علما نے کہا ہے کہ سعد بن ابی وقاص مکہ معظمہ مین بیمار ہوگئے آنحضرت صلعم ان کی عیادت کیواسطے تشریف لائے اور حارث بن کلدہ ثقفی سے فرمایا کہ تم سعد کے مرض کا علاج کرو حارث نے علاج کیا سعد کو شفا حاصل ہوئی واللہ اعلم۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن صحیح بن عدی بن مالک خاندان بنو حجبہ سے تھے یمامہ کی جنگ مین شہید ہوئے اسکو ابن مندہ اور ابو نعیم نے بیان کیا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ صحیح سعد بن ربیع ہے اسکو موسی بن عقبہ نے بھی سعید بن ربیع بیان کیا ہے اور انکا ذکر انشاء اللہ تعالی عنقریب آویگا۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیع بن عمرو بن ابی زہیر بن مالک بن امرئ القیس بن مالک اغر بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج انصاری خزرجی عقبی بدری ہین انصار کے نقیبون مین سے تھے اسکو عروہ اور ابن شہاب و موسی بن عقبہ اور تمام اہل سیر نے بیان کیا ہے کہ یہ اور عبد اللہ بن رواحہ بنو حارث بن خزرج انصاری کے نقیب تھے یہ سعد زمانہ جاہلیت مین لکھنا جانتے تھے لیلتہ العقبہ اولی اور ثانیہ مین شریک تھے اور غزوۂ احد مین شہید ہوئے ہمین ابو الحرم مکی بن ریان بن شبہ مقری نحوی نے اپنی سند سے یحیی بن یحیی سے انھون نے مالک سے انھون نے انس سے انھون نے یحیی بن سعید سے روایت کرکے خبر دی انھون نے کہا کہ غزوۂ احد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون شخص ہے جو مجھے سعد بن ربیع کی خبر لادے ایک آدمی نے کہا کہ مین (خبر لاتا ہون) اور جاکر مقتولین کی لاشون مین گھومنے لگا سعد نے اس شخص سے پوچھا کہ تمہارا کیا حال ہے اس شخص نے جواب دیا کہ مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہاری خبر لینے کیواسطے بھیجا ہے سعد نے کہا کہ آپکے پاس جاکر میرا سلام کہو اور آپکو خبر دو کہ میرے بارہ زخم نیزے کے لگے ہین اور مین نے اپنے مقابلہ کرنے والونکو دوزخمین پہونچا دیا اور اپنی قوم کو خبر دو کہ تمکو خدا کے پاس کوئی عذر نہوگا اگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہوگئے اور تم مین سے کوئی شخص زندہ رہا بعض لوگون نے بیان کیا ہے کہ وہ شخص جو سعد کے پاس خبر لینے گئے تھے ابن ابی کعب تھے۔ اسکو سعید خدری نے بیان کیا ہے اور سعد نے ابی سے کہا کہ اپنی قوم سے کہدو کہ سعد بن ربیع تمسے کہتے ہین کہ خدا سے ڈرو اور اس عہد کو جو تمنے لیلتہ العقبہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تھا اسکو یاد کرو۔ خدا کی قسم اللہ کے نزدیک تمہارا کوئی عذر مقبول نہوگا (اگر کفار) تمہارے نبی تک پہونچ گئے اور تم مین کوئی آنکھ یعنی (کوئی شخص) دیکھتی باقی رہگئی۔ ابی کہتے ہین کہ مین اگئے نہ ہوا تھا کہ سعد کا انتقال ہوگیا اور مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لوٹ کر آیا اور آپکو خبر دی آپنے فرمایا کہ اللہ سعد پر رحم کرے انھون نے زندگی اور موت مین خدا و رسول کی خیرخواہی کی سعد اور خارجہ بن زید بن ابی زہیر دونون ایک ہی قبر مین دفن ہوئے سعد نے دو لڑکیان چھوڑی تھین آپنے ان دونون کو دو ثلث دیے اور یہ آیت فان کن نساء فوق اثنتین فلہن ثلثا ماترک (یعنی اگر میت کا ورثہ) عورتین ہون دو سے زیادہ تو انکے لیے دو ثلث ترکہ کے ہین) اور اسی واقعہ مین یہ آیت نازل ہوئی تھی اور اسی سے اللہ کی مراد معلوم ہوگئی کہ اللہ نے فوق اثنتین سے دو اور دو سے زیادہ کا ارادہ کیا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد اور عبد الرحمن بن عوف کے درمیان مین بھائی چارا کرایا تھا سعد نے عبد الرحمن کے سامنے اپنے اہل اور مال پیش کیا کہ آدھا آدھا بانٹ لین کیونکہ سعد کے دو بیبیان تھین عبد الرحمن نے کہا خدا تمہارے اہل اور مال مین برکت دے تم مجھکو بازار بتادو تاکہ مین اسمین تجارت کرون) انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیع بن عمرو بن عدی۔ انکی کنیت ابو الحارث تھی اور ابن حنظلیہ کے لقب سے مشہور تھے۔ غزوۂ احد مین یہ کم سن تھے (اسوجہ سے شریک جنگ نہوسکے

یہ سعد اور سہل بن حنظلہ بھائی تھے اور یہ دونون انصار بنو حارثہ مین سے ہین بعض لوگون نے بیان کیا ہی کہ سعد بن حنظلہ کے والد عقیب تھے اور دونون کے ایک (اور) بھائی عقبہ (نامی) تھے حنظلہ کو بعض لوگون نے سعد کی پردادی بتایا ہی اور بعض لوگون نے بیان کیا ہی کہ یہ سعد اور سعد کے بھائیونکی والدہ تھین ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے یحیی بن سعید قطان نے عثمان بن غیاث سے انھون نے ابو عثمان نہدی کے (حلقہ درس) کے ایک آدمی سے انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام سعد سے روایت کی کہ مسلمانون کو ایک دن روزہ رکھنے کا حکم دیا گیا ایک آدمی اسی روز کے دن ایک وقت آیا اور اسنے کہا یا رسول اللہ فلان فلان عورتین (روزہ کی وجہ سے) سخت حالت کو پہونچ گئی ہین آپنے دو یا تین مرتبہ اس شخص سے منہ پھیر لیا پھر کہا اچھا اُن دونون عورتون کو بلا لاؤ اور آپ ایک طشت یا ایک بڑا پیالہ لے آئے اور ایک عورت سے کہا کہ قے کر اسنے ہو (یعنی) گوشت اور پیپ اور خون کی قے کی اور دوسری نے (بھی) اسیطرح آپنے کہا اسنے (بھی) قے کی۔ آپنے فرمایا کہ ان دونون عورتون نے حلال چیز وان سے روزہ رکھا اور حرام سے افطار کیا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن زرارہ۔ انصاری تھے۔ انکا نسب انکے بھائی اسعد ابن زرارہ کے بیان مین گذر چکا یہ عمرہ بنت عبدالرحمن بن سعد کے دادا ہین یہ ابو عمر کا کلام تھا ابن مندہ نے اپنی سند سے ابو الرجال محمد بن عبدالرحمن بن سعد بن زرارہ سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سعد سے روایت کی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن اپنے رب سے روایت کرتے ہوے بیان کیا کہ اللہ تعالی اپنے بندے سے کسی نعمت کے یاد کرنیکو اتنا دوست نہین رکھتا ہی جتنا کہ ہدایت الہی (یعنی خدا اور فرشتے اور کتابون اور رسولون پر ایمان لانے اور خیر و شر کی تقدیر پر ایمان لانے) کو یاد کرکے اپنے ذکر کرنیکو پسند کرتا ہی ابو نعیم نے کہا ہی کہ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے اسکو بیان کیا ہی اور انھون نے اس بیان مین وہم کیا ہی اور اسکو ایک عنوان الگ قرار دیدیا ہی اور ابو نعیم نے اسکو عبداللہ بن عمر سے انھون نے اسمعیل بن عبداللہ بن مسعود سے انھون نے زید ابن محمد ابلی سے انھون نے حکم بن عبداللہ سے انھون نے قعقاع بن حکیم سے انھون نے ابو الرجال سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے سعد بن زرارہ سے روایت کی ہی کہ اسیطرح بیان کرکے جیسا کہ اوپر مذکور ہوچکا کہا ہی کہ بعض متاخرین نے اسمین وہم کیا ہی اور اسکا ایک علیحدہ عنوان قرار دیدیا ہی حالانکہ وہ سعد بن زرارہ ہین وہ سعد نہین ہین واللہ اعلم ابو عمر نے انکا ذکر کرنیکے بعد لکھا ہی کہ وہ سعد بن زرارہ کے بھائی ہین ایسا کہنا ٹھیک نہین ہی یعنی جیسا کہ ابو عمر نے ذکر کیا ہی اور وہ سعد ہین ابو عمر نے انکا نسب بیان کرنیکے بعد کہا ہی کہ اسمین اعتراض ہی میرا گمان ہی کہ انھون نے اسلام پایا ہوگا کیونکہ اکثر اہل سیر انکو منافق کہا ہی ابو عمر کے سعد کو ذکر کرنیسے معلوم ہوتا ہی کہ ابن مندہ نے وہم نہین کیا

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن سعد۔ انصاری اشہلی تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو نجد کیطرف بھیجا تھا ابن اسحق نے کہا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد بن زید اشہلی کو نجد کیطرف روانہ کیا تھا سلیمان بن محمود بن مسلمہ نے سعد بن زید بن سعد اشہلی سے روایت کی کہ انھون نے نجرانی تلوار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نذر دی آپنے وہ محمد بن مسلمہ کو عنایت کردی اور فرمایا کہ اس سے خدا کے رستہ مین جہاد کرو اور جب لوگ آپسمین اختلاف کرنے لگین اسکو پتھر پر مارو اور اپنے گھر مین گھس رہو اسکو ابن مندہ نے بیان کیا ہی

ابونعیم نے کہا ہو سعد بن زید بن سعد اشہلی انکو نبی صلعم نے نجد کیطرف بھیجا تھا اور ابونعیم نے یہ بھی کہا ہو کہ بعض متاخرین نے انکا بیان علیحدہ کیا ہو اور وہ سعد جنکا بیان علیحدہ ترجمہ مین لکھا ہو میرے نزدیک ابن مالک اشہلی ہین۔ انکا ذکر اب آویگا واللہ اعلم۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن زید طائی ہین اور بعض نے انکا نام کعب بیان کیا ہو انسے جمیل بن زید طائی نے روایت کی ہو ہمکو عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند کو یونس بن بکیر تک پہونچاکر خبر دی انھون نے ابی یحیی یعنی محمد بن عمر قطان سے اونھون نے جمیل بن زید طائی سے اونھون نے سعد بن طائی سے روایت کی ہو اور بعض انکو انصاری کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت سے جو بنو غفار کے قبیلہ سے تھے نکاح کیا اور اس کے پاس تشریف لاکر کپڑے اتارنے کا حکم دیا جب اس عورت نے کپڑے اتارے تو آنحضرت نے اسکے بدن پر کچھ سفیدی پائی اس سے آپ علیحدہ رہے جب صبح ہوگئی تو آپ نے تمام مہر ادا کردیا اور فرمایا کہ اپنے عزیزون مین چلی جا۔ اور اس حدیث کو عباد بن عوام اور نوح بن ابی مریم نے جمیل سے اونھون نے کعب بن زید سے روایت کی ہو اور یحیی بن یوسف زمی نے ابی معاویہ سے انھون نے جمیل سے انھون نے زید بن کعب سے اس حدیث کو روایت کیا ہو اور بعض نے بیان کیا ہو کہ جمیل نے عبد اللہ بن عمر بن زید کعب سے روایت کی ہو اور کعب عجرہ کے بیٹے ہین چونکہ جمیل کا حافظہ خراب تھا اسوجہ سے انکی سند مین اضطراب ہو اور انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن فاکہ بن یزید بن خلدہ بن عامر۔ انکو ابن اسحاق نے ان لوگون مین ذکر کیا ہو جو کہ غزوہ بدر مین شریک تھے اور کہا ہو سعد بن فاکہ بن یزید بن خلدہ بن عامر بن زریق انصاری خزرجی زرقی ہین انکا تذکرہ ابن مندہ نے اسیطرح بیان کیا ہو اور ابو عمر نے انکا تذکرہ لکھا ہو اور کہا ہو کہ سعد بن یزید فاکہ ہین اور ابونعیم نے انکا ذکر کرکے کہا ہو کہ سعد بن فاکہ بن زید ہین اور بعض نے انکا نام اسعد بیان کیا ہو اور اسعد کا ذکر اول پورا بیان ہوچکا ہو۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن مالک بن عبد بن کعب بن عبد الاشہل انصاری اوسی اشہلی ہین عروہ اور ابن شہاب اور ابن اسحاق نے ان انصار کا نام جو غزوہ بدر مین موجود تھے ذکر کیا ہو بنو عبد الاشہل مین سے سعد بن زید بن مالک بن کعب کو بھی ذکر کیا ہو ابن ابی حبیبہ نے زید بن سعد سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ بیشک جسوقت نبی صلعم کو اپنی وفات کا حال معلوم ہوا تو آپ پرانے کپڑے پہنے ہوے باہر تشریف لائے اور منبر پر بیٹھکر اللہ عزوجل کی حمد وثنا بیان کی اور فرمایا اے لوگون اس قبیلہ انصار مین میرا خیال کرو بیشک یہ انصار ایسی گروہ ہین کہ جنمین مین داخل ہوا۔ اور یہ میری رازدار ہین انکی نیکیونکو قبول کرو اور انکی برائیونکو درگذر کرو اکیلے ابونعیم نے اسکو روایت کیا ہو اور اکیلے واقدی نے بھی کہا ہو کہ یہ سعد بیعت عقبہ مین شریک تھے۔ اور اس بیان مین واقدی تنہا ہین اور واقدی کے علاوہ لوگون نے کہا ہو کہ یہ سعد بدر اور اسکے علاوہ کل غزوات مین رسول خدا صلعم کیساتھ شریک تھے ابو عمر نے سعد بن زید بن مالک اشہلی کے ذکر کے بعد کہا ہو کہ ان دونونکو مین دو طرح شمار کرتا ہون۔ سعد بن زید دو شخص ہین جنکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ قریظہ کے قیدیون کیساتھ نجد کیطرف اسواسطے بھیجا تھا کہ ان قیدیون کے عوض مین گھوڑے اور ہتھیار وہان سے خرید کر لاوین اور یہ وہی سعد ہین کہ جنھون نے مشلل مین انصار کے منارے کو ڈھا دیا تھا سعد بن زید سے ایک حدیث فتنہ کیوقت بیٹھ رہنے مین مروی ہو۔

بیٹھ رہنے کی بابت روایت کی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد اور عمرو بن سراقہ کے درمیان میں بھائی چارہ کیا تھا ابو عمر نے کہا ہے کہ اور سعد بن ربیع انصاری جنہوں
نے قبیلہ غفار کی عورت کا قصہ بیان کیا تھا اور دونوں سے علیحدہ میں علاوہ لشکر ان کی بابت بھی بیان کیا ہے کہ وہ انصاری میں انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے
میں کہتا ہوں کہ جتنے ابو نعیم کا قول سعد بن زید بن سعد کے بیان میں ذکر کیا ہے کہ وہ وہم ہے بلکہ وہ سعد بن زید بن مالک ہیں اور ابو عمر نے ابو نعیم کی موافقت
کی ہے اور انکو وہی شخص بیان کیا ہے کہ جو نجد کی طرف گئے تھے مگر ابو عمر نے انکو دو شخص قرار دیے ہیں اور ہم نے انکا قول اسی تذکرے میں لکھا ہے اور ان سعد کو اور انکو
جنھوں نے فتنہ کی حدیث بیان کی ہے ایک قرار دیا ہے اور ابن مندہ نے مخالفت کی ہے کیونکہ انھوں نے ان سعد کو جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد کی طرف
روانہ کیا تھا سعد بن زید بیان کیا ہے اور یہ کہ یہ سعد وہی ہیں جنھوں نے فتنوں کے وقت بیٹھ رہنے کی حدیث بیان کی ہے اور ابو احمد عسکری نے ابو نعیم اور
ابو عمر کی موافقت کی ہے اور ان سعد کو جنھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تلوار نذر دی تھی اور جنھوں نے فتنہ کی حدیث روایت کی ہے ایک قرار دیا ہے
اور گویا یہی درست ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا) **سعد** (رضی اللہ عنہ)

ابن زید انصاری خاندان بنو عمرو بن عوف سے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں پیدا ہوئے تھے اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت
کی ہے اور عبد الملک بن مروان کے آخری زمانے میں فوت ہوئے انکو محمد بن سعد نے بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **سعد** (رضی اللہ عنہ)

زید کے والد ہیں انکا نسب نہیں بیان کیا گیا ہے ابراہیم بن اسماعیل بن ابی حبیبہ نے زید بن سعد سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کو جب اپنی وفات کی خبر (خدا کی طرف سے) ملی تو آپ اپنے کپڑے پہنے ہوئے نکلے اور منبر پر بیٹھکر خدا کی حمد و ثنا کی پھر فرمایا اے لوگو اس گروہ انصار میں میرا خیال رکھنا کیونکہ
یہ لوگ میری گٹھری اور میرے صندوق ہیں پس ان میں کے اچھوں کو مقبول کرو اور بروں سے درگذر کرو۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے ابو نعیم نے اس حدیث کو
اسی تذکرہ میں لکھا ہے اور سعد بن زید بن مالک کے بیان میں نقل کیا ہے جسکا ذکر اوپر ہو چکا پس میں نہیں جانتا کہ کیوں اسکے واسطے دوسرا بیان مقرر کیا ہے لیکن ابن مندہ
اور ابو نعیم نے اس حدیث کو صرف اسی بیان میں ذکر کیا ہے۔

(سیدنا) **سعد** (رضی اللہ عنہ)

بن سعد ساعدی۔ سہل بن سعد کے بھائی ہیں سہل بن سعد نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے روایت کی ہے کہ آپ نے غزوہ بدر میں سعد بن سعد کا حصہ بھی لگایا تھا۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **سعد** (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی سعد بن سعد بن مری قواقل کے حلیف تھے قواقل انصار کا ایک خاندان ہے غزوہ احد میں شہید ہوئے انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔ قواقل انصار کا ایک قبیلہ ہے
جسکا ذکر کتاب میں متعدد جگہوں پر آیا ہے۔

(سیدنا سعد رضی اللہ عنہ)

ابن سلامہ بن وقش بن زغبہ بن زعوراء بن عبد الاشہل انصاری اوسی اشہلی ہیں سلمہ بن سلامہ بن وقش کے بھائی تھے انکی کنیت ابو نائلہ ہی اور سلکان کے لقب سے مشہور تھے بدر اور اسکے بعد کے مشاہد میں شریک ہوئے اور جسر ابو عبید کے دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اوائل خلافت میں شہید ہوئے یہ جسر ملک عراق میں ہی انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہی ابو نعیم نے کہا ہی کہ (انکا نام) صحیح سعد ہے اور اسکا بیان اوپر ہو چکا ابو عمر اور ہشام بن کلبی اور ابن ہشام نے ابن مندہ کی موافقت کی ہی کہ (انکا نام) سعد ہی۔ انکا ذکر سلکان اور کنی کے بیان میں انشاء اللہ تعالی وارد ہوگا۔

(سیدنا سعد رضی اللہ عنہ)

ابن سوید بن قیس انصاری بنو خدرہ سے ہیں۔ ابن کلبی نے بیان کیا ہی کہ یہ سعد سوید بن عبید بن ثعلبہ بن عبد الابجر یعنی خدرہ بن عوف بن حارث بن خزرج کے بیٹے انصاری خزرجی خدری ہیں احد کے دن شہید ہوئے انکا ذکر ابو نعیم اور ابو موسی اور ابو عمر نے کیا ہی مگر ابو نعیم اور ابو موسی نے (صرف) سعد بن سوید کہا ہی کہ سعد بن سعید انصاری ہیں اور دونوں نے ابن شہاب سے روایت کی کہ جو لوگ انصار بنو عوف میں سے احد میں شہید ہوئے انہیں میں سعد بن سوید بھی تھے ابو موسی نے لکھا ہی کہ سلیمان طبرانی نے بیان کیا ہی کہ (سعد بن سوید) بنو حارث بن ابن خزرج سے ہیں اور سب (کا مفاد) ایک ہی اور نسب بیان سیاق جسکو ہمنے اوپر ذکر کیا ہی اسی پر دلالت کرتا ہی۔ اور جسنے عوف بن خزرج بیان کیا ہی اسنے عوف کو انکے دادا خزرج کیطرف منسوب کر دیا ہی اور صحیح یہ ہی کہ عوف حارث بن خزرج کے بیٹے ہیں واللہ اعلم۔

(سیدنا سعد رضی اللہ عنہ)

ابن سہل انصاری ہیں بنو مالک بن کعب بن عبد الاشہل بن حارثہ بن دینار بن نجار قبیلہ خزرج کا ایک خاندان ہی اور یہ عبد الاشہل وہ نہیں ہیں جنکی طرف سعد بن معاذ اشہلی منسوب ہیں بلکہ یہ دوسرے ہیں کیونکہ یہ عبد الاشہل خزرج سے ہیں اور وہ اوس سے اور ان عبد الاشہل کیطرف ایک خاندان منسوب ہوتا ہی اور انکی طرف نسبت منسوب ہوتا ہی اور اس خاندان کی نسبت نجاری یا دیناری یا بنو دینار بن نجار ہوتی ہی جسنے ان دونوں کے نسبوں کو دیکھا ہی اسکے نزدیک ... یہ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ اسکو ابن شہاب اور ابن اسحاق اور ابن کلبی نے بیان کیا ہی انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہی۔

(سیدنا سعد رضی اللہ عنہ)

ابن سہیل انصاری ... خاندان بنو دینار بن نجار سے ہیں اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہی کہ یہ سعد بنو خنساء سے ہیں اسکو ابو نعیم نے بیان کیا ہی اور ابو نعیم نے کہا ہی کہ بعض لوگوں نے (سہیل کا نام) سہل بیان کیا ہی ابن مندہ نے کہا ہی کہ سعد بن سہیل بنو خنساء سے ہیں اور انھی ابن مندہ نے اپنی سند سے ابن لہیعہ سے انھوں نے ابو الاسود محمد بن عبد الرحمن سے انھوں نے عروہ بن زبیر سے روایت کی کہ جو لوگ بدر میں شریک ہوئے تھے (انہیں سے) سعد بن سہیل بن عبد الاشہل بن حارثہ انصاری جو خاندان بنو خنساء بن مبذول سے ہیں بدر میں شریک ہوئے تھے اور ابو نعیم نے اسی کے مثل بیان کیا ہی اور کہا ہی کہ عبد الاشہل حارثہ بن دینار بن نجار کے بیٹے ہیں ابو عمر نے اس تذکرے کو ذکر کیا ہی اور کہا ہی کہ سعد بن عبد الاشہل بن دینار بن نجار کے بیٹے ہیں

در بدر میں شریک ہوئے تھے میں کہتا ہوں کہ اسکو ان دونوں نے اس بیان میں داخل کیا ہے اوپر کے بیان میں ذکر کیا ہے اور یہ ذکر کر چکا ہوں کہ عروہ کی اس روایت میں خطا ہے میں نہیں جانتا اسکا کیا حال ہے کیونکہ یہ عامہ اہل سیر کے مخالف ہے اور نیز عروہ سے جو دو شخص لوگوں نے روایت کی ہے وہ بھی اسکے مخالف ہے اور انھی مختلف تھا موسیٰ میں سے یہ بیان ہے کہ انھوں نے سعد بن سہیل کو بنو خنسا بن مبذول سے قرار دیا ہے اور یہ ایک عجیب و غریب بات ہے کیونکہ بنو خنسا بن مازن بن نجار سے ہیں جنمیں سے منقذ بن عمرو بن عطیہ بن خنسا بن مبذول ہیں جو حبان بن منقذ کے والد تھے اور انھوں نے خنسا بن مبذول کو اس جگہ بنو دینار سے کر دیا پھر ابن مندہ اور ابو نعیم نے اسکو اور اسکے پہلے والے بیان کو دو الگ الگ شخصوں میں کر دیا ہے حالانکہ اور بیان یعنی شرکت بدر دونوں میں ایک ہی ہیں پس میں نہیں جانتا کیوں دونوں بیانوں کو جدا کر دیا علاوہ اسکے ابن مندہ کیطرف سے کچھ عذر ہو سکتا ہے کیونکہ انھوں نے ایک میں سہل اور دوسرے میں سہیل کو ذکر کیا ہے لیکن ابو نعیم نے سہیل کی بابت ذکر کیا ہے کہ بعض لوگوں نے انکو سہل کہا ہے اس سے ظاہر ہو گیا کہ دونوں ایک ہیں اور بعض نے انھی کو سہل اور بعض نے سہیل بیان کیا ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا سعد رضی اللہ عنہ)

ابن ضمیر ضمری ہیں اسکو ابو عمر نے بیان کیا ہے اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے بیان کیا ہے کہ یہ سلمی ہیں انکی کنیت ابو سعد ہے اور بعض لوگوں نے انکی کنیت ابو ضمیر بیان کی ہے انکا شمار اہل مدینہ میں ہے ہمیں ابو جعفر بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انھوں نے محمد بن اسحاق سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے محمد بن جعفر بن زبیر نے بیان کیا انھوں نے کہا کہ میں نے زیاد بن ضمیر بن سعد سلمی سے سنا وہ عروہ بن زبیر سے روایت کر کے بیان کرتے تھے کہ انکے والد اور دادا حنین میں شریک ہوئے اور دونوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے آپ نے ظہر کی نماز پڑھائی پھر ایک درخت کے سایہ کیطرف گئے اور اقرع بن حابس تمیمی اور عیینہ بن حصن فزاری آپکے پاس کھڑے ہو کر عامر بن اضبط کے خون کی بابت جھگڑا کرنے لگے جنکو محلم بن جثامہ کنانی نے قتل کیا تھا عیینہ تو عامر اشجعی کے خون کا مطالبہ کرتے تھے کیونکہ وہ دونوں قیس سے تھے اور اقرع بن حابس محلم کیطرف سے دفع کرتے تھے کیونکہ یہ دونوں قبیلہ خندف سے تھے اور یہ اقرع خندف کے سردار تھے حدیث آخر تک بیان کیا انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے ابو عمر نے کہا ہے کہ سعد اور انکے والد دونوں صحابی تھے۔

(سیدنا سعد رضی اللہ عنہ)

ظفری خاندان بنو ظفر سے ہیں جو اوس کا ایک بطن ہے انسے عبدالرحمن بن حرملہ نے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپنے داغنے سے منع کیا اور فرمایا کہ میں حمیم (حمیم گرم پانی) کو ناپسند کرتا ہوں انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ اور ابو عمر نے کیا ہے اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے کہ ابو عبداللہ ابن مندہ نے سعد بن نعمان ظفری کا تذکرہ لکھا ہے کہ وہ بدر میں شریک ہوئے تھے میں نہیں جانتا کہ آیا یہ سعد وہی ہیں۔ یا اور ہیں۔

(سیدنا سعد رضی اللہ عنہ)

ابن عائذ مؤذن۔ عمار بن یاسر کے غلام تھے اور سعد قرظ کے لقب سے مشہور تھے کیونکہ یہ قرظ (یعنی برگ سلم کہ جس سے دباغت کرتے ہیں) کی

تجارت کرتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے سر پر ہاتھ پھیرا تھا اور انکو برکت کی دعا دی تھی اور مسجد قبا کا موذن قرار دیا تھا اور (حضرت بلال رضی اللہ عنہ) کی عدم موجودگی میں انکی جگہ پر اذان دیتے تھے پھر حضرت بلال نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں انکو اپنا قائم مقام کر دیا۔ جب حضرت ابوبکر (صدیق) و عمر (فاروق) (رضی اللہ عنہما) کی خلافت میں شام کیطرف چلنے لگے تھے اور سعد کی ذریت میں موذنی برابر چلی آئی۔ انکی اولاد نے حدیث روایت کی ہی عبدالرحمن بن سعد بن عمار بن سعد قرظ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے موذن نے اپنے والد سے انھون نے اپنے دادا سے روایت کی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال کو حکم دیا کہ اذان دیتے وقت اپنی انگلیوں کو کانون میں داخل کر لیا کرین اور انھون نے یہ بھی بیان کیا ہی کہ بلال اذان کے کلمات دو دو بار کہا کرتے تھے اور اقامت میں ایک ایک بار۔ ابواحمد عسکری نے بیان کیا ہی کہ سعد قرظ حجاج کے زمانہ تک زندہ رہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **سعد** (رضی اللہ عنہ)

ابن عبادہ بن دلیم بن حارثہ بن ابی حزیمہ ہین اور بعض لوگون نے کہا ہی کہ حارثہ بن حزام بن حزیمہ بن ثعلبہ بن طریف بن خزرج بن ساعدہ بن کعب بن خزرج انصاری ساعدی ہین انکی کنیت ابوثابت یا ابوقیس تھی اور پہلا قول صحیح ہی یہ بنی ساعدہ کے نقیب تھے اسپر سب کا اتفاق ہی اور بیعت عقبہ میں شریک ہوے تھے ابن عقبہ و ابن اسحق نے انکو اہل بدر میں ذکر کیا ہی اور واقدی اور مدائنی اور ابن کلبی نے انکو بدریون میں ذکر کیا ہی یہ سردار اور سخی تھے اور تمام مشاہد میں انصار کا علم انھی کے پاس رہتا تھا اور یہ انصار میں صاحب وجاہت و ریاست تھے انکی سرداری کو انکی قوم تسلیم کرتی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہر دن انکا ایک بڑا پیالہ ثرید اور گوشت سے بھرا ہوا آتا تھا جو ثرید کے ساتھ برابر گھومتا رہتا تھا کہا جاتا ہی کہ اوس و خزرج میں ایسا کوئی گھر نہ تھا جسمین چار شخص پے درپے فیاض ہوں سوا قیس بن سعد بن عبادہ بن دلیم کے اور انکا گھرانا سخاوت میں مشہور تھا ہمین ابواحمد عبدالوہاب بن ابی منصور امین نے اپنی سند سے ابوداود سلیمان بن اشعث تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن مثنی اور ہشام بن مروان معنی نے بیان کیا ابن مثنی نے کہا کہ ہمین ولید بن مسلم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین اوزاعی نے خبر دی انھون نے کہا کہ مین نے یحیی بن ابی کثیر سے سنا وہ کہتے تھے مجھسے محمد بن عبدالرحمن بن اسعد بن زرارہ نے قیس بن سعد سے روایت کرکے بیان کیا انھون نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہماری ملاقات کیواسطے ہمارے گھر مین آئے اور فرمایا السلام علیکم ورحمۃ اللہ قیس نے کہا کہ سعد نے آہستہ سے جواب دیا قیس کہتے ہین کہ مین نے پوچھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اندر آنیکی کیون نہین اجازت دیتے سعد نے جواب دیا کہ اسکو رہنے دو آپ ہمپر زیادہ سلام کرینگے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سلام کرکے واپس ہوئے سعد آپکے پیچھے گئے اور کہا یا رسول اللہ مین آپکے سلام کو سنتا تھا اور آپکو آہستہ سے جواب دیتا تھا تاکہ آپ ہمپر زیادہ سلام کرین۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سعد کے ہمراہ لوٹ آئے سعد نے آپکے نہانے کو کہا آپنے غسل کیا پھر سعد نے آپکو ایک لحاف زعفران یا ورس سے رنگا ہوا دیا آپنے اسکو اوڑھ لیا پھر آپنے اپنے ہاتھ اٹھا کر کہا اے اللہ اپنا درود اور رحمت سعد بن عبادہ کی آل پر نازل کر قیس بن سعد لوگون میں بہت بڑے سخی اور بزرگ تھے

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے (جسکو قیس بن سعد بن عبادہ نے نقل کیا ہے) کہ قیس بن سعد شبش کے گھرانے سے ہین سعد بن عبادہ
اور سعد بن معاذ کی بابت خبر (مشہور) ہے کہ قریش نے رات کے وقت جبل ابو قبیس پر کسی پکارنے والے کو پکارتے سنا ❊ فان یسلم السعدان یصبح محمد
بمکۃ لایخشی خلاف مخالف ❊ راوی کہتا ہے کہ قریش کو گمان ہوا کہ دو سعد سے سعد بن زید مناۃ بن تمیم اور سعد ہذیم قبیلہ قضاعہ کے مراد ہین پھر دوسری
رات کسی کہنے والے کو کہتے سنا ❊ ایا سعد سعد الاوس کن انت ناصرا ❊ ویا سعد سعد الخزرجین الغطارف ❊ اجیبا الی داعی الہدی وتمنیا ❊ علی اللہ فی
الفردوس منیۃ عارف ❊ وان ثواب اللہ للطالب الہدی ❊ جنان من الفردوس ذات زخارف ❊ تب کہا کہ یہ دونون سعد بن معاذ اور سعد بن عبادہ
ہین جب غزوہ خندق کا واقعہ ہوا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عیینہ بن حصن کو مدینہ کی تہائی کھجور دینے کو کہا تھا کہ اپنی قوم غطفان کو لیکر واپس
ہو جائے اور اپنے سعد بن معاذ اور سعد بن عبادہ سے اس بارے مین خاصکر مشورہ لیا ہے ان دونون نے بیان کیا کہ یا رسول اللہ اگر آپکو ایسا کرنیکا حکم
ہوا ہے تو آپ کیجیے اور اگر ایسا نہین ہے تو بخدا ہم انکو سوا تلوار کے اور کچھ نہ دینگے آپ نے فرمایا مجھکو کچھ حکم نہین ہوا ہے یہ تو میری رائے ہے جسکو مین تمسے
بیان کرتا ہون دونون نے جواب دیا کہ یا رسول اللہ ان لوگون نے جاہلیت مین کبھی ہمسے ایسی طمع نہین کی پھر کیونکر آج (ایسا ہو سکتا ہے)
باوجودیکہ خدا نے ہمکو آپکے ذریعہ سے ہدایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان دونون کے جواب سے بہت خوش ہوے۔ فتح مکہ کے دن رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کا نشان سعد بن عبادہ کے پاس تھا سعد اسکو لیے ہوے ابو سفیان کے پاس سے گذرے (ابو سفیان اسوقت مسلمان ہو چکے تھے) اور ان سے
کہا کہ آج لڑائی کا دن ہے آج حرمت حلال ہو جائیگی آج کے دن خدا نے قریش کو ذلیل کیا ہے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انصار کے لشکر مین ہوکر
گذرے ابو سفیان نے آپکو آواز دی یا رسول اللہ آپنے اپنی قوم کے مارنے کا حکم دیا ہے سعد گمان کرتے ہین کہ وہ ہمارے قاتل ہین عثمان اور عبد الرحمن
بن عوف نے کہا یا رسول اللہ ہمکو اندیشہ ہے کہ سعد قریش پر حملہ کرین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو سفیان کو جواب دیا کہ اے ابو سفیان آج رحم کرنیکا دن ہے
آج خدا نے قریش کو حرمت دی اور سعد سے نشان لیکر انکے بیٹے قیس کو دیدیا اور بعض لوگون نے کہا ہے کہ آپنے علم زبیر بن عوام کو عنایت کیا اور بعض لوگ
کہتے ہین کہ آپنے حضرت علی کو حکم دیا تھا انھون نے اسکو لے لیا اور اسکو لیے ہوے مکہ مین داخل ہوے سعد بہت غیرت مند آدمی تھے اور رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے انھی کو اپنے اس قول مین ارادہ کیا ہے کہ سعد غیرت مند آدمی ہین اور مین انسے زیادہ غیرت مند ہون اور اللہ مجھسے زیادہ غیرت مند
ہے اور اللہ کی غیرت اسکے محرمات کے کرنے مین ہے اس حدیث مین قصہ ہے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی تو انکو خلافت کی
خواہش ہوئی اور ثقیفہ بنی ساعدہ مین اپنی بیعت لینیکے واسطے بیٹھے اتنے مین انکے پاس ابو بکرؓ اور عمرؓ آے اور لوگون نے ابو بکر کی بیعت کرلی
اور سعد کو چھوڑدیا سعد نے ابو بکر کی بیعت کی اور نہ عمر کی اور شام کیطرف چلے گئے اور مقام حوران مین اقامت کی یہانتک کہ ۱۵ھ ۱۴ھ اور
۱۱ھ مین انتقال کر گئے اسپر سب مورخون کا اتفاق ہے کہ یہ اپنے نہانے کی جگہ پر مرے ہوے پائے گئے انکا بدن سبز ہو گیا مدینے والون کو
ان کے موت کی خبر نہین ہوئی یہانتک کہ کسی کہنے والے کو کنوئین کے اندر سے کہتے سنتے تھے مگر دیکھتے کسی کو نہ تھے ❊ نحن قتلنا سید الخزرج
سعد بن عبادہ ❊ فرمیناہ بسہمین ❊ فلم نخط فوادہ ❊ جب غلامون نے یہ آواز سنی ڈر گئے اور اس دن کو یاد رکھا تو اسکو وہی دن پایا کہ جسمین سعد

شام مین انتقال کر گئے تھے بعض لوگون کا بیان ہے کہ جس کنوین سے آواز آئی تھی وہ بیر منبہ تھا اور بعض لوگون نے کہا ہے کہ وہ بیر سکن تھا ابن سیرین نے کہا ہے کہ سعد کھڑے ہوے پیشاب کر رہے تھے کہ یکایک تکیہ لگا لیا اور مر گئے انکو قوم جن نے قتل کر ڈالا اور دونون شعر کہے تھے جو اوپر مذکور ہو چکے ہین کہا گیا ہے کہ سعد کی قبر حوران مین جو دمشق کا ایک گاؤن ہے انکا مزار مشہور ہے جسکی زیارت آجتک ہوتی ہے ابن عباس وغیرہ نے انسے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص قرآن سیکھکر پھر اسکو بھولا دے وہ خدا سے کوڑھی ہوکر ملیگا اور جو شخص دس (آدمیون) کا بھی حاکم ہو وہ قیامت کے دن بندھا ہوا آئیگا حتی کہ اسکا عدل اسکو چھوڑا دے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا **سعد** رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ مجہول شخص ہین۔ انسے یعلی بن اشدق نے روایت کی ہے کہ آپ سے لوگون نے آیہ ان الذین ینادونک من وراء الحجرات کی بابت سوال کیا آپ نے جواب دیا کہ وہ بنو تمیم مین سے ایک گروہ ہے اگر وہ لوگ کانے دجال سے سب سے زیادہ سخت مقابلہ کرنے والے نہوتے تو مین ان پر بددعا کرتا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا **سعد** رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو عبداللہ تھی انسے انکے بیٹے عبداللہ نے روایت کی ہے۔ یہ ایک مجہول شخص ہین صرف ابن مندہ نے انکا تذکرہ پہلے ذکر کے لکھنے کے بعد لکھا ہے۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا **سعد** رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو عبداللہ تھی۔ بعض لوگون نے بیان کیا ہے کہ یہ اطول کے بیٹے ہین جنکا ذکر ہم اوپر کر چکے ہین اور بعض لوگون نے کہا ہے کہ یہ دوسرے شخص ہین ابو نعیم نے کہا ہے کہ میرے نزدیک صحیح یہ ہے کہ یہ ابن اطول ہین بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے انکا تذکرہ علیحدہ کیا ہے اور وہی جسکو ابن اطول نے نقل کیا ہو بعینہ انکی روایت سے ذکر کیا ہے۔ واصل بن عبداللہ بن بدر ابو حسین قشیری نے روایت کی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد عبداللہ بن بدر بن واصل بن عبداللہ بن سعد بن خالد قحطانی نے بیان کیا انھون نے کہا کہ عبداللہ بن سعد اپنے اصحاب کیطرف جاتے تھے جب تستر پہنچتے تو وہان (تین دن) ٹھہرتے لوگ انسے کہتے کاش (اور) ٹھہرتے عبداللہ جواب دیتے کہ مین نے اپنے والد سے سنا ہے وہ کہتے تھے کہ ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے غفلت سے منع کیا ہے اور جو شخص خراج کے شہرون مین (تین دن) ٹھہرتا ہے اسنے غفلت کی اسکو اسیطرح ابن مندہ نے بیان کیا ہے اور ابو نعیم نے واصل بن عبداللہ بن بدر سے روایت کی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد عبداللہ بن واصل بن عبداللہ بن سعد اطول نے بیان کیا انھون نے کہا کہ عبداللہ بن سعد اپنے اصحاب کیطرف جاتے تھے اور پہلے کے مثل بیان کیا پس ابو نعیم نے واصل بن عبداللہ ابن اطول کا نسب جسطرح بیان کیا ہے اس سے انھی کا قول صحیح معلوم ہوتا ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا **سعد** رضی اللہ عنہ)

ابن عبد بن قیس بن لقیط بن عامر بن امیہ بن حارث بن فہر قریشی فہری مہاجرین حبشہ سے تھے بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ انکا نام سعید ہے اور سعید کا ذکر اپنی جگہ پر انشاء اللہ تعالی ہوگا ابو عمر نے انکا تذکرہ لکھا ہے -

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن عبید بن نعمان بن قیس بن عمرو بن زید بن امیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس انصاری اوسی تھے عمیر بن سعد کے والد ہیں بدر میں شریک ہوئے اور انکی نسل منقطع ہوگئی اسکو عروہ اور ابن اسحاق نے بیان کیا ہے اور بعض لوگوں نے انکا نام سعید بیان کیا ہے اور انشاء اللہ اسکا ذکر سعید کے بیان میں آویگا اور قاری کے لقب سے مشہور تھے ابن مندہ نے کہا ہے قاری بنو قارہ انصار کی کیطرف منسوب ہے جنگ قادسیہ میں سنہ ۱۶ھ میں بعمر ۶۴ سال شہید ہوئے اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ جنگ قادسیہ کے بعد چند مہینوں تک زندہ رہکر مرے ابن نمیر نے کہا ہے کہ انکی کنیت ابو زید تھی اور یہ ان چار شخصوں میں سے ہیں جنھوں نے انصار میں سے قرآن کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں حفظ کیا تھا انسے عبدالرحمن بن ابی لیلی اور طارق بن شہاب نے روایت کی ہے انکا شمار کوفیین میں ہے سفیان نے قیس بن مسلم سے انھوں نے عبدالرحمن بن ابی لیلے سے روایت کی انھوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی نے ہمارے سامنے خطبہ پڑھا کہ ہم کل دشمن سے ملنے والے ہیں اور ہم شہید ہونگے پس تم ہمسے خون کو نہ دور کرنا اور ہمکو سوائے اس کپڑے کے جو ہمارے اوپر ہو اور کسی میں کفن دینا اسکو شعبہ اور مسعر نے قیس بن مسلم سے انھوں نے طارق بن شہاب سے نقل کیا ہے اور انھوں نے کہا کہ سعد بن عبید نے قادسیہ کے دن ایک خطبہ بیان کیا میں کہتا ہوں کہ ابو عمر نے بیان کیا ہے کہ سعد اہل کوفہ سے ہیں اور ابو عمر اور انکے سوا اور لوگوں نے بیان کیا ہے کہ سعد قادسیہ کے دن شہید ہوگئے تھے حالانکہ کوفہ کی بنیاد قادسیہ و ہلاکت ایران کے بعد ہے لہذا انکے کوفہ کیطرف منسوب ہو سکنے کی کوئی وجہ نہیں ہے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے ابن مندہ کا کہنا کہ سعد خاندان قارہ انصار سے ہیں انکا وہم ہے سعد قارہ میں سے کیونکر ہو سکتے ہیں حالانکہ قبیلہ قارہ دیش بن محلم بن غالب بن عائذ بن یثیع بن ملیح بن ہون بن خزیمہ سے ہیں اور ہون اسد بن خزیمہ کے بھائی ہیں اور یہ سعد قبیلہ انصار سے ہیں پھر کیونکر دونوں متحد ہو سکتے ہیں بلکہ یہ سعد قاری قرات سے ہیں اور (اوپر) مذکور ہو چکا ہے کہ یہ انصار میں سے پہلے شخص ہیں جنھوں نے قرآن کو حفظ کیا اور قبیلہ اوس میں انکے سوا اور کسی نے قرآن کو نہیں حفظ کیا اسکو ابو احمد عسکری نے بیان کیا ہے لیکن میں اسکو مستبعد سمجھتا ہوں کہ یہ قرآن جمع کرنے والے انصار میں سے ہوں کیونکہ اس حدیث کو انس بن مالک روایت کرتے ہیں اور انھیں انس بن مالک نے بیان کیا ہے کہ ابو زید میرے چچاؤں میں سے ہیں اور انس بنو عدی بن نجار قبیلہ خزرج سے ہیں پس کیونکر یہ سعد انس کے چچا ہو سکتے ہیں اوسی ہونے کی حالت میں یہ بالکل ہی مستبعد بات ہے واللہ اعلم -

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

عتبہ بن غزوان کے غلام تھے اپنے آقا عتبہ کے ساتھ بدر میں شریک ہوئے تھے - عطا اور ضحاک نے ابن عباس سے آیۃ لا تطردوا الذین

یہ دونوں ریم بانفرادہ والشی پر یہ دونوں جمع کی تفسیر مین نقل کیا ہی کہ یہ آیت حاطب اور انکے غلام سعد اور حاطب اور انکے غلام سعد کے بارے مین نازل ہوئی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا سعد رضی اللہ عنہ)

ابن عثمان بن خلدہ بن مخلد بن عامر بن زریق انصاری زرقی بدری ہین انکی کنیت ابو عبادہ تھی بدر مین شریک ہوئے انکو موسی بن عقبہ اور ابن اسحق نے بیان کیا ہے۔ یہ ان لوگون مین تھے جو احد کے دن بھاگ گئے تھے تینون نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہی بعض لوگون نے بیان کیا ہے کہ انکا نام سعید بن عثمان ہے۔ انشاء اللہ اسکا ذکر وہین آئیگا۔

(سیدنا سعد رضی اللہ عنہ)

عرجی جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کی طرف ہجرت کی تو انھون نے مقام عرج سے مدینے تک راستہ بتایا تھا ابو عمر نے بیان کیا ہی کہ بعض لوگ کہتے ہین کہ سعد قبیلہ بلعرج بن حارث بن کعب بن ہوازن ایسطرح بعض لوگون نے بیان کیا ہی ابو عمر نے کہا ہی کہ بعض لوگ انکو قبیلہ اسلم کے غلام بتاتے ہین اور انکو عرجی اسوجہ سے کہتے ہین کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مقام عرج مین ملاقی ہوئے۔ سعد کے بیٹے عبداللہ نے ان سے روایت کی ہی کہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا راہبر تھا مقام عرج سے مدینہ تک مین نے آپکو تکیہ لگائے ہوئے کھاتے دیکھا عباد ل کے غلام فائد نے ابن سعد سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے ہمراہ ابو بکر تھے اور دونون کے ساتھ اپنے بیٹے تک آنیکا واقعہ بیان کیا اور آپ نے بنو عمرو بن عوف سے ملے اور انھون نے پوچھا کہ ابو امامہ کہان ہین سعد بن خیثمہ نے جواب دیا کہ وہ مجھسے پہلے یارسول اللہ گئے ہین انکو خبر کردون۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی مین کہتا ہون کہ ابو عمر نے سعد اسلمی کا ذکر کیا ہی اور ہم بھی اوپر انکا ذکر کر چکے ہین اور اس جگہ انھون نے سعد عرجی کا ذکر کیا اور کہا کہ وہ اسلمیون کے غلام تھے اور یہ کہ وہ مدینہ تک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے راہبر تھے حالانکہ دونون ایک ہین کیونکہ یہی وہ ہین جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ تک آئے تھے اور انسے بنو عمرو بن عوف اور سعد بن خیثمہ اچھے جیسا کہ ہمنے اسکو بیان کیا پس مین نہین جانتا کہ کیون ان دونون کو الگ الگ کر دیا واللہ اعلم۔

(سیدنا سعد رضی اللہ عنہ)

ابن عقیب انکی کنیت ابو الحارث ہے غزوہ احد مین یہ خورد سال تھے اسوجہ سے شریک نہین ہو سکے اسکو ابن شاہین نے محمد بن سعد سے نقل کر کے بیان کیا ہی غزوہ خندق مین شریک ہوئے تھے انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے

(سیدنا سعد رضی اللہ عنہ)

ابن عمار بن مالک بن خنسا ابن مبذول جنگ احد اور خندق مین شریک ہوئے یہ حمزہ بن عمار کے بھائی تھے۔ ان کے عقب نہین ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن عمارہ اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ عمارہ سعد کے بیٹے ہیں انکی کنیت ابو سعید ہے قبیلہ زرق ہیں سے ہیں یہ اپنی کنیت سے مشہور تھے انکے نام میں اختلاف ہے اکثر لوگ انکو سعد بن عمارہ کہتے ہیں انسے عبداللہ بن مرہ اور عبداللہ بن ابی بکر اور سلیمان بن حبیب محاربی اور یحیی بن سعید انصاری نے روایت کی ہے ہم سے عبداللہ ابن احمد بن عبدالقاہر طوسی نے اپنی سند سے ابو داود طیالسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے شعبہ نے ابو الفیض سے انھوں نے عبداللہ بن مرہ سے انھوں نے ابو سعید زرقی سے روایت کرکے خبر دی کہ قبیلہ اشجع کے ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عزل کی بابت دریافت کیا آپنے فرمایا کہ رحم میں جو مقدر ہو چکا ہے وہ ہو کر رہیگا۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہے۔ اور اسکو ہم کنی کے باب میں انشاء اللہ تعالی ذکر کرینگے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن عمارہ بنو سعد بن بکر سے ہیں بخاری نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے اور بغوی نے عمرو بن محمد سے انھوں نے یعقوب بن ابراہیم سے انھوں نے ابن اسحق سے انھوں نے عبداللہ بن ابی بکر اور یحیی بن سعید انصاری سے روایت کی وہ کہتے تھے ہم سے سعد بن ابی بکر کے ایک آدمی نے جو صحابی تھے۔ مدینہ میں انھوں نے عمارہ سے روایت کرکے بیان کیا کہ ایک آدمی نے ان سے کہا کہ مجھکو نصیحت کرو خدا تم پر رحم کرے انھوں نے کہا کہ جب تم نماز کیواسطے کھڑے ہو تو وضو پورا کرو کیونکہ جسکو وضو نہیں اسکی نماز نہیں اور جسکی نماز نہیں اسکا ایمان نہیں اور حاجت سے زیادہ طلب کرے تمکو حیاء دلیل کرینگے اور جو بچھ لوگوں کے ہاتھوں میں ہو اس سے ناامید رہو کیونکہ یہی غنی ہے اور جس بات یا فعل سے معذرت کرنا پڑے اس سے پرہیز کرو سلیمان بن حبیب محاربی نے کہا جب سعد بن عمارہ کی وفات قریب ہوئی اپنے لڑکوں کو جمع کیا اور انکو وصیت کی۔ ابن مندہ و ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو انصاری ہیں اور انکے بھائی حارث بن عمرو حضرت علی بن ابیطالب کے ہمراہ صفین میں حاضر ہوئے تھے۔ ابن کلبی وغیرہ نے ان دونوں کو ان صحابہ میں ذکر کیا ہے جو صفین میں شریک ہوئے تھے انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن ثقف ثقف کا نام کعب بن مالک بن مبذول بن مالک بن نجار تھا احد میں شریک ہوئے تھے اور بیر معونہ کے واقعہ میں شہید ہوئے یہ اور انکے بیٹے طفیل دونوں احد میں شریک ہوئے تھے اور بیر معونہ کے واقعہ میں دونوں شہید ہوئے محمد بن عمارہ نے کہا ہے کہ سعد بن عمرو بن ثقف کے ہمراہ بیر معونہ کے واقعہ میں انکے بھتیجے سہل بن عامر بن عمرو بن ثقف شہید ہوئے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

عمرو بن عاص کے غلام تھے یوسف بن خالد وغیرہ نے انکا ذکر صحابہ میں کیا ہے لیکن صحیح نہیں ہے یزید بن ابی حبیب نے ابی سعید سے انھوں نے محمد بن ابراہیم سے انھوں نے عمرو بن عاص کے غلام سعد سے روایت کی کہ دو آدمیوں نے ایک آیت کے متعلق جھگڑا کیا اور دونوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم

کے پاس اسکو لیکر گئے آپنے فرمایا کہ آمین بہت جھگڑو کیونکہ آمین جھگڑنا کفر ہی ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکے تذکرے کو لکھا ہے ۔

(سیدنا) **سعد** (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن عبید بن حارث بن کعب بن معاویہ بن عمرو بن مالک بن نجار انصاری نجاری تھے احد اور اسکے بعد کے واقعات مین شریک ہوئے تھے اور جنگ یمامہ مین شہید ہوئے یہ کعب بن عمرو کے بھائی ہین انکا ذکر ابن دباغ اندلسی نے روایت کرکے کیا ہے ۔

(سیدنا) **سعد** (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیر یا عمیر بن سعد عمرو بن قیس عیلانی نے محمد بن جحادہ سے انھون نے اپنے والد سے انکی حدیث روایت کی ہے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن عیاض ثمالی انکی روایت ارد حدیث مرسل ہے اور انکا صحابی ہونا ثابت نہین ہے بلکہ یہ تابعی ہین یہ ابن مسعود سے حدیث روایت کرتے ہین انکی روایت کردہ حدیث یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم لڑائی مین سب سے زیادہ سخت تھے ابو اسحق نے ان سے روایت کی ہے انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے ۔

(سیدنا) **سعد** (رضی اللہ عنہ)

ابن فاکہ بن زید بن خلدہ بن عامر بن زریق محمد بن اسحاق نے روایت کی ہے انھون نے کہا کہ خاندان بنو خلدہ بن عامر بن زریق انصاری خزرجی مین سے سعد بن فاکہ بن زید بن خلدہ بن عامر شریک بدر تھے ابو نعیم اور ابو موسی نے انکو اس مقام پر ذکر کیا ہے اور ابن مندہ نے انکو سعد بن زید بن فاکہ بیان کیا ہے اور ابو عمر نے انکو سعد بن یزید بن فاکہ بیان کیا ہے اور سب ایک ہی ہین ہمنے سب کا ذکر کیا ہے اور ہمنے ہر ایک بیان مین اسکے ناقل کا نام ذکر کر دیا ہے اور ابو موسی نے بیان کیا ہے کہ سعد عثمان بن خلدہ کے بیٹے ہین اور یہ بھی وہی ہین اور ابو موسی نے ابن شہاب سے نقل کرکے خاندان بنی زریق کے شرکاء بدر مین سعد بن عثمان بن خلدہ کو بیان کیا ہے مین کہتا ہون کہ میرا گمان یہ ہے کہ یہ سعد ان سعد کے غیر ہین اور اسکی دلیل یہ ہے کہ ابن اسحاق نے ان لوگون کے بیان مین جو بدر مین شریک ہوئے تھے سعد بن عثمان بن خلدہ اور سعد بن یزید بن فاکہ بن خلدہ کو بیان کیا ہے پس اگر دونون ایک ہوتے تو دونون کو علیحدہ علیحدہ نہ بیان کرتے اور ابن کلبی نے بھی دونون کو ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ ابو عبادہ سعد بن عثمان بن خلدہ بن مخلد بن عامر بن زریق اور اسکے بعد لکھا ہے کہ اور سعد بن فاکہ بن زید بن خلدہ اور یہ سعد بھی سعد ہی ہین انہی کو سعد اور اسعد کہا گیا ہے اس سے معلوم ہوگیا کہ سعد بن عثمان اور یہ سعد دو شخص ہین ابو موسی نے انکے نسب مین خاندان کو دیکھکر گمان کیا کہ سعد بن عثمان انہی مین سے ایک ہین حالانکہ وہ چچا کے بیٹے ہین اور صحیح یہ ہے کہ سعد بن زید اور سعید بن فاکہ بن زید اور سعد بن یزید اور اسعد بن یزید ایک ہین اور سعد بن عثمان الگ ہین واللہ اعلم ۔

(سیدنا) **سعد** (رضی اللہ عنہ)

ابن قدامہ بن مظعون کے غلام تھے خارجیون نے انکو سنہ مین عبادہ بن قرص کے ہمراہ شہید کر ڈالا ۔ ان کے صحابی ہونے مین شبہ ہے ۔ ابو عمر نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہے ۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن قرحا صحابی تھے۔ ابن ابی شیبہ نے عبدالوہاب ثقفی سے انھوں نے ایوب سے انھوں نے سعد بن قرحا سے روایت کرکے بیان کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی نے ایک شخص کی بی بی اور اسی شخص کی لڑکی کو جو دوسری عورت سے تھی نکاح میں جمع کیا تھا۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن تمیم عنزی اور بروایتی قریشی تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام سعد خیر کہا تھا ان سے انکے بیٹے عبداللہ اور حسن بصری نے روایت کی ہے حسن نے سعد بن تمیم سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابن آدم چار رکعت نماز اول دن میں پڑھا کر میں تجھکو اُسکے آخر تک محفوظ رکھونگا عثمان بن عمر نے یونس سے انھوں نے زہری سے انھوں نے ابو خزامہ سے انھوں نے حارث بن سعد سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ آپ مجھکو خبر دیجیے کہ دوا جس سے ہم علاج کرتے ہیں اور گنڈے (تعویذ) جنکو ہم کرتے ہیں کیا تقدیر الٰہی سے کچھ بچاتے ہیں آپ نے فرمایا کہ وہ بھی تقدیر الٰہی سے ہیں اس حدیث کو ایک جماعت نے یونس سے انھوں نے زہری سے انھوں نے ابو خزامہ سے جو بنو حارث بن سعد سے ہیں نقل کیا ہے اور یہی صحیح ہے اور انھی کی روایت سے ایک حدیث ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے عنزی کی جگہ عنسی بیان کیا ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن خالد بن ثعلبہ بن حارثہ بن عمرو بن خزرج بن ساعدہ انصاری خزرجی ساعدی سہل بن سعد کے والد تھے واقدی نے ابن عباس بن سہل بن سعد ساعدی سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کی انھوں نے کہا کہ سعد بن مالک بدر جانے کی کوشش کر رہے تھے مگر انتقال کر گیا انکی قبر بنو ساعدہ کے مکان کے پاس ہے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مال غنیمت میں انکا حصہ لگایا تھا اور ثواب میں بھی انکی شرکت بیان فرمائی تھی انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن سنان بن عبید بن ثعلبہ بن عبید بن ابجر یعنی خدرہ بن عوف بن حارث بن خزرج انکی کنیت ابو سعید انصاری خدری تھی یہ اپنی کنیت سے مشہور تھے یہ مشہور اور فاضل صحابہ میں تھے یہ ان لوگوں میں سے ہیں جنسے بہت سی حدیثیں مروی ہیں سب سے پہلے یہ غزوۂ خندق میں شریک ہوئے تھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بارہ غزوون میں شریک رہے تھے ان سے منجملہ صحابہ کے جابر اور زید بن ثابت اور ابن عباس اور انس اور ابن عمر اور ابن زبیر نے اور منجملہ تابعین کے سعید بن مسیب اور ابو سلمہ اور عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ اور عطاء بن یسار اور ابو امامہ بن سہل بن حنیف وغیرہ نے روایت کی ہے ہمیں ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابن نمیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں مجالد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عطیہ بن سعد نے خبر دی انھوں نے کہا میں نے ابو سعید خدری سے سنا وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اعلیٰ درجہ والوں کو نیچے والے اسطرح دیکھینگے جیسے تم ان ستارون کو دیکھتے ہو جو آسمان کے

گناؤن مین سے کسی گناہ مین مبتلا ہوتے ہین اور ابوبکر اور عمر (رضی اللہ عنہما) مین سے ہین (بلکہ ان سے بڑھ گئے) حضرت ابو سعید کہتے تھے کہ میری والدہ احد کے دن شہید ہوئے اور ہمکو بغیر مال کے چھوڑ گئے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ مال مانگنے کی غرض سے آیا آپنے جب مجھکو دیکھا فرمایا جو بے پروا رہتا ہی خدا اسکو غنی کردیتا ہی اور جو طالب عفت ہوتا ہی خدا اسکو عفت عنایت کرتا ہی (اپنے دلمین) کہا کہ آپ یہ باتین مجھی کو کہتے ہین (لہذا) پس مین خیر مانگے واپس چلا آیا ۷۴ھ مین جمعہ کے دن انتقال کیا اور بقیع مین دفن ہوے یہان صحابہ مین سے ہین جنکی اولاد باقی ہین یہ اپنی مونچھونکو منڈواتے تھے اور ڈاڑھی مین زرد خضاب کرتے تھے ہم انکا ذکر کنیت کے باب مین انشاء اللہ اس سے زیادہ کرینگے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک عذری۔ عذرہ بن سعد ہذیم کے وفد مین جو قبیلہ قضاعہ کا ایک بطن ہی آئے تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہی۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک وہی سعد بن ابی وقاص ہین ابو وقاص کا نام مالک بن وہیب اور بروایتی اہیب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن نضر بن کنانہ تھا قریشی زہری تھے انکی کنیت ابو اسحق تھی سعد کی والدہ حمنہ بنت سفیان بن امیہ بن عبد شمس تھین اور بعض لوگ کہتے ہین کہ حمنہ ابو سفیان بن امیہ کی بیٹی تھین سعد چھ اور بقولے چار آدمیون کے بعد اسلام لائے مسلمان ہونے کیوقت انکی عمر سترہ سال کی تھی سعد سے مروی ہی کہ مین نماز فرض ہونے سے پہلے مسلمان ہوا تھا یہ ان لوگون مین سے ہین جنکے جنتی ہونیکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے گواہی دی ہی اور صحابہ کے دس سردارون مین سے ایک شخص ہین اور اصحاب شوریٰ کے چھ صحابہ مین یہ بھی ہین جنکی بابت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگون سے خوش گئے بدر اور احد اور خندق اور تمام مشاہد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوے اور احد کے دن یہ بہت بڑی بلا مین مبتلا ہوے تھے۔ یہ پہلے شخص ہین جنھون نے فی سبیل اللہ (کافر کا) خون بہایا اور تیر چلایا۔ ہمین ابوالفرج بن ابی رجا بن سعد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو علی نے اجازۃً خبر دی کہ ان پر پڑھا جاتا تھا اور مین حاضر تھا وہ کہتے تھے ہمین ابو نعیم احمد بن عبداللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو محمد عبداللہ بن جعفر جابری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن احمد بن مثنی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین جعفر بن عون نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین اسماعیل بن ابی خالد نے قیس سے روایت کرکے خبر دی انھون نے کہا کہ مین نے سعد کو کہتے سنا کہ مین عرب مین پہلا شخص ہون جسنے خدا کے راستے مین تیر چلایا۔ بخدا ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد کرتے تھے ہمارا کھانا بجز انگور کی پتی اور ام غیلان خاردار درختون کے اور کچھ نہ تھا یہانتک کہ ہم لوگ مثل بکریون کی مینگنیون کے خشک پاخانہ پھرتے تھے جسمین رطوبت کا نام تک نہ ہوتا تھا پھر (اب) بنو اسد ہمکو دین کے بارے مین نصیحت کرتے ہین بخدا (اگر مین اب بھی ان لوگون سے کم رہا تو) مین ناکام ہوا اور میرا کیا برباد ہوگیا (یہ سعد نے اسوجہ سے کہا کہ) اہل کوفہ عمر بن خطاب سے انکی شکایت کرتے تھے جسپر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انکو کوفہ سے معزول کردیا تھا اور اہل کوفہ مین سب سے زیادہ بنو اسد کا ایک شخص انکی شکایت کیا کرتا تھا۔ ہمین ابو اسحق ابراہیم بن محمد بن مہران وغیرہ نے اپنی سندون سے ابو عیسی محمد بن عیسی تک

انھون نے ہ بہتے عامر سے انھون نے مجالد سے انھون نے ابو اسامہ نے کہا ہمین ابو سعید اشج نے بیان کیا انھون نے
خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو کریب و ابو سعید اشج نے بیان کیا انھون نے کہا ہمین ابو اسامہ نے مجالد سے انھون نے عامر سے انھون نے جابر سے
روایت کرکے خبر دی انھون نے کہا کہ سعد سامنے سے آتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ میرے ماموں ہیں کوئی شخص (ایسا ماموں)
اپنا مجھے دکھائے تو مین جانون آپ نے سعد کو ماموں اسوجہ سے کہا کہ سعد قبیلۂ زہرہ سے ہیں اور رسول خدا صلعم کی والدہ بھی اسی قبیلہ کی تھین اور یہ آپکی
والدہ کے چچا کے لڑکے تھے کیونکہ آمنہ وہب بن عبد مناف بن زہرہ کی بیٹی تھین دونون کا نسب عبد مناف مین ملجاتا ہے اور اعرب (میں) انکی عادت
دادا کو ماموں کہتے ہیں ادہمین ابو جعفر عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انھین نے ابن اسحاق سے روایت کرکے خبر دی انھون نے
کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب جب نماز پڑھتے تھے تو گھاٹیوں میں چلے جاتے تھے اور اپنی نمازون کو اپنی قوم سے پوشیدہ رکھتے تھے ایک دن
سعد بن ابی وقاص صحابہ کی ایک جماعت کے ساتھ مکہ کی ایک گھاٹی میں تھے کہ مشرکوں کی ایک جماعت ظاہر ہوئی اور ان لوگون کو سخت سست کہا
اور انکے دین کی برائی کی یہانتک کہ لڑائی ہونے لگی اور سعد نے اونٹ کا کلا اوٹھاکر ایک مشرک کو مارا جس سے وہ زخمی ہوگیا پس یہ پہلا خون تھا جو
اسلام مین بہایا گیا۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سعد کو اس لشکر کا سردار مقرر کیا تھا جسکو فارسیون کے مقابلہ کیواسطے روانہ کیا تھا۔ یہی اس
لشکر کے سردار تھے جسنے فارسیون کو قادسیہ و جلولا مین شکست دی تھی سعد نے اپنی ماتحت فوج کا کچھ حصہ جلولا کیطرف روانہ کردیا تھا جسنے جاکر
وہان شکست دی انھون ہی نے کسریٰ کے مدائن کو عراق مین فتح کیا تھا اور یہی کوفہ کے بانی ہیں یہ عراق کے والی تھے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ
نے انکو معزول کردیا تھا جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت آیا انکو اصحاب شوریٰ میں کیا اور کہا کہ اگر یہ خلیفہ مقرر ہو تو خیر ورنہ جسکے
بعد خلیفہ ہو میں اسکو وصیت کرتا ہون کہ انکو عامل مقرر کرے کیونکہ مین نے انکو نالائقی یا خیانت کیوجہ سے نہین معزول کیا ہے اور حضرت عثمان
رضی اللہ عنہ نے انکو کوفہ کا والی مقرر کیا پھر انکو معزول کرکے ولید بن عقبہ بن ابی معیط کو انکی جگہ پر مقرر کردیا۔ ہمین اسمعیل بن علی وغیرہ نے اپنی
سند سے محمد بن عیسیٰ بن سورہ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے رجاء بن محمد عذری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین جعفر بن عون نے اسمعیل بن
ابی خالد سے انھون نے قیس بن ابی حازم سے انھون نے سعد سے روایت کرکے خبر دی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یا اللہ سعد جب
تجھ سے دعا کرے تو اسکو قبول کر اور یہ جب دعا کرتے تھے مقبول ہوتی تھی اور لوگ اسکو جانتے تھے اور انکی دعا سے ڈرتے تھے اسمعیل بن علی نے
کہا ہے کہ اور ہمین محمد بن عیسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حسن بن صباح بزار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین سفیان بن عیینہ نے علی بن زید اور یحییٰ بن سعید سے روایت کرکے
خبر دی انھون نے ابن مسیب سے سنا وہ کہتے تھے کہ علی بن ابی طالب نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ماں باپ دونون کو ملاکر بجز
سعد بن ابی وقاص کے کسی کیواسطے نہیں کہا احد کے دن انسے فرمایا اے سعد تیر مارو میرے ماں باپ تجھپر قربان ہون تیر چلاؤ مرد جوان اور زبیر بن عوام کی بابت بھی
ماں اور باپ کو ملاکر کہا تھا۔ زہری کا بیان ہے کہ سعد نے احد کے دن ہزار تیر چلائے۔ جب عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہوئے یہ فتنون سے الگ ہو کر بیٹھ
رہے اور لڑنے والونمین سے کسی کے ساتھ نہیں ہوئے بلکہ اپنے گھر میں بیٹھے رہے سعد کے بیٹے عمر اور انکے بھتیجے ہاشم بن عتبہ بن ابی وقاص نے چاہا کہ
حضرت عثمان کی شہادت کے بعد انکی خلافت کی دعوت دین سعد نے اسکو نہ منظور کیا اور سلامتی کو اختیار کیا جب یہ گوشہ نشین ہوگئے معاویہ رضی اللہ عنہ

نے انکی اور عبداللہ بن عمر اور محمد بن مسلمہ کی طرف غیبت کی اور ان لوگون کو خط بھیجکر بلایا تاکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خون طلب کرنے مین انکی مدد کرین اور کہا کہ تم لوگ حضرت عثمان کی مدد کرنے کا کفارہ سوائے اسکے اور کسیطرح نہین کرسکتے انمین سے ہر ایک نے حضرت معاویہ کو جواب دیا اور انکے قول کو رد کیا اور سعد نے جواب مین چند اشعار لکھے ^ف معاوی داءک الداء العیاء ۞ ولیس لما تجی بہ دواء ۞ ایدعونی ابو حسن علی ۞ فلم ارد علیہ بما یشاء ۞ وقلت لہ اعطنی سیفا بصیر تمیز بہ العداوۃ والولاء ۞ اتطمع فی الذی اعیا علیا ۞ علی ما قد طمعت بہ العفاء ۞ لیوم منہ خیر منک حیا ۞ ومیتا انت للمرء الفداء ۞ سعد کی بیٹی عائشہ نے سعد سے روایت کی انھون نے کہا کہ مین نے مسلمان ہونے سے پہلے خواب دیکھا کہ گویا مین تاریکی مین ہون مجھے کچھ نہین دکھائی دیتا ہے کہ ناگاہ میرے سامنے چاند روشن ہوگیا اور مین اسکے پیچھے چلا جاتا ہون اور گویا مین دیکھ رہا ہون کہ اس چاند کیطرف مجھسے کون سبقت لیگیا ہے اور زید بن حارثہ اور علی بن ابی طالب اور ابو بکر کو دیکھتا ہون اور انسے پوچھتا ہون کہ تم لوگ اس جگہ کب پہونچے انھون نے جواب دیا کہ ابھی پھر چند روز کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پوشیدہ دعوت اسلام کرتے ہین پس مین اجیاد کی گھاٹی مین آپسے نماز عصر پڑھنے کے بعد ملا اور مسلمان ہوگیا اور سوا ان لوگون کے جنکو خواب مین دیکھا تھا اسلام مین مجھپر کوئی سبقت نہین لیگیا تھا داؤد بن ابی ہند نے ابو عثمان نہدی سے روایت کی کہ سعد بن ابی وقاص نے کہا کہ آیہ وان جاہدک علی ان تشرک بی مالیس لک بہ علم فلا تطعہما وصاحبہما فی الدنیا معروفا ^ف میرے ہی بارے مین نازل ہوئی تھی سعد نے کہا کہ مین اپنی والدہ کا بہت مطیع تھا جب مین مسلمان ہوگیا والدہ نے کہا کہ اے سعد یہ کیا دین ہے جسکو تو نے پیدا کیا ہے قسم ہے کہ اپنے اس دین کو چھوڑ دے ورنہ مین کھانا پینا چھوڑ دونگی یہانتک کہ مرجاؤنگی اور لوگ تمکو بہت مطعون کرینگے سعد نے کہا اے والدہ ایسا نہ کرنا کیونکہ مین اپنا دین نہ چھوڑونگا سعد کہتے ہین کہ انھونے ایکدن اور رات کھانا نہین کھایا اور سخت تکلیف مین رہین مین نے کہا کہ اگر تمھاری ہزار جانین ہوتین اور ایک ایک کرکے نکل جاتی تو بھی مین اپنے اس دین کو کسیوجہ سے نہ چھوڑتا جب والدہ نے اس حالت کو دیکھا کھانے پینے لگین اور خدا نے اس آیت کو نازل کیا ابو منہال کہتے ہین عمر بن خطاب نے عمرو ابن معدی کرب سے سعد بن ابی وقاص کا حال دریافت کیا عمرو بن معدی کرب نے جواب دیا کہ وہ متواضع ہین اپنے خیمہ مین عربی ہین اپنے صدق کے لباس مین شیر ہین اپنے بیشہ مین مقدمات مین عدل کرتے ہین اور تقسیم برابر کرتے ہین اور دور رہتے ہین لشکر مین اور ہمپر مثل مہربان ماں کے شفقت کرتے ہین اور ہمارا حق ہمتک پہونچاتے ہین مثل چھوٹی چیونٹی کے سعد نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت حدیثین روایت کی ہین اور انسے ابن عمر اور ابن عباس اور جابر بن سمرہ اور سائب بن یزید اور عائشہ اور انکے بیٹون یعنی عامر اور مصعب و محمد اور ابراہیم اور عائشہ یہ چارون سعد کی اولاد ہین اور ابن مسیب اور ابو عثمان نہدی اور ابراہیم بن عبدالرحمن بن عوف و قیس بن ابی حازم وغیرہم نے روایت کی ہے ہمین ابو البرکات حسن بن محمد بن ہبۃ اللہ شافعی دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو العشائر محمد بن خلیل بن فارس قیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم علی بن ابی العلاء مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو محمد عبدالرحمن بن عثمان بن ابی نصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو اسحق ابراہیم بن محمد بن احمد بن ابی ثابت نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے یزید بن محمد بن عبدالصمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین عبداللہ بن یزید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین صدقہ نے عیاض بن عبدالرحمن سے انھون نے موسی بن عقبہ سے انھون نے عامر بن سعد بن ابی وقاص سے روایت کرکے خبر دی انھون نے کہا کہ مین نے اپنے والد سے پوچھا

ف ترجمہ اگر تیرے ماں باپ اس بات پر مجبور کرین کہ تو میرے ساتھ شرک کرے تو ان کا کہنا نہ مان ۱۲

انھون نے اپنے والد سے روایت کی کہ براء کی اونٹنی ایک قوم کے باغ میں گھس گئی اور اسکو خراب کر ڈالا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ باغ والے اپنے مال کی
نگہبانی دن مین کیا کریں اور جانور والے اپنے جانورون کی رات مین حفاظت کریں اس حدیث کو بہتیرے تلامذہ نے زہری سے بروایت حرام نقل کیا ہے لیکن
حرام کے والد کو سعد نے ذکر نہین کیا انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث انکا شمار اہل حمص مین ہے علقمہ نے اپنے بھائی محفوظ سے انھون نے عبدالرحمن بن عائذ سے روایت کی انھون نے کہا کہ مین نے سعد بن حارث سے سنا وہ
کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مجھ پر جھوٹ باندھے چاہیے کہ اپنا ٹھکانا دوزخ مین بنالے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص
کچھ جانتا ہو اسکو چاہیے کہ نہ چھپائے اور جس شخص کی آنکھین خدا کے خوف سے آبدیدہ ہوں وہ کبھی آگ مین نہ داخل ہوگا انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن مسعود انصاری۔ ہمین ابو موسی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو غالب کوشیدی اور نوشیروان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوبکر بن ریذہ نے خبر دی نیز ابو موسی نے
کہا کہ اور ہمین ابو علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو نعیم نے خبر دی ابو نعیم اور ابوبکر بن ریذہ کہتے تھے کہ ہمین سلیمان بن احمد نے خبر دی (اور الفاظ ابو نعیم کے ہین) وہ کہتے تھے ہمین
عبداللہ بن احمد اور زکریا ساجی نے خبر دی دونون نے کہا کہ ہمین عقبہ بن سنان ذارع نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن عثمان غطفانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد
ابن عمرو نے ابو سلمہ سے انھون نے ابوہریرہ سے روایت کر کے خبر دی انھون نے کہا کہ حارث غطفانی احزاب کے واقعہ مین خندق کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے
اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم مدینے کے پھل ہمارے اور اپنے درمیان مین آدھے آدھے کر دیجیے آپ نے فرمایا کہ ٹھہر جاؤ یہانتک کہ مین سعود (جمع سعد کی ہے جنکا ذکر آگے
آتا ہے) سے مشورہ کرلون پس سعد بن معاذ اور سعد بن خیثمہ اور سعد بن عبادہ اور سعد بن مسعود کو بلا بھیجا اور فرمایا کہ مین جانتا ہون کہ عرب تم لوگون کو یکسان رتبہ کا سمجھتے ہین
اور حارث تم سے مدینے کے پھلون مین آدھے کے خواستگار ہین (تاکہ تم سے صلح کرلین) پس اگر تم چاہو تو انکو دیدو تاکہ اسکے بعد اپنے معاملہ مین غور کرو سعود نے (جواب دیا)
کہ یا رسول اللہ کیا یہ آسمان سے وحی آئی ہے اگر ایسا ہی ہے تو خدا کا حکم واجب التسلیم ہے یا یہ آپکی رائے اور خواہش ہے تو بھی ہم آپکی رائے کے تابع ہین لیکن اگر آپ ہم پر رحم فرمانا
چاہتے ہین تو قسم ہے خدا کی آپ جانتے ہین ہم اور یہ برابر ہین انھون نے کبھی کوئی پھل سوا مول لینے یا مہمانی کے نہین پایا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہی
ہے اور ان لوگون سے جو پھل لینے آئے تھے فرمایا کہ سنتے ہو جو کچھ یہ کہتے ہین ان لوگون نے کہا کہ اے محمد تم نے غدر کیا اور آپ نے ان لوگون کو واپس کر دیا ابن مندہ سے
ابو نعیم اور ابوبکر بن ریذہ نے کہا ہے کہ ہمین سلیمان بن احمد بن قاسم بن مساور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عباد بن عوام نے اسمعیل سے انھون نے قیس سے روایت کر کے
خبر دی انھون نے کہا کہ ہم سعد بن مسعود کی عیادت کو گئے سعد بن مسعود نے کہا مین نہین جانتا کہ وہ لوگ کیا کہینگے کاش میرے واسطے تابوت مین چنگاریان ہوتین
جب سعد کا انتقال ہو گیا لوگون نے دیکھا تو اسمین ایک یا دو ہزار درہم نکلے انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہے ابو موسی نے لکھا ہے کہ طبرانی نے اس
خبر کو اس باب مین ذکر کیا ہے اور ابن مندہ نے بیان کیا ہے کہ یہ سعد بن مسعود کندی ہین اور یہی صحیح ہے مین کہتا ہون ان لوگون نے اس حدیث مین ذکر
کیا ہے کہ آپ نے سعود سے مشورہ کیا اور سعود مین سعد بن خیثمہ کو بھی بیان کیا ہے اسمین اعتراض ہے کیونکہ سعد بن خیثمہ بدر مین شہید ہو چکے تھے اور خندق کا واقعہ

سیدنا سعد رضی اللہ عنہ

ابن معاذ بن نعمان بن امرء القیس بن زید بن عبد الاشہل بن جشم بن حارث بن خزرج بن نبیت، نبیت کا نام عمرو بن مالک بن اوس تھا۔ انصار کی قوم بنی اشہل سے تھے۔ انکی کنیت ابو عمرو تھی اور انکی والدہ کبشہ بنت رافع صحابیہ تھیں۔ سعد مصعب بن عمیر کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے تھے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مصعب کو مدینے کی طرف مسلمانوں کو احکام دین سکھانے کے واسطے بھیجا تھا اور جب سعد مسلمان ہو گئے تو انھوں نے عبد الاشہل کی اولاد سے کہا کہ تمہارے مردوں اور عورتوں سے بات کرنا مجھ پر حرام ہے جب تک تم لوگ مسلمان نہ ہو جاؤ، چنانچہ وہ لوگ مسلمان ہو گئے اور سعد اسلام میں تمام لوگوں سے زیادہ مفید ثابت ہوئے۔ یہ بدر میں شریک ہوئے تھے، ہمیں کسی کا اختلاف نہیں کیا ہے اور احد اور خندق میں شریک ہوئے تھے۔ ہمیں ابو جعفر عبید اللہ بن احمد بن سعید نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک ابن اسحاق سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے عبد اللہ بن سہل نے عائشہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ خندق کے دن بنو حارثہ کے قلعہ میں تھیں اور سعد بن معاذ کی والدہ انکے ہمراہ قلعہ میں تھیں اور یہ واقعہ عورتوں پر پردہ فرض ہونے سے پہلے کا ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے صحابہ جب خندق کی طرف جانے لگے تو لڑکوں اور عورتوں کو دشمنوں کے خوف سے قلعوں میں روانہ کر دیا تھا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ سعد بن معاذ گذرے وہ زرہ پہنے ہوئے تھے جس سے انکا ہاتھ باہر نکلا ہوا تھا اور انکے ہاتھ میں ہتھیار تھے اور دوڑ رہے تھے اور یہ بیت پڑھ رہے تھے لبث قلیلا یلحق الہیجا جمل ما احسن الموت اذا حان الاجل[1] سعد کی والدہ نے کہا کہ ای لڑکے مل جاؤ خدا کی قسم تم پیچھے رہ گئے ہو عائشہ نے کہا کہ اے سعد کی ماں کاش سعد کی زرہ جتنی ہے اس سے لمبی ہوتی حضرت عائشہ کو سعد کا اندیشہ ہوا تھا۔ یونس ابن اسحاق سے روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے عاصم بن عمر بن قتادہ نے بیان کیا کہ حبان ابن عرقہ (یہ حبان بن عرقہ خاندان بنو عامر بن لوی سے تھا) نے سعد کو تیر مارا اور انکی رگ اکحل کو کاٹ دیا۔ حبان نے سعد کو جب تیر مارا تو کہا اسکو میری طرف سے لو میں عرقہ کا بیٹا ہوں سعد نے جواب دیا کہ خدا تیرے چہرے کو آگ میں جلاوے۔ ای اللہ اگر تو نے قریش کی لڑائی کو کچھ باقی رکھا ہے تو مجھکو اسکے واسطے باقی رکھ کیونکہ مجھکو اس قوم سے زیادہ کسی قوم سے جہاد کرنا پسند نہیں جنھوں نے تیرے رسول کو تکلیف دی اور انکی تکذیب کی اور انکو نکال دیا اور اگر تو نے ہمارے اور انکے درمیان میں لڑائی کو بند کر دیا ہے تو اسکو تو میری شہادت کر دے اور تو مجھکو اسوقت تک نہ مار کہ میری آنکھ بنو قریظہ کے بارے میں ٹھنڈی ہو جائے۔ یہ حبان کسر حا اور با موحدہ سے ہے اور بعض لوگوں نے اسکے سوا بیان کیا ہے اور صحیح یہی ہے یہ حبان عبد مناف بن عمرو بن معیص بن عامر بن لوی کا بیٹا تھا اور اسکو ابن عرقہ اسلئے کہتے تھے کہ عرقہ انکی ماں تھی جو قبیلہ بنو سہم کی ایک نہایت خوشبو تھی انھوں نے کہا کہ یونس نے ابن اسحاق سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے اس شخص نے جسکو میں متہم نہیں جانتا ہوں عبد اللہ بن کعب بن مالک سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے اس دن (یعنی خندق کے دن) سعد کو کسی نے تیر نہیں مارا بجز ابو اسامہ جشمی کے جو بنو مخزوم کا حلیف تھا انھوں نے کہا کہ جسوقت سعد کے تیر لگا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ مسجد کے اندر رفیدہ اسلمیہ کے خیمہ میں ٹھہرائے جائیں تاکہ قریب سے انکی عیادت کر سکیں جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم قبیلۂ قریظہ کے پاس پہنچے اور ان لوگوں نے سعد بن معاذ کے حکم پر اترنا منظور کر لیا (اسکی خبر اگلی حدیث سے نکلتی ہے) ہمیں عبد اللہ بن احمد بن علی ابن القاسم خطیب نے اپنی سند سے ابو داؤد طیالسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں شعبہ نے سعد بن ابراہیم سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے ابو امامہ بن سہل بن حنیف سے سنا وہ ابو سعید خدری سے روایت کر کے بیان کرتے تھے انھوں نے کہا کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد بن معاذ کو

[1] (ای حریف) تھوڑی دیر ٹھہر جا میدان جنگ میں (میرا) اونٹ پہونچنے چاہتا ہے موت کا کچھ خوف نہیں جب وقت آجاے

بنو قریظہ میں حکم دینے کے واسطے بلا بھیجا تو وہ گدھے پر سوار ہو کر چلے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب آگئے آپ نے فرمایا کہ اپنے سردار کی طرف یا اپنے میں سے
بہتر کی طرف کھڑے ہو (اور سعد سے فرمایا کہ) ان لوگوں کے بارے میں حکم دو سعد نے کہا کہ میں ان لوگوں کے بارے میں حکم دیتا ہوں کہ ان میں سے
لڑنے والے لوگ قتل کیے جائیں اور ان کی اولاد قید کی جائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے خدا کے حکم کے موافق حکم دیا ہمیں ابو جعفر نے یحییٰ بن عبد
سے یونس بن بکیر سے انھوں نے ابن اسحاق سے روایت کر کے خبر دی انھوں نے کہا کہ وہ لوگ سعد کی طرف کھڑے ہو گئے اور کہا اے ابو عمرو رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے تم کو تمہارے دوستوں کا والی بنا دیا ہے تاکہ تم ان کے بارے میں حکم دو سعد نے کہا کہ تم خدا کو درمیان دے کر عہد کرتے ہو کہ میرے حکم کو مانو گے
ان لوگوں نے جواب دیا کہ ہاں [illegible] پھر انھوں نے کہا اس عہد میں وہ لوگ بھی ہیں جو اس جگہ اس گوشہ میں ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] جو لوگ تھے
ان [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بزرگی اور جلال کی وجہ سے آپ کی حضرت سے منہ پھیرے ہوئے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں (جب
دونوں طرف سے عہد ہو گیا تب سعد نے کہا میں فیصلہ کرتا ہوں کہ مرد قتل کیے جائیں اور مال تقسیم کر دیا جائے اور لڑکے قید ہوں ہمیں ابوالبرکات حسن بن محمد
بن ہبۃ اللہ دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو العشائر محمد بن خلیل بن فارس قیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم علی بن محمد بن علی بن ابی العلا
نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد عبدالرحمن بن عثمان بن ابی نصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن احمد بن ابی ثابت نے خبر دی وہ کہتے
تھے ہم سے یزید بن محمد بن عبدالصمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن ابی یزید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سفیان نے عیاض بن عبدالرحمن نے
انھوں نے سعد بن ابراہیم سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کر کے خبر دی انھوں نے کہا کہ ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس بیٹھے تھے کہ سعد بن معاذ آئے آپ نے فرمایا کہ یہ تمہارے سردار ہیں سعد جب زخمی ہوئے اور انھوں نے دعا کی [illegible] تو ان کا زخم
بند ہو گیا اور جب قبیلہ قریظہ میں حکم دے چکے تو ان کا زخم کھل گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر و عمر اور تمام مسلمان ان کی عیادت کو آیا کرتے تھے
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ خدا کی قسم میں ابوبکر اور عمر کے رونے کی آواز سنتی تھی عمر بن شرحبیل نے بیان کیا ہے کہ سعد بن معاذ
کا زخم جب بہنے لگا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنی گود میں لے لیا اور خون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر بہنے لگا تھا (پس ابوبکر رضی اللہ عنہ)
آئے اور کہا کمر ٹوٹ گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خاموش ہو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا انا للہ وانا الیہ راجعون مروی ہے
کہ جبرئیل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس استبرق کا عمامہ باندھے ہوئے آئے اور کہا یا محمد کون شخص ہے جس کے واسطے آسمان کے دروازے
کھل گئے اور جس کی وجہ سے خدا کا عرش اعظم ہل گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جلدی سے چادر کھینچتے ہوئے نکلے تو سعد کو بے جان پایا جب رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد کو دفن کیا اور ان کے جنازے سے لوٹے آپ کے آنسو آپ کی داڑھی پر بہہ رہے تھے اور ہاتھ آپ کا آپ کی داڑھی میں تھا سعد کی والدہ
سعد کو رو رہی تھیں اور کہتی تھیں [illegible] ویل ام سعد سعدا براعۃ ونجدا [illegible] وجدا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رونے والی جھوٹ بولتی ہیں
سوا سعد کی رونے والی کے ہمیں ابو الفضل عبداللہ بن احمد طوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن نصر احمد بن عبداللہ بن بطر نے اجازۃً اگرچہ نہ ہو
خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی بن شاذان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عثمان بن احمد دقاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبدالملک بن محمد ابو قلابہ رقاشی نے

۱؎ ترجمہ سعد کی ماں سعد کو رو رہی ہے جو شجاعت اور بزرگی تھے سعد کی ماں سعد کو رو رہی ہے جو صاحب شرف ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان بن قیس بن عمرو بن زید بن امیہ ظفری ہین بدر مین شریک ہوئے تھے ابن لہیعہ نے ابو الاسود سے انھون نے عروہ سے ان لوگون کے ناموں مین جو انصار سے بدر مین شریک ہوئے تھے روایت کرکے ذکر کیا ہے کہ سعد بن نعمان بن قیس بن عمرو بن زید بن امیہ ظفری تھے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن ہذیل اور بعض لوگون نے بیان کیا ہے کہ ہذیم حارث کے والد ہین انسے انکے بیٹے حارث نے روایت کی ہے عثمان بن عمر نے یونس سے انھون نے زہری سے انھون نے ابو خزامہ سے انھون نے حارث بن سعد بن ہذیم سے انھون نے اپنے والد سے روایت کرکے بیان کیا کہ انھون نے کہا کہ مین نے پوچھا یا رسول اللہ آپ خبر دیجیے کہ وہ جسسے ہم علاج کرتے ہین اور وہ منتر کہ تعوید ہنکو ہم کرتے ہین تقدیر آلٰہی سے کچھ فائدہ دیتے ہین آپ نے جواب دیا کہ یہ بھی خدا کی تقدیر سے ہین اسکو لیث بن سعد سلیمان بن بلال اور ابن مبارک وغیرہ نے یونس سے انھون نے زہری سے انھون نے ابو خزامہ سے جو حارث بن سعد کی اولاد سے ہین انھون نے اپنے والد سے روایت کرکے بیان کیا ہے اور یہی صحیح ہے دونون سندون مین یہ فرق ہے کہ پہلی سند سے بعد اکو ہوتی ہے اور دوسری سند سے بیٹے حارث ہی تک پہونچتی ہے اور یہ حدیث سعد بن قیس عنزی کے بیان مین گذر چکی ہے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو عمر نے لکھا ہے

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

بلال کے بیٹے ہین ابو موسیٰ نے بیان کیا ہے کہ طبرانی نے اس عنوان کو لکھکر کچھ حالات نہین ذکر کئے ہین۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن وائل بن عمرو عبدی جزائی ہین فلسطین مین رملہ مین رہتے تھے ابو معاویہ حکم بن سفیان عبدی نے سعد بن وائل سے روایت کی کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جو شخص لا الٰہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کی گواہی دے اسکے واسطے جنت ہے حکم عبدی نے قبیلہ فریلہ کے ایک شیخ سے انھون نے سعد ابن وائل سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن وہب جہنی۔ ابن ابی اویس نے اپنے والد سے روایت کی وہ کہتے تھے ہمسے وہب بن عمرو بن سعد بن وہب جہنی نے بیان کیا کہ انکے والد نے انکو انکے دادا سے روایت کرکے خبر دی کہ جاہلیت مین انکا نام غیان تھا اور انکے گھر والے (جسوقت یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیعت کرنے کیواسطے آئے تھے) جہنیہ کے ایک شہر غوا نامی مین تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے انکا نام دریافت کیا اور پوچھا کہ اپنے گھر والون کو کہان چھوڑا ہی انھون نے جواب دیا میرا نام غیان (جسکے معنی گمراہ ہین) ہے اور گھر والون کو مقام غوا مین چھوڑا ہے آپنے فرمایا کہ تم رشدان (یعنی راہیاب) ہو اور تمھارے گھر والے رشاد مین ہین راوی کہتا ہے وہ شہر آجتک رشاد کے نام سے موسوم ہے اور وہ آدمی رشدان کے نام سے پکارا جاتا رہا۔ ابن کلبی نے بیان کیا کہ یہ غیان جاہلیت مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپنے پوچھا تم کون لوگ ہو انھون نے جواب دیا کہ ہم بنو غیان ہین آپ نے فرمایا بلکہ تم بنو رشدان ہو اور یہی نام

ان پر غالب ہو گیا اور کچھ وری جو خوف کے تمام ستہ مرتی تھی نے کہ نام سے موسوم ہو گئی انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن حبان اور ابن خثیمہ نے بیان کیا ہے ابن عباس نے انکو سورۂ حشر کی تفسیر میں ذکر کیا ہے انھیں میں سے بجز دو آدمیوں کے اور کوئی نہیں مسلمان یامین سے ایک سفیان بن عمیر بن یامین دوسرے سعد بن وہب اپنے اموال کی بہت قدر اتنی کہتے تھے اور اسکو بچا لیا تھا انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے کیا ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

... بن قاسم بن زید بن خلدہ بن عامر بن زریق انصاری زرقی ہیں بدر میں شریک ہوئے تھے انکا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے سعد بن زید اور سعد بن زکہ کے بیان میں پورے حالات گذر چکے ہیں بیشک دوبارہ انکی کوئی ضرورت نہیں ہے

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

... نسب میں بیان کیا گیا ہے اسے زیاد بن جبیر نے روایت کی ہے حماد بن سلمہ نے یونس بن عبید سے انھوں نے زیاد بن جبیر سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو جسکا نام سعد تھا زکوٰۃ لینے کے واسطے بھیجا اور حدیث کو آخر تک بیان کیا یا غیاث سعد نے ... بونس بن عبید سے انھوں نے زیاد بن جبیر سے انھوں نے سعد سے روایت کی انھوں نے کہا کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عورتوں نے بیعت لی ایک عورت نے کھڑے ہو کر پوچھا کہ یا رسول اللہ ہمارے شوہروں اور ہمارے لڑکوں کے اموال میں سے ہمارے واسطے کیا حلال ہے آپ نے فرمایا اچھی چیز جسکو تم خرچ کر دو یا ہدیہ دو انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے بیان کیا ہے کہ یہ سعد بن ابی وقاص ہیں انھوں نے کہا کہ یحییٰ حمانی نے اس حدیث کو سعد بن ابی وقاص کی سند میں ذکر کیا ہے اور اسکو ثوری نے یونس سے انھوں نے زیاد سے انھوں نے سعد یعنی ابن ابی وقاص سے نقل کر کے بیان کیا ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا) سعدی (رضی اللہ عنہ)

ابن شاہین نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور انھوں نے کہا ہے کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے صدقہ کے اونٹ کے متعلق حدیث روایت کرتے ہیں اور انھوں نے اسکو ابن عدی سے نقل کیا ہے انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ سعدی عورتوں کے ناموں میں سے ہے شاید مراد مصدق ابن سعدی ہو۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) سعر (رضی اللہ عنہ)

کنانی دؤلی ہیں انسے انکے بیٹے جابر نے روایت کی ہے روح بن عبادہ نے زکریا بن اسحق سے انھوں نے عمرو بن ابی سفیان سے انھوں نے مسلم بن شعبہ سے روایت کی کہ علقمہ نے انکے والد کو انکی قوم عرافہ پر عامل مقرر کیا مسلم کہتے ہیں میرے والد نے مجھکو بھیجا کہ ایک گروہ کی زکوٰۃ وصول کرینگے اسپر میں ایک بوڑھے کے پاس آیا جسکو سعر کہتے تھے جو ایک گھاٹی میں تھا میں نے کہا میرے والد نے مجھکو تمھارے پاس بھیجا ہے تاکہ تم اپنے مواشی کی زکوٰۃ مجھکو دو اسنے پوچھا اے میرے بھائی کے لڑکے کون حق لوگے میں نے جواب دیا کہ اچھا سا جانور دیکھ کے لینگے

روایت ہے مانند اسکی قصہ مین کہا اُنھون نے مین اپنے مواشیون مین سا تھا کہ دو آدمی اونٹ پر آگئے پیچھے سوار ہوئے اور کہا کہ ہم تمھاری طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بھیجے ہوئے ہین تاکہ تم اپنے مواشی کی زکوٰۃ ہمین دو مین نے پوچھا وہ کیا ہے انھون نے جواب دیا کہ ایک بکری مین نے ایک بکری کا جو گوشت اور چربی سے پُر تھی دینا چاہا تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ یہ شافع یعنی گابھن ہے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شافع کے لینے سے منع کیا ہے مین نے پوچھا کہ پھر کون چیز لوگے انھون نے جواب دیا کہ بکری لینگے یکسالہ ہو یا دوسالہ ہو چنانچہ اسی قسم کی ایک بکری نکالی وہ دونون اسکو اپنے ساتھ لیئے چلے گئے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے مگر ابو عمر نے بیان کیا ہے کہ سعر شعبہ بن کنانہ کے بیٹے تھے اور داؤد سے انکی روایت ہے وہ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ ہے زکوٰۃ دو یکسالہ یا دوسالہ بکری ہی ہے تار الثنی لنگے بیٹے جابر نے روایت کی ہے اور سعر دوسری نے بیان کیا ہے وہ سعر بن شعبہ ہین اور یہ لوگ انکے لڑکے ہین اس جگہ مین کہتا ہون کہ ابو عمر نے جو کچھ بیان کیا ہے اُسمین چند غلطیاں ہین انمین سے ایک یہ ہے کہ ابو عمر نے سعر کے والد کا نام شعبہ بیان کیا ہے حالانکہ وہ ثعلبہ کے بیٹے ہین اسیطرح اسکو ابو داؤد سجستانی نے اپنی سنن مین نقل کیا ہے ہمین ابو احمد عبدالوہاب بن ابی منصور امین نے اپنی سند سے ابو داؤد سلیمان بن اشعث تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے حسن بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین وکیع نے زکریا بن اسحاق مکی سے انھون نے عمرو بن ابی سفیان جمحی سے انھون نے مسلم بن ثفنہ یشکری سے روایت کرکے خبر دی حسن نے بیان کیا ہے کہ روح کہتے ہین کہ مسلم شعبہ کے لڑکے ہین انھون نے کہا کہ ابن علقمہ نے میرے والد کو انکی قوم عرافہ کا عامل مقرر کیا اور انکو حکم دیا کہ ان سے زکوٰۃ وصول کرین مسلم کہتے ہین میرے والد نے مجھکو ایک جماعت مین بھیجا مین ایک بوڑھے کے پاس جنکا نام سعر تھا آیا اور کہا کہ مجھکو میرے والد نے تمھارے پاس زکوٰۃ لینے کے واسطے بھیجا ہے انھون نے پوچھا اے برادر زادے کس قسم کا مال لوگے مین نے جواب دیا کہ پسند کرینگے یہانتک کہ ہم جانورون کے تھنون کو آزمائینگے سعر نے کہا کہ اے برادر زادے مین تم سے ایک حدیث بیان کرتا ہون کہ مین ان گھاٹیون مین سے ایک گھاٹی مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین مواشیون مین تھا کہ دو آدمی اونٹ پر سوار آئے اور کہا کہ ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تمھاری طرف بھیجا ہے تاکہ تم اپنے جانورون کی زکوٰۃ ادا کرو مین نے پوچھا کہ میرے اوپر ان جانورون مین کیا ہے انھون نے جواب دیا کہ بکری مین نے ایک بکری کا قصد کیا جو گوشت اور چربی سے پُر تھی اور اسکو دونون کے پاس نکال لایا انھون نے کہا یہ شافع ہے اور ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شافع کے لینے سے منع کیا ہے مین نے پوچھا پھر کون چیز تم لوگے انھون نے جواب دیا کہ ایک سالہ یا دو سالہ بکری چنانچہ ایک معتاط بکری نکال دیگئی معتاط اُس بکری کو کہتے ہین جس نے ابھی تک بچہ نہ دیا ہو مگر جوان ہوگئی ہو پس انھون نے کہا کہ ہان یہ بکری زکوٰۃ مین لینے کے قابل ہے اور اسکو اپنے ہمراہ اونٹ پر کرلیا پھر چلے گئے یہ ابو داؤد کی حدیث ہے اور انھون نے مسلم کے والد کا نام ثعلبہ بیان کیا ہے

اور کہا ہو کہ ابن علقمہ نے نائل ستر کیا تھا اور ابو عمر کا بیان کہ بشر بن سری نے کہا ہو کہ دو سرا ابن شعبہ ہیں تو یہ بشر کی لغزش ہے مدد کرنیکے واسطے کہا ہے کیونکہ انھوں نے شعبہ کی جگہ تغلبہ بیان کیا اور یہ بشر کا قول کہ وہ تو شعبہ ہیں سلم کے نسب میں ہے دوسرے کے نسب میں (جیسا کہ ابو عمر کو وہم ہو گیا) پھر ابو عمر نے شعبہ بن کنانہ بیان کیا ہو حالانکہ ایسا نہیں ہے بلکہ وہ قبیلہ کنانہ سے ہیں اور انھوں نے من کو ابن سے بدل دیا ہو جس سے قبیلہ کنانہ سے ہونے کی جگہ پر ابن کنانہ ہو گیا) ابو عمر نے بیان کیا ہو کہ سعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ ہاں حق جنبعہ اور ثمنیہ میں ہے حالانکہ اسکو سعد نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا تھا بلکہ انھوں نے اسکی روایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قاصدوں سے کی تھی اور کسی نے اس بات کو نہیں ذکر کیا کہ وہ آپ کی خدمت میں رہا ہو یا آپ کو دیکھا۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مسلم بن شعبہ سے روایت کی ہے کہ علقمہ نے انکے والد کو نائل ستر کیا تھا اور صحیح نافع بن علقمہ ہے واللہ اعلم

(سیدنا) سعید (رضی اللہ عنہ)

ابن ایاس۔ انکی کنیت ابو عمرو ہے شیبانی۔ مخضرم تھے۔ (مخضرم) اسکو کہتے ہیں جسنے حضرت کا زمانہ پایا ہو مگر آپ کو دیکھا نہو۔ طبرانی نے انکا نام سعید بیان کیا ہے اور انکا سعد کے باب میں ذکر کیا ہے انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سعید (رضی اللہ عنہ)

ابن سعید جشمی)۔ انکا شمار اہل حمص میں ہے خطیہ بن سلیم بن سعید ابو حبیب جشمی نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کی اور نیز عطیہ سے بروایت سلیم مروی ہے (ان دونوں سندوں میں یہ فرق ہے کہ پہلی روایت عطیہ کے دادا سعید تک پہونچتی ہے اور دوسری سند عطیہ کے والد سلیم تک) کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوے آپ نے انکا نام سلیم رکھا انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہو۔

(سیدنا) سعید (رضی اللہ عنہ)

ابن بختری۔ انکا تذکرہ ابن خزیمہ نے صحابہ میں کیا ہو مگر صحیح نہیں ہے سلمہ بن کہیل نے اپنے والد سے انھوں نے کمیزانی سے انھوں نے سعید بختری سے روایت کی کہ وہ اپنے غلام کو مار رہے تھے اور وہ خدا کی پناہ مانگ رہا تھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اسکے پاس سے گذرے اور اس غلام نے کہا کہ میں خدا کے رسول کی پناہ مانگتا ہوں۔ انھوں نے مارنا چھوڑ دیا۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا کہ اس غلام نے خدا کی پناہ مانگی تم نے اسکو نہ چھوڑا اور اسنے میری پناہ مانگی تم نے اسکو چھوڑ دیا۔ حالانکہ خدا اپنی پناہ مانگنے والوں کی حمایت کرنیوالا ہو۔ سعید نے کہا کہ میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ وہ خدا کے واسطے آزاد ہے آپ نے فرمایا کہ اگر تم ایسا نہ کرتے تو تمہارے چہرے کو آگ جھلسا دیتی انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو

(سیدنا) سعید (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث۔ انصاری۔ خزرجی ہیں۔ ابو بکر بن ابی شیبہ نے حسن بن موسی سے انھوں نے لیث سے انھوں نے عقیل سے انھوں نے زہری سے انھوں نے عروہ بن زبیر سے انھوں نے اسامہ ابن زید سے روایت کی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اپنے پیچھے سوار کیا تھا جس وقت آپ سعد بن عبادہ اور سعید بن حارث بن خزرج کی عیادت کو جاتے تھے (یہ واقعہ) غزوۂ بدر سے پہلے کا ہو) انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو۔ میں کہتا ہوں کہ میرا

کمان ہے کہ اسمین وہم ہے، اور حدیث صحیح روایت مین یون ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوکر سعد بن عبادہ کی عیادت کیلئے قبیلہ بنو حارث بن خزرج مین گئے اور ابو عمر نے ان لوگون کی جنھون نے اسمین وہم کیا ہی پیروی کی ہے اور وہم اسمین ابن وضاح کی طرف منسوب ہے کیونکہ انھون نے اسکو اسی طرح نقل کیا ہے۔ اور اسکو ایک جماعت نے (جنمین سے یونس اور شعبہ اور معمر اور عقیل وغیرہم ہین) زہری سے صحیح طریقہ پر نقل کیا ہی جیسا کہ ہمنے اسکو ذکر کیا ہی

(سیدنا) سعید رضی اللہ عنہ

ابن حارث بن قیس بن عدی بن سعد بن سہم بن عمرو بن ہصیص بن کعب بن لوی - قریشی سہمی ہین - انکی والدہ خاندان بنو سواد سے تھین - ابو نعیم اور زبیر نے بیان کیا ہی کہ انکی والدہ ضعیفہ بنت عبد عمرو بن عروہ بن سعید بن حزیم بن سعد بن سہم تھین - انھون نے اور انکے تمام بھائیون نے حبش کی طرف ہجرت کی تھی۔ اور ہمنے انمین سے ہر ایک کو اپنے باب مین ذکر کیا ہی انھین مین سے تمیم بن حارث ہین یرموک کے معرکہ مین رجب ۱۵ھ مین شہید ہوے اسکو ابن اسحاق نے بیان کیا ہی انکی اولاد منقطع ہوگئی۔ اور بعض لوگون نے بیان کیا ہی کہ یہ اجنادین مین شہید ہوے تھے اسکو عروہ اور ابن شہاب نے بیان کیا ہی مین کہتا ہون کہ انلوگون مین یرموک اور اجنادین اور مرج مین شہید ہوے انمین اکثر اختلاف واقع ہوتا ہی اور یہ مقامات ملک شام مین ہین اور اسی طرح مورخون مین اختلاف ہی کہ ان واقعات مین سے کون واقعہ ایک دوسرے سے پہلے ہوا۔ اس اختلاف کا سبب یہ ہی کہ یہ واقعات قریب قریب واقع ہوئے تھے انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہی

(سیدنا) سعید (رضی اللہ عنہ)

ابن حاطب بن حارث بن معمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح - قریشی جمحی ہین - انکو بخاری نے صحابہ مین ذکر کیا ہی - ابن ابی زائدہ نے صالح بن صالح سے انھون نے سعید بن حاطب سے روایت کی ہی انھون نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلتے اور جمعہ کے دن منبر پر بیٹھتے تھے پھر موذن اذان کہتا تھا جب فارغ ہو جاتا تو آپ کھڑے ہو کر خطبہ پڑھتے حسن بن صالح نے اپنے والد سے انھون نے سعید بن حاطب سے اس سے زیادہ روایت کی ہے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی

(سیدنا) سعید (رضی اللہ عنہ)

ابن حریث بن عمرو بن عثمان بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم - قریشی مخزومی ہین - فتح مکہ سے پہلے مسلمان ہوے - یہ اپنے بھائی عمرو بن حریث سے بڑے تھے فتح مکہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے - اسوقت انکی عمر ۱۵ سال کی تھی - پھر کوفہ مین اقامت گزین ہوے اور خراسان مین جہاد کیا اور مقام حیرہ مین شہید ہوے - ان کے ایک غلام نے انکو شہید کیا تھا ابو منذر کا بیان ہی کہ یہ کوفہ مین فوت ہوے اور انکی قبر کوفہ مین ہی اور انکی کوئی اولاد نہین ہی ہمین ابو الفرج یحیی بن محمود بن سعد نے بجازۃً اپنی سند سے ابن ابی عاصم سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو الولید طیالسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین قیس بن ربیع نے عبد الملک ابن عمیر سے انھون نے عمرو بن حریث سے انھون نے اپنے بھائی سعید بن حریث سے روایت کرکے خبر دی انھون نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے جائداد یا مکان فروخت کیا اور اسکی قیمت کو اسی کی مثل مین نہ صرف کیا تو اسمین برکت نہوگی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی

(سیدنا) سعید (رضی اللہ عنہ)

ابن حصین - علقمہ بن وقاص نے عائشہ سے روایت کی وہ کہتی تھین ہم حج یا عمرہ سے آئے تو ہمسے انصار کے لڑکے ملے اور انھون نے سعید بن حصین

کو انکی بیوی کی وفات کی خبر دی وہ رونیلگے۔ عائشہ کہتی ہین ہین نے اُنسے کہا کہ تم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی او رسابقین میں سے ہو تم گریہ کرتے ہو ایک عورت کیواسطے رو رہے ہو انھون نے جواب دیا کہ تمنے سچ کہا مین سعد بن معاذ کے مرنیکے بعد (اب) کسی پر گریہ نہ کرونگا کیونکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سعد ابن معاذ کی وفات سے عرش ہلگیا۔ انکا تذکرہ ابن دباغ اندلسی نے ابو عمر پر استدراک کرنیکے لیے لکھا ہے۔

(سیدنا) سعید (رضی اللہ عنہ)

ابن حیدہ۔ قشیری۔ کندیر کے والد تھے۔ انسے انکے بیٹے کندیر نے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا کہ مین زمانہ جاہلیت مین حج کر رہا تھا کہ ایک آدمی طواف کر رہا تھا اور کہتا تھا۔ یارب رد راکبی محمدا ۔ ردالی واتخذ عندی یدا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔ مگر ابو عمر نے بیان کیا ہے کہ سعید حیوہ کے بیٹے ہین اور بجائے قشیری کے باہلی ذکر کیا ہے اور انھون نے کہا ہے کہ ابو کندیر سے ایک حدیث عبدالمطلب کے قصہ مین مروی ہے جب انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کشتی مین گم کر دیا تھا اور اسی کے مثل ابو احمد عسکری نے بیان کیا ہے

(سیدنا) سعید (رضی اللہ عنہ)

ابن خالد بن سعید بن عاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف۔ قریشی۔ اموی ہین۔ سرزمین حبش مین جب انکے والد اس طرف ہجرت کر کے گئے تھے پیدا ہوئے تھے۔ یہ ان لوگون مین سے ہین جنھون نے حبشہ مین اقامت کی تھی یہانتک کہ جعفر بن ابی طالب کے ہمراہ دو کشتیون مین آئے انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔ اور نیز ابو احمد عسکری نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہے

(سیدنا) سعید (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی راشد جمحی۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سماعت (حدیث) کی ہے۔ انسے عبدالرحمن بن سابط او ابو الزبیر نے روایت کی ہے۔ یونس بن حبان نے عبدالرحمن بن سابط سے انھون نے سعید بن ابی راشد سے روایت کی انھون نے کہا کہ مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ فرماتے تھے کہ میری امت مین خسف اور مسخ اور قذف ہوگا (خسف کے معنی زمین مین دھنسنا مسخ کے معنے صورت بدل جانا قذف کے معنے تہمت لگانا مراد اس سے نجاہی ہے) انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سعید (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیع۔ انصاری ہین۔ ہمین ابو موسی نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو غالب احمد بن عباس او جعفر بن عبدالواحد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوبکر بن زیدہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم طبرانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن عمرو بن خالد نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابن لہیعہ نے ابو الاسود سے انھون نے عروہ سے روایت کر کے خبر دی کہ ان لوگون کے نامون کے بیان مین جو جنگ یمامہ مین خاندان بنو عجلان سے شہید ہوئے تھے سعید بن یربوع بن عدی بن مالک (بھی انہین مین سے) ہین۔ طبرانی نے بھی ابن شہاب سے اسیطرح روایت کی ہے مگر انھون نے بیان کیا ہے کہ وہ انصار سے پھر اوس سے پھر بنو عمرو بن عوف سے ہین۔

لے ترجمہ۔ اے میرے پروردگار میرے سوار یعنی محمد کو میری طرف کو واپس لادے اور میرے ساتھ احسان کر۔ یہ شعر عبدالمطلب پڑھ رہے تھے جب آنحضرت گم ہو گئے تھے ۱۲

(سیدنا) سعید (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ - انسے عباس بن عبداللہ نے روایت کی کہ وہ ثقیف کے وفد میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے - ان لوگوں کے واسطے مسجد میں خیمہ نصب کیا گیا اور یہ لوگ نصف رمضان میں مسلمان ہوئے - آپ نے ان لوگوں کو باقی روزے رکھنے کا حکم دیا اور گزشتہ کی قضا کا حکم نہیں دیا - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے کیا ہے - ابونعیم نے بیان کیا ہے ابو عمر نے ذکر کیا ہے حبکہ عطیہ بن سفیان بن عبداللہ بن ربیعہ ثقفی نے وفد کے بعض آدمیوں سے نقل کیا ہے - انھوں نے کہا کہ جب ہم مسلمان ہو گئے تو بلال ہمارے پاس آتے تھے اور ہم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ باقی رمضان کے روزے رکھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اپنے افطار اور سحری کا سامان منگاتے تھے -

(سیدنا) سعید (رضی اللہ عنہ)

ابن قیش بن ثابت بن لعمر بن صعدہ بن مرہ بن کثیر بن غنم بن دودان بن اسد بن خزیمہ - یہ اور بنو غنم امیہ کے حلیف تھے - یہ یزید بن قیش کے بھائی ہیں اپنے گھر والوں کے ساتھ مدینہ کو ہجرت کی - یہ اگلے مہاجرین میں ہیں - یونس بن بکیر نے ابن اسحاق سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ بنو غنم بن دودان سب کے سب مسلمان تھے انکے مرد اور عورتیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ کی طرف اٹھ پڑے انہیں میں سے سعید بن قیش تھے - انکا تذکرہ ابونعیم اور ابو موسی اور ابو عمر نے لکھا ہے - ابونعیم نے لکھا ہے کہ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے انکا ذکر کیا ہے - اور انھوں نے انکو سعید بن قیش انصاری بتایا ہے حالانکہ بنو غنم بن دودان کو بتایا ہے اور انسے وہم ہو گیا ہے کیونکہ بنو غنم قبیلہ بنو اسد بن خزیمہ سے ہیں نہ انصار سے -

(سیدنا) سعید (رضی اللہ عنہ)

ابن زیاد دلالی - انکا ذکر خطیب ابو بکر احمد بن علی بغدادی نے اپنی سند سے جمیل بن زید سے انھوں نے سعید بن زیاد دلالی سے روایت کر کے کیا ہے - یہ صحابہ میں ہیں انھوں نے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ بنی غفار کی ایک عورت سے شادی کی اور اسکے پاس گئے اور اسکو کپڑے اتارنے کا حکم دیا اسنے اتارا آپ نے اسکے سفید داغ دیکھے حدیث آخر تک بیان کی - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ اس روایت میں اسی طرح ہے - اور ان صحابی کے نام میں جمیل پر اختلاف واقع ہوا ہے بعض لوگوں نے سعد بن زید اور بعض نے زید بن کعب اور بعض نے کعب بن زید بیان کیا ہے

(سیدنا) سعید (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن سعد - انصاری اشہلی ہیں اور بعض لوگوں نے سعد بن زید بیان کیا ہے - عبداللہ بن عبدالوہاب جمحی نے ابراہیم بن جعفر بن محمود بن محمد بن مسلمہ کی روایت سے نقل حدیث کی ہے وہ کہتے تھے ہمیں ہم میں سے ایک آدمی نے جنکا نام محمد بن سلیمان بن محمد بن مسلمہ ہے سعید بن زید بن سعد اشہلی سے روایت کر کے خبر دی کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک نجرانی تلوار ہدیہ کی جو انکو محمد بن مسلمہ نے دی تھی انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے انہیں ہم کیا ہے اور صحیح سعد ہے

(سیدنا) سعید (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن عمرو بن نفیل بن عبدالعزی بن ریاح بن عبداللہ بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب بن لوی - قریشی عدوی ہیں - یہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

کہ جب ایک بیٹے ہین دونون انہیں بھی ملجاتے ہین۔ انکی والدہ فاطمہ بنت بعجہ بن ملیح خزاعیہ تھین۔ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بہنوئی تھے انکو فاطمہ بنت خطاب بیاہی
تھین اور انکی بہن عاتکہ بنت زید عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تھین۔ عاتکہ کے پہلے خاوند عبداللہ بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما کے قتل کے بعد عمر رضی اللہ عنہ نے انسے
شادی کی تھی۔ سعید کی کنیت ابوالاعور اور ابو ثور تھی لیکن پہلی نسبت زیادہ مشہور ہے سعید اور انکی بیوی فاطمہ بنت خطاب شروع اسلام ہی مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ
سے پیشتر مسلمان ہو سکتے تھے اور یہی فاطمہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام کا سبب ہوئی تھین جیساکہ ہم اسکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے تذکرہ مین انشاء اللہ تعالی
لکھینگے۔ یہ مہاجرین اولین سے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے اور ابی بن کعب کے درمیان مین بھائی چارہ کیا تھا۔ یہ بدر مین شریک ہوئے تھے۔ اور
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا حصہ اور اجر لگایا تھا۔ لوگون نے کہا حاضر نہ ہوسکے یہ وجہ تھی کہ یہ (مدینہ) مین نہ تھے شام مین تھے بدر کی لڑائی کے بعد آئے
اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا حصہ اور اجر لگایا۔ اسکو موسی بن عقبہ اور ابن اسحاق نے بیان کیا ہے۔ واقدی نے بیان کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے بدر جانے سے پہلے طلحہ بن عبیداللہ اور سعید بن زید کو شام کے راستے کی طرف خبرین دریافت کرنیکے واسطے بھیجا تھا پھر دونون مدینہ کی طرف لوٹے اور واقعہ بدر کے دن وہان
پہونچے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دونون کا حصہ اور اجر لگایا۔ اور زبیر نے بھی اسکے مثل بیان کیا ہے۔ اور بعض لوگون نے کہا ہے کہ بدر مین شریک ہوئے تھے لیکن
پہلا قول صحیح ہے۔ اور بدر کے بعد کے مشاہد مین شریک ہوئے ہین۔ یہ عشرہ مبشرہ مین سے ہین۔ ہمین ابوبکر محمد بن عبدالباقی بن خلیفہ بن علی الفرار دمشقی اور قاضی ابو نصر
عبدالرحیم بن نافع بن حسن بن شاہ وغیرہ بہت لوگون نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حافظ ابوالقاسم علی بن حسن بن ہبۃ اللہ دمشقی شافعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین قاضی ابو عبداللہ
حسین بن احمد بن علی بیہقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین قاضی ابوعلی محمد بن اسماعیل بن محمد عراقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوطاہر محمد بن عبدالرحمن بن عباس مخلص
نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالقاسم بغوی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین یحیی بن عبدالحمید حمانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے دراوردی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین
عبدالرحمن بن حمید بن عبدالرحمن بن عوف نے اپنے والد حمید سے انھون نے انکے دادا عبدالرحمن بن عوف سے روایت کرکے خبر دی انھون نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ابوبکر جنت مین ہین اور عمر جنت مین ہین اور عثمان جنت مین ہین اور علی جنت مین ہین اور طلحہ جنت مین ہین اور زبیر جنت مین ہین اور عبدالرحمن بن عوف
جنت مین ہین اور سعد بن ابی وقاص جنت مین ہین اور سعید بن زید جنت مین ہین اور ابوعبیدہ بن جراح جنت مین ہین۔ اور سعید بن زید سے بھی اسی کے مثل
مروی ہے۔ ہمین ابوالفضل عبداللہ بن احمد خطیب نے اپنی سند سے ابوداود طیالسی تک روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابراہیم بن سعد نے اپنے والد سے
انھون نے ابو عبیدہ بن محمد بن عمار بن یاسر سے انھون نے طلحہ بن عبداللہ بن عوف سے انھون نے سعید بن زید سے روایت کرکے خبر دی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے مال کی وجہ سے مارڈالا گیا وہ شہید ہے۔ یہ مستجاب الدعوات تھے چنانچہ ایک مرتبہ اروی بنت اویس نے مروان بن حکم سے جو حضرت معاویہ
رضی اللہ عنہ کی طرف سے حاکم مدینہ تھا انکی شکایت کی کہ انھون نے میری زمین ظلم سے لے لی۔ مروان نے انکے پاس دو آدمی بھیجا انھون نے جواب دیا
کیا تم مجکو خیال کرتے ہو کہ مین اسپر ظلم کرونگا حالانکہ مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جس شخص نے ایک بالشت زمین ظلم سے لی سات
زمینون کا طوق قیامت کے دن اسکی گردن مین ہوگا۔ اے اللہ اگر وہ جھوٹی ہو تو اسکو اندھا کرکے مار اور اسکی قبر اسکے کنوئین مین کر۔ پس وہ نہین مری
یہانتک کہ اسکی آنکھ جاتی رہی اور ایکدن اپنے مکان مین چلی جاتی تھی کہ اپنے کنوئین مین گر گئی اور وہی کنوا اسکی قبر بن گیا اور یہانتک کہ اہل مدینہ مین یہ مثل پڑگئی تھی کہ

یعنی خدا انکو اندھا کرے جیسا کہ اس عورت نے اروی کو اندھا کر دیا پھر جاہل لوگ کہنے لگے کہ اعماک اللہ کما اعمی الاروی یعنی خدا تجھکو اندھا کرے جیسا کہ اروی کو (جو ایک زمین ہوتی ہے) اور عوام کے خیال کے موافق وہ اندھی ہے اندھا کر دیا اور یہ ان لوگوں کی جہالت ہے یہ ہمیشہ عقیق میں رہے پھر دمشق میں مقیم ہو گئے تھے انسے ابن عمر اور عمرو بن حریث اور ابو الطفیل اور عبداللہ بن ظالم مازنی اور زر بن حبیش اور ابو عثمان نہدی اور عروہ بن زبیر اور ابو سلمہ بن عبدالرحمن وغیرہم نے روایت کی ہے ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن عبدالوہاب نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں معاویہ بن عمرو نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں زائدہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حصین بن عبدالرحمن نے ہلال بن یساف سے انھوں نے عبداللہ بن ظالم تمیمی سے انھوں نے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل سے روایت کر کے خبر دی انھوں نے کہا کہ علی اہل جنت سے ہیں۔ میں نے پوچھا یہ کیا ہے انھوں نے جواب دیا کہ وہ نو شخصوں میں سے ہیں اور اگر میں دسویں کا نام لینا چاہوں تو لے سکتا ہوں انھوں نے کہا کہ (ایک مرتبہ) حرا نامی پہاڑ ہلنے لگا تو رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ اے حرا ٹھہر جا کیونکہ تجھپر سوائے نبی یا صدیق یا شہید کے اور کوئی نہیں ہے۔ سعید نے کہا کہ رسول خدا اور ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر اور عبدالرحمن بن عوف اور سعد اور میں تھا سعید بن جبیر نے بیان کیا ہے کہ ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر اور سعد اور عبدالرحمن بن عوف اور سعید بن زید کا مقام قتال میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے اور نماز میں آپکے پیچھے رہتا تھا سعید کی وفات سنہ ۵۰ھ یا سنہ ۵۱ھ میں کچھ اوپر ستر برس کی عمر میں ہوئی۔ اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ سنہ ۵۸ھ میں مدینہ کی اطراف میں مقام عقیق میں انتقال ہوا۔ اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ انکا انتقال مدینہ میں ہوا لیکن پہلا قول صحیح ہے۔ عبداللہ بن عمر سعید کے جنازہ پر گئے اور انکو غسل دیا اور خوشبو ملی اور انکی نماز پڑھائی۔ اسکو نافع نے بیان کیا ہے اور حضرت عائشہ بنت سعد نے بیان کیا کہ سعد بن ابی وقاص نے سعید بن زید کو غسل دیا اور انکے خوشبو لگائی پھر گھر میں آکر غسل کیا جب باہر نکلے بیان کیا کہ میں نے سعید کو نہلانے کی وجہ سے غسل نہیں کیا بلکہ میں نے گرمی کی وجہ سے غسل کیا ہے۔ سعید کی قبر میں سعد بن ابی وقاص اور ابن عمر اترے تھے اور ابن عمر نے نماز پڑھائی تھی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا سعید رضی اللہ عنہ)

ابن سعید بن عبادہ۔ انصاری ساعدی۔ انکا نسب انکے والد کے بیان میں گذر چکا ہے۔ یہ اور انکے والد اور انکے بھائی قیس صحابی تھے۔ انسے انکے بیٹے شرحبیل اور ابو امامہ ابن سہل نے روایت کی ہے۔ محمد بن اسحاق نے یعقوب بن عبداللہ بن اشج سے انھوں نے ابو امامہ بن سہل بن حنیف سے انھوں نے سعید بن سعد بن عبادہ سے روایت کی ہے انھوں نے کہا کہ ہمارے گھروں میں ایک حقیر کمزور بیمار آدمی تھا ہمنے نہیں جانا کہ یا قبیلہ کو مگر اس حال میں کہ وہ انکی لونڈیوں میں سے ایک کے ساتھ بدکاری کر رہا تھا پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسکو حد مارو ان لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگر ہم اسکو حد لگائینگے تو وہ مر جائیگا کیونکہ وہ ضعیف ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خرمے کی ایک ٹہنی جس میں سو شاخیں ہوں اسکو لیکر ایک مرتبہ اسکے مارو۔ اسکی روایت ابو الزناد اور زہری نے ابو امامہ سے انھوں نے اپنے والد سے کی ہے اور ابن عیینہ نے ابو الزناد سے اسکو نقل کیا ہے اور یحییٰ بن سعید نے ابو امامہ سے انھوں نے ابو سعید خدری سے اسکی روایت کی ہے۔ لیکن مشہور ابو امامہ سے (مرسل) ہے اور ابو معشر نے عبدالوہاب بن عمرو بن شرحبیل سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے انھوں نے سعید بن سعد سے اسکے مثل روایت کی ہے انکا ذکر ابن مندہ نے کیا ہے

(سیدنا سعید رضی اللہ عنہ)

ابن سعید بن عاص بن امیہ بن عبد شمس ۔ قریشی ہیں ۔ انکی والدہ صفیہ بنت مغیرہ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم ۔ خالد بن ولید اور ابو جہل بن ہشام کی پھوپھی تھیں ۔ طائف میں شہید ہوئے ۔ یہ فتح مکہ سے کچھ پہلے مسلمان ہوئے تھے ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن انکو بازار مکہ پر مقرر کیا تھا اور جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم طائف کی طرف گئے یہ آپکے ہمراہ گئے تھے اور اسی معرکہ میں شہید ہو گئے ۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو عمر نے لکھا ہے

(سیدنا سعید رضی اللہ عنہ)

ابن سفیان ۔ رعلی ۔ ابو معشر نے یزید بن رومان سے انھوں نے مدائنی کے رجال سے روایت کی انھوں نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سعید بن سفیان کو سوار قیہ کے باغ اور محل بلا شرکت غیرے عنایت کیے اور جو شخص انکے متعلق مزاحمت کرے اسکا حق نہیں ہے اور تحویل حصین کا ہے اور خالد بن سعید نے یہ حکم لکھ دیا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا

(سیدنا سعید رضی اللہ عنہ)

ابن سوید بن قیس بن عامر بن عباد اور بعض لوگوں نے عبید بیان کیا ہے اور یہی درست ہے ابن ابجر یعنی خدرہ انصاری خدری سمرہ بن جندب کے اخیافی بھائی ہیں ۔ ان سے انکے دونوں بیٹوں عقبہ اور عبد الملک نے روایت کی ہے ۔ غزوہ احد میں شہید ہوئے ۔ اوزاعی نے ثابت بن عمیر سے انھوں نے ربیعہ بن ابی عبد الرحمن سے انھوں نے عبد الملک بن سعد بن سوید سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے لقطہ یعنی گری پڑی چیز کے بارے میں دریافت کیا گیا آپ نے جواب دیا کہ ایک سال تک اسکو پہچنواؤ پھر اسکی گرہ اور بندکی حفاظت کرو اسکے بعد اس سے نفع اٹھاؤ ۔ لیکن صحیح وہ ہے جسکی روایت ربیعہ نے منبعث کے غلام یزید سے انھوں نے زید بن خالد جہنی سے کی ہے ۔ ہمیں اسماعیل بن علی بن عبید اللہ وغیرہ نے اپنی سندوں سے ابو عیسیٰ ترمذی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قتیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسماعیل بن جعفر نے ربیعہ بن ابی عبد الرحمن سے انھوں نے منبعث کے غلام یزید سے انھوں نے زید ابن خالد سے روایت کر کے بیان کیا کہ ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے لقطہ کے بارے میں سوال کیا آپ نے جواب دیا کہ اسکو ایک سال تک پہچنواؤ آخر حدیث تک منبعث کے غلام یزید سے متعدد وجوہ سے یہ حدیث مروی ہے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے ۔

(سیدنا سعید رضی اللہ عنہ)

ابن سہیل بن مالک بن کعب بن عبد الاشہل بن حارثہ بن دینار بن نجار ۔ اسی طرح موسیٰ بن عقبہ اور واقدی اور عبد اللہ بن محمد بن عمارہ نے بیان کیا ہے اور ابو معشر اور ابن اسحاق نے سعد بن سہیل بیان کیا ہے ۔ بدر میں شریک ہوئے تھے ۔ ہم انکو سعد کے باب میں ذکر کر چکے ہیں ۔ انکا تذکرہ ابو معشر نے لکھا ہے

(سیدنا سعید رضی اللہ عنہ)

ابن شرحبیل بن قیس بن حارث بن شیبان بن فاتک بن معاویہ ۔ اکرمین کندی ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر مسلمان ہوئے تھے ۔ انکے ہمراہ وفد میں انکے بھتیجے معروف بن قیس ابن شرحبیل تھے اور یہ معروف مرتد ہو گئے تھے اور ارتداد ہی کی حالت میں مقام بحیر میں قتل کیے گئے ۔ انکو ابن شاہین نے ذکر کیا ہے ۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے ۔

(سیدنا سعید رضی اللہ عنہ)

ابن عاص بن ابی سعید بن عاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف - قریشی اموی - انکے دادا ابو احیحہ کی کنیت سے مشہور تھے اور قریش کے اشراف لوگون مین سے تھے سعید کی والدہ ام کلثوم بنت عمرو بن عامر بن عبد ود بن ابی قیس بن عبد ود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی - عامریہ تھین - سعید ہجرت کے سال پیدا ہوئے اور بعض لوگ کہتے ہین بلکہ ہجرت کے پہلے سال پیدا ہوئے - انکے والد عاص بدر کے دن بحالت کفر مارے گئے - علی بن ابی طالب نے انکو قتل کیا تھا عمر بن خطاب کہتے ہین مین نے عاص بن سعید کو بدر کے دن دیکھا وہ مثل شیرون کی طرح کچھ پیچ رہے تھے حضرت علی نے انکو قصد کیا اور انکو قتل کر ڈالا - عمر رضی اللہ عنہ نے ایکدن سعید بن عاص سے کہا مین نے تمھارے والد کو نہین قتل کیا بلکہ مین نے اپنے ماموں عاص بن ہاشم کو قتل کیا تھا اور مین مشرک کے قتل کرنے سے معذرت نہین کرتا ہون - سعید بن عاص نے کہا اگر تم انکو قتل کرتے تو تم حق پر تھے اور وہ باطل پر تھے - عمر نے انکے جواب سے تعجب کیا - سعید کے دادا ابو احیحہ جب عمامہ باندھتے تھے انکی بزرگی کی وجہ سے کوئی اس رنگ کا عمامہ باندھتا تھا - اور یہ ذوالتاج کے لقب سے مشہور تھے - اور یہ سعید قریش کے اشراف اور اسخیا اور فصحا مین سے تھے - یہ ان لوگون مین سے ہین جنھون نے قران کو حضرت عثمان (رضی اللہ عنہ) کے حکم سے لکھا تھا - انکو حضرت عثمان (رضی اللہ عنہ) نے ولید بن عقبہ بن ابی معیط کے بعد کوفہ کا عامل مقرر کیا تھا اور طبرستان پر جہاد کر کے اسکو فتح کیا اور جرجان پر حملہ کیا اسکو (بھی) فتح کر لیا - (یہ واقعہ) ۲۹ھ یا ۳۰ھ مین ہوا - آذربائجان نے عہد توڑ دیا تھا انھون نے اسپر بھی لڑکر فتح کیا - جب (عثمان) شہید ہوئے یہ خانہ نشین ہو گئے اور فتنون سے کنارہ کشی کی نہ جنگ جمل مین شریک ہوئے اور نہ صفین مین - اور جب حضرت معاویہ کی حکومت مستحکم ہو گئی انکے پاس آئے انکی حضرت معاویہ کے ساتھ بہت طول طویل گفتگو ہوئی حضرت معاویہ نے انکو انکے جنگون مین نہ شریک ہونے پر عتاب کیا اور انھون نے معذرت کی اور حضرت معاویہ نے انکے عذر کو قبول کر لیا پھر انکو مدینہ کا والی کیا - اور جب مروان کو مدینہ سے معزول کرتے تو انکو والی کر دیتے اور جب انکو معزول کرتے تو مروان کو والی کرتے - یہ بہت ہی سخی اور فیاض تھے - جب ان سے کوئی سائل سوال کرتا اور انکے پاس کچھ نہ ہوتا تو میسرت کے وقت تک کیلیے قرضہ کی دستاویز لکھدیتے - اور اپنے بھائیون کو ہر ہفتہ مین ایک مرتبہ جمع کر کے دعوت کرتے اور خلعت تقسیم کرتے اور انکے پاس عطیہ روانہ کیا کرتے اور انکے بال بچون کے ساتھ بہت احسان کرتے تھے اور ہر شب جمعہ کو کوفہ کی مسجد مین اپنے غلام کو اشرفیون کی توڑے دیکر بھیجا کرتے تھے کہ اسکو نمازیون کے آگے رکھدے کوفہ کی مسجد مین جمعہ کی رات کو نمازیون کی بہت کثرت ہوتی تھی - الغرض یہ بہت بزرگ تھے ان سعید نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور عمر اور عثمان اور عائشہ سے روایت کی ہے - اور ان سے انکے دونو بیٹون یحیی اور عمر اشدق اور سالم بن عبد اللہ بن عمر اور عروہ نے روایت کی ہے - ابن شہاب نے یحیی بن سعید بن عاص سے انھون نے اپنے والد سعید سے روایت کی انھون نے کہا کہ ابو بکر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت چاہی آپ حضرت عائشہ کی چادر مین لیٹے ہوئے تھے آپنے انکو اجازت دیدی اور آپ اسی حالت مین رہے اور وہ اپنی ضرورت پوری کر کے پھر واپس چلے گئے پھر حضرت عمر نے اجازت طلب کی آپنے انکو اجازت دیدی اور اسی حالت مین (لیٹے) رہے اور وہ اپنی حاجت پوری کر کے پھر واپس چلے گئے - عثمان کہتے ہین پھر مین نے آپ سے اجازت چاہی آپ بیٹھ گئے اور اپنے کپڑون کو درست کر لیا اور مین اپنی حاجت پوری کر کے واپس چلا آیا - عائشہ نے پوچھا کہ آپ کو کیا ہوا ابو بکر اور عمر کی وجہ سے آپ نہین سنبھلے جیسا کہ عثمان کیلیے سنبھلکر بیٹھے - نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ عثمان حیادار آدمی ہین اور مجھے اندیشہ ہوا کہ اگر مین اپنی اسی حالت پر رہون تو وہ اپنی حاجت کو نہ پورا کرین - سعید بن عاص کا انتقال ۵۹ھ مین ہوا - جب انکی

وفات کا وقت آگیا تو انھون نے اپنے لڑکون سے پوچھا کہ تم مین سے کون میری وصیت کو قبول کریگا - انکے بڑے بیٹے نے جواب دیا کہ اے میرے والد مین قبول کرتا ہون
سعید نے کہا آہ میرے قرضہ کو ادا کرنا ہو انھون نے پوچھا تمھارا قرضہ کتنا ہو انھون نے کہا کہ اسی ہزار اشرفیان انکے بیٹے نے پوچھا کہ کس کام مین اسکو لیا تھا
سعید نے جواب دیا کہ اے میرے بیٹے کسی کریم کی حاجت پوری کرنے مین اور اس شخص کی حاجت روائی مین جو حاجت ضرورت تھا مگر سوال کرتے ہوئے شرم کرتا تھا خون جھلکنے لگتا تھا
تو مین نے اسکی حاجت اسکے مانگنے سے پہلے پوری کردی - ابو احیحہ کی ذریت ان سعید کے سوا سب منقطع ہوگئی اور بعض لوگون نے بیان کیا ہے کہ
خالد بن سعید نے بھی اولاد چھوڑی ہے اور انکا ذکر اوپر ہوچکا ہے - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

(سیدنا سعید رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بن خذیم بن سلامان بن ربیعہ بن سعد بن جمح - قریشی جمحی - یہ نسب بیان کرنیوالون کا قول ہو مگر ابن کلبی نے ربیعہ اور سعد بن جمح کے درمیان مین
عریج کا نام بیان کیا ہو اور کہا ہو کہ سلامان بن ربیعہ بن عریج بن سعد - زبیر نے کہا ہو کہ کلبی کی اور نیز اس شخص کی جس نے اسکو بیان کیا ہو غلطی ہے کیونکہ عریج کے
لڑکیون کے سوا کوئی لڑکا تھا ہی نہین سعید کی والدہ اروی بنت ابی معیط عقبہ کی بہن تھین - بعض لوگون نے بیان کیا ہو کہ سعید واقعہ خیبر سے پہلے مسلمان
ہوئے اور مدینہ کی طرف ہجرت کی اور خیبر اور اسکے بعد کے مشاہد مین شریک ہوئے - یہ زاہد اور بزرگ صحابہ مین سے تھے - انھون نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ
کو ایک دن نصیحت کی انھون نے انسے پوچھا کہ کون شخص اسکی طاقت رکھتا ہو سعید نے جواب دیا کہ اے امیر المومنین آپ طاقت رکھتے ہین کیونکہ آپ
بیان کرینگے اور لوگ آپکی پیروی کرینگے - عمر رضی اللہ عنہ نے انکو حمص کا والی مقرر کیا تھا انکو خبر پہونچی کہ سعید کو جنون ہوجاتا ہو عمر نے انکو اپنے پاس آنیکا حکم
دیا جب وہ آئے تو انکے ساتھ سوائے عصا اور پیالہ کے کچھ نہ دیکھا - عمر رضی اللہ عنہ نے انسے پوچھا کہ تمھارے پاس اسکے سوا کچھ نہین ہو جسکو مین دیکھ رہا ہون -
سعید نے جواب دیا کہ اس سے زیادہ اور کیا ہوگا - لاٹھی پر اپنا توشہ اٹھاتا ہون اور پیالہ مین کھاتا ہون حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا انکو جنون ہو
سعید نے جواب دیا نہین حضرت عمر نے پوچھا کیا ہے وہ بیہوشی جسکی خبر مجھکو پہونچی کہ تمکو ہوجاتی ہو - سعید نے جواب دیا کہ خبیب بن عدی جب دار پر کھینچے گئے قریش کو
بددعا دی اور مین بھی انھین مین تھا تو کبھی مین اسکو یاد کرتا ہون تو میرے حواس جاتے رہتے ہین یہانتک کہ مجھپر بیہوشی طاری ہوجاتی ہو حضرت عمر رضی اللہ عنہ
نے سعید سے کہا کہ تم اپنے عہدہ پر واپس جاؤ انھون نے انکار کیا اور انکو قسم دی کہ مجھکو معاف کردو - بعض لوگ کہتے ہین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انکو معاف کردیا
اور بعض کا بیان ہو کہ جب ابو عبیدہ اور معاذ اور یزید کا انتقال ہوگیا حضرت عمر نے سعید کو حمص کا والی کیا اور مرتے وقت تک یہ انکے والی رہے اور بعض لوگون نے بیان کیا
ہے کہ عیاض بن غنم فہری نے انکو اپنا قائم مقام کیا تھا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انکو برقرار رکھا - مروی ہو کہ جب یرموک مین رومیون کا مجمع زیادہ ہوا
ابو عبیدہ نے عمر رضی اللہ عنہ سے کمک طلب کی حضرت عمر نے سعید بن عامر بن خذیم کو کمک کے واسطے روانہ کیا - زہد مین انکی عجیب وغریب خبرین ہین جنکو ہم
طوالت دینا نہین چاہتے - ہمین ابو محمد قاسم بن علی بن حسن دمشقی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ہمارے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم علی بن
ابراہیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو محمد بن ابی نصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو علی حسن بن حبیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو یعقوب اسحاق بن ابراہیم بغدادی
نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن یحیی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبد الصمد بن نوح نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین مالک بن دینار نے شہر بن حوشب سے روایت کرکے خبر دی

انھون نے کہا کہ جب عمر حمص مین پہونچے اہالی حمص کو حکم دیا کہ اپنے یہان کے فقیرون کے نام لکھکر پیش کرین کا تبون نے (لکھکر) پیش کیا اسمین سعید بن عامر کا (بھی) نام تھا۔ حضرت عمر نے پوچھا سعید بن عامر کون شخص ہین ان لوگون نے جواب دیا اے امیرالمومنین (وہ) ہمارے سردار (ہین) حضرت عمر نے پوچھا کیا تمھارے سردار فقیر ہین ان لوگون نے جواب دیا ہان۔ حضرت عمر نے تعجب کیا اور کہا تمھارا سردار محتاج کیونکر ہوگا کہان گئی انکی تنخواہ اور کہان گیا انکا وظیفہ لوگون نے جواب دیا اے امیرالمومنین وہ کوئی چیز اپنے پاس نہین رکھتے مین راوی کہتا ہی کہ عمر رونے لگے پھر ایک ہزار دینار تھیلی مین کرکے سعید کے پاس روانہ کیے اور فرمایا انکو میری طرف سے سلام کہنا اور کہنا کہ امیرالمومنین نے اسکو تمھارے پاس بھیجا ہی اس سے اپنی حاجت مین مدد لو راوی کہتا ہی کہ قاصد ان تھیلیون کو لیکر انکے پاس آیا انھون نے اسکی طرف دیکھا تو وہ انہر لیا اتھین (یہ دیکھکر) وہ انا للہ وانا الیہ راجعون کہنے لگے انسے انکی بیوی نے پوچھا تمھارا کیا حال ہی کیا امیرالمومنین کو کوئی مصیبت پہونچی انھون نے جواب دیا کہ اس سے بھی زیادہ بڑی مصیبت ہی انکی بیوی نے کہا کہ کیا کوئی نشانی ظاہر ہوئی انھون نے کہا اس سے بھی زیادہ انکی بیوی نے کہا کہ کیا قیامت کی کوئی بات ظاہر ہوئی انھون نے جواب دیا اس سے بھی بڑھکر انکی بیوی نے پوچھا پھر تمھارا کیا حال ہی انھون نے جواب دیا دنیا میرے پاس آئی ہی فتنہ میرے پاس آیا ہی اور اسنے ہر طرف سے مجھے گھیر لیا ہے۔ سعید کی بیوی نے کہا اسمین تم پوچھا ہو کر دو سعید نے اپنی بیوی سے پوچھا کیا تم سے یہ بات ہو سکتی ہی بیوی نے جواب دیا ہان۔ انھون نے دینارونکو تھیلی مین بھرکر ایک جھولے مین ڈالدیا پھر رات بھر نماز پڑھتے رہے یہانتک کہ صبح ہو گئی پھر اسکو لیکر مسلمانون کے لشکر کے سامنے گئے اور سب دینارونکو بانٹ دیا۔ سعید سے انکی بیوی نے کہا کہ کاش کچھ روک رکھتے جس سے (اپنی ضرورت مین) اعانت لیتے۔ سعید نے اپنی بیوی کو جواب دیا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ اگر جنت کی عورتون مین سے ایک عورت زمین کی طرف نکلے تو تمام زمین کو مشک کی خوشبو سے بھردے پس مین خدا کی قسم اپنی بیوی کو انپر ترجیح نہ دونگا۔ انکی وفات قیساریہ ملک شام مین سنہ ۱۹ھ مین ہوئی (اسوقت) یہ وہان کے سردار تھے اسکو ہیثم بن عدی نے بیان کیا ہی ابو نعیم نے بیان کیا ہی مقام رقہ مین انکی وفات ہوئی اور وہین انکی قبر ہی اور بعض لوگون نے بیان کیا ہی کہ انکی وفات حمص مین عیاض بن غنم کے بعد والی ہونیکی حالت مین ہوئی بعض لوگون نے کہا کہ انکی وفات سنہ ۲۰ھ مین اور بعض نے کہا کہ سنہ ۲۱ھ مین ہوئی انکی عمر چالیس برس کی تھی۔ انھون نے کوئی اولاد نہین چھوڑی انسے عبدالرحمن بن سابط نے روایت کی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فقراء مہاجرین تمام لوگون سے ستر برس پہلے جنت مین داخل ہونگے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) سعید (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو عبدالعزیز ہے۔ انکا شمار صحابہ مین ہی انسے انکے بیٹے عبدالعزیز نے روایت کی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ان پانچ شخصون کے بارے مین دریافت کیا گیا جو سفر مین تھے اور ایک آدمی نے جمعہ کے دن خطبہ پڑھا پھر انکو نماز پڑھائی آپنے اس فعل کو انپر نہین بدلا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) سعید (رضی اللہ عنہ)

بن عبد بن قیس اور بعض لوگ کہتے ہین کہ سعید بن عبید بن قیس بن لقیط بن عامر بن ربیعہ اور بعض لوگ کہتے ہین کہ عامر بن امیہ بن حارث بن فہر قرشی فہری قدیم الاسلام اور حبشہ کے دوسری بار ہجرت کرنے والون مین ہین اس مین سب کا اتفاق ہے اسکو ابن شاہین نے بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمرو اور

اور ابو موسی نے لکھا ہے میں کہتا ہوں اسی طرح انکا نسب ابو عمر اور ابو موسی نے بیان کیا ہی اور جو کچھ ابن کلبی نے اس نسب میں بیان کیا ہے یعنی انھوں نے کہا کہ نافع عبد قیس بن لقیط بن عامر بن امیہ بن ظرب بن حارث بن فہر اور کہا حارث بن فہر کے بیٹے ودیعا و ضبہ اور ظرب ہیں اور ظرب کے بیٹے عائش اور امیہ ہیں اور امیہ سے عامر پیدا ہوے اور عامر بن امیہ سے عبد اللہ اور لقیط پیدا ہوے پس یہ سیاق بیان منع کرتا ہی کہ لکھنے والوں نے اسمین غلطی کی ہو۔ اور زبیر بن بکار نے انکا نسب بیان کیا ہو کہ حارث بن فہر سے ودیعہ اور ظرب پیدا ہوے اور ظرب بن حارث سے امیہ پیدا ہوے پھر انھوں نے کہا کہ امیہ کی اولاد سے نافع بن عبد قیس ابن لقیط بن عامر بن امیہ ہین ہبار بن اسود کیساتھ انکا نام بھی ہی زینب بنت رسول خدا صلعم کیساتھ نکاح کرنے کیوسطے آلیا گیا تھا کلبی نے انکے نسب میں اسبات پر موافقت کی ہو کہ نسب بیان کرنے والے اس سے زیادہ اختلاف کرتے ہیں او ہمنے چاہا کہ اس بات پر ہم تنبیہ کردین واللہ اعلم

(سیدنا سعید (رضی اللہ عنہ)

ابن عبید ثقفی طائفی - طائف کے دن انکو تیر مارا گیا اور انکی ناک پر لگا - انسے انکے بیٹے اسمٰعیل نے روایت کی کہ ابو سفیان نے انکے والد سعید کو طائف کے دن تیر مارا اور انکی آنکھ پر لگا اور وہ اسی تیر کے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میری اس آنکھ کو خدا کی راہ میں صدمہ پہنچا آپ نے فرمایا اگر تم چاہو تو میں خدا سے دعا کرون اور خدا تمھاری آنکھ کو واپس کردے اور اگر چاہو تو (اسکی عوض میں تمھارے واسطے) آنکھ جنت میں ہو سعید نے جواب دیا کہ جنت میں آنکھ ہونیکو میں اختیار کرتا ہون - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے

(سیدنا سعید (رضی اللہ عنہ)

ابن عبید قاری اور بعض لوگ کہتے ہین کہ (انکا نام) سعد ہے اور اسکا ذکر اوپر ہو چکا - عبد الرزاق نے ثوری سے انھون نے قیس بن مسلم سے انھون نے عبد الرحمن ابن ابی لیلے سے انھون نے سعید بن عبید سے روایت کی - یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں قاری کے لقب سے مشہور تھے اور یہ دشمن سے مقابلہ کر کے میں بھاگ گئے تھے حضرت عمر نے انسے کہا کیا تمھاری خواہش شام کے جانے کی ہے شاید اللہ تمکو شہادت عنایت کرے انھون نے جواب دیا نہیں مگر اس دشمن (مقابلہ مین) جس سے میں بھاگا تھا - راوی کہتا ہے کہ انھون نے قادسیہ میں مسلمانون سے بیان کیا کہ انشاء اللہ تعالی کل ہم دشمن سے مقابلہ کرینگے لہذا ہم شہید ہون گے تو تم لوگ ہمارے خون کو نہ دھونا اور ہمکو سواے ان کپڑون کے جو ہم پہنے ہون کفن نہ دینا - ان کا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے کیا ہے - ابو موسی نے تذکرہ ابو زکریا نے اپنے دادا ابن مندہ پر استدراک کرنیکے لیے لکھا ہی اور ابو زکریا کے دادا نے انکا تذکرہ سعد کے بیان میں لکھا ہی مگر طبرانی وغیرہ نے انکا ذکر سعد و سعید دونون مقامون میں لکھا ہی - میں کہتا ہون کہ ابو نعیم نے انکا تذکرہ دونون مقامون میں لکھا ہی - اور بعض علما یعنی عبد الغنی ابن سرور مقدسی نے ابو نعیم پر اس تذکرہ کے متعلق مواخذہ کیا ہی اور کہا ہے کہ ابو نعیم نے بیان کیا کہ سعید عبید بن نعمان بن قیس بن عمرو بن زید بن امیہ کے بیٹے قاری انصاری ہین - اور سعد بن عبید کے تذکرہ مین جو اوپر بیان ہو چکا ہے یعنی انکا بدر مین شریک ہونا وغیرہ ذکر کیا ہی پھر عبد الغنی نے کہا کہ ابو نعیم نے بہت تذکرون کے بعد بیان کیا ہے کہ سعد نعمان بن قیس بن عمرو کے بیٹے ظفری بدر میں شریک ہوے - عبد الغنی نے کہا کہ ابو نعیم نے اپنی سند سے عروہ سے ان لوگون کے بیان مین جو انصار سے بدر مین شریک ہوے روایت کی ہے کہ سعد نعمان بن قیس بن عمرو بن زید بن امیہ کے بیٹے ظفری (شریک ہوئے) تھے

ابونعیم نے سعد کے والد کا نام ساقط کر دیا اور انکو ان کے دادا کی طرف منسوب کر دیا کیونکہ یہ سعد بن عبید بن نعمان ہین۔ عبد الغنی نے بیان کیا کہ
کہ ابونعیم نے دوسرے تذکرہ مین سعید کے باب مین ذکر کیا کہ سعید بن عبید۔ قاری۔ انھون نے دشمن سے مقابلہ کیا اور انسے بھاگ گئے پھر حضرت
عمر نے انسے دریافت کیا کیا تمھاری رغبت شام مین (جہاد کرنے کی) ہے اور ہم اسکا اسی تذکرہ مین بیان کر چکے ہین۔ عبد الغنی نے بیان کیا کہ
یہ تینون تذکرے ایک ہی شخص کے ہین اور وہ سعد بن عبید بن نعمان بن قیس بن عمرو بن زید بن امیہ قاری ہین جنکا ذکر پہلے تذکرہ مین ہو چکا ہے اور جس
تذکرہ مین انھون نے انکا نام سعید بیان کیا ہے اسکا کوئی قائل نہین۔ مین کہتا ہون انکا یہ کہنا وہم ہے کیونکہ ابونعیم نے سعید کو طبرانی سے نقل کیا ہے
اور طبرانی امام ثقہ حافظ ہین اور ابو موسی نے بیان کیا جیسا کہ ہم انسے شروع تذکرہ مین نقل کر چکے ہین کہ انکا تذکرہ ابو ذکریا نے اپنے دادا پر استدراک
کرنیکے لیے لکھا ہے اور ابو ذکریا کے دادا نے انکے تذکرہ کو سعد کے بیان مین ذکر کیا ہے مگر طبرانی وغیرہ نے انکا تذکرہ سعد اور سعید دونون بابون مین ذکر کیا
ہے۔ ابو موسی کا یہ کلام ابونعیم کی موافقت کرتا ہے کہ طبرانی نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور ابو موسی نے ابونعیم پر اتنا اور بڑھایا ہے کہ وغیرہ (یعنی طبرانی کے سوا
اور لوگون نے بھی سعد و سعید دونون کا تذکرہ لکھا ہے اور ابونعیم نے صرف طبرانی کا حوالہ دیا ہے) لہذا عبد الغنی کا کہنا کہ اسکا کوئی قائل نہین کیونکر درست ہو سکتا ہے
پس اگر ابونعیم بھی اس تذکرہ کو چھوڑ دیتے جیسا کہ ابن مندہ نے چھوڑ دیا تو ابونعیم پر بھی اسکا استدراک کیا جاتا جیسا کہ ابن مندہ پر استدراک کیا گیا اور جبکہ انھون
نے انکا ذکر کیا ہے کہ بعض لوگون نے کہا ہے کہ وہ دونون ایک ہین اور یہ کسی نے نہین کہا کہ وہ سعید ہین پس (عبد الغنی کے واسطے) کیا حیلہ ہو سکتا ہے۔
اور عبد الغنی کا کہنا کہ سعد بن نعمان بن قیس ظفری ہین۔ ابونعیم نے سعد کے والد عبید کا نام ساقط کر دیا ہے اور انکا نسب انکے دادا کی طرف منسوب کر دیا ہے ہم
[illegible] اسکو اس روایت سے جسکو انھون نے ابن لہیعہ سے انھون نے ابو الاسود سے انھون نے عروہ سے نقل کیا ہے ظفری قرار دیا ہے اور
انکے نسب کو زید بن امیہ تک بیان کیا ہے اور یہ کھلا ہوا تناقض ہے عبد الغنی نے (دوسرے ذکر کی) موافقت کی ہے اور تصریح کی ہے کہ یہ اسناد (عروہ تک)
غیر معتبر ہے اور نا قابل وثوق ہے کیونکہ اسمین لوگون کی مخالفت ہے اور سعد بن عبید اور سعید بن عبید دونون ایک ہین اور ابونعیم اور ابو موسی نے
(انکے ایک ہونے پر) تنبیہ کی ہے اور کہا ہے کہ بعض لوگ سعد کہتے ہین اور طبرانی وغیرہ نے سعید بیان کیا ہے۔ لیکن عبد الغنی نے جو سعد بن عبید
کو سعد بن نعمان بنایا ہے اور (کہتے ہین) کہ ابونعیم نے ایک جگہ سعد کو انکے والد عبید کی طرف اور دوسری جگہ انکے دادا (نعمان) کی طرف
منسوب کر دیا ہے کیونکر درست ہو سکتا ہے حالانکہ سعد عبید بن نعمان بن قیس بن عمرو بن زید بن امیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف
بن مالک بن اوس کے بیٹے ہین اور سعد بن نعمان کا نسب ابونعیم نے ذکر ہی نہین کیا ہے انھون نے تو صرف سعد بن نعمان ظفری بیان کیا ہے اور ظفر کا نام کعب
لکھا ہے جو خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس کے بیٹے تھے۔ دونون سعد چند پشتون کے بعد مالک بن اوس مین ملتے ہین میرے خیال مین یہ آتا ہے کہ عبد الغنی
نے سعد بن نعمان ظفری کے تذکرہ مین ابونعیم کی کتاب مین دیکھا کہ انھون نے اپنی سند سے ابن لہیعہ سے انھون نے ابو الاسود سے انھون نے
عروہ سے انصار کے شرکاء بدر کے نامون مین روایت کی کہ سعد بن نعمان بن قیس بن عمرو بن زید بن امیہ (شریک بدر تھے) اور یہیں تو طعن کر دی
کہ تمام اہل سیر کے خلاف ہے لہذا اسپر کیونکر اسوقت اعتماد ہو سکتا ہے حالانکہ ابونعیم نے اس تذکرہ کے شروع مین بیان کر دیا تھا کہ وہ ظفری ہین۔ اور

ابو نعیم نے سعد بن عبید کے تذکرہ میں ابن شہاب۔ اور موسیٰ بن عقبہ اور ابن اسحاق وغیرہم سے روایت کی ہے کہ وہ بنو امیہ بن زید یعنے خاندان بنو عمرو بن عوف سے ہیں واللہ اعلم

(سیدنا سعید (رضی اللہ عنہ)

ابن عثمان انصاری۔ زرقی۔ عقبہ کے بھائی ہیں۔ محمد بن اسحاق نے یحییٰ بن عباد بن عبداللہ بن زبیر سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے عبداللہ بن زبیر سے انھوں نے زبیر سے روایت کی انھوں نے کہا خدا کی قسم میں معتب بن قشیر بنو عمرو بن عوف کے بھائی کی بات سن رہا تھا اس حال میں کہ غنودگی مجھپر چھائی تھی میں انکی بات نہیں سنتا تھا مگر مثل پراگندہ خواب کے جس وقت اسنے کہا کہ لو کان لنا من الامر شئی ما قتلنا ہھنا پھر کہا ان الذین تولوا منکم یوم التقی الجمعٰن انما استزلھم الشیطٰن ببعض ما کسبوا ولقد عفا اللہ عنھم جن لوگوں کو شیطان نے پھسلا دیا تھا پھر انسے خدا نے درگزر کر دیا عثمان بن عثمان اور سعید بن عثمان اور علقمہ بن عثمان ہیں۔ طبرانی نے بیان کیا کہ عثمان بدر میں شریک ہوے تھے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہی اور کہا ہی کہ ابن مندہ نے انکا ذکر سعد بن عثمان کے بیان میں کیا ہی۔

(سیدنا سعید (رضی اللہ عنہ)

مکی۔ اسلمی۔ ابوبکر بن علی نے انکا ذکر اسی طرح کیا ہی اور کہا ہی کہ ابن ابی عاصم نے انکا تذکرہ احاد و مثانی میں کیا ہی۔ حالانکہ وہ سوید اسلمی ہیں بعض لوگوں نے اسکو بدل دیا ہی اور ابن ابی علی نے سوید کے بیان میں انکا ذکر صحیح قول کے موافق کیا ہی۔ ابو موسیٰ نے انکا تذکرہ اسی طرح لکھا ہی۔

(سیدنا سعید (رضی اللہ عنہ)

بعض لوگوں نے سعید بن عمرو بیان کیا ہی تیمی۔ بنو سہم کے حلیف ہیں۔ بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ تمیم بن حارث بن قیس بن عدی کے اخیافی بھائی ہیں۔ اسکو ابن اسحاق اور موسیٰ بن عقبہ اور زبیر نے بیان کیا ہی۔ اور واقدی اور ابو معشر نے بیان کیا کہ سعید بن عمرو ہیں اور دونوں (یعنی وہ اور ان کے بھائی) انکو حبشہ کیطرف دوسری مرتبہ ہجرت کرنے والوں میں بیان کیا ہی۔ زبیر کا بیان ہی کہ یہ اجنادین میں شہید ہوے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی

(سیدنا سعید (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن غزیہ۔ انصاری ہیں۔ ابو عمر نے انکا ذکر انکے بھائی حارث بن عمرو کے ضمن میں کیا ہی۔ انکا تذکرہ ابن دباغ اندلسی نے لکھا ہی

(سیدنا سعید (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو کندی۔ انکی روایت کردہ حدیث کو محمد بن مطلب خزاعی نے علی بن قرین سے انھوں نے نبیدہ بن حریث کندی سے انھوں نے صلت ابن حبیب جشمی سے انھوں نے سعید بن عمرو کندی سے نقل کیا ہی انھوں نے کہا کہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اسکو ابن ماکولا نے بیان کیا

(سیدنا سعید (رضی اللہ عنہ)

ابن قشیب ازدی بنو امیہ کے حلیف تھے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو جرش کا والی مقرر کیا تھا۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہی۔

۵۴ [illegible]

ابن قیس بن صخر بن حرام بن ربیعہ بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ۔ (سیدنا) سعید (رضی اللہ عنہ) انصاری سلمی ہیں۔ عروہ بن زبیر نے انصار کے گروہ بدریوں میں بیان کیا ہے کہ یہ ابن قیس بن صخر شریک بدر ہوئے اور انکا نسب اسطرح بیان کیا ہے جسطرح ہم نے اسکو ذکر کیا۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سعید (رضی اللہ عنہ)

کثیرہ بنت سفیان کے غلام تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے سر پر ہاتھ پھیرا تھا۔ یحییٰ بن ابی ورقہ بن سعید نے اپنے والد سے روایت کی انھوں نے کہا مجھسے میری دادی کثیرہ بنت سفیان نے بیان کیا (انھوں نے جاہلیت اور اسلام دونوں زمانوں کو پایا تھا اور یہ ان عورتوں میں سے تھیں جنھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی) انھوں نے کہا کہ میں نے پوچھا اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میں نے جاہلیت میں اپنی چار لڑکیوں کو زندہ درگور کیا تھا۔ آپ نے جواب دیا چار غلاموں کو آزاد کردو۔ انھوں نے کہا کہ میں نے تمہارے باپ سعید اور انکے بیٹے میسرہ اور جبیر اور ام میسرہ کو آزاد کردیا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) سعید (رضی اللہ عنہ)

ابن مینا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے انکا ذکر حافظ ابوبکر احمد بن علی خطیب نے اپنی کتاب متفق و مفترق میں کیا ہے اور کہا ہے کہ سعید بن مینا دو ہیں انمیں سے ایک کی نسبت بیان کیا جاتا ہے کہ وہ صحابی اور صاحب روایت ہیں انسے عطاء ابن ابی رباح نے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا کہ تم گوہ سے ویسا ہی بچا کرو جیسا کہ تم شیر سے بچا کرتے ہو۔ انکا تذکرہ اشیری نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سعید (رضی اللہ عنہ)

ابن نمران ہمدانی۔ ناعطی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے کاتب تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے چند سال انھوں نے پائے ہیں یہ یرموک میں شریک ہوئے تھے۔ اور عراق کی طرف اہل قادسیہ کی مدد کے واسطے گئے تھے۔ یہ حجر بن عدی کے ہمراہیوں میں سے تھے۔ زیاد نے انکو مع حجر کے شام کی طرف روانہ کیا اور معاویہ نے انکو حجر کے ساتھ قتل کرنے کا ارادہ کیا اور حمزہ بن مالک ہمدانی نے ان کی سفارش کی اور معاویہ نے انکو چھوڑ دیا اور جب مختار کوفہ پر غالب آگیا تو عبداللہ بن عتبہ بن مسعود کو قاضی بنانا چاہا وہ بیمار بن گئے اور جب مصعب بن زبیر کوفہ کے والی ہوئے انھوں نے سعید بن نمران کو قاضی کیا پھر انکو معزول کرکے عبداللہ بن عتبہ بن مسعود ہذلی کو مقرر کیا۔ سعید نے ابوبکر سے روایت کی ہے اور انسے عامر بن سعد نے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے

(سیدنا) سعید (رضی اللہ عنہم)

ابن نوفل۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کرنے کے متعلق حدیث روایت کی ہے۔ اس حدیث کو علی بن زید بن جدعان نے عمار بن ابی عمار سے انھوں نے انسے روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ یہ حدیث میرے نزدیک مرسل ہے

(سیدنا) سعید (رضی اللہ عنہم)

ابن وقش - اسدی - بنو غنم بن دودان سے ہیں اپنے اہل کے ساتھ مدینہ کو ہجرت کی - ہمیں عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک ابن اسحاق سے روایت کر کے خبر دی انھوں نے کہا کہ پھر مہاجر لوگ پے در پے آنے لگے اور بنو غنم بن دودان کے لوگ مسلمان تھے - ان لوگوں کے مرد اور عورتیں مدینہ کی طرف اٹھ آئے انھیں میں سے سعید بن وقش تھے - انکا تذکرہ اس مقام پر ابن مندہ نے لکھا ہے - اور ابو عمر اور ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے انکا ذکر سعید بن رقیش کے بیان میں کیا ہے اور یہ اوپر گذر چکا اور اسپر گفتگو اس جگہ ہو چکی میں کہتا ہوں ابن مندہ نے اسجگہ بیان کیا ہے کہ سعید بن وقش انصاری ہیں قبیلۂ بنو غنم بن دودان سے - پھر ابن اسحاق سے نقل کرتے ہیں کہ بنو غنم بن دودان اہل اسلام تھے انھیں میں سے سعید بن وقش ہیں یہ کیونکر انصاری ہو سکتے ہیں حالانکہ وہ بنو غنم بن دودان سے ہیں جو قبیلۂ اسد بن خزیمہ کا ایک خاندان ہے اور شاید کہ انھوں نے رقیش کو دیکھکر غلط خیال کر لیا اور وقش انصار بنو عبدالاشہل کے ناموں سے انکو انصاری قرار دیدیا اور اسکا خیال نکیا کہ یہ تناقض ہے - واللہ اعلم

(سیدنا) سعید (رضی اللہ عنہ)

ابن وہب خیوانی - ہمدانی - زمانہ جاہلیت کو پایا تھا - کوفی ہیں - صحابہ سے روایت کرتے ہیں - انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے

(سیدنا) سعید (رضی اللہ عنہ)

ابن یربوع بن عنکثہ بن عامر بن مخزوم - قریشی مخزومی - انکی کنیت ابو ہود - اور بقولے ابو عبدالرحمن ہے - انکی والدہ ہند بنت سعید بن رباب قبیلہ سہم سے تھیں - زبیر نے بیان کیا کہ انکی والدہ ہند بنت ابی مطاع بن عثمان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ تھیں - بعض لوگوں نے بیان کیا کہ یہ فتح مکہ سے پہلے مسلمان ہو چکے تھے اور فتح میں شریک ہوئے اور بعض کہتے ہیں کہ فتح کے دن مسلمان ہوئے اور نیز ناواقفوں میں تھا - انکا نام صرم تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سعید رکھدیا - اور علی بن مدینی نے بیان کیا کہ انکا لقب صرم تھا اور دوسرے لوگ اصرم بیان کرتے ہیں - پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سعید رکھا - لیکن یہ کچھ نہیں ہے - عمر بن عثمان بن عبدالرحمن بن سعید بن یربوع بن عنکثہ نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کی کہ انکا نام صرم تھا پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سعید رکھا - پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے دریافت کیا ہم میں کون بڑا ہے میں یا تم انھوں نے جواب دیا یا رسول اللہ آپ مجھسے بڑے اور بہتر ہیں اور میں پیدائش میں آپسے پرانا ہوں - اور انکو مؤلفۃ القلوب میں بیان کیا ہے اور ذکر کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو حنین کی غنیمت سے پچاس اونٹ دیئے تھے - انھوں نے ابن خطل اور حویرث بن نقید اور ابن ابی سرح اور مقیس ابن ضبابہ کا قصہ نقل کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے قتل کا حکم دیا اور حویرث کو علی نے اور مقیس کو زبیر نے قتل کیا - اور ابو سرح کے واسطے حضرت عثمان نے پناہ مانگ لی اور ابن خطل بھی مقتول ہوئے - سعید ۵۴ھ میں بعمر ۱۲۴ اور بقولے ۱۲۰ سال مقام مکہ یا مدینہ میں انتقال کیا - انکا گھر مدینہ میں تھا - یہ عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) کے زمانہ میں آنکھوں سے معذور ہو گئے تھے (حضرت) عمر (رضی اللہ عنہ) انکو آنکھوں کے جاتے رہنے پر تعزیت کرنے آئے اور کہا جمعہ اور جماعت کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں نہ چھوڑنا - انھوں نے کہا مجھے کوئی پکڑانیوالا نہیں ہے حضرت عمر نے قیدیوں میں سے ایک شخص کو پکڑانے کے واسطے بھیجدیا - انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

(سیدنا) سعید (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید۔ ازدی قبیلہ ازد بن غوث سے ہین انکا شمار مصریون مین ہے۔ انسے ابو الخیر یزنی نے روایت کی ہو اور گمان کیا ہو کہ یہ صحابی ہین۔ لیث بن سعد نے یزید بن ابی حبیب سے انھون نے ابو الخیر سے انھون نے سعید بن یزید سے روایت کی کہ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ مجھے وصیت کیجیے آپنے فرمایا مین تجھکو وصیت کرتا ہون کہ تو خدا سے شرم کر جس طرح اپنی قوم کے ایک نیک مرد سے کرتا ہو۔ ابو عمر نے بیان کیا کہ ہمنے انکی جو روایت دیکھی وہ ابن عمر سے ہی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) سُعَید (رضی اللہ عنہ)

ابن سہیل۔ انصاری اشہلی۔ انکا ذکر شرکاے بدر مین ہے۔ ابن اسحاق نے انکو نہین ذکر کیا ہو۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے اسی طرح لکھا ہو۔ مین کہتا ہون کہ بعض عالمون نے انپر اس تذکرہ کا مواخذہ کیا ہو اور کہا ہو کہ ابو عمر اسکو سعید بن سہیل مین ذکر کر چکے ہین اور اسجگہ انکا ذکر دوہرا دیا۔ لیکن ابو عمر پر اسمین کچھ طعن کا موقع نہین کیونکہ وہ بنو عبد الاشہل بن حارثہ بن دینار بن نجار قبیلہ خزرج سے ہین اور انکی طرف اشہلی کی نسبت نہین ہوتی اور جب اشہلی مطلقاً بولا جاتا ہو تو اس سے عبد الاشہل بن جشم بن حارث اوسی مراد ہوتے ہین۔ اور انھین کو ابن مندہ اور ابو نعیم نے سعد بن سہیل بیان کیا ہو اور ابو عمر نے سعید (ی) کی زیادتی کے ساتھ ذکر کیا ہو۔ اور راویون نے بیان کیا ہو کہ ابن اسحاق نے ذکر کیا ہو کہ وہ بدر مین شریک ہوے تھے اور ابو عمر نے اسکو بیان کرکے کہا کہ ابن اسحاق نے انکو شرکاء بدر مین نہین ذکر کیا۔ ممکن ہو کہ ابو عمر نے انکی تصغیر مین خطا کی ہو اور چونکہ انھون نے اسکی تصغیر بنائی اسلیے ابن اسحاق کا ذکر کرنا انکو نہ معلوم ہوا۔ لیکن اس فاضل امام سے بعید ہو کہ انپر یہ امر مشتبہ ہو جائے اور اس تذکرہ سے عدول کرین

(سیدنا) شُعیر (رضی اللہ عنہ)

ابن سوادہ عامری۔ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوے تھے انسے عوارہ نے روایت کی ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا۔ ابو نعیم نے کہا ہو کہ بعض متاخرین نے ذکر کیا ہو کہ وہ عیان بن سوادہ ہین حالانکہ ابن مندہ نے اسکو اس تذکرہ مین نہین ذکر کیا ہو واللہ اعلم۔

(سیدنا) سعیر (رضی اللہ عنہ)

ابن سوادہ عامری نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آئے تھے۔ انسے عوارہ نے روایت کی ہی انکا تذکرہ ابن مندہ و ابو نعیم نے مختصر لکھا ہی اور ابو نعیم نے کہا ہی کہ بعض متاخرین نے انکو ذکر کیا ہی حالانکہ انکا نام سفیان بن سوادہ ہی اور ابن مندہ نے انکو اس مقام پر نہین لکھا۔

باب السین و الفاء

(سیدنا) سفیان (رضی اللہ عنہ)

ابن اسعد اللہ بعض لوگ ابن اسید کہتے ہین۔ ! سیدہ حضرمی شامی ہین ہیثم بن نفر نے روایت کی ہی ہمین ابو الفرج بن محمود ثقفی نے اجازۃً اپنی سند سے ابو بکر بن ابی عاصم سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے موسی بن عبد الرحمن بن مکی نے انھون نے شبیبہ بن ولید سے انھون نے ضبارہ بن مالک حضرمی سے انھون نے اپنے والد سے

انھون نے عبدالرحمن بن جبیر بن نفیر سے انھون نے اپنے والد سفیان بن عبداللہ حضرمی سے روایت کر کے بیان کیا کہ انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ تمنے بہت بڑا گناہ کیا کہ تم اپنے بھائی سے کوئی بات بیان کرو وہ تمھاری تصدیق کرتا ہو اور تم اس سے جھوٹ بیان کرتے ہو انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) سفیان (رضی اللہ عنہ)

ابن ثابت انصاری سیاور انکے بھائی مالک بن ثابت بیر معونہ کے دن شہید ہوئے اسکو واقدی نے ذکر کیا ہے انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے -

(سیدنا) سفیان (رضی اللہ عنہ)

ابن حاطب بن امیہ بن رافع بن سوید بن حرام بن ہیثم بن ظفر انصاری ظفری ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ احد مین شریک ہوے اور بیر معونہ کے دن شہید ہوئے اسکو ابن شاہین نے ذکر کیا ہے - انکا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسی نے لکھا ہے -

(سیدنا) سفیان (رضی اللہ عنہ)

ابن حکم بن سفیان ثقفی ہین ہمین ابوالقاسم یعیش بن صدقہ بن علی فقیہ نے اپنی سند سے ابوعبدالرحمن نسائی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو احمد بن حرب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین قاسم بن یزید جرمی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین سفیان نے منصور سے انھون نے مجاہد سے انھون نے حکم بن سفیان یا سفیان بن حکم ثقفی سے روایت کر کے خبر دی انھون نے کہا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپنے وضو کیا اور اپنی شرمگاہ پر پانی چھڑکا شعبہ اور وہب نے منصور سے انھون نے حکم ابن سفیان سے انھون نے اپنے والد سے اسی کے مثل روایت کی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے -

(سیدنا) سفیان (رضی اللہ عنہ)

ابن خولی بن عبد عمرو بن خولی بن ہمام بن ملک بن جابر بن سعد رجان بن عساس بن لیث بن حداد بن ظالم بن ذہل بن عجل بن عمرو بن ودیعہ بن لکیز بن افصی بن عبدالقیس عبدی قبیلہ عبدالقیس سے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے اور اسلام قبول کیا - انکا تذکرہ ابن کلبی نے لکھا ہے

(سیدنا) سفیان (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی زہیر ازدی شنوی ازد شنوہ سے تھے ابو زہیر کا نام قرد ہے اسکو ابن مدینی اور شباب نے بیان کیا ہے اور ذہلی لوگ کہتے ہین کہ سفیان نمیر بن مرارہ ابن عبداللہ بن مالک بن نصر بن ازد بن غوث کے بیٹے ہین بعض لوگ نمیری اور نمری کہتے ہین لیکن اول زیادہ مستعمل ہے اور انکے ازد شنوہ سے ہونے مین کسی کو اختلاف نہین ہے لہذا ان کے اجداد مین کوئی شخص نمر یا نمیر نامی ہونگے انھی کیطرف انکی نسبت کیگئی ابواحمد عسکری نے بیان کیا کہ وہ نمر بن عثمان بن نصر بن زہران سے ہین اسکے اوپر کے نسب کو ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے اور کوئی شک نہین ہمین سے کچھ ساقط ہو گیا ہے - انکا شمار اہل مدینہ مین ہے ہمین یحیی بن محمود بن سعد اور ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سندون سے مسلم بن حجاج تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابوبکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین وکیع نے ہشام بن عروہ سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے عبداللہ بن زبیر سے انھون نے سفیان بن ابی زہیر سے روایت کر کے خبر دی انھون نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ملک شام فتح ہوگا

اور ایک قوم مدینہ سے اپنے گھر والوں کو لیکر نکلیگی اور مدینہ کو بھول جائیگی حالانکہ مدینہ انکے لیے بہتر ہوگا کاش وہ جانتے پھر عراق فتح ہوگا اور ایک قوم مدینہ سے اپنے گھر والوں کو لیکر نکلیگی پھر وہ مدینہ کو بھول جائیگی حالانکہ مدینہ اُنکے لیے بہتر ہو کاش وہ جانتے ہمیں ابو الحرم مکی بن ریان بن شبہ نحوی نے اپنی سند سے یحیی بن یحیی سے انھوں نے مالک بن انس سے انھوں نے یزید بن خصیفہ سے انھوں نے سائب بن یزید سے انھوں نے سفیان بن ابی زہیر ازدی شنوی صحابی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے جس شخص نے ایسے کتے کو پالا جو اسکی کھیتی اور جانوروں کی حفاظت سے کچھ بے پروا نہ کرے اسکے عمل سے ہر دن ایک قیراط کم ہوجاتا ہے راوی نے پوچھا تم نے اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے انھوں نے جواب دیا ہاں خدا کی قسم۔ ابو احمد عسکری نے بیان کیا کہ جریر نے ہشام بن عروہ سے روایت کی انھوں نے ابو زہیر سفیان ابو العوجاء کے بیٹے ہیں اور دونوں ایک ہی شخص ہیں اور شاید ابو العوجاء لقب ہے اور ابن ابی عاصم نے انکو ثقفی بیان کیا ہے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

(سیدنا) سفیان (رضی اللہ عنہ)

ابن زید ازدی قبیلہ ازد کی شاخ ... میں سے ہیں انکا ذکر محمد بن اسماعیل بخاری نے صحابہ میں کیا ہے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے ابو نعیم نے بیان کیا کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ سفیان یزید کے بیٹے ہیں انسے ابن سیرین نے عتیرہ کے بارے میں روایت کی ہے۔

(سیدنا) سفیان (رضی اللہ عنہ)

ابن سہل۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں ابن ابی سہل۔ شریک نے عبد الملک بن عمیر سے انھوں نے قبیصہ بن جابر سے انھوں نے مغیرہ بن شعبہ سے روایت کی۔ انھوں نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا میں نے آپ سفیان بن سہل کے تہبند کو پکڑے ہوئے تھے سفیان کہتے تھے حضرت یہ فرماتے تھے ٹخنوں سے نیچے تہبند نہ باندھا کرو کیونکہ ٹخنوں سے نیچے تہبند باندھنے والوں کو اللہ دوست نہیں رکھتا انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) سفیان (رضی اللہ عنہ)

ابن صہابہ بہری۔ یہی خریق شاعر ہیں اسکو ابن ابی داؤد نے بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سفیان (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد الاسد۔ انکا ذکر مؤلفۃ القلوب میں ہے۔ اس میں اعتراض ہے انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سفیان (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ بن ابی ربیعہ بن حارث بن مالک بن حطیط بن جشم بن ثقیف ثقفی طائفی ہیں ایسا ہی انکا نسب ابو احمد عسکری نے بیان کیا ہے۔ یہ صحابی صاحب روایت ہیں یہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی طرف سے طائف کے عامل تھے عثمان بن ابی العاص کو وہاں سے معزول کر کے انکو عامل مقرر کیا تھا اور عثمان کو بحرین کی امارت پر منتقل کر دیا تھا سفیان سے انکے بیٹے عبد اللہ اور انکے مولی ابو الحکم اور عروہ بن زبیر اور محمد بن عبد اللہ بن ماعز اور نافع بن جبیر نے روایت کی ہے ابن شہاب نے محمد بن عبد الرحمن بن ماعز عامری سے انھوں نے سفیان بن عبد اللہ ثقفی سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا کہ میں نے پوچھا یا رسول اللہ مجھسے

ایسی بات بیان کیجیے جسکو میں مضبوطی سے پکڑے رہوں آپنے جواب دیا کہ کہو میرا رب خدا ہے پھر جمے رہو اور انکی روایت شعبہ نے یعلیٰ بن عطا سے انھون نے عبداللہ بن سفیان سے انھون نے اپنے والد سے نقل کی ہے اور اسکو بشر بن مفضل نے سفیان بن عبداللہ سے انھون نے اپنے والد سے نقل کیا ہے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابو عمر نے محمد بن عبداللہ بن ماعز بیان کیا ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے محمد بن عبدالرحمن بن ماعز بیان کیا ہے اور ہمیں بارادہ ہمیں ابوالفضل عبداللہ بن احمد خطیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالخطاب نصر بن احمد بن البطر نے اجازۃً اگرچہ انھون نے سماعۃً ہمیں اخبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد بن یحییٰ بن بیع نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسین محاملی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یوسف بن موسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں جریر نے ہشام بن عروہ سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے سفیان بن عبداللہ ثقفی سے روایت کرکے خبر دی انھون نے کہا کہ میں نے پوچھا یا رسول اللہ مجھے اسلام کی بابت ایسی بات بتا دیجیے کہ آپکے بعد اسکے بارے میں کسی سے نہ دریافت کروں آپنے جواب دیا کہ کہو میں اللہ عزوجل پر ایمان لایا پھر جمے رہو۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سفیان (رضی اللہ عنہ)

ابن عطیہ بن ربیعہ ثقفی۔ ابن ابی خیثمہ نے بیان کیا کہ وہ عطیہ بن سفیان طائفی ہیں قبیلہ ثقیف کے وفد کے ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آئے تھے۔ محمد بن اسحاق نے عیسیٰ بن عبداللہ سے انھون نے سفیان بن عطیہ بن ربیعہ ثقفی سے روایت کی انھون نے کہا کہ جب قبیلہ ثقیف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں وفد میں حاضر ہوے آپنے ان لوگوں کے واسطے خیمہ نصب کیا اور یہ لوگ نصف رمضان میں مسلمان ہوے آپنے انکو بقیہ رمضان کے روزہ رکھنے کا حکم دیا اور جو روزے فوت ہوگئے تھے انکی قضا کا حکم نہیں دیا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سفیان (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیر بن وہب قبیلہ بنو نضیر سے ہیں ہم انکا ذکر سعید بن وہب کے تذکرے میں کر چکے ہیں انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) سفیان (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی العوجاء انکی کنیت ابولیلیٰ ہے انصاری ہیں طبرانی وغیرہ نے انکو اسی باب میں ذکر کیا ہے انشاء اللہ انکا ذکر کنیت کے باب میں وارد ہوگا کیونکہ یہ اسکے ساتھ مشہور ہیں انکے نام میں بہت اختلاف ہے بعض لوگوں نے سفیان اور بعض نے اوس اور بعض نے بلال اور بعض نے داؤد بیان کیا ہے اور کنیت وغیرہ میں انشاء اللہ انکا ذکر وارد ہوگا۔ انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ بعض عالموں نے بیان کیا ہے سفیان بن ابی العوجاء تابعی ہیں صحابی نہیں ہیں انکی کنیت ابولیلیٰ بھی ہے لہذا ان دونوں کا ابولیلیٰ کے نام میں سفیان کا ذکر کرنا وہم ہے مسلم نے بیان کیا کہ ابولیلیٰ سفیان بن ابی العوجاء نے ابوشریح سے روایت کی ہے اور بخاری نے بیان کیا کہ سفیان بن ابی العوجاء نے ابوشریح سے روایت کی اور ابواحمد نے بیان کیا کہ ابولیلیٰ سفیان بن ابی العوجاء سلمی نے ابوشریح خویلد بن عمر خزاعی سے روایت کی اور ابواحمد عسکری نے بیان کیا کہ سفیان بن ابی العوجاء مزنی ہیں انھی کا بیان ہے دونوں ایک ہیں یعنی یہ اور سفیان بن ابی زہیر نمری جنکا ذکر اوپر گذر چکا اور شاید ابوالعوجاء انکا لقب ہو واللہ اعلم۔

Marfat.com

(سیدنا **سفیان** رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن ابان ثقفی مالکی ہین یہ اور انکے بھائی وہب بن قیس صحابی ہین امیہ بنت رقیقہ نے ان دونون سے انھون نے رقیقہ سے روایت کی انھون نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم طائف سے مطالبہ کرنے آئے اور میرے پاس داخل ہوئے مین نے آپکو ستو پلائے آپنے پیے اور فرمایا کہ ان کے بتونکی پرستش نکرنا اور انکے واسطے نماز پڑھو مین نے کہا اسوقت یہ لوگ مجھکو مار ڈالینگے آپنے فرمایا جب تمھارے پاس آوین تم کہو میرا رب اس بت کا رب ہے اور نماز پڑھتے وقت اسکی طرف پیٹھ کر لیا کرو رقیقہ کہتے ہین مجھسے میرے بھائی وہب اور سفیان قیس کے بیٹون نے بیان کیا انھون نے کہا جب قبیلہ ثقیف مسلمان ہوگیا ہمسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ تمھاری والدہ کا کیا حال ہے ہمنے جواب دیا کہ اسی حال پر جسپر آپنے چھوڑا تھا مر گئین آپنے فرمایا تمھاری والدہ اسوقت مسلمان مرین۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا **سفیان** رضی اللہ عنہ)

ابن قیس کندی ہیں اشعث بن قیس کے ہمراہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے تھے اور آپ نے انکو قبیلہ کندہ کا موذن مقرر کیا تھا۔ یہ مرتے دم تک برابر موذن رہے انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے مین کہتا ہون انھی سفیان کو بعض لوگون نے سیف بھی بیان کیا ہے جو اشعث کے بھائی ہین۔ اور ہم انکو سیف کے بیان مین ذکر کرچکے ہین۔

(سیدنا **سفیان** رضی اللہ عنہ)

ابن مجیب بعض لوگون نے بیان کیا ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین سے ہین انسے جراح بن عبید خالی نے جہنم کی صفت مین روایت کی ہے کہ اسمین ستر ہزار وادیان ہین انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر لکھا ہے ابوعمر نے اس حدیث کو نفیر بن مجیب کے بیان مین ذکر کیا ہے اور بخاری اور ابن ابی حاتم اور دارقطنی اور ابن ماکولا نے انکی موافقت کی ہے اسکا ذکر اس جگہ انشاء اللہ آئیگا مگر ابن قانع اور ابن مندہ اور ابونعیم نے اسکو سفیان مین ذکر کیا ہے ابواحمد عسکری نے انکا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ نفیر بن مجیب یا سفیان بن مجیب نے روایت کی کہ دوزخ مین ستر ہزار وادیان ہین۔ واللہ اعلم

(سیدنا **سفیان** رضی اللہ عنہ)

ابن معمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح قریشی جمحی جمیل بن معمر کے بھائی ہین انکی کنیت ابوجابر ہے یہ حبشہ کے مہاجرون مین سے تھے اور ان کے بیٹے حارث بن سفیان انکو سر زمین حبشہ سے لائے تھے ابن اسحاق نے بیان کیا کہ سفیان بن معمر جمحی نے مع دو بیٹون یعنی جابر اور جنادہ اور انکی بیوی حسنہ یعنی جابر و جنادہ کی والدہ اور جابر و جنادہ کے اخیافی بھائی شرحبیل بن حسنہ کے ہجرت کی اور ابن اسحاق نے بیان کیا کہ یہ انصار کے قبیلہ بنوزریق ابن عامر سے جو جشم بن خزرج کی اولاد سے ہین تھے مکہ مین آئے اور وہین اقامت گزین رہے اور معمر بن حبیب جمحی کو لازم پکڑ لیا اور انھون نے انکو اپنا متبنی کیا اور حسنہ کے ساتھ شادی کردی اور انھی حسنہ کے بیٹے شرحبیل ایک دوسرے مرد سے پیدا ہوئے اور معمر ان سفیان اور انکے بیٹون کے نسب غالب ہوگئے اور یہ لوگ انھی کیطرف منسوب ہونے لگے انھی ابن اسحاق نے بیان کیا کہ سفیان اور انکے بیٹے جابر و جنادہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خلافت مین انتقال کر گئے

زبیر ابن بکار نے بیان کیا کہ وہ سفیان بن معمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح ہیں انکی والدہ لونڈی تھیں یہ حبشہ کے مہاجرین میں سے ہیں اور انکی زوجیت میں حسنہ تھیں جنکی طرف شرحبیل بن عبداللہ بن مطاع منسوب ہیں اور انھون نے انکو اپنا متبنیٰ کر لیا تھا اور یہ شرحبیل حسنہ کے لڑکے تھے۔ یہ حسنہ معمر بن حبیب کی لونڈی تھیں انھی نے بیان کیا کہ سفیان اور انکے بھائی جمیل بن معمر کی نسل منقطع ہو گئی۔ موسیٰ بن عقبہ نے ابن شہاب سے ان لوگوں کے نامون میں جو حبشہ کیطرف ہجرت کر گئے تھے بیان کیا کہ منجملہ انکے ہیں سفیان بن معمر بن حبیب تھے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سفیان (رضی اللہ عنہ)

ابن نسر بن زید بن حارث۔ انصاری خزرجی قبیلۂ جشم بن حارث بن خزرج سے ہیں بدر اور احد میں شریک ہوئے اسکو ابو عمر نے بیان کیا ہے اور ابن ماکولا نے بیان کیا کہ وہ سفیان بن نسر بن عمرو انصاری ہیں اور اسی کے مثل ابن کلبی اور ابو موسیٰ وعبدالملک بن ہشام اور واقدی وعبداللہ بن محمد بن عمارہ قداح نے بیان کیا ہے محمد بن حبیب نے بیان کیا ہے کہ جس شخص نے ایکے نسب کے بشر بیان کیا اسنے خطا کی کیونکہ وہ نسر نون اور سین مہملہ سے ہے بکائی نے محمد بن اسحاق سے بشر نقل کیا ہے اور یونس بن بکیر نے ابن اسحاق سے بشیر نقل کیا ہے لیکن اول صحیح (اور زیادہ مشہور) ہے۔ ابن ماکولا نے بیان کیا ہے کہ صحیح نسر ہے اور انھی ابن ماکولا نے بیان کیا ہے کہ یہ انصاری نہیں ہیں بلکہ وہ انصار کے حلیف ہیں۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سفیان (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو نضر ہے ہذلی ہیں۔ ان سے انکے بیٹے نضر نے روایت کی انھون نے کہا کہ ہم اپنے قافلہ میں شام کیطرف گئے جسوقت ہم زرقان اور معانہ کے درمیان میں تھے اخیر شب کو سونے کیواسطے ٹھہر گئے کہ ایک سوار آسمان اور زمین کے بیچ میں کہہ رہا تھا کہ اے لوگو بیدار ہو یہ سونے کا وقت نہیں ہے احمد ظاہر ہو گئے اور شیاطین مردود ہوئے۔ ہم گھبرا گئے اور اپنے اہل کیطرف واپس آئے کہ وہ مکہ میں قریش کے اختلاف کا ذکر کرتے تھے اور کہتے تھے کہ انہیں عبدالمطلب کی اولاد سے نبی نکلا ہے انکا نام احمد ہے (صلی اللہ علیہ وسلم) ابن ابی حاتم نے بیان کیا کہ نضر بن سفیان دؤلی نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے انسے مسلم بن جندب نے روایت کی ہے انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سفیان (رضی اللہ عنہ)

ابن ہانی بن جبر بن عمرو بن سعد فوی بن ذاخر بن شرحبیل بن عمرو بن قصر جبیل بن عمرو بن یعفر بن عریب بن شراحیل اور بعض لوگ شرحبیل ثوب کہتے ہیں انکی کنیت ابو سالم ہے یہ حبشانی تھے انکا شمار مصریون میں ہے علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ کے پاس وفد میں آئے تھے انھون نے علی اور عقبہ بن عامر اور زید بن خالد سے روایت کی ہے یہ علوی المذہب تھے۔ انسے حارث بن یزید اور وہب بن عبداللہ وغیرہما نے روایت کی ہے انکے صحابی ہونے میں اختلاف ہے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۵۵ یعنے حضرت علی تک اجتہاد کی تقلید کرتے تھے جیسے حنفی اسکو کہتے ہیں جو امام ابوحنیفہ کی تقلید کرے ۱۲

(سیدنا سفیان رضی اللہ عنہ)

ابن ہمام محاربی قبیلہ محارب بن خصفہ بن قیس عیلان سے ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ محارب عبد القیس سے ہیں یزید بن فضل بن عمرو بن سفیان محاربی نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے انھون نے سفیان بن ہمام سے روایت کی انھون نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے فرمایا کہ اپنی قوم کو مٹکے کی نبیذ سے منع کرو کیونکہ وہ خدا اور رسول خدا کیطرف سے حرام ہے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور انکو محارب بن خصفہ سے قرار دیا ہے اور ابن ابی عاصم نے ان دونوں کی موافقت کی ہے اور ابو عمر نے انکو قبیلہ عبد القیس سے قرار دیا ہے اور یہی میرے نزدیک اظہر ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد القیس کو بکر نبیذ سبو سے منع کیا ہے اور عبد القیس میں محارب تھے جنکی طرف نسبت کیجاتی ہے اور وہ محارب بن عمرو بن ودیعہ بن لکیز بن افصی بن [illegible] بن محاربی کے ذکر میں بیان کر چکے ہیں نیز اسپر گفتگو بھی ہو چکی ہے۔

(سیدنا سفیان رضی اللہ عنہ)

ابن وہب خولانی انکی کنیت ابو ایمن تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں وفد میں آئے تھے اور حجۃ الوداع میں حاضر ہوئے اور مصر اور افریقیہ کی فتح میں شریک ہوئے اور مغرب میں سکونت اختیار کی انسے ابو الخیر مرثد بن عبد اللہ اور ابو عشانہ اور مسلم بن یسار نے روایت کی ہے عبد اللہ بن وہب نے عبد الرحمن ابن شریح سے انھون نے سعید بن ابی شمر سبائی سے روایت کر کے بیان کیا انھون نے کہا کہ میں نے سفیان بن وہب خولانی سے سنا وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ ایک صدی کے بعد کوئی شخص (میرے صحابہ میں سے) باقی نہ رہیگا اور انسے غیاث ابن ابی شبیب نے جو بیت جبرین الون میں سے تھے روایت کی انھون نے کہا کہ سفیان بن وہب صحابی ہمارے پاس سے گذرتے اور ہم قیروان میں تھے اور ہم لوگ لڑکے تھے اور وہ ہمکو سلام کرتے تھے اور وہ عمامہ باندھتے تھے جسکا شملہ پیچھے لٹکاتے تھے ہمین عبد الوہاب بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین حسن بن موسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابن لہیعہ نے خبر دی وہ کہتے تھے مجسے ابو عشانہ نے بیان کیا کہ سفیان بن وہب خولانی نے انکو خبر دی کہ وہ حجۃ الوداع کے دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کے زیر سایہ تھے یا کسی اور آدمی نے ہمکو انسے بیان کیا انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شب خدا کے راستے میں بہتر ہے تمام دنیا سے اور ایک دن خدا کے راستے میں بہتر ہے تمام دنیا سے اور مسلمان پر مسلمان کی آبرو اور مال اور جان حرام ہے جیسا آج کا دن (یعنی حج کا) حرام ہے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا سفیان رضی اللہ عنہ)

ابن یزید ازدی قبیلہ ازد شنوءہ سے ہیں انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور ان سے محمد بن سیرین نے عتیرہ کے بارے میں روایت کی ہے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو عمر نے لکھا ہے میں کہتا ہون یہ سفیان بن یزید وہی سفیان بن زید ہیں جنکا ذکر اوپر ہو چکا۔ ابن مندہ نے انکو دو تذکرہ بنا کر بیان کیا ہے حالانکہ وہ ایک ہی تذکرہ ہے اور ابو نعیم نے انکا ایک ہی تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ سفیان بن زید اور بعض لوگ یزید (یعنی

سفیان ابن یزید) کہتے ہین ابو عمر نے انکا صرف یہی ایک تذکرہ لکھا ہے اور یہ سب ایک ہی ہین -

(سیدنا) سفینہ (رضی اللہ عنہ)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے اور بعض لوگ کہتے ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی ام سلمہ کے غلام تھے اور انھون نے انکو آزاد کر دیا تھا ان کے نام مین اختلاف ہے بعض لوگ مہران اور بعض رومان اور بعض عبس کہتے ہین انکی کنیت ابو عبد الرحمن اور بقول ابو البختری تھی اور پہلی زیادہ مشہور ہے انسے حشرج بن نباتہ اور سعید بن جمہان نے روایت کی ہے محمد بن منکدر نے انسے روایت کی انھون نے بیان کیا کہ مین کشتی پر سوار ہوا وہ ٹوٹ گئی مین اسکے ایک تختہ پر سوار ہو لیا اسنے مجھکو ایک کنارے پر ڈالدیا ایک شیر مجھسے ملا مین نے کہا اے ابو الحارث (ابو الحارث شیر کی کنیت ہے) مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام (سفینہ) ہون وہ کہتے ہین شیر نے اپنا سر جھکایا اور مجھکو اپنے پہلو سے ڈھکیلنے لگا یہان تک کہ مجھکو راستے پر کھڑا کر دیا جب مجھکو راستے پر کھڑا کر چکا تو کچھ گنگنانے لگا مین نے خیال کیا کہ وہ مجھکو رخصت کرتا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام سفینہ رکھا تھا اسوجہ سے کہ یہ لوگ ایک سفر مین آپکے ہمراہ تھے جب قوم مین کوئی شخص تھک جاتا تھا تو وہ اپنی تلوار اور ڈھال اور تیر لاد دیتا یہانتک کہ مین نے بہت کچھ اٹھا لیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم سفینہ (یعنی کشتی) ہو اور یہی نام انکا باقی رہا - یہ بطن نخلہ مین رہتے تھے - یہ عربی النسل ہین اور بعض لوگ کہتے ہین وہ پارسی تھے اور انکا نام سقبہ بن مارقنہ تھا جب انسے کوئی پوچھتا تمہارا کیا نام ہے یہ جواب دیتے مین تمکو اپنا نام نہ بتاؤنگا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام سفینہ رکھا ہے اور مین اسکے سوا اور نام نہین چاہتا - یہ کہتے تھے مجکو ام سلمہ نے آزاد کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کو مجھپر شرط کیا - ہمین ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن مہران وغیرہ نے خبر دی وہ لوگ اپنی سندون سے محمد بن عیسی بن سورہ تک بیان کرتے تھے وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن منیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین سریج بن نعمان نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے حشرج بن نباتہ نے سعید بن جمہان سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے سفینہ نے بیان کیا انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خلافت میری امت مین تیس برس ہے پھر اسکے بعد بادشاہت ہے راوی کہتا ہے کہ پھر مجھسے سفینہ نے کہا ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کی خلافت کو پھر کہا علی کی خلافت کو تو تم نے ان سب کو تیس برس پایا سعید کہتے ہین مین نے پوچھا کہ بنو امیہ کا گمان ہے کہ خلافت انمین ہے سفینہ نے جواب دیا بنو الزرقا جھوٹے ہین بلکہ وہ برے بادشاہون مین سے بادشاہ ہین -

باب السین والکاف

(سیدنا) سکبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث سلمی صحابی ہین عبد اللہ بن شقیق نے رجاء اسلمی سے روایت کی انھون نے کہا محجن نے میرا ہاتھ پکڑا (اور چلے) یہانتک کہ مدینہ کی مسجد تک پہنچے اور بریدہ اسلمی کو مسجد کے دروازے پر بیٹھے پایا اور ایک آدمی سکبہ نامی مسجد کے اندر طویل نماز پڑھ رہا تھا بریدہ مین مذاق کی عادت تھی انھون نے کہا

اے محجن تم کیون نہین سبکے کیطرح نماز پڑہتے ہو محجن نے انکو جواب دیا۔ انکی روایت ابو داؤد طیالسی نے ابو عوانہ سے انھون نے ابو بشر سے انھون نے سالم
رباعت سے کی ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا سکران رضی اللہ عنہ)

بن عمرو بن عبد شمس بن عبد ود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی سہیل بن عمرو کے بھائی ہین یہ حبشہ کے مہاجرون مین سے ہین انھون نے
(رجب) حبشہ کیطرف ہجرت کی تھی انکی بی بی سودہ بنت زمعہ انکے ہمراہ تھین انھون نے وہین وفات پائی اسکو موسی بن عقبہ اور ابو معشر اور زبیر نے بیان
کیا ہے اور ابن اسحاق اور واقدی نے بیان کیا کہ سکران مکہ کیطرف لوٹ آئے تھے اور وہین ہجرت مدینہ سے پہلے انتقال کر گئے اور رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے انکے بعد انکی بی بی سودہ بنت زمعہ سے شادی کرلی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا سکن رضی اللہ عنہ)

سمرہ بعض لوگ (انکا نام) سکین بیان کرتے ہین سے سمرہ بیسار سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن ایک آنت
مین کھاتا ہے اور کافر سات آنتون مین کھاتا ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا سکینہ رضی اللہ عنہ)

حسن بن صبیہ سعد بن حبیب العصری زیاد بن زیاد بن سکینہ سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سکینہ سے روایت کی کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مین ثریا مین لٹکا ہوتا تو اسکو فارس کے لوگ حاصل کرلیتے سکینہ کہتے ہین مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
وصیت کی اور مین کسی سے کچھ نہ مانگون۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ذکر کیا ہم سے اور صحیح ابن صبیہ بن اسود بن سوید بن زیاد بن سفینہ
(رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام) ہین صبیہ نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا اسود سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے
انکے دادا سفینہ سے سماعت کی ہے ہم نے صرف روایت کی ہے اور یہی درست ہے انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

باب السین واللام

(سیدنا سلام رضی اللہ عنہ)

عبد اللہ بن سلام کے بھانجے تھے ان کے اور انکے ہمراہیون کے بارے مین آیہ یاایہا الذین آمنوا آمنوا باللہ ورسولہ نازل ہوئی تھی۔ انکا ذکر عبد اللہ
ابن سلام کے بھتیجے سلمہ کے ساتھ ہوا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا سلام رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو صحابی ہین ابو عوانہ نے ابو بشر سے انھون نے سلام بن عمرو صحابی سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپنے فرمایا کہ تمہارے غلام

لیکن صحیح وہ ہے جسکو شعبہ نے ابو بشر سے انھون نے سلام بن عمرو سے انھون نے ایک صحابی سے روایت کی کہ آپنے فرمایا کہ (مسلمان) تمہارے بھائی ہین ان کیساتھ احسان کرو اور جو چیز تم پر غالب آجاوے اسپر ان سے مدد طلب کرو اور جو چیز ان پر غالب آجاوے تم انکی مدد کرو۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) سلامہ (رضی اللہ عنہ)

آپ کی کنیت ابو عمرو ہے ان کی روایت کردہ حدیث ان کے بیٹے عمرو سے مروی ہے ثور بن یزید نے عمرو بن سلامہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی انھون نے کہا آپنے فرمایا کہ اللہ عزوجل جنت الفردوس کو اپنے ہاتھ سے بنایا ہے پھر اسکو ایک خالص سونے کی اینٹ سے اور ایک مشک کی اینٹ سے بنایا اور اسمین عمدہ میوے اور خوشبودار پھل لگائے اور اسمین نہرین جاری کین پھر ہمارا رب تبارک و تعالی اپنے عرش پر محیط ہو گیا اور جنت کیطرف دیکھ کر کہا میری عزت کی قسم تجھ مین کوئی دائم الخمر اور زنا پر اصرار کرنے والا نہ داخل ہوگا۔ ان کا تذکرہ ابو نعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) سلامہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیر بن ابی سلامہ بن سعد بن سنان بن حارث بن عبس بن ہوازن بن اسلم۔ ان کی کنیت ابو حدرد ہے اسلمی ہین ان کو واقدی کے کاتب محمد بن سعد نے بیان کیا ہے۔ یہ صحابی ہین۔ احمد بن حنبل نے بیان کیا کہ ابو حدرد کا نام عبد ہے اور انکا ذکر عبد کے نام مین کنیت کے باب مین انشاء اللہ آئیگا انھون نے سنہ ہجری مین انتقال کیا۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہے

(سیدنا) سلامہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیصر حضرمی۔ بعض لوگون نے (انکا نام) سلمہ بیان کیا ہے۔ ان کا شمار مصریون مین ہے بیت المقدس کے والی تھے۔ ان سے ابو الخیر مرثد بن عبد اللہ یزنی اور ابو الشعثاء عمرو بن ربیعہ حضرمی نے روایت کی ہے ابن لہیعہ نے زیان بن فائد سے انھون نے ابو عتبہ سے انھون نے عمرو بن ربیعہ سے انھون نے سلامہ بن قیصر سے روایت کی انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا کہ جو شخص ایکدن خدا کی رضامندی طلب کرنے کیواسطے روزہ رکھے خدا اسکو جہنم سے دور کرتا ہے مثل اس کوے کی دوری کے جو بچپن مین اڑا ہو یہان تک کہ (اڑتے اڑتے) بوڑھا ہو کر مر جاوے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔ ابو عمر نے بیان کیا ہے کہ نہ انکا رسول خدا صلی اللہ علیہ و سلم سے (حدیث) کا سننا پایا جاتا ہے اور نہ انکا ثابت ہے سوا اسکے اس منہ سے اور ابو زرعہ ان کی صحابیت کے منکر ہین اور کہتے ہین کہ انکی روایت ابوہریرہ سے ہے

(سیدنا) سلامہ (رضی اللہ عنہ)

اور یہی بلب ہین۔ ان سے ان کے بیٹے قبیصہ نے روایت کی ہے انکے نام مین اختلاف واقع ہوا ہے لیکن یہ بلب کے نام سے

زیادہ مشہور ہین اور باب اسما ءمین ان شاء اللہ انکا ذکر وارد ہوگا - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی

(سیدنا) سلکان (رضی اللہ عنہ)

ابن سلامہ بن وقش بن زغبہ بن زعورا بن عبدالاشہل - سلکان انکا لقب ہی - اور بعض کے نزدیک انکا نام سعد ہی اور انکی کنیت ابونائلہ ہی اور ہم انکا ذکر سعد اور اسعد کے بیان مین کر چکے ہین کنیتون کے بیان مین انشاء اللہ انکا ذکر ہوگا ہوگا یہ ان لوگون مین سے ہین جنھون نے کعب بن اشرف کو قتل کیا تھا اور یہ ان کے رضاعی بھائی تھے - یہ اپنی کنیت سے زیادہ مشہور ہین - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی

(سیدنا) سلکان (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک - واقدی نے انکو ان صحابہ مین ذکر کیا ہی جو مصر مین داخل ہوئے تھے - انکا تذکرہ ابن دباغ اندلسی نے ابوعمر پر استدراک کرنے کے واسطے لکھا ہی

(سیدنا) سلم (رضی اللہ عنہ)

ابن نذیر - بصری - انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی - ان سے یزید بن ابی حبیب نے روایت کی ہی - انکا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہی اور بیان کیا ہی کہ انکی روایت کردہ حدیث میرے نزدیک مرسل ہی

(سیدنا) سلمان (رضی اللہ عنہ)

ابن ثمامہ بن شراحیل بن الاصہب جعفی - حضرت علی (رضی اللہ عنہ) کے ہمراہ لڑائی مین شریک ہوئے تھے اور مقام توّہ مین فروکش ہوئے - یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد مین آئے تھے - اور انکی ایک مسجد توّہ مین ہی - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے -

(سیدنا) سلمان (رضی اللہ عنہ)

ابن خالد خزاعی - طبرانی نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہی اور انھون نے اپنی سند سے عمرو بن مرہ سے انھون نے سلمان بن خالد سے روایت کی طبرانی نے بیان کیا ہی کہ یہ سلمان قبیلہ خزاعہ سے ہین انھون نے (ایک دن) کہا (اسوقت) میرا جی چاہتا ہی کہ نماز پڑھ لیتا اور آرام کرتے لوگون نے انکی اس بات کو برا سمجھا کہ بھلا نماز سے زیادہ آرام کس چیز مین ہوگا) تو انھون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی آپ فرماتے تھے اے بلال نماز قایم کرو اور مجھکو آرام دو - اسی طرح اسکو طبرانی نے معجم مین لکھا ہی اور علی بن مسہر وغیرہ نے اسکی روایت مسعر سے انھون نے عمرو سے انھون نے سالم بن ابی جعد سے انھون نے قبیلہ خزاعہ کے ایک آدمی سے جسکا نام نہین بیان کیا کی ہی - اور سفیان بن عیینہ نے اسکو مسعر سے

انھوں نے عمرو سے انھوں نے ایک آدمی سے انھوں نے عبداللہ بن محمد بن علی سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے ایک صحابی سے نقل کیا ہے اور ابن جعفر ثانی نے سالم سے انھوں نے عبداللہ بن محمد حنفیہ سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے اپنے دادا اسلمی صحابی سے اسکو نقل کیا ہے انکا تذکرہ ابونعیم اور ابن جوزی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سلمان (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ باہلی انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کو پایا تھا لیکن یہ صحابی نہیں ہیں یہ پہلے شخص ہیں جو کوفہ میں قاضی مقرر ہوئے پھر ان کے قاضی ہوئے اسکو ابونعیم نے بیان کیا ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ انکو بخاری نے صحابہ میں ذکر کیا ہے لیکن یہ صحیح نہیں ہے یہ سلمان بیٹے ہیں یزید بن عمرو بن تمیم بن ثعلبہ بن غنم بن قتیبہ بن معن بن مالک بن اعصر انکی کنیت ابوعبداللہ ہے باہلی ہیں ابوعمر نے بیان کیا ہے کہ انکو عقیلی اور ابوحاتم رازی نے صحابہ میں ذکر کیا ہے ابوعمر نے کہا ہے میرے نزدیک ایسا ہی ہے جیسا کہ دونوں نے بیان کیا ہے یہ ابوامامہ باہلی کے ساتھ فتوحات شام میں شریک ہوئے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انکو کوفہ کا قاضی مقرر کیا تھا ابووائل نے بیان کیا ہے میں سلمان بن ربیعہ کے پاس چالیس دن تک آتا رہا لیکن میں نے انکے پاس کسی مستغیث کو نہیں پایا اور یہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی طرف سے گھوڑوں کے کام پر مقرر تھے اسی وجہ سے انکو سلمان الخیل کہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں کے ہر ایک شہر میں بہت سے گھوڑے جہاد کے واسطے تیار کیے تھے انھی میں سے کوفہ میں چار ہزار گھوڑے تھے دشمن جب سرحد پر آتا مسلمان ان گھوڑوں پر سوار ہوکر انسے لڑنے کے واسطے کوشش کرکے پہونچ جاتے اور سلمان کوفہ میں ان گھوڑوں کے والی تھے سلمان بن ربیعہ نے آذربیجان میں جہاد کیا تھا پھر ارّان اور خزر کے کنارون پر مقام بلنجر میں جہاد کیا اور وہیں [illegible] میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں شہید ہوئے اور بعض لوگون نے [illegible] اور بعض نے [illegible] اور بعض نے ۳۱ھ نقل کیا ہے انسے عدی بن عدی اور ضبی بن معبد اور ابووائل شقیق بن سلمہ نے روایت کی ہے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سلمان (رضی اللہ عنہ)

ابن صخر [illegible] انھوں نے اپنی بیوی سے ظہار کیا تھا اور بعض لوگ انکو سلمہ بیان کرتے ہیں اور یہی زیادہ مشہور ہے انشاء اللہ سلمہ کے بیان میں انکا ذکر پورے طور پر آئیگا انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

(سیدنا) سلمان (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بن اوس بن حجر بن عمرو بن حارث بن تیم بن ذہل بن مالک بن بکر بن سعد بن ضبہ بن اد بن طابخہ بن الیاس بن مضر ضبی ہیں بصرہ میں فروکش ہوئے اور وہیں انتقال کیا مسلم ابن حجاج نے بیان کیا کہ صحابہ میں انکے سوا اور کوئی ضبی نہ تھا سیرین کے دو لڑکے محمد و حفصہ اور ام الرائح رباب بنت صلیع بن عامر سلمان کی بھتیجی نے روایت کی ہے ہمین اسماعیل ابن علی بن عبیداللہ اور ابراہیم بن محمد وغیرہما نے اپنی سندوں سے ابوعیسیٰ ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ہناد بن سری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابومعاویہ نے عاصم احول سے روایت کرکے بیان کیا انھوں نے کہا میں نے حفصہ بنت سیرین سے سنا وہ رباب سے وہ سلمان سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرکے بیان کرتی تھیں آپنے فرمایا جب تم میں سے کوئی روزہ کھولے تو چاہیے کہ خرمے پر روزہ کھولے اور اگر نہ پاوے تو پانی سے روزہ کھولے کیونکہ وہ پاک کرنے والا ہے اسکو روح نے شعبہ سے انھوں نے خالد حذاء اور عاصم احول سے انھوں نے حفصہ سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکو نقل کیا ہے اور رباب کا ذکر نہیں کیا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سلمان (رضی اللہ عنہ)

فارسی انکی کنیت ابوعبداللہ ہے اور سلمان خیر کے لقب سے منسوب ہوئے یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے لوگون نے انسے انکا نسب دریافت کیا انھون نے
جواب دیا کہ مین سلمان ابن اسلام ہون انکی اصل فارس رام ہرمز سے ہے اور بعض لوگ کہتے ہین جی سے ہین جو اصفہان کا ایک شہر ہے انکا نام اسلام سے پہلے
مابہ بن بوذخشان بن مورسلان بن بہبوذان بن فیروز بن سہرک تھا شاہ آب کی اولاد سے ہین فارس مین مجوسی آگ کے پوجنے والے تھے اور انکے سلمان ہونے کا
سبب یہ تھا جسکی خبر ہمین ابوالمکارم منصور بن مکارم بن احمد بن سعد مؤدب نے دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالقاسم نصر بن محمد بن صفوان عدل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین
ابوالبرکات سعد بن محمد بن ادریس خطیب اللہ الفضائل حسن بن ہبۃ اللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالفرج محمد بن ادریس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابومنصور مظفر بن محمد
طوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوذکریا یزید بن محمد بن ایاس قاسم ازدی موصلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین علی بن جابر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین یوسف
بن بہلول نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبداللہ بن ادریس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن اسحق نے بیان کیا نیز ابوذکریا نے کہا اور ہمین عمران بن موسی نے خبر دی
وہ کہتے تھے ہمین جعفر بن محمد ثقفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین زیاد بن عبداللہ بکائی نے خبر دی وہ ابن اسحاق سے انھون نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے انھون نے
محمود بن لبید سے انھون نے ابن عباس سے روایت کرکے خبر دی نیز ابوذکریا نے کہا اور ہمسے عبداللہ بن عثام بن حفص ابن غیاث نے بیان کیا اور
ہمین نمیر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین یونس نے ابن اسحاق سے انھون نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے انھون نے محمود ابن لبید سے انھون نے ابن عباس سے
روایت کرکے خبر دی انھون نے کہا مجھسے سلمان نے بیان کیا کہ مین اہل فارس علاقہ اصبہان کے شہر جی کے ایک دہقان کا لڑکا تھا اور ابن ادریس کی
روایت مین ہے اور میرا باپ زمیندار تھا اور مین انکو تمام خلق مین سب سے زیادہ محبوب تھا اور بکائی کی حدیث مین ہے کہ تمام بندون سے زیادہ محبوب تھا
انھون نے مجھکو گھر مین مثل لڑکیون کے بٹھایا اور فارسی زبان حاصل کرنے مین کوشش کرتا تھا اور علی بن جابر کی حدیث مین ہے کہ مین مجوسیہ مین
کوشش کرتا تھا اور مین اس آگ مین تھا جو روشن کیجاتی ہے اور نہین گل ہوتی تھی اور میرے والد صاحب جائداد اور مکان والے تھے جسکا انتظام کیا
کرتے تھے ابن ادریس نے اپنی حدیث مین اتنا اور بڑھایا ہے کہ اپنے گھر مین (یعنی اپنے یہان مکان بنواتے تھے) انھون نے مجھسے ایک دن کہا اے
میرے لڑکے تم دیکھتے ہو مین یہان مشغول ہون تم باہر کھیتون پر چلے جاؤ لیکن رک نہ جانا کہ مین جائداد کا خیال چھوڑکر تمھاری فکر مین پڑجاؤن
مین جائداد دیکھنے کیواسطے نکلا اور نصرانیون کے گرجا کے پاس ہوکر گذرا وہ لوگ نماز پڑھتے تھے مین انکی طرف جھکا اور مجھکو انکا یہ کام اچھا معلوم ہوا
اور مین نے کہا کہ بخدا یہ ہمارے دین سے بہتر ہے اور مین انکے پاس کھڑا ہوا یہانتک کہ آفتاب ڈوب گیا نہ مین کھیت پر گیا اور نہ مین گھر باپ کی طرف
لوٹ کر گیا والد نے میرے لوٹنے مین دیر ہونے سے قاصدون کو میرے بلانے کو بھیجا اور مین نے نصاری سے جب مجھکو انکا فعل پسند آیا پوچھا کہ
کہ اس دین کی اصل کہان ہے ان لوگون نے جواب دیا کہ شام مین مین اپنے والد کے پاس لوٹ کر آیا انھون نے پوچھا اے صاحبزادے مین نے تمھارے
بلانیکو قاصد روانہ کیے تھے مین نے جواب دیا مین ایسی قوم کے پاس ہوکر گذرا جو گرجا مین نماز پڑھ رہے تھے مجھکو انکا دین پسند آیا اور مین نے جان لیا کہ
انکا دین ہمارے دین سے بہتر ہے میرے والد نے کہا تمھارا اور تمھارے اجداد کا دین انکے دین سے بہتر ہے مین نے کہا بخدا ہرگز نہین انکو میرا اندیشہ ہوا اور انھون نے
مجھکو مقید کردیا مین نے نصاری کیطرف کہلا بھیجا اور انسے مین نے انکے دین پر موافقت کا اظہار کیا اور انسے پوچھا کہ جو شخص شام کے جانیکا ارادہ رکھتا ہو

مجھکو آگاہ کرو انھون نے ایسا ہی کیا مین نے بیڑیون کو اپنے پیر سے اُتارا اور انکے ساتھ نکلا یہانتک کہ شام مین پہونچا اور مینے انکے عالم کو دریافت کیا انھون نے
اسقف کو بتایا مین اسکے پاس آیا اور اسکو اپنے حال سے آگاہ کیا اور کہا مین تمھاری خدمت کیا کرونگا اور تمھارے ساتھ نماز پڑھونگا اسنے کہا رہو مین اسکے ساتھ
رہا وہ اپنے دین مین بُرا تھا اور لوگون کو صدقہ کا حکم دیتا تھا اور لوگ جب اسکو کچھ دیتے اسکو اپنے واسطے رکھ لیتا یہانتک کہ اسنے سات مٹکے سونے اور چاندی کے
بھرکر جمع کیے اور وہ مرگیا مینے لوگون کو اسکے حال سے آگاہ کردیا وہ لوگ مجھکو پھیر کر لے آئے مین نے انکو اسکا مال بتادیا ان لوگون نے اسکو لٹکا دیا اور دفن
نہین کیا اور اسکو سنگسار کیا اور اسکی جگہ پر ایک بڑے دیندار زاہد آخرت مین رغبت کرنیوالے نیکمرد کو بٹھایا خدا نے اسکی محبت میرے دلمین ڈالدی
یہانتک کہ اسکے مرنے کا وقت آگیا مین نے اُس سے کہا مجھے وصیت کر اسنے موصل مین ایک آدمی کا ذکر کیا اور کہا کہ ہم اور وہ ایک ہی دین پر ہین یہانتک کہ وہ
ہلاک ہوگیا اور مین موصل مین چلا آیا اور مین اس شخص سے جسکا ذکر اسنے کیا تھا ملا اور اسکو اپنے حال سے آگاہ کیا اور یہ کہ فلان شخص نے مجھکو تمھارے
پاس آنیکا حکم دیا ہے اسنے کہا ٹھہر مین نے اسکو اسی شخص کے طریقہ پر پایا یہانتک کہ اسکے مرنے کا وقت آگیا مینے اس سے کہا مجھکو وصیت کر اسنے کہا مین
کسی کو نہین جانتا جو ہمارے طریقہ پر ہو سوائے ایک شخص کے جو عموریہ مین رہتا ہے مین اسکے پاس عموریہ مین آیا اور اسکو اپنے حال سے آگاہ کیا اسنے
مجھکو ٹھہرنے کا حکم دیا اور میرے پاس کچھ جمع ہوگیا اور مینے کچھ بکریان اور گائین لے لین جب اسکے مرنے کا وقت آگیا مینے کہا مجھکو کسکے پاس جانیکی
وصیت کرتا ہے اسنے جواب دیا مین اسوقت کسی کو نہین جانتا جو ہماری جیسی حالت پر ہو لیکن اُس نبی کا زمانہ قریب ہے جو دین حنیفیہ ابراہیم پر
مبعوث ہوگا اسکی ہجرت کی جگہ کھجورون والی زمین ہے اور اسمین کھلی ہوئی نشانیان اور علامتین ہین اسکے دونون مونڈھون کے درمیان مین مہر نبوت
ہے وہ ہدیہ کھاتا ہے اور صدقہ نہین کھاتا پس اگر تجسے ہوسکے تو اسکے پاس پہونچ جاؤ وہ یہ کہکر مرگیا اور عرب کے قبیلہ کلب کا قافلہ میرے پاس ہوکر
گذرا مین نے انسے کہا مین تمھارے ساتھ چلونگا اور تمکو اپنی یہ بکریان اور گائین دیدونگا تم مجھکو اپنے شہر کیطرف لیچلو وہ مجھکو وادی القری کیطرف
لے گئے اور مجھکو ایک یہودی کے ہاتھ فروخت کرڈالا مین نے کھجور کے درختون کو دیکھکر جان لیا کہ یہ وہی شہر ہے جسکی صفت مجھسے بیان کی گئی تھی اور مین
اپنے مشتری کے پاس رہا اسکے پاس قبیلہ بنو قریظہ کا ایک آدمی آیا اور اسنے مجھکو اس سے خرید کیا اور مجھکو مدینے مین لیکر آیا مینے اسکا وصاف
سے اسکو پہچان لیا اور اس شخص کے پاس اسکی کھجورون مین کام کرتا رہا۔ خدا نے اپنے نبی کو مبعوث بھی کردیا لیکن مین اس سے غافل رہا یہانتک کہ آپ
مدینہ مین تشریف لائے اور قبیلہ بنو عمرو بن عوف مین اُترے۔ مین کھجور کی چوٹی پر تھا کہ میرے مالک کا بھتیجا آیا اور اسنے کہا اے فلان خدا بنو قیلہ کو ہلاک کرے
مین ابھی انکے پاس ہوکر گذرا وہ لوگ ایک شخص کے پاس جو مکہ سے آیا ہے اور اپنے کو نبی کہتا ہے مجتمع ہین بخدا مین اسکو سنکر خوش ہوگیا اور مارے خوشی کے درخت کانپنے لگا
یہانتک کہ مین گرنے کے قریب ہوگیا اور جلدی سے اُتر آیا اور پوچھا یہ کیا خبر ہے میرے مالک نے مجھکو ایک گھونسا مارا اور کہا تمکو اس سے کیا مطلب تم اپنا کام
کرو مین اپنا کام کرنے لگا یہانتک کہ شام ہوگئی مین نے کچھ کھجورین جمع کین اور انکو لیکر آپکے پاس آیا آپ اپنے اصحاب کے ہمراہ قبا مین تھے مینے کہا میرے پاس
کچھ جمع ہوگیا مین چاہتا ہون کہ اسکو صدقہ کردون اور مجھکو معلوم ہوا کہ آپ نیک آدمی ہین اور آپ کے ساتھ آپکے اصحاب محتاج ہین مین آپ لوگون کو
اسکا زیادہ مستحق جانتا ہون اور اسکو آپکے سامنے رکھدیا آپ نے اپنا ہاتھ روک لیا اور اپنے اصحاب سے فرمایا کہ کھاؤ وہ لوگ کھانے لگے مینے اپنے دلمین کہا

کہا یہ ایک نشانی ہوئی اور لوٹ آیا اور آپ بھی قبا سے مدینہ چلے آئے مین نے کچھ اور جمع کیا اور اسکو آپکے پاس لیکر آیا اور کہا مین نے آپکی بزرگی کو دوست
رکھا اور آپکے واسطے ہدیہ لایا ہون اور یہ صدقہ نہین ہے آپنے اپنا ہاتھ بڑھایا اور آپنے اور آپکے اصحاب نے کھایا مینے کہا یہ دو نشانیان ہوئین اور واپس آیا پھر
مین آپکے پاس آیا آپ ایک جنازے کے پیچھے بقیع غرقد مین تشریف لیے جاتے تھے آپکے گرد مین آپکے اصحاب تھے مینے سلام کیا اور پھر کر آپکی پشت
پر مہر نبوت دیکھنے لگا آپنے میرا ارادہ معلوم کرکے چادر اتار دی مین نے مہر نبوت دیکھ لی اور اسکو بوسہ دیکر رونے لگا آپنے مجھکو اپنے سامنے بٹھایا مین نے
آپ سے اپنا کل حال بیان کیا جس طرح اے ابن عباس مین تم سے بیان کرتا ہون آپنے اسکو پسند کیا اور چاہا کہ اپنے اصحاب کو بھی یہ خبر سنا مین ـ بدر
اور احد مین آپکے ساتھ شریک ہونے سے غلامی کیوجہ سے مجبور ہو گیا آپنے مجھسے فرمایا اے سلمان تم مکاتب بن جاؤ مین ہمیشہ اپنے مالک سے کہتا رہا یہان
تک کہ مین نے اس سے تین سو درخت لگانے اور چالیس حبہ سونے پر کتابت کر لی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بھائی کی کھجور کے درختون سے
مدد کرو ان لوگون نے پانچ (پانچ) دس (دس) سے مدد کی یہانتک کہ تین سو درخت میرے پاس جمع ہو گئے آپنے مجھسے فرمایا انکے واسطے تھالے کھودو اور انکو
بٹھاؤ نہین یہانتک کہ مین اپنے ہاتھ سے انکو بٹھا لون مین نے تھالے کھودے اور صحابہ نے میری اعانت کی یہانتک کہ مین فارغ ہو گیا اور آپکے
پاس آیا مین آپکو درخت لاکر دیتا جاتا اور آپ اسکو بٹھاتے جاتے اور مٹی برابر کرتے جاتے تھے ـ آپ لگا کر واپس گئے اور خدا کی قسم ان درختون مین سے
ایک بھی نہین ضائع ہوا اور سونا باقی رہ گیا تھا کہ آپ بیٹھے ہوے تھے آپکے ساتھیون مین سے ایک شخص انڈے کے برابر سونا لایا جو اسکو کسی کان مین ملا تھا
آپنے فرمایا مسکین سلمان فارسی مکاتب کو بلاؤ اور کہا اسکو ادا کر دے مین نے کہا یا رسول اللہ جو کچھ مجھپر ادا کرنا ہے اسکو یہ کہان پورا کرسکتا ہے ـ اور
ابو الطفیل نے سلمان سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کے انڈے سے میری مدد فرمائی تھی اگر مین اسکو پہاڑ احد سے وزن کرتا
تو وہ اس سے بھاری ہوتا بعض لوگ کہتے ہین کہ انھون نے بعض حوارین سے ملاقات کی تھی اور بعض کہتے ہین کہ وہ مکہ مین
مسلمان ہوے تھے لیکن یہ کچھ نہین ہے اور سب سے پہلے یہ آپکے ہمراہ خندق مین شریک ہوے اور خندق کے بعد کسی مشہد مین پیچھے نہ رہے ـ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے اور ابو الدرداء کے درمیان مین بھائی چارا کیا تھا ہمین عبد اللہ بن احمد بن عبد القاہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین
ابو محمد جعفر بن احمد قاری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حسن بن احمد بن شاذان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن عثمان بن احمد بن سماک نے خبر دی
وہ کہتے تھے ہمین یحیی بن جعفر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حماد ابن مسعدہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابن ابو ذئب نے سعید بن ابی سعید سے
انھون نے عبد اللہ ابن ودیعہ سے انھون نے سلمان فارسی سے روایت کرکے خبر دی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ کے
دن غسل کرے اور جہانتک ہوسکے پاک ہو پھر اپنے تیل کو لگائے یا اپنے گھر کی خوشبو ملے اور کسی دو شخصون مین جدائی نہ ڈالی ہو اور
جب امام نکلے خاموش رہے خدا اسکے اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے گناہون کو معاف کر دیتا ہے اور اسکو آدم بن ابی ایاس نے
ابن ابی ذئب سے انھون نے سعید سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے ابن ودیعہ سے انھون نے سلمان سے نقل
کیا ہے ـ اور ابن عجلان نے سعید سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے ابن ودیعہ سے انھون نے ابوذر سے اسکی روایت کی ہے:

ادرہمین ابراہیم بن محمد بن مہران اور اسماعیل بن علی بن عبد اللہ اور ابو جعفر عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سندون سے محمد بن عیسی
سلمی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے سفیان بن وکیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے حسن بن صالح سے انھون
نے ابو ربیعہ ایادی سے انھون نے حسن سے انھون نے انس بن مالک سے روایت کرکے خبر دی انھون نے کہا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت تین شخصون (یعنی علی اور عمار اور سلمان) کی مشتاق ہے سلمان بہترین صحابہ اور زہاد اور فضلا میں سے
تھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مقربین سے تھے حضرت عائشہ بیان کرتی ہین کہ سلمان رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس رات کو بیٹھتے تھے یہانتک کہ قریب ہوتا تھا کہ وہ مجھسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے مین سبقت
لے جائین حضرت علیؓ سے سلمان کے بارے مین دریافت کیا گیا آپنے جواب دیا کہ انکو اولین و آخرین کا علم تھا وہ ایسے
دریا ہین جو خشک نہین ہوتا وہ ہم مین سے (یعنی اہل بیت) ہین۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمان اور ابو الدردا مین
بھائی چارہ کیا تھا۔ ابو الدردا شام مین ٹھہرے اور سلمان عراق مین۔ ابو الدردا نے سلمان کو خط لکھا کہ تمپر سلام ہو اما بعد
خدا نے مجھکو تمھارے بعد مال اور لڑکے عنایت کیے اور مین پاک زمین پر فروکش ہوا۔ سلمان نے انکو جواب لکھا تمپر سلام
ہو۔ اما بعد تم نے مجھے لکھا تھا کہ خدا نے تمکو مال و فرزند عنایت کیے سو تم جانو کہ مال و فرزند کی زیادتی خیر نہین ہے خیر یہ
ہے کہ تمھارا حلم زیادہ ہو اور تمھارا علم تمکو نفع دے۔ اور تمنے مجھے لکھا تھا کہ تم ارض مقدسہ مین وارد ہوے ہو حالانکہ
زمین کسی کے واسطے عمل نہین کرتی تم عمل کرو گویا کہ خدا کو دیکھ رہے ہو اور اپنے آپکو مُردون سے شمار کرو۔ حذیفہ نے سلمان سے
کہا ہم تمھارا گھر نہ بنوا دین سلمان نے پوچھا کیون (کیا اسواسطے کہ) ہمکو بادشاہ بنا دو اور میرے واسطے ایسا گھر بنا دو جیسا کہ تمھارا گھر
مدائن مین ہے انھون نے جواب دیا نہین بلکہ پھوس سے اور اسکی چھت چٹائی کی کہ جب تم کھڑے ہو قریب ہو تمھارے سر پر گرنے
کے اور جب لیٹو تو تمھاری آنکھ پر گرنے کے قریب ہو سلمان نے جواب دیا گویا کہ تم میرے دلمین تھے (اور جو میری خواہش تھی اسی
کو تم نے بیان کیا) انکا عطیہ پانچ ہزار تھا جب عطیہ ملتا اسکو تقسیم کر دیتے تھے اور اپنے ہاتھ سے کما کر کھاتے تھے یہ ڈلیان بناتے تھے
انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم کو غزوۂ احزاب مین خندق کھودنے کا مشورہ دیا تھا جب عرب کے گروہ لڑنے آئے تھے اور جب رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کھودنے کا حکم دیا مہاجرین و انصار مین سلمان کے بارے مین گفتگو ہوئی (سلمان قوی آدمی تھے) مہاجر کہتے تھے سلمان ہم مین سے
ہین اور انصار کہتے تھے سلمان ہم مین سے ہین آپنے فرمایا سلمان ہم مین سے ہین یعنی اہل بیت مین سے۔ ابن عباس اور انس اور عقبہ بن عامر اور
ابو سعید اور کعب بن عجرہ اور ابو عثمان نہدی اور شرحبیل بن سمط وغیرہم نے روایت کی ہے ہمین ابو منصور بن شیحی نے خبر دی وہ کہتے تھے
ہمین ابو البرکات محمد بن محمد بن خمیس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو نصر بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم بن مرجی نے خبر
دی وہ کہتے تھے ہمین ابو یعلی موصلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن صباح نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین جریر نے منصور سے انھون نے

ابراہیم سے انھون نے علقمہ سے انھون نے قرشع ضبی سے انھون نے سلمان فارسی سے روایت کرکے خبر دی انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے فرمایا تم جانتے ہو جمعہ کا دن کیا ہے مینے کہا خدا و رسول زیادہ جاننے والے ہین آپنے فرمایا یہ وہی دن ہے جسمین خدای عز و جل نے تمھارے باپ آدم علیہ السلام کو جمع کیا جو بندہ جمعہ کے دن پاک صاف ہو پھر جمعہ مین آئے اور امام کے نماز سے فارغ ہونے تک بات نہ کرے خدا اسکو اسکے اگلے گناہون کا کفارہ کردے گا انکی وفات حضرت عثمان کی آخری خلافت ۳۵ھ مین ہوئی اور بعض لوگ بیان کرتے ہین کہ ۳۲ھ کے اوائل مین ہوئی اور بعض لوگون کا بیان ہے کہ حضرت عمر کی خلافت مین وفات ہوئی لیکن پہلا قول زیادہ مشہور ہے - عباس بن یزید نے بیان کیا کہ اہل علم بیان کرتے ہین کہ سلمان ساڑھے تین سو برس زندہ رہے لیکن ڈھائی سو مین کسی کو شک نہین ہے - ابو نعیم نے لکھا ہے کہ سلمان بڑے عمر والون مین سے تھے - بعض لوگ کہتے ہین کہ انھون نے عیسی بن مریم کو پایا تھا اور دونون کتابین پڑھین تھین اور انکی تین لڑکیان تھین ایک لڑکی اصبہان مین اور ایک جماعت کا خیال ہے کہ اہل اصبہان انھین کی اولاد سے ہین اور دو لڑکیان مصر مین - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) سلمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ادرع - یہ وہی ہین جنکی بابت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا مین ابن ادرع کے ساتھ ہون (جب کہ آپنے اس جماعت سے جو تیر چلا رہے تھے فرمایا تھا کہ تم تیر چلاؤ مین ابن ادرع کے ساتھ ہون - انکے والد کا نام ذکوان تھا ہمین ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین وکیع نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے ہشام بن سعد نے زید بن سلم سے انھون نے ابن ادرع سے روایت کرکے بیان کیا انھون نے کہا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک رات پاسبانی کر رہا تھا کہ آپ اپنی کسی حاجت کے واسطے نکلے مجھکو دیکھکر میرا ہاتھ پکڑ لیا اور ہم چلے اور ہمارا گذر ایک آدمی پر ہوا جو نماز مین قرآن باواز بلند پڑھ رہا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قریب ہے کہ یہ ریاکار ہو وہ کہتے ہین مین نے پوچھا کہ یا رسول اللہ تم نماز پڑھتے ہین اور قرآن باواز بلند پڑھتے ہین آپنے میرا ہاتھ چھوڑ دیا اور فرمایا تم اسکو مغالبہ سے نہین پا سکتے سلمہ کہتے ہین پھر ایک رات کو آپ کسی حاجت کیواسطے نکلے مین پہرا دے رہا تھا آپنے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور ہم ایک آدمی پر گذرے جو نماز مین قرآن باواز بلند پڑھ رہا تھا مین نے کہا شاید یہ ریاکار ہو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہرگز نہین یقینی وہ خدا کی طرف رجوع کرنے والے ہین سلمہ کہتے ہین مین نے دیکھا تو وہ عبد اللہ ذو البجادین تھے - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے -

(سیدنا) سلمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اسلم بن حریش بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری اوسی حارثی ہین انکی کنیت ابو سعد ہے بدر اور تمام مشاہد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے اور معرکہ جسر ابی عبید ۱۴ھ مین ۳۸ سال کے ہوکر شہید ہوے

اور بعض لوگ کہتے ہیں شہادت کے وقت انکی عمر ۳۲ برس کی تھی بیان کیا جاتا ہی کہ انھون ہی نے سائب بن عبید و نعمان بن عمرو کو بدر کے دن قید کیا۔
یہ سب ابوحاتم رازی نے ذکر کیا ہی یہ ابوعمر کا قول ہی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے سلمہ بن سلامہ اشہلی بیان کیا ہی بدر میں شریک ہوے تھے انکی روایت
موسی بن عقبہ۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ابن اسحق سے ان لوگون کے بیان میں جو خاندان بنو ثعلبہ شہل اور قبیلہ اوس سے بدر میں شریک ہوے
سلمہ بن اسلم بن حریش بن عدی بن مجدعہ بن حارث کو بیان کیا ہے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی اور ابونعیم نے اسکی پسندیدگی اپنے قول سے کر وہ انکے حلیف
تھے کی لیکن ابن مندہ نے انکا حلیف ہونا نہین ذکر کیا حالانکہ نسب کا سیاق اسپر دال ہی کیونکہ انکے نسب مین عبدالاشہل نہین ہین بلکہ وہ حارثہ بن حارث
بن خزرج کے لڑکے ہین اور عبدالاشہل جشم بن حارث بن خزرج کے بیٹے تھے اور جشم عبدالاشہل کے والد اور حارثہ بن حارث کے بھائی تھے
واسمر غلام اور ابن اسحاق نے انکو عبدالاشہل کی اولاد مین ذکر کیا ہی زیاد بن عبداللہ بکائی اور سلمہ بن فضل اور ابراہیم بن سعد نے ابن اسحاق سے روایت
کی ہی انھون نے کہا کہ وہ بنی عبدالاشہل کے حلیف تھے اور بنو حارثہ بن حارث کے خاندان سے تھے لیکن یونس بن بکیر نے اپنی روایت مین
حلیف ہونا نہین ذکر کیا اور ابن مندہ نے یونس کی روایت نقل کی ہی اسیوجہ سے انکا حلیف ہونا نہین بیان کیا۔

(سیدنا) سلمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اسود بن شجرہ بن معاویہ بن ربیعہ بن وہب بن ربیعہ بن معاویہ۔ اکرمی کندی ہین۔ انکی مسجد کوفہ مین تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت میں وفد مین حاضر تھے اور مسلمان تھے۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سلمہ (رضی اللہ عنہ)

اسید کے والد ہین۔ انکا ذکر انکے بیٹے اسید کے ذکر مین ہوچکا ہی انکا تذکرہ ابوموسی نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) سلمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اکوع۔ اور بعض لوگ کہتے ہین ابن سلمہ بن عمرو بن اکوع سنان بن عبداللہ بن قشیر بن خزیمہ بن مالک بن سلامان بن اسلم کے بیٹے اسلمی ہین
انکی کنیت ابومسلم اور بعض لوگ کہتے ہین ابوایاس اور بعض ابوعامر بیان کرتے ہین اکثر لوگ ابوایاس انکے بیٹے ایاس کی وجہ سے کہتے ہین
سلمہ ان لوگون مین سے ہین جنھون نے شجرہ کے نیچے دو دو مرتبہ بیعت کی تھی مدینہ مین رہتے تھے پھر وہان سے ربذہ مین چلے آئے
یہ شجاع تیرانداز احسان کرنے والے بزرگ تھے اہل مدینہ کی ایک جماعت نے روایت کی ہے انسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہمارے آدمیون مین بہتر سلمہ بن اکوع ہین آپ نے اسکو غزوہ ذی قرد مین فرمایا تھا جب انھون نے مدعو ہی حسب
صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کو چھڑایا تھا انسے مروی ہی کہ انھون نے بیان کیا کہ مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
حدیبیہ کے دن موت پر بیعت کی اور دوسرون نے روایت کی ہی کہ تھے آپ سے نہ بھاگنے پر بیعت کی تھی لیکن دونون ایک ہی ہین
کیونکہ نہ بھاگنے پر بیعت کرنا موت ہی پر بیعت کرنا ہی یہ کہ آپ نے ہر شخص سے بقدر اسکی شجاعت کے بیعت لی ہو ابن اسحاق

بیان کرتے ہیں کہ جس شخص سے بھیڑیے نے گفتگو کی وہ یہی سلمہ بن اکوع ہیں لیکن یہ کچھ ٹھیک نہیں ہے یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات غزوون میں شریک ہوئے تھے اور ان کے بیٹے ایاس کہتے ہیں کہ میرے والد کبھی جھوٹ نہیں بولے اور جب عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے یہ ربذہ چلے گئے اور وہیں شادی کی اور انکی چند اولادیں ہوئیں اور یہ وہیں رہتے رہے اور مرنے سے چند شب پیشتر مدینہ واپس آ گئے انسے انکے بیٹے ایاس اور انکے غلام یزید بن ابی عبید وغیرہما نے روایت کی ہے ہمیں خطیب ابو الفضل عبد اللہ بن طوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد جعفر بن احمد سراج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الحسن محمد بن اسماعیل بن عمر بن محمد بن ابراہیم بن سینا قاضی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو حفص بن شاہین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یحیی بن سعید قطان نے یزید بن ابی عبید سے روایت کرکے خبر دی انھوں نے کہا سلمہ بن اکوع نے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جو شخص کوئی ایسی بات میری طرف منسوب کرے جسکو میں نے نہیں بیان کیا وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنا لے ۔ سلمہ نے سنہ ۷۴ ہجری میں مدینہ میں بعمر اسی سال وفات کی اور بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ ۶۴ میں انتقال کیا یہ اپنی داڑھی اور سر میں زرد خضاب لگاتے تھے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

(سیدنا) **سلمہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن امیہ بن ابی عبیدہ بن ہمام بن حارث بن بکر بن زید بن مالک بن زید مناۃ ابن تمیم تمیمی یعلی بن امیہ (جو ابن منیہ کے نام سے مشہور تھے) کے بھائی ہیں دونوں کی والدہ منیہ تھیں انھوں نے مع اپنے بھائی کے ہجرت کی انکا شمار مکیوں میں ہے یونس بن بکیر نے محمد بن اسحاق سے انھوں نے خالد بن کثیر ہمدانی سے انھوں نے عطاء بن ابی رباح سے انھوں نے صفوان بن یعلی سے انھوں نے اپنے والد اور اپنے چچا سلمہ بن امیہ سے روایت کی کہ وہ دونوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوۂ تبوک میں گئے اور ہمارے ساتھ ایک ہمارے ساتھی تھے انسے ایک آدمی نے مقابلہ کیا اور انکی بانہہ میں کاٹا انھوں نے اپنے ہاتھ کو ان کے منہ سے کھینچ لیا انکے آگے کے دو دانت گر گئے وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دیت لینے کی غرض سے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے بھائی کے پاس جاتے ہو اور اسکو مثل اونٹ کے کاٹتے ہو پھر میرے پاس دیت مانگنے آتے ہو اور آپنے اسکو معاف کر دیا۔ انکی روایت عمرو بن دینار اور ابن جریج اور ہمام نے عطا سے انھوں نے صفوان سے انھوں نے اپنے والد سے کی ہے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **سلمہ** (رضی اللہ عنہ)

انصاری یزید بن سلمہ کے والد اور عبد الحمید بن یزید بن سلمہ کے دادا ہیں۔ انکی روایت کردہ مرفوع حدیث چھوٹے لڑکے کو اپنے والدین میں اختیار دیے جانے کی بابت جب والدین میں جدائی واقع ہو اہل بصرہ کے نزدیک ہے بعض لوگوں نے یہ بھی کہا ہے کہ یہ عبد الحمید کے والد ہیں نہ دادا لیکن یہ غلط ہے اور صحیح وہی ہے جسکو ہمنے اوپر بیان کیا انکی روایت کردہ حدیث کو عثمان بن عبید نے عبد الحمید سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے نقل کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **سلمہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن ہلال بن وقاء بن اسحق۔ ابن ابی حاتم انکے حال میں فرماتے ہیں کہ قائل ہیں مگر میں نے انکی روایت انکے باپ ہی سے پائی ہے اور انسے انکے بیٹے عبداللہ بن سلمہ نے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **سلمہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن ثابت بن وقش بن زغبہ بن زعوراء بن عبدالاشہل انصاری اشہلی ہیں۔ انکی کنیت ابو سلامہ ہے (ابو سلامہ بن وقش کے لڑکے ہیں) انکے چچا کے لڑکے ہیں بدر میں شریک ہوئے اور احد میں شہید ہوئے یہ بھی اور انکے بھائی عمرو بن ثابت بھی انکو ابن اسحاق نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ عاصم بن عمر بن قتادہ نے بیان کیا کہ ان دونوں کے والد ثابت اور چچا رفاعہ بن وقش اسی دن شہید ہوئے ابن اسحاق نے بیان کیا ہے سلمہ ابن ثابت احد کے دن شہید ہوئے۔ انکو ابو سفیان نے شہید کیا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **سلمہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن جاریہ۔ بعض لوگوں نے سہل بیان کیا ہے۔ دراوردی نے سعد بن اسحاق بن کعب بن عجرہ سے انہوں نے سلمہ بن جاریہ سے روایت کی انہوں نے کہا ایک گروہ آیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ ہم اس گھر میں رہتے تھے اور ہم بہت لوگ تھے فنا ہو گئے آپ نے فرمایا تم اسکو کیوں نہیں چھوڑ دیتے حالانکہ وہ برا ہے اور اسکی روایت ابن مندہ نے سعد بن سہل بن حارثہ سے کی ہے انکا ذکر سہل کے بیان میں انشاء اللہ آئیگا۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ سہل تابعی ہیں انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **سلمہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن حارثہ اسماء بن حارثہ کے بھائی تھے ہم انکا مع انکے بھائیوں کے ذکر کر چکے ہیں۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) **سلمہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن حاطب بن عمرو بن عتیک بن امیہ بن زید انصاری ہیں بدر اور احد میں شریک ہوئے انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) **سلمہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن حبیش۔ ابن شاہین نے انکا ذکر کیا ہے ہم انکا ذکر حضرمی میں کر چکے ہیں۔ ابن مندہ نے اپنی سند سے روایت کی انہوں نے کہا سلمہ بن حبیش جب ضرار بن ازور کے ہمراہ آئے یہ اشعار پڑھتے تھے ۱؎ الا ذا تقی الخود اذ شاقت منا الهوی اذ بلادنا منزل الیتینا
حبت لارجعا ملغی نقلت لها انک ان تبلغنی تنعشنی (دینی) تذکرت ارحامنها بنا سفتہ الی انال بنی یبتغی الدین
انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۱؎ ترجمہ۔ میں اور میری گردن والی آنکھ والی اونٹنی مختلف خواہش رکھتے ہیں جبکہ ہم نے بیر کی جگہ شام میں پہونچ جاؤں دمشتاق ہے کہ میں اسکو پیچھے واپس کردوں ۲

(سیدنا) **سلمہ** (رضی اللہ عنہ)

خزاعی ہین انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسی نے مختصر لکھا ہے اور انکا حال کچھ نہین ذکر کیا۔

(سیدنا) **سلمہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن خفل کنانی۔ خاندان بنو عریج بن عبد مناۃ بن کنانہ سے ہین حجاز مین رہتے تھے حضرت معاویہ دمشق مین خطبہ پڑھ رہے تھے یہ حاضر ہوے اور انسے کہا اے معاویہ تم نے انصاف کیا حالانکہ تم منصف نہ تھے۔ انھون نے کہا تم کو اس سے کیا گویا مین تمہارا خراب گھر مقام حجفہ مین دیکھ رہا ہون اسکے ایک خیمہ مین مینڈھے ہین اور ایک خیمہ مین گلہ ہے اسکے صحن مین تھوڑی سی بکریان ہین سلمہ نے جواب دیا کہ تمنے اسوقت ہین دیکھا جب زمانہ ہمارے خلاف تھا ہماری موافقت نہ کرتا تھا بخدا آج اسکے اندر خوبی ہے بغیر کڑواہٹ کے تو کیا تمنے دیکھا کہ مین نے کسی مسلمان کو قتل کیا ہو یا حرام کا مال کھایا ہو معاویہ نے کہا تم کہان ہو تاکہ مین تمکو دیکھون اور کون مسلمان ہے جسپر تم قابو پاؤ تاکہ اسکو مار ڈالو اور کونسا مال ہے جسپر تمکو قدرت ہو تاکہ تم اسکو حاصل کرو۔ بیٹھو۔ اتمکو بیٹھنے کی توفیق ہو سلمہ نے کہا نہین خدا کی قسم لیکن مین اس جگہ چلا جاؤنگا جہان سے تمہاری آواز نہ سن سکون اور چلے گئے معاویہ نے کہا انکو واپس لاؤ لوگ انکو واپس لے آئے معاویہ نے کہا مین خدا سے تمہارے بارے مین بخشش چاہتا ہون مین نے تمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے دیکھا تم نے آنحضرت کو سلام کیا انھون نے تمکو جواب سلام دیا اور تمنے آنحضرت کو ہدیہ دیا انھون نے تمھارا ہدیہ قبول کرلیا اور تم مسلمان ہوے اور تم اپنی قوم مین نیک تھے اور بیشک تم اپنی قوم مین شریف ہو اور تم ... دین ... والے ... طرف البلقا کے دن میرے خوف کو دور کیا تھا۔ تم بیٹھو یہانتک کہ مین فارغ ہو جاؤن جب وہ فارغ ہوے انکو ... اور انکے ساتھ ... سلوک کیا۔ انکا تذکرہ حافظ ابوالقاسم دمشقی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **سلمہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ عنزی ... ابن شاہین نے لکھا ہے انکا تذکرہ ابوموسی نے مختصر لکھا ہے اور انکا کچھ حال نہین بیان کیا۔

(سیدنا) **سلمہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن زہیر۔ عمیر بن زہیر کے بھائی تھے۔ یہ ہجرت کیواسطے گھر سے نکلے تھے کہ بنو غفار کے چرواہون نے انکو قتل کرڈالا ام البنین بنت شرحبیل عبدیہ نے خالد بن سعد خیری سے روایت کی انھون نے کہا ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوے عمیر بن زہیر نے کہا یارسول اللہ میرا بھائی سلمہ بن زہیر ہجرت کیواسطے نکلا تھا اسکو مدینہ حرام مین قتل کرڈالا آپنے چالیس اونٹ انکو دیت مین دیے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے مگر ابن مندہ نے سوید بن زہیر کا بھائی ہونا بیان کیا ہے اور انکا ذکر سوید مین نہین کیا بلکہ عمیر مین کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسجگہ انھون نے وہم کیا ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا) **سلمہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن سحیم بن عبد بن فضلہ بن عمرو بن سلمہ بن سحیم۔ مدنی نے اپنے والد سے انھون نے اپنے دادا سلمہ بن سحیم سے روایت کی انھون نے کہا مین نبی صلی اللہ

علیہ وسلم کے پاس تھا کہ آپ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہا ہمارا ساتھی ایسی اونٹنی پر سوار ہوا تھا جو تندرست نہ تھی اسپر سے گر کر مر گیا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے ساتھی نے اپنے آپ سے دھوکہ کھایا اسپر نماز پڑھو مگر آپ نے نہ پڑھی انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسی نے لکھا ہے

(سیدنا) سلمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد عنزی اور بعض لوگ سلمہ بن سعید بن جریر عنزی بیان کرتے ہیں یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں وفد میں آئے تھے ان سے
قیس بن سلمہ نے روایت کی کہ وہ اور انکے گھر والوں کی ایک جماعت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد میں آئی ان لوگوں نے آپ سے اجازت
طلب کی اور اندر داخل ہوئے آپ نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں لوگوں نے جواب دیا کہ قبیلہ عنزہ کا وفد ہے آپ نے فرمایا بخ بخ بخ عنزہ اچھا قبیلہ ہے

(سیدنا) سلمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سلام عبداللہ بن سلام کے بھتیجے ہیں کلبی نے ابوصالح سے انھوں نے ابن عباس سے روایت کی انھوں نے کہا آیت یاایہا الذین
آمنوا آمنوا باللہ ورسولہ عبداللہ ابن سلام اور کعب کے دو بیٹے اسد اور اسید اور ثعلبہ بن قیس اور سلام عبداللہ بن سلام کے بھانجے اور سلمہ عبداللہ بن سلام
کے بھتیجے اور یامین بن یامین کے بارے میں نازل ہوئی یہی لوگ اہل کتاب کے مومن تھے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے اسی طرح لکھا ہے یعنی سلمہ ابن سلام
عبداللہ بن سلام کے بھتیجے ہیں لکھا ہے اور اسمیں شک نہیں کہ ان کے باپ کا نام دونوں سے گر گیا ہے ورنہ وہ عبداللہ کے بھائی ہو جاتے
اور صحیح یہی ہے کہ وہ بھائی ہیں نہ بھتیجے واللہ اعلم۔

(سیدنا) سلمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سلامہ بن وقش بن زغبہ بن زعوراء بن عبدالاشہل انصاری اشہلی ہیں انکی والدہ سلمی بنت سلمہ بن خالد بن عدی انصاریہ حارثیہ تھیں
انکی کنیت ابوعوف تھی عقبہ اولی اور ثانیہ میں بالاتفاق شریک تھے پھر بدر اور تمام مشاہد میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک
ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انکو اور انکے بھائی سلکان بن سلامہ کو یمامہ کا عامل مقرر کیا تھا انسے محمود بن لبید اور جابر نے
والد نے روایت کی ہے ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے
میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں یعقوب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہمارے والد نے ابن اسحاق سے روایت کرکے خبر دی
وہ کہتے تھے مجھسے صالح بن ابراہیم بن عبدالرحمن بن عوف نے محمود بن لبید بنو عبدالاشہل کے بھائی سے انھوں نے سلمہ بن سلامہ
ابن وقش سے روایت کرکے بیان کیا اور یہ اصحاب بدر میں سے ہیں انھوں نے کہا ہمارے ہمسایہ میں خاندان بنو عبدالاشہل کا
ایک یہودی رہا کرتا تھا وہ ہمارے پاس ایک دن اپنے گھر سے نکل کر آیا یہاں تک کہ بنو عبدالاشہل کی مجلس میں آبیٹھا
(سلمہ کہتے ہیں میں اسوقت سب سے کم سن تھا میرے اوپر ایک چادر پڑی تھی میرے گھر کے صحن میں میرا خوابگاہ تھا) الخ

بعث اور قیامت اور حساب اور میزان اور جنت اور دوزخ کا ذکر کیا یہ اسنے ایک ایسی قوم کے سامنے بیان کیا تھا جو شرک اور بت پرست تھے انھون نے کہا تیرا برا ہووے شخص کیا تو خیال کرتا ہے کہ یہ ہونے والا ہے یعنی لوگ مرنے کے بعد ایسے مکان کیطرف اوٹھائے جائینگے جسمین جنت اور دوزخ ہے جسمین اپنے اعمال کا بدلا پائینگے۔ اسنے جواب دیا ہان قسم ہے خدا کی انھون نے کہا اسکی کیا نشانی ہے اسنے جواب دیا کہ ایک نبی ان شہرونکی طرف سے مبعوث ہونگے اور انھون نے مکہ کیطرف اشارہ کیا اور حدیث کو آخر تک ذکر کیا اور لیث بن سعد نے زید بن جبیر سے انھون نے محمود بن جبیرہ سے انھون نے سلمہ بن سلامہ سے روایت کی کہ وہ دونون ولیمہ مین داخل ہوئے اور سلمہ باوضو تھے اور انھون نے کھانا کھایا پھر نکلے اور سلمہ نے وضو کیا ہمنے پوچھا کیا تمکو وضو نہ تھا انھون نے جواب دیا ہان لیکن ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ولیمہ میں گئے اور آپ باوضو تھے ہم نے کھایا اور نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا ہمنے پوچھا کیا آپکو وضو نہ تھا آپ نے فرمایا ہان لیکن امور حادث ہوا کرتے ہین اور یہ محدثات مین سے ہے اور لیث نے بن محمود جبیرہ سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے سلمہ بن سلامہ سے روایت کی ہے اور یہی صحیح ہے اور انکی وفات سلسلہ ہ مین بعمر ستر سال ہوئی اور ابو احمد عسکری نے بیان کیا کہ انکا انتقال سلسلہ ہ مین ہوا واللہ اعلم انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سلمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی سلمہ عبداللہ بن عبدالاسد بن ہلال بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم۔ قریشی مخزومی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ربیب تھے انکی والدہ ام سلمہ تھیں انکو لیکر ان کے والد ابو سلمہ اور انکی والدہ ام سلمہ نے مدینہ مین ہجرت کی یہ کمسن تھے اور انکی کے نام سے دونون کی کنیتین ہین اور انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنی والدہ ام سلمہ کا نکاح کیا۔ اور جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نکاح امامہ بنت حمزہ بن عبدالمطلب کے ساتھ کیا آپ اپنے اصحاب کیطرف متوجہ ہوئے اور دریافت کیا کہ کیا تم مجھے خیال کرتے ہو کہ مین نے انکی مکافات کردی اور یہ اپنے بھائی عمرو بن ابی سلمہ سے بڑے تھے اور عبدالملک بن مروان کے زمانے تک زندہ رہے۔ انکی روایت معلوم نہین ہوتی اور نہ انکے اولاد ہے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سلمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی سلمہ جرمی عمرو بن سلمہ کے والد تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین وفد مین حاضر ہوئے تھے۔ یہ سلمہ بن نفیع جرمی ہین اور سلمہ بن نفیع کے ذکر مین اس سے زیادہ انکا حال بیان ہوگا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے سلمہ کے بیان مین لکھا ہے اور مشہور سلمہ ہے۔

(سیدنا) سلمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی سلمہ ہمدانی۔ اور بعض لوگ قبیلہ کندہ سے بیان کرتے ہیں۔ انکا شمار صحابہ میں ہے۔ ابن عمرو بن یحیی بن عمرو بن سلمہ ہمدانی سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے اپنے والد سے انھوں نے اپنے دادا سے روایت کرکے خبر دی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قیس بن مالک کو ایک خط لکھا تھا جسکی ابتدا الفاظ ابعد تھی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) سلمہ (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو سنان ہے انسے انکے بیٹے سنان نے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کے پاس سواری ہو اور وہ کھانے کو رکھتا ہو اسکو روزہ رکھنا چاہیے جس جگہ چاند دیکھے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہے اور ابو موسی نے کہا ہے کہ یہ سلمہ بن محبق ہیں اسکی روایت ابو قلابہ نے عبد الصمد بن عبد الوارث سے اور مسلم بن ابراہیم سے دونوں نے عبد الصمد بن حبیب سے انھوں نے سنان ابن سلمہ بن محبق سے انھوں نے اپنے والد سے کی ہے۔

(سیدنا) سلمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن صخر بن سلمان بن صمہ بن حارثہ بن حارث بن زید مناۃ بن حبیب بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن خزرج۔ انصاری خزرجی ہیں۔ یہ بنو بیاضہ کے حلیف ہیں۔ اسی وجہ سے انکو بیاضی کہتے ہیں اور بیاضہ عامر بن زریق بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم ہیں اور بعض لوگ انکا نام سلمان بیان کرتے ہیں اور یہ صحیح اور اکثر ہے انکی روایت کردہ حدیث ابن مسیب اور ابو سلمہ اور سلیمان بن یسار نے روایت کی ہے ہمیں ابراہیم بن محمد فقیہ وغیرہ نے اپنی سند سے ابو عیسی ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے اسحاق بن منصور نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ہارون بن اسماعیل خزاز نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں علی بن مبارک نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یحیی بن ابی کثیر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو سلمہ اور محمد بن عبد الرحمن نے خبر دی کہ سلمہ بن صخر بیاضی نے اپنی بیوی سے ظہار کیا یہانتک کہ رمضان گذر جائے اور جب نصف رمضان گذر گیا ایک رات انسے ہم بستر ہوگئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر اسکو بیان کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک غلام آزاد کرو انھوں نے کہا میں غلام کی وسعت نہیں رکھتا آپنے فرمایا پے درپے دو مہینے روزے رکھو انھوں نے جواب دیا میں اسکی طاقت نہیں رکھتا آپنے فرمایا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلادو انھوں نے جواب دیا کہ یہ پاس نہیں ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عروہ بن عمرو سے فرمایا انکو ایک عرق دیدو (عرق ایک پیمانہ ہے جسمیں ۱۵ صاع بقدر ساٹھ مسکینوں کی خوراک کے آتے ہیں) انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سلمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن صخر بن حتبہ بن صخر بن خضیر بن حارث بن عبد العزی بن واثلہ بن لحیان بن ہذیل ہذلی ہیں یہ سلمان بن محبق ہیں محبق ہی کا نام صخر ہے

اسیطلح انکا نسب ابن کلبی اور امیر ابونصر نے بیان کیا ہو اور بعض لوگون نے اسکے خلاف بیان کیا ہو بعض لوگون نے سلمہ بن ربیعہ بن محبق بیان کیا ہو انکی کنیت ابوسنان لنکے بیٹے سنان کے نام پر ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حنین مین شریک تھے اور سعد بن ابی وقاص کے ساتھ مدائن کی فتح مین شریک تھے۔ انکا شمار بصریان مین ہو انسے قبیصہ بن حریث اور جون بن قتادہ اور سلمہ کے بیٹے سنان نے روایت کی ہو قتادہ نے حسن سے انھون نے جون بن قتادہ سے انھون نے سلمہ بن محبق سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک مشکی مین ... کے پاس گئے اور پانی پینا چاہا لوگون نے عرض کیا کہ مردہ کھال کی ہو آپنے فرمایا اسکی طہارت اسکی باغت ہو جاتی ہو اسکی روایت سلمان اور ہمام اور ہشام اور عمران قطان نے قتادہ سے اسیطرح کی ہو اور سعید بن ابی عروبہ نے قتادہ سے انھون نے حسن سے انھون نے ... سے ... روایت کی ہو اور جون بن قتادہ کو ذکر نہین کیا۔ ہمین ابواحمد عبدالوہاب بن علی امین نے (جو ابن سکینہ کے نام سے مشہور ہین) اپنی سند سے ابوداؤد بحستانی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عقبہ بن مکرم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابوقتیبہ نے بیان کیا نیز ابوداؤد نے بیان کیا کہ ہمسے حامد بن یحیی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ہاشم بن قاسم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبدالصمد بن حبیب بن عبداللہ ازدی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے حبیب بن عبداللہ نے بیان کیا انھون نے کہا مین نے سنان بن سلمہ بن محبق ہذلی سے سنا وہ اپنے والد سے روایت کرکے بیان کرتے تھے انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے پاس سواری ہو اور وہ آسودگی بھر کھانا رکھتا ہو تو چاہیے کہ رمضان کے روزے رکھے جسجگہ کہ اسکو پاوے ابواحمد عسکری نے بیان کیا اصحاب حدیث محبق بالفتح پڑھتے ہین اور وہ زبیر بن بکار نے اسکو ابوبکر جوہری کے سامنے پڑھا انھون نے اسکا انکار کیا اور کہا محبق بکسر ہا ہو مین نے کہا اصحاب حدیث تو محبق پڑھتے ہین انھون نے کہا محبق کے معنی ہین مضرط (یعنی ...) کے ہین کیا جائز ہو کہ کوئی شخص اپنے لڑکے کا نام رکھے اور محبق کا ہم کے معنی اپنے دشمن کا ... ڈالنے والا ہی۔ اور ابن کلبی نے اسکو محبق بالفتح نقل کیا ہو انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا **سلمہ** رضی اللہ عنہ)

ابن عرادہ حبشی۔ ان لوگون مین سے ہین جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بنو ضبہ کیطرف سے رہن تھے دارقطنی نے بنو ضبہ کے اخبار مین بیان کیا ہو کہ صاحب کتاب عتیق جسنے قبیلۂ بنو ضبہ اور انکے شاعرون کے حالات مین کتاب لکھی ہو بیان کیا کہ انھی مین سے سلمہ بن عرادہ بن مالک ہین انھون نے کہا کہ مجھسے حوذی حنفی ابوصفوان بن سلمہ بن عرادہ نے بیان کیا کہ سلمہ بن عرادہ نے عیینہ بن حصن فزاری سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وضو ... پانی پر جھگڑا کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لڑکے کو وضو کرنے دو انھون نے ... کیا اور جیج ... کو ... گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے سر اور چہرے پر ہاتھ پھیرا۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا **سلمہ** رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن الوع اسلمی انکا ذکر سلمہ بن اکوع کے بیان مین گذر چکا ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) **سلمہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس اشجعی قبیلہ اشجع بن ریث بن غطفان سے ہین کوفہ کے رہنے والے ہین ان سے ہلال بن یساف اور ابو اسحاق سبیعی نے روایت کی ہے ہمین عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر نے اپنی سند سے ابوداؤد طیالسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمین شعبہ نے منصور سے انھون نے ہلال بن یساف سے انھون نے سلمہ بن قیس سے روایت کرکے خبر دی انھون نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب وضو کرو ناک صاف کر لیا کرو اور جب ڈھیلے لیا کرو طاق لیا کرو انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **سلمہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن قیصر ابو موسی نے بیان کیا ہے کہ ابو زکریا بن مندہ نے ابو یعلی کی روایت سے اپنے دادا پر استدراک کرنے کے لیے انکا تذکرہ لکھا ہے حالانکہ انکے دادا وغیرہ نے انکا ذکر سلامہ کے بیان مین کیا ہے اور ان کو دونون (یعنی سلامہ اور سلمہ) کہتے تھے ہمین ابوالفضل منصور ابن ابی الحسن بن ابی عبداللہ طبری فقیہ نے اپنی سند سے احمد بن علی بن مثنی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن عیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابن وہب نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے ابن لہیعہ نے زبان بن فائد سے روایت کرکے بیان کیا کہ لہیعہ بن عقبہ نے انسے عمرو بن ربیعہ انھون نے سلمہ بن قیصر سے روایت کرکے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایک دن خدا کی رضا جوئی کیواسطے روزہ رکھے خدا اسکو دوزخ سے دور کر دیتا ہے مثل اس کوے کی دوری کے جو بچپن مین اڑا ہو یہانتک کہ بوڑہا ہو کر مر گیا ہو۔

(سیدنا) **سلمہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک سلمی انکا ذکر عمرو بن ابی اسرکی حدیث مین ہے جو عمار نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو سلمی کو جاگیر دی اور انکو ایک تحریر لکھدی کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم ہذا ما قطع محمد رسول اللہ سلمۃ بن مالک اقطعہ ما بین الحباطی الی ذات الاساود فمن حاقہ فہو مبطل وحقہ حق۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **سلمہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن مجبر انکی مسجد کوفہ مین ہے انکو مجبر اسوجہ سے کہتے ہین کہ انکے نیزہ لگا تھا اور ان کی ہڈی ٹوٹ کر گئی (اور اجبار ٹوٹی ہوئی ہڈی جوڑنے کو کہتے ہین) انکا ذکر ابن شاہین نے کیا ہے ابو موسی نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) **سلمہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن مسعود بن سنان انصاری قبیلہ بنو غنم بن کعب سے ہین یمامہ مین شہید ہوے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) **سلمہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن ملیا جہنی۔ انکا ذکر ابن شاہین نے کیا ہے اور انکا حال کچھ نہین بیان کیا انکا تذکرہ ابو موسی نے مختصر لکھا ہے بین لکھے ہیں انکو تیر ...

نقل کیا ہی جنکی سماعت ہو چکی ہی اور میرا گمان ہی کہ ابو موسی نے جس کتاب سے نقل کیا ہی وہ غلط ہوگی یا مصنف نے غلطی کی کیونکہ سیلا بتقدیم الیا ہی فتح مکہ کے دن شہید ہوے خالد بن ولید کے سوارون مین تھے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) سلمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن میلا جہنی فتح مکہ کے دن شہید ہوے خالد بن ولید کے سوارون مین تھے راہ مین چوک گئے اور شہید ہوے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) سلمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نعیم بن مسعود اشجعی انکا نسب انکے والد کے بیان مین وارد ہوگا کوفہ مین فروکش ہوے انسے سالم بن ابی الجعد اور ابو مالک اشجعی نے روایت کی ہی ہمین ابو یاسر بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین حجاج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین شیبان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین منصور نے سالم بن ابی الجعد سے انھون نے سلمہ بن نعیم سے روایت کر کے خبر دی یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے) انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص خدا سے اس حال مین ملیگا کہ اسکے ساتھ کسی کو نہ شریک کرتا ہو جنت مین داخل ہوگا اگرچہ زنا کرے اور چوری کرے اور اسکی روایت منصور نے سالم سے انھون نے سلمہ بن قیس سے کی ہی اور یہ وہم ہی انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) سلمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نفیع جرمی صحابی ہین انسے جابر جرمی نے روایت کی ہی اسکو ابو عمر نے اسیطرح مختصر بیان کیا ہی ابن مندہ اور ابو نعیم نے بیان کیا ہی کہ سلمہ بن ابی سلمہ جرمی عمرو بن سلمہ کے والد ہین اور یہی بن نفیع جرمی ہین ان دونون نے مسعر بن حبیب سے روایت کی انھون نے کہا مین نے عمرو بن سلمہ جرمی سے سنا کہ ان کے والد اور انکی قوم کے چند آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین اسوقت آئے جب لوگ مسلمان ہو چکے تھے اور اسلام قبول کیا اور تعلیم قرآنی حاصل کی اور پوچھا یا رسول اللہ کون شخص ہمکو نماز پڑہائے آپنے فرمایا تم لوگون کو وہ شخص نماز پڑہائے جسنے قرآن زیادہ حاصل کیا ہو اور جب یہ لوگ مکان پر آئے تو کسیکو مجھسے زیادہ قرآن کا حاصل کرنیوالا یا جمع کرنیوالا نہین پایا اور مین ان لوگون کو نماز پڑہاتا تھا اور مین جرم کے کسی مجمع مین نہین حاضر ہوا مگر مین انکا امام رہا ہون اسوقت تک۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی مین کہتا ہون ابن مندہ اور ابو نعیم نے سلمہ بن نفیع کا تذکرہ اسی تفصیل سے لکھا ہی جسطرح کہ ہمنے اسکو بیان کیا ہی اور وہ حدیث جسکی روایت ان دونون نے کی ہی وہ دلالت کرتی ہی کہ یہ سلمہ بکسر اللام ہی کیونکہ عمرو بن سلمہ جرمی جو اپنی قوم کی امامت کرتے تھے وہ عمرو بن سلمہ بکسر اللام ہی اور جنھون نے انکو سلمہ بفتح اللام کے درمیان مین ذکر کیا ہی اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکے سوا غیر کا ذکر نہین کیا ہی لیکن ابو عمر نے دوسرا تذکرہ سلمہ بن قیس جرمی عمرو بن سلمہ کے والد کا لکھا ہے اور بیان کیا ہی کہ یہ عمرو کے والد (سلمہ) بکسر اللام ہین۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے مختصر لکھا ہی اور بیان کیا ہی کہ سلمہ نفیع کے بیٹے ہین طبرانی نے انکا تذکرہ لکھا ہی اور انکا حال کچھ نہین بیان کیا ہے۔

(سیدنا) سلمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نفیل سکونی - اور بعض لوگ بیان کرتے ہین کہ تراغمی اہل حمص سے ہین صحابی تھے انسے جبیر بن نفیر اور ضمرہ بن حبیب اور یحییٰ بن جابر نے روایت کی ہے ہمین ابو الفضل بن ابی الحسن طبری دینی نے اپنی سند سے ابو یعلیٰ موصلی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمین زیاد بن ایوب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین مبشر نے ارطاہ بن منذر حمصی سے انھون نے ضمرہ بن حبیب سے روایت کی ہے انھون نے کہا مین نے سلمہ بن نفیل سکونی سے سنا وہ کہتے تھے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہا یا رسول اللہ کیا آپکے پاس آسمان سے کھانا آیا ہے آپنے جواب دیا میرے پاس گرم کھانا آتا ہے اُس نے پوچھا کیا اسمین سے کچھ بچ رہتا تھا آپنے جواب دیا ہان اس شخص نے پوچھا پھر وہ کیا ہوا آپنے جواب دیا کہ آسمان کی طرف اٹھا لیا گیا اور یہ وحی ہے جو میرے اوپر آتی ہے دیکھو مین تم مین بہت نہ ٹھہرونگا الا نہین بلکہ تم تھوڑے دنون [illegible] تم میرے بعد نہین رہنے والے ہو مگر تھوڑے دن پھر تم لوگ کہنے لگوگے کب اور تم ان سے ایک دوسرے کو موت کی خبر دیگے پیشتر سخت زمین مونگی پھر زلزلون کے سال ہونگے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے مین کہتا ہون کہ ان لوگون کے سکونی بیان کرنے سے اور بعض کے تراغمی کہنے سے دیکھنے والون کو کبھی یہ گمان ہوتا ہے کہ یہ متناقض ہے حالانکہ یہ ایک ہی نسبت ہے کیونکہ تراغمی تراغم کیطرف منسوب ہے اور تراغم کا نام مالک بن معاویہ بن ثعلبہ بن عقبہ بن سکون ہے جو قبیلۂ سکون کا ایک بطن ہے اور سکون قبیلۂ کندہ سے ہین اور ابن ابی عاصم نے انکو حضرمی بیان کیا ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا) سلمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ہشام بن مغیرہ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم قریشی مخزومی قدیم الاسلام ہین۔ انکی والدہ ضباعہ ہین بنت عامر بن قرط بن سلمہ بن قشیر تھین یہ ابو جہل بن ہشام کے بھائی اور خالد بن ولید کے چچا کے بیٹے ہین بہترین اور بزرگ صحابہ مین سے ہین انھون نے حبشہ کو ہجرت کی تھی اور مدینہ کی طرف ہجرت نہین کرنے پاے اور خدا عزوجل کی راہ مین یہ بہت ستائے گئے اور رسول خدا صلعم قنوت نماز مین انکے واسطے اور نیز دوسرے کمزور مسلمانون کے واسطے دعا کیا کرتے تھے اور اسی وجہ سے بدر مین نہ شریک ہو سکے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز مین قنوت پڑھتے تھے یہ دعا مانگتے تھے کہ اے اللہ ولید بن ولید اور سلمہ بن ہشام اور عیاش بن ابی ربیعہ اور کمزور مسلمانون کو جو مکہ مین ہین انکو نجات دے یہ تینون بنی مخزوم سے ہین ولید بن ولید خالد کے بھائی ہین اور عیاش بن ابی ربیعہ بن مغیرہ خالد کے چچا کے بیٹے ہین سلمہ نے مدینہ کو معرکہ خندق کے بعد ہجرت کی واقدی بیان کرتے ہین کہ سلمہ نے جب مدینہ کو ہجرت کی تو انکی والدہ نے کہا اللّٰہم رب الکعبۃ المحرمہ ؎ اظہر علی کل عدو سلمہ[1] لہ یدان فی الامور المبہمہ ؎ کف بہا یعطی وکف منعمہ ؎ سلمہ موتہ مین شریک ہوئے تھے اور بھاگ کر مدینہ چلے آئے تھے۔ اسی وجہ سے نماز مین نہین شریک ہوتے تھے کیونکہ لوگ انکو اور ان لوگون کو جو موتہ سے بچ رہے تھے (اے بھاگنے والے تم خدا کی راہ مین بھاگے ہو کہکر) پکارتے تھے

---

[1] ترجمہ اے اللہ محترم کعبہ کے مالک سلمہ کو ہر دشمن پر غالب کر اسکے دو ہاتھ ہین ہر مشکل امر مین ایک ہاتھ سے دیتا ہے اور ایک سے منع کرتا ہے ۱۲

یہ ... یہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ برابر رہتے رہے یہانتک کہ آپکی وفات ہوگئی تب یہ شام کیطرف جہاد کیواسطے نکلے جب حضرت ابو بکر صدیق نے لشکرون کو شام کیطرف بھیجا تھا اور بمقام مرج الصفر سنہ ۱۴ھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شروع خلافت مین شہید ہوئے اور بعض لوگ بیان کرتے ہین بلکہ اجنادین کے واقعہ مین بماہ جمادی الاولی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ۲۴ را مین قبل شہید ہوئے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سلمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید بن مشجعہ بن مجمع بن مالک بن کعب بن سعد بن عوف بن حریم بن جعفی جعفی ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد مین آئے تھے انسے علقمہ بن قیس نے روایت کی ہے داود بن ابی ہند نے شعبی سے انھون نے علقمہ سے انھون نے سلمہ بن یزید جعفی سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا مین اور میرے بھائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف چلے اور ہمنے پوچھا یا رسول اللہ ہماری والدہ ملیکہ صلہ رحم کرتی تھی اور مہمانون کو کھانا کھلاتی تھی اور دنیا کے کام کرتی تھی وہ جاہلیت مین مرگئی تو کیا اسکو یہ نیکی نفع دیگا آپنے جواب دیا نہین وہ کہتے ہین ہمنے پوچھا اسنے ہماری بہن کو جاہلیت مین زندہ درگور کردیا تھا آپنے جواب دیا زندہ درگور کرنیوالی اور جسکو زندہ درگور کیا ہو دونون دوزخ مین ہین مگر یہ کہ زندہ درگور کرنیوالی اسلام کو پائے اور خدا اس سے درگذر کرے۔ اسکی روایت ابراہیم نے علقمہ سے اور اسود نے عبداللہ سے کی ہے ہمین خطیب عبداللہ بن احمد طوسی نے اپنی سند سے ابوداود طیالسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمین شعبہ نے جابر سے انھون نے یزید بن مرہ سے انھون نے سلمہ بن یزید سے روایت کرکے خبر دی انھون نے کہا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ اللہ تعالی کے قول (انا انشأناہن انشاء فجعلناہن ابکارا عربا اترابا) کے متعلق بیان فرماتے تھے کہ وہ ثیب و غیر ثیب ہین۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے اور ابو عمر نے بیان کیا کہ شعبی اور سماک کے شاگردون مین انکے نام مین اختلاف کیا ہے بعض نے بیان کیا کہ وہ سلمہ بن یزید ہین اور بعض کہتے تھے وہ یزید بن سلمہ ہین واللہ اعلم۔

(سیدنا) سلمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید۔ انکی کنیت ابو یزید ہے انکا شمار اہل بصرہ مین ہے بعض لوگ کہتے ہین وہ انصاری ہین اور بعض لوگ کہتے ہین وہ ضمری قبیلۂ ... سے ہین عبدالحمید بن یزید بن سلمہ نے روایت کی ہے کہ انکے دادا مسلمان ہوئے اور انکی بیوی نے اسلام قبول کرنے سے انکار کیا دونون کے درمیان مین ایک چھوٹا لڑکا تھا دونون اسکو لیکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیخدمت مین حاضر ہوئے آپنے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو اس لڑکے کو دونون کے درمیان مین اختیار دیدو جسکو چاہے پسند کرے باپ ایک طرف بیٹھ گئے اور ماں دوسری طرف بیٹھی وہ لڑکا ماں کے پاس چلا پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی اے خدا تو اسکو ہدایت دے وہ مسلمان باپ کیطرف لوٹ آیا۔ عثمان بتی کہتے ہین کہ انھون نے عبدالحمید بن سلمہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی مسلمان ہوا اور انکی بیوی مسلمان نہو مین

اختلاف ہے حنیفہ کا ... اس بارے مین ... ہے۔ ۱۲

انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے اور انکو ایک دوسرا شخص قرار دیا ہے اور ابو عمر نے انکا تذکرہ نہیں لکھا ہے شاید انھون نے دونون کو ایک شخص خیال کر لیا ہو۔

(سیدنا) سلمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس جرمی۔ عمرو بن سلمہ جرمی کے والد ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین اپنی قوم کے مسلمان ہونیکی خبر لیکر آئے تھے۔ یہ صحابی ہین بصرہ مین رہتے تھے یہ وہی ہین جو اپنی قوم کی امامت کرتے تھے حالانکہ سات یا آٹھ برس کے تھے اور انکے جسم پر ایک چادر تھی جب وہ سجدہ کرتے تھے انکی شرمگاہ ظاہر ہو جاتی تھی اس قبیلہ کی ایک عورت نے کہا اپنے امام کی شرمگاہ کو ہم سے چھپالو۔ اسکو بخاری نے ذکر کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے اور بیان کیا ہے کہ یہ سلمہ بکسر اللام ہے۔

(سیدنا) سلمی (رضی اللہ عنہ)

ابن حنظلہ تیمی بنو تیم بن مرہ بن ذہل بن حنیفہ سے ہین۔ ہوذہ بن علی حنفی شاہ یمامہ کے چچا کے بیٹے ہین دونون تیم مین ملجاتے ہین انکی کنیت ابو سالم ہے عبداللہ بن جابر نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہے اور انھون نے کہا وہ اپنی والدہ ام سالم سے وہ ابو سالم سلمی بن حنظلہ تیمی سے روایت کرتے ہین انھون نے کہا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے ہلاکت ہو بنو امیہ کو فلان شخص سے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے ابو عمر نے بیان کیا ہے کہ انکی روایت سے ایک حدیث ہے اور اسکے سوا کوئی نہین ہے۔

(سیدنا) سلمی (رضی اللہ عنہ)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم تھے جعفر بن محمد نے اپنے والد سے انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم سلمی سے روایت کی ہے کہ ازواج مطہرات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنے بالون کو چار لٹین کرکے گوندھتی تھین اور جب نہاتی تھین انکو بیچ سے پکڑ لیتی تھین اور اسپر سے پانی ڈالتی تھین اور انکو کھولتی نہ تھین اور جعفر سے دوسری روایت مین سلمی کی جگہ پر سالم کا نام ہے جسکا ذکر اوپر ہو چکا ہے انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سلمی (رضی اللہ عنہ)

ابن قین۔ ابن کلبی نے بیان کیا ہے کہ سلمی ابن قین صحابی ہین۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے اور سلمی بن سلمی بن قین بن عمرو بن بکر بن زید بن مالک بن حنظلہ بن مالک بن زید مناة بن تمیم تمیمی حنظلی صحابی ہین مہاجر ہین عتبہ بن غزوان کے ساتھ بصرہ مین تھے۔ انھون نے انکو ایک لشکر مین اہواز کیطرف روانہ کیا انھون نے فارسیون کے مقابلہ مین خوب نیکنامی حاصل کی۔ ہم انکا حرملہ بن مریطہ کے تذکرہ مین کرچکے ہین۔

(سیدنا) سلیط (رضی اللہ عنہ)

تیمی صحابی۔ انکا شمار بصریون مین ہے انسے حسن بصری اور ابن سیرین نے روایت کی ہے اور ابن سیرین کی روایت سے ہے کہ انھون نے کہا کہ یوم الدار مین (یعنی حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے گھر کو باغیون نے گھیر لیا تھا) حضرت عثمان نے ہم لوگون کو باغیون کے مقابلے سے منع کیا اور اگر وہ اجازت دیدیتے تو ہم انکو مار کر مدینہ سے نکالدیتے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سلیط (رضی اللہ عنہ)

ابن ثابت بن وقش۔ انصاری ہین۔ انکا نسب انکے بھائی سلمہ بن ثابت کے تذکرہ مین گذر چکا ہے۔ غزوۂ احد مین شہید ہوئے انکو ابن لہیعہ نے ابو الاسود سے انھون نے عروہ بن زبیر سے نقل کیا ہے انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سلیط (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث۔ حضرت میمونہ کے رضاعی بھائی ہین۔ انکی روایت کردہ حدیث ابو الملیح ہذلی کے پاس ہے۔ قاسم بن مطیب نے روایت کی ہے کہ ابو الملیح ایک جنازے کے ساتھ نکلے جنازہ رکھدیا گیا لوگونکی طرف متوجہ ہوئے اور کہا اپنی صفون کو برابر کرو اور اچھی طرح شفاعت کرو پھر ابو الملیح نے کہا مجھسے سلیط حضرت میمونہ کے رضاعی بھائی نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص پر آدمیونکی ایک امت نماز پڑھتی ہے انکی شفاعت مقبول ہو جاتی ہے امت کا اطلاق چالیس سے سو تک ہوتا ہے اور عصبہ کا دس سے چالیس تک ہوتا ہے اور نفر کا تین سے دس تک ہوتا ہے اور دوسرون نے اسکی روایت یون کی ہے کہ سلیط نے حضرت میمونہ سے روایت کر کے بیان کیا (یعنی سلیط اور آنحضرت کے درمیان مین ایک واسطہ اور بڑھ گیا جو پہلی سند مین نہ تھا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سلیط (رضی اللہ عنہ)

ابن سفیان بن خالد بن عوف صحابی ہین۔ یہ ان تینون شخصون مین سے ہین جنکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن مشرکون کے پیچھے خبر لینے کو روانہ کیا تھا۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سلیط (رضی اللہ عنہ)

ابن سلیط بن عمرو۔ عامری ہین ہمین ابو جعفر نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی انھون نے ابن اسحاق سے ان لوگون کے نامون مین جنھون نے حبشہ کیطرف ہجرت کی تھی روایت کی ہے انھون نے بیان کیا کہ بنی عامر بن لوی سے سلیط بن عمرو بن عبد شمس تھے انکے ساتھ انکی بیوی بھی ہجرت کر گئی تھین انسے وہان سلیط ابن سلیط پیدا ہوئے یہ اپنے والد سلیط کے ساتھ جنگ یمامہ مین شریک ہوئے۔ ابن اسحاق نے بیان کیا

کہ یہ وہین شہید ہوئے اور ابو معشر نے بیان کیا کہ یہ وہان شہید نہین ہوئے اور یہی صحیح ہی کیونکہ زبیر نے انکی خبر مین بیان کیا ہی کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو حلے پہنائے ایک حلہ انکے پاس بچ رہا انھون نے پوچھا کوئی ایسا شخص بتاؤ کہ وہ اور اوسکے والد دونون نے ہجرت کی ہو لوگون نے عبد اللہ بن عمر کو بیان کیا انھون نے کہا نہین بلکہ سلیط ابن سلیط ہین اور انکو وہ حلہ پہنایا۔ انکا ذکر اس حدیث مین جسکی روایت ابن سیرین نے کثیر بن افلح سے کی ہی آتا ہی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔ مین کہتا ہون یہ سلیط وہی ابن سلیط ہین جنکا ذکر آگے آتا ہی اور انکے والد سہیل بن عمرو کے بھائی ہین اور انکے والد یمامہ مین شہید ہوئے اور شاید اسی وجہ سے ابن اسحق کو شبہ ہو گیا کہ انھون نے دیکھا کہ سلیط یمامہ مین شہید ہوئے انھون نے انکو خیال کر لیا حالانکہ وہ انکے والد ہین واللہ اعلم۔

(سیدنا) سلیط (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو سلیمان ہی انصاری بدری ہین محمد بن سلیمان بن سلیط انصاری نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کیواسطے نکلے آپکے ساتھ ابو بکر صدیق اور عامر بن فہیرہ ابو بکر صدیق کے غلام اور ابن اریقط تھے جو انکو راستہ بتاتے تھے آپکا گذر ام معبد خزاعیہ کے پاس سے ہوا (وہ آپکو پہچانتی نہ تھین) آپنے پوچھا یا ام معبد کیا تیرے پاس دودھ ہے انھون نے جواب نہین دیا خدا کی قسم بکریان دبلی تھین خشک ہو گئی اور ام معبد کے ساتھ جو کچھ بات چیت ہوئی اسکو آخر تک بیان کیا۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہی۔ ابو موسی نے بیان کیا کہ ابو نعیم نے انکے اور سلیط بن قیس کے درمیان مین فرق کیا ہی اور یحیی نے انکی پیروی کی ہی اور طبرانی نے دونون کو جمع کیا ہی اور دونون کو ایک ہی تذکرہ مین بیان کیا ہی۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) سلیط (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن عبد شمس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی بن غالب عامری۔ سہیل و سکران فرزندان عمرو کے بھائی ہین اسکو ابن مندہ اور ابو نعیم نے بیان کیا ہی اور دونون نے ابن اسحاق سے ان لوگون کے بیان مین جنھون نے حبشہ کو ہجرت کی روایت کی ہی کہ بنو عامر بن لوی سے سلیط بن عمرو بن عبد شمس تھے اور انکے ساتھ انکی بیوی تھین اور انسے وہان سلیط بن سلیط پیدا ہوئے۔ ابو عمر نے بیان کیا کہ سلیط بن عمرو ہین اور انکا نسب اسیطرح بیان کیا ہی جسطرح کہ ہمنے اول مین بیان کیا ہی اور انھون نے کہا ہی کہ وہ سہیل بن عمرو کے بھائی اور مہاجرین اولین سے ہین جنھون نے دو مرتبہ ہجرت کی تھی موسی بن عقبہ نے شرکاء بدر مین انکا ذکر کیا ہی مگر اور کسی نے اصحاب بدر کے لوگون مین انکا نام نہین بیان کیا انھی کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہوذہ بن علی حنفی اور ثمامہ بن اثال حنفی یمامہ کے سردارون کی طرف بھیجا تھا اور یہ بعثت سنہ ۶ یا سنہ ۷ ہجری مین ہوئی تھی اور سنہ ۱۴ مین شہید ہوئے۔ اور طبری نے بیان کیا کہ یہ جنگ یمامہ مین سنہ ۱۲ ہجری مین شہید ہوئے۔

(سیدنا) سلیط (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن مالک بن حسل۔ انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یمامہ کے سردار ہوذہ بن علی کیطرف بھیجا تھا اسکو ابن اسحاق نے جعفی یا سے انھون نے عروہ سے انھون نے مسور بن مخرمہ سے نقل کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سلیط ابن عمرو کو ہوذہ بن علی کیطرف روانہ کیا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور دونون نے اسیطرح انکا نسب بیان کیا ہے جسطرح شروع تذکرہ مین اسکو ہمنے بیان کیا مین کہتا ہون یہ سلیط بن عمرو بن مالک وہی سلیط بن عمرو بن عبد شمس تھے جنکا تذکرہ اس سے پہلے ہو چکا ہے مین نہین جانتا کہ کیون ابن مندہ اور ابو نعیم نے دونون مین تفرقہ کر دیا اور انکو شبہ اسوجہ سے ہوا کہ ان دونون (یعنی ابن مندہ اور ابو نعیم) نے پہلے شخص کے نسب مین عمرو بن عبد شمس اور دوسرے مین عمرو بن مالک لکھا اور اسی وجہ سے انھون نے پہلے تذکرہ مین ہوذہ کیطرف بھیجے جانے کو نہین ذکر کیا اور دوسرے مین ذکر کیا ہے اور نیز انھون نے پہلے تذکرہ مین پورا نسب لکھا جس سے کوئی نام حذف نہین ہوا اور دوسرے مین عمرو کو مالک ابن حسل کیطرف منسوب دیکھکر اسکو بھی نام خیال کر لیا اسلیے انکو دو شخص قرار دیدیے حالانکہ یقینا دوسرے نسب مین عمرو اور مالک کے درمیانی نام محذوف ہوگئے ہین اور ابو عمر نے اسکو خوب بیان کیا ہے کیونکہ انھون نے انکا نسب اور انکا ہجرت کرنا اور انکا ہوذہ کیطرف بھیجا جانا ذکر کیا ہے ہشام کلبی نے بیان کیا ہے کہ سہیل بیٹے ہین عمرو بن عبد شمس بن عبد ود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی کے پھر انھون نے کہا کہ سہیل کے بیٹے سکران بن عمرو ہین اور ان دونون کے بھائی سلیط بن عمرو ہین۔ ابن اسحاق نے ان لوگون کے بیان مین جنکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بادشاہون کی طرف بھیجا بیان کیا ہے کہ سلیط بن عمرو بن عبد شمس کو آپنے ہوذہ بن علی اور ثمامہ بن اثال کے پاس بھیجا تھا اس سے ظاہر ہوگیا کہ وہ دونون ایک ہی شخص ہین میرا گمان ہے کہ ابن مندہ سے اسمین غلطی ہوئی اور ابو نعیم نے انکی اتباع کی ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا) سلیط (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن عمرو بن عبید بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار۔ انصاری خزرجی نجاری ہین بدر اور اسکے بعد کے تمام مشاہد مین شریک ہوئے اور جسر ابی عبید کے معرکہ مین (مقام) عراق شہید ہوئے ابو نعیم نے بیان کیا کہ انھون نے اولاد نہین چھوڑی اور ابو عمر نے بیان کیا کہ انکے بیٹے عبد اللہ نے روایت کی ہے نسائی نے اپنی سند سے عبد اللہ بن سلیط بن قیس سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ ایک انصاری کا ایک حائط تھا جسمین ایک دوسرے شخص کے کھجور کے درخت لگے تھے وہ اسمین صبح و شام آتا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو حکم دیا کہ انکے باغ کی دیوار سے جو درخت ملے ہوے ہین اسکے خرست انکو دیا کرے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے ابو نعیم نے بیان کیا ہے کہ انھون نے اولاد نہین چھوڑی پھر وہی انکے بیٹے عبد اللہ سے روایت کرتے ہین۔ مراد یہ ہے کہ انکی نسل منقطع ہوگئی اور ابو بکر بن ابی عاصم نے بیان کیا ہے کہ انھون نے اولاد چھوڑی ہی نہین۔

(سیدنا) سلیط (رضی اللہ عنہ)

انکا نسب نہین بیان کیا گیا ہے حسن بن سفیان نے انکو وحدان مین بیان کیا ہے اور انھین نے اسماعیل بن مسلم سے انھون نے حسن سے انھون نے سلیط سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا کہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہونچا آپ اپنے ساتھیون مین بیٹھے ہوئے تھے اگویا کہ مین آپکی نبوت کی نبوت اتنی تاریکی مین دیکھ رہا ہون اور مین نے آپ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اسپر ظلم کرتا ہے اور نہ اسکو مدد کے وقت چھوڑتا ہے پرہیز اسجگہ ہے اور اپنے دست مبارک سے سینہ کیطرف اشارہ کیا۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سلیک (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بعض لوگ انکو ابن ہدبہ غطفانی بتاتے ہین ہمین ابو الفرج یحییٰ بن محمود بن سعد اور عبد اللہ بن ہبۃ اللہ بن عبد الوہاب نے اپنی سندون سے مسلم بن حجاج تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے اسحاق بن ابراہیم اور ابن خشرم نے عیسیٰ بن یونس سے انھون نے اعمش سے انھون نے ابو سفیان سے انھون نے جابر سے روایت کرکے بیان کیا کہ انھون نے کہا سلیک غطفانی جمعہ کے دن آئے (نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑہ رہے تھے) اور بیٹھ گئے آپ نے فرمایا اے سلیک کھڑے ہو اور ہلکی دو رکعتین پڑھو پھر آپنے فرمایا جب تم مین سے کوئی آدمی امام کے خطبہ پڑھنے مین آوے تو چاہیے کہ دو رکعتین پڑھے اور دونون مین جلدی کرے اسکو اسرائیل اور قیس نے اعمش سے انھون نے ابو صالح سے انھون نے ابو سعید اور ابو سفیان سے انھون نے جابر سے نقل کیا ہے اور حفص بن غیاث نے کہا ہے کہ یہ حدیث اعمش سے مروی ہے اور انھون نے ابو صالح سے انھون نے ابو ہریرہ سے نقل کیا ہے اور اسکی روایت ایک جماعت نے جابر سے کی ہے انھی مین سے عمرو بن دینار اور مجاہد اور ابو الزبیر اور حسن اور ابو سفیان وغیرہم ہین انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سلیک (رضی اللہ عنہ)

یہ دوسرے ہین۔ حالانکہ یہ وہم ہے۔ حبیب بن ابی ثابت نے ابن ابی لیلی سے انھون نے سلیک سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹون کے بیٹھنے کی جگہ مین نماز پڑھنے سے منع کیا ہے اور انکے گوشت (کھانے کے) بعد وضو کرنیکا حکم دیا ہے۔ اسیطرح اس سند سے مروی ہے اور ابن ابی لیلی نے براء سے بھی روایت کی ہے اور اختلاف ذی الغرہ مین گذر چکا ہے کیونکہ ان لوگون نے انھی مین اختلاف کیا ہے اور بعض نے انھین سے اسکی روایت اسیطرح کی ہے اور بعض اسکو ذی الغرہ وغیرہ سے نقل کرتے ہین واللہ اعلم۔

(سیدنا) سلیل (رضی اللہ عنہ)

اشجعی۔ انھون نے بیان کیا کہ ہمنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک دن نہ پایا اور ہمنے ایک آواز مثل چکی کی آواز کے سنی پھر آپنے فرمایا کہ جبرئیل نے مجھکو شفاعت کرنے اور نصف امت کے جنت مین داخل ہونے کے درمیان مین اختیار دیا مین نے شفاعت کو اختیار کیا۔ اسمین خالد نے وہم کیا ہے اور صحیح وہ ہے جسکو ابن علیہ وغیرہ نے جریری سے انھون نے ابو السلیل سے انھون نے

ابوالملیح سے انھون نے اشجعی یعنے عوف بن مالک سے نقل کیا ہی اور قتادہ نے ابوالملیح سے انھون نے عوف بن مالک سے انکی روایت کی ہی ان کا تذکرہ تینون نے لکھا ہی مگر ابو عمر نے انکا تذکرہ مختصر کر دیا ہی انھون نے بیان کیا ہی کہ سلیل اشجعی ہین۔ انسے ابوالملیح نے روایت کی ہی صحابی ہین۔ اور انھون نے وہم کو نہین بیان کیا۔

(سیدنا) سلیم (رضی اللہ عنہ)

ابن احمر۔ اور بعض لوگ انکو تمر بن سلیم بتاتے ہین انکا ذکر باب التمرہ مین ہو چکا ہی۔ انکا تذکرہ ابو موسے نے اسیطرح مختصر لکھا ہی

(سیدنا) سلیم (رضی اللہ عنہ)

ابن ایک لیثی مجہول شخص ہین محمد بن اسحاق ابن سلیم بن ایک لیثی نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ مین آپ سے حدیث سنتا ہون اسکو اسطرح نہین ادا کر سکتا جسطرح آپ سے سنتا ہون کوئی حرف زیادہ کر دیتا ہون اور کوئی کم۔ آپ نے جواب دیا جب حلال کو حرام اور حرام کو حلال نہ کرو اور ٹھیک معنی کو پہنچا دو تو کچھ حرج نہین۔ اسکی روایت یعقوب ابن عبداللہ بن سلیمان بن ایمہ نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے کی ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی

(سیدنا) سلیم (رضی اللہ عنہ)

انصاری سلمی ہین۔ قبیلہ بنی سلمہ سے۔ بدر مین شریک ہوے۔ اور احد مین شہید ہوے۔ اسکو ابن مندہ اور ابو نعیم نے بیان کیا ہے۔ اور دونون نے انکا نسب اسطرح بیان کیا ہے کہ سلیم بیٹے ہین حارث ابن ثعلبہ سلمی کے ہمین ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنے سند سے عبداللہ سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین عفان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین وہیب نے عمرو بن یحیٰے سے انھون نے معاذ بن رفاعہ سے روایت کرکے خبر دی کہ بنی سلمہ کا ایک آدمی سلیم نامی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا یا رسول اللہ معاذ ہمارے پاس ہمارے سونے کے بعد اور نیز دنمین ہمارے کامون مین مشغولی کے وقت آتے ہین اور نماز کے واسطے اذان دیتے ہین ہم نکلکر انکے پاس آتے ہین نماز مین بہت طویل قراءت کرتے ہین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے معاذ۔ فتنہ نہ بنو۔ یا تو تم میرے ساتھ نماز پڑھا کرو یا اپنی قوم پر کم قراءت کیا کرو۔ پھر آپنے پوچھا اے سلیم تمھارے پاس قران سے کیا ہی۔ سلیم نے جواب دیا میرے پاس قران سے (صرف) اتنا ہی کہ مین خدا سے جنت طلب کرتا ہون اور دوزخ سے پناہ مانگتا ہون۔ مین آپ اور معاذ کی طرح قران نہین پڑھ سکتا۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین اور معاذ بھی تو خدا سے جنت ہی طلب کرتے ہین اور دوزخ سے خدا کی پناہ مانگتے ہین سلیم نے کہا جب ہم کل کافرون سے مقابلہ کرینگے تو انشاء اللہ تعالیٰ

دیکھیلے گے۔ لوگ اسوقت احد کی تیاریان کر رہے تھے سلیم بھی نکلے اور شہدا میں ہو گئے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔ ابن مندہ ابو نعیم اور ابو عمر نے اتنا اور بڑھایا ہے کہ انھون نے ابن اسحاق سے اسی تذکرہ مین روایت کی ہے کہ ان لوگون مین جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بدر مین قبیلہ بنی دینار بن نجار کے خاندان بنی مسعود مسعود ابن عبدالاشہل سے شریک ہوئے سلیم بن حارث بن تعلبہ سلمی تھے۔ اور نیز انھون نے اسی تذکرہ مین ابن اسحاق سے روایت کی ہے کہ ان لوگون مین جو قبیلہ بنی نجار سے احد مین شہید ہوئے سلیم بن حارث تھے۔ مین کہتا ہون کہ ابن مندہ کی روایت باقی ہے) کہ وہ سلیم بن حارث جنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے معاذ کی نماز کے بارے مین شکایت کی تھی وہ دو ہین جنکو انھون نے ابن اسحاق سے روایت کر کے شریک بدر اور شہید احد بیان کیا ہے اور اسیوجہ سے انھون نے سب کو ایک ہی تذکرہ مین بیان کیا ہے۔ اور ابو عمر نے انکو دو شخص خیال کیا اسیوجہ سے انھون نے دو تذکرے لکھے ہین یہ ان دونون مین سے ایک ہے اور دوسرا اسکے بعد بیان ہوگا۔ اور ابو عمر نے انکا نسب نہین بیان کیا صرف سلیم انصاری لکھا ہے اور دوسرے کا نسب دینار بن نجار تک بیان کیا ہے جیسے کہ آیندہ دیکھوگے اور ابو عمر نے اس تذکرہ مین معاذ کا قصہ بیان کیا ہے۔ اور دوسرے مین بیان کیا ہے کہ وہ احد مین شہید ہوئے۔ میرا گمان ہے کہ حق ابو عمر کے ساتھ ہے اسوجہ سے کہ ابن مندہ نے اپنے اوپر آپ غلطی کا حکم کیا ہے کیونکہ انھون نے معاذ کی نماز کے واقعہ مین بیان کیا ہے کہ بنی سلمہ کا ایک آدمی سلیم نامی (آیا) اور اس شخص کو کہ جو احد مین شہید اور بدر مین شریک ہوا تھا قبیلہ بنی دینار ابن نجار سے بیان کیا ہے۔ حالانکہ شامی عراقی کا ساتھی نہین ہو سکتا ہے اور بنی سلمہ دینار بن نجار سے خزرج اکبر مین ملتے ہین کیونکہ بنی سلمہ جشم بن خزرج کی اولاد سے ہین اور نجار ثعلبہ بن مالک بن خزرج کے بیٹے ہین اس بات کی تقویت کہ نماز پڑھنے والے بنی سلمہ سے تھے اس سے اور ہوتی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہر قبیلہ مین اسی قبیلہ کے ایک آدمی کو نماز پڑھانے پر مقرر کرتے تھے اور معاذ بن جبل بنی سلمہ کی طرف منسوب ہین اور انھین کو نماز پڑھاتے تھے اور یہ سلیم انھین مین سے ایک شخص ہے اور اسکے متعلق پوری گفتگو سلیم بن حارث کے تذکرہ مین انشاء اللہ تعالی اس تذکرہ کے بعد ہوگی جنکو صرف ابو عمر نے ذکر کیا ہے

(سیدنا) سلیم (رضی اللہ عنہ)

(ابن ثابت بن وقش بن زغبہ) انکا نسب انکے بھائی سلمہ کے بیان مین گذر چکا ہے یہ احد اور خندق اور حدیبیہ اور خیبر مین شریک ہوئے۔ اور بیر معونہ مین شہید ہوئے۔ انکا ذکر ابن شاہین نے کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سلیم (رضی اللہ عنہ)

ابن جابر۔ انکی کنیت ابو جری ہے۔ ہجیمی ہین اور بعض لوگ انکو جابر بن سلیم بتاتے ہین اور یہی صحیح ہے۔ انکا ذکر اوپر گذر چکا ہے ہمین ابو یاسر ابن ابی حبہ دقاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین علی بن محمد بن حسین بن حسنون نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن علی بن حسن بن ابی عثمان

نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قاضی ابوالقاسم حسن بن حسن بن منذر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسین بن صفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر یعنی عبداللہ بن محمد قریشی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوخیثمہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یزید بن ہارون نے زیاد جصاص سے انھوں نے محمد ابن سیرین سے روایت کر کے خبر دی انھوں نے کہا سلیم بن جابر نے بیان کیا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مع اپنی قوم کے ایک گروہ کے آیا اور میں ایک قطری تہبند باندھے تھا جسکے کنارے میرے قدموں تک تھے اور میں چادر اوڑھے ہوئے تھا۔ اور اسی سند سے انھوں نے سلیم سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا کہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور میں نے کہا آپ مجھے کچھ سکھائیے جس سے خدا مجھے نفع دے آپنے فرمایا تم ذرا سی بھلائی کو حقیر نہ جانو اگرچہ تم اپنے ڈول سے پیاسے کے برتن میں پانی ہی ڈالدو اور یہ کہ اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے ملو اور جب وہ چلا جائے تو اسکی غیبت نہ کرو

(سیدنا) **سلیم** (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن ثعلبہ بن کعب بن عبدالاشہل بن حارثہ ابن دینار بن نجار انصاری خزرجی۔ خاندان بنی دینار سے ہیں بدر میں شریک ہوئے بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ ضحاک بن حارث بن ثعلبہ کے بھائی ہیں اور بعض کا بیان ہے کہ ضحاک سلیم کے بھائی اور نعمان جو عبد عمرو ابن مسعود بن کعب بن عبدالاشہل کے بیٹے ہیں سب بدر میں شریک ہوئے۔ یہ ابو عمر کا کلام ہے لیکن ابن کلبی نے نعمان اور قطبہ پسران عمرو ضحاک بن عمر کا بدری بھائی بیان کیا اور سلیم کا نسب اسیطرح بیان کیا ہے جسطرح ہمنے شروع میں ذکر کیا ہے میں کہتا ہوں ابن مندہ اور ابونعیم نے اس تذکرہ کو نہیں لکھا ہے مگر ابن مندہ نے انکو سلیم بن حارث سلمی کے تذکرہ میں بیان کیا ہے کہ وہ بدر میں شریک ہوئے اور خندق میں شہید ہوئے یہ بنی دینار بن نجار سے ہیں جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں پس اگر ابن مندہ اس تذکرہ کو لکھتا ہمیں ابن اسحاق کا قول انکی شرکت بدر اور احد میں شہادت کے متعلق بیان کرتے تو ٹھیک ہوتا۔ لیکن ابونعیم نے اس تذکرہ کو صحیح طور پر بیان کیا ہے اور ایسی چیز کو صحیح کے ساتھ ہمیں شامل کیا جو اسکے مناقض ہو اور ابوموسے نے اسکا استدراک ابن مندہ پر نہیں کیا واللہ اعلم

(سیدنا) **سلیم** (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابوحریث ہے۔ عذری ہیں۔ انکا شمار مدینہ میں ہے ان سے انکے بیٹے حریث نے روایت کی ہے کہا انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کے بارے میں دریافت کیا جسنے غلاموں میں باپ بیٹے میں علحدگی کی۔ آپنے جواب دیا کہ جس شخص نے انمیں جدائی کی خدا قیامت کے دن اسکے اور اسکے دوستوں میں تفرقہ کر دیگا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابو عمر نے بیان کیا ہے کہ یہ قبیلہ عذرہ کے وفد میں آئے تھے جو بارہ آدمی تھے

(سیدنا) **سلیم** (رضی اللہ عنہ)

ابن سعید حبشی۔ یہ اور انکے والد صحابی تھے۔ انکی روایت کردہ حدیث انکے بیٹے ابوحبیب یعنی عطیہ بن سلیم بن سعید حبشی نے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا میں نے اپنے والد سے سنا وہ کہتے تھے میں اپنے والد کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپنے پوچھا تمھارا کیا نام ہے میں نے جواب دیا کہ میں اپنا نام مجہول لیکر آپ نے فرمایا بلکہ تم سلیم ہو انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سلیم (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر۔ انکی کنیت ابو عامر ہے۔ یہ جباری نہیں ہیں۔ ابوزرعہ رازی نے بیان کیا ہے کہ سلیم بن عامر نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا مگر انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا اور ابوبکر صدیق کے زمانے میں انھوں نے ہجرت کی اور یہ ابوبکر صدیق اور عمر فاروق اور عثمان غنی اور علی حیدر اور عمار بن یاسر (رضوان اللہ علیہم) سے روایت کرتے ہیں۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سلیم (رضی اللہ عنہ)

سلمی۔ بنی سلیم کے ایک آدمی ہیں انسے ابوالعلا ابن شخیر نے روایت کی ہے۔ انکا شمار بصریوں میں ہے۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) سلیم (رضی اللہ عنہ)

ابن علش۔ عذری۔ انسے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مسجد کے بارے میں جو ایک میدان میں تھی اور ہم لوگوں نے اسکا مصلی پتھروں سے پہچانا فرمایا کہ یہ وہی مسجد ہے جسمیں وادی القریٰ کے لوگ جمع ہوئے تھے۔ انکا تذکرہ ابن دباغ اندلسی نے ابوعمر پر استدراک کر کے لکھا ہے۔

(سیدنا) سلیم (رضی اللہ عنہ)

ابن عقرب بعض لوگوں نے انکو بدری بیان کیا ہے۔ ابوعمر نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہے اور انھوں نے کہا ہے کہ میں انکو اسکے سوا اور کسی طریقہ سے نہیں جانتا ہوں۔

(سیدنا) سلیم (رضی اللہ عنہ)

عمرو بن جموح انصاری کے غلام ہیں۔ ہمیں ابو دنی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوغالب بن بنار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسین محمد بن احمد بن محمد بن آبنوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن فتح جلی مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو یوسف محمد بن سفیان بن موسی صفار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعثمان سعید بن منصور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن مبارک نے عکرمہ سے انھوں نے ابن عباس سے روایت کر کے خبر دی انھوں نے کہا عمرو بن جموح شیوخ انصار سے تھے انکے پیر میں لنگ تھا جب رسول خدا صلعم بدر کو گئے تو بسبب انکے لنگ کے انکو ٹھہرنے کی اجازت دی پھر جب احد کا دن آیا انھوں نے اپنے بیٹوں سے کہا مجھکو باہر نکالو۔ انکے لڑکوں نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تمکو اجازت دے دی انھوں نے کہا افسوس تم لوگوں نے بدر میں مجھکو جنت سے روک لیا اور تم مجھکو احد میں بھی منع کرتے ہو (یہ کہکر) باہر نکلے اور جب لوگ مقابل ہوئے انھوں نے پوچھا یا رسول اللہ مجھے خبر دیجیے کہ اگر آج میں شہید ہوں تو میں باوجود اپنے لنگ کے جنت میں داخل ہونگا آپنے جواب دیا ہاں۔ اور انھوں نے اس غلام سے جو انکے ساتھ تھا جسکا نام سلیم تھا اس سے کہا اپنے گھر لوٹ جاؤ اس غلام نے کہا تمہارا کیا نقصان اگر آج تمہارے ساتھ میں بھی کوئی بھلائی حاصل کروں پس آگے بڑھ کر لڑنے لگا۔ یہاں تک کہ شہید ہو گیا۔ پھر انہوں نے مقابلہ کیا۔ یہاں تک کہ وہ بھی شہید ہو گئے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا۔

(سیدنا) سلیم (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن حدیدہ۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ سلیم بیٹے ہیں عامر ابن حدیدہ کے بیٹے عمرو بن غنم بن کعب بن سلمہ کے۔ انصاری سلمی ہیں بدر [illegible]

ستر آدمیون کے ساتھ بیعت کی اور بدر میں شریک ہوے اور احد کے غزوہ مین شہید ہوے۔ انکے ساتھ انکے غلام عنترہ بھی تھے۔ اور بعض لوگ انکو سلیمان بن عمرو کہتے تھے اور سلیمان کے بیان مین انکا ذکر انشاء اللہ تعالیٰ وارد ہوگا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) **سلیم** (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن فہد بن قیس بن ثعلبہ بن عبید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار۔ انصاری۔ نجاری ہین۔ بدر اور احد اور خندق اور تمام مشاہد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوے۔ اور حضرت عثمان (رضی اللہ عنہ) کی خلافت مین فوت ہوے یہ حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کی بیوی خولہ بنت قیس کے بھائی تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **سلیم** (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن لوذان بن ثعلبہ بن عدوی بن مجدعہ قیظی بن قیس کے بھائی ہین۔ احد مین اپنے بھائی قیظی کے ساتھ شریک ہوے۔ انکی نسل کوئی نہین ہے اسکو ابن دباغ نے عدوی سے نقل کرکے بیان کیا ہے۔

(سیدنا) **سلیم** (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو کبشہ ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے غلامون کی اولاد سے ہین۔ انکا نام ابن شاہین اور واقدی نے اسیطرح بیان کیا ہے اور انھون نے کہا ہے کہ یہ بدر اور احد اور تمام مشاہد مین شریک تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے دن انتقال کیا انسے ازہر بن سعد حرازی اور ابو البختری طائی (انھون نے انسے سماعت نہین کی ہے) اور ابو عامر ہوزنی اور ابو نعیم بن زیاد نے روایت کی ہے۔ انکا شمار اہل شام مین ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **سلیم** (رضی اللہ عنہ)

بن ملحان۔ ملحان کا نام مالک بن خالد بن زید بن حرام بن جندب بن عامر بن عبد بن غنم بن عدی بن انصاری۔ انس بن مالک کے ماموں اور ام سلیم اور ام حرام کے بھائی ہین بدر اور احد مین اپنے بھائی حرام کے ساتھ شریک ہوے۔ اور بیر معونہ کے معرکہ مین دونون بھائی شہید ہوے سلیم کی نسل نہین ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے

(سیدنا) **سلیمان** (رضی اللہ عنہ)

ابن اکیمہ۔ لیثی۔ یعقوب بن عبد اللہ بن سلیمان بن اکیمہ لیثی۔ نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور پوچھا کہ یارسول اللہ ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہون ہم آپ سے حدیث سنتے ہین لیکن جسطرح ہم سنتے ہین اسطرح ادا نہین کرسکتے آپ نے جواب دیا کہ جب تم حلال کو حرام اور حرام حلال نہ کرو اور ٹھیک معنی ہوجاوے تو کچھ مضائقہ نہین ہے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سلیمان (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی حثمہ انصاری۔ صحابہ میں انکا ذکر ہے لیکن انکا صحابی ہونا صحیح نہیں ہے انسے انکے بیٹے ابوبکر نے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز جنازہ میں چار تکبیرین کہتے تھے اسکو ابن مندہ اور ابو نعیم نے بیان کیا ہے۔ ابو عمر کا بیان ہے کہ سلیمان بیٹے ہین ابی حثمہ غانم بن عامر بن عبداللہ بن عبید بن عویج بن عدی بن کعب قریشی۔ عدوی ہین۔ انھون نے صغرسنی مین اپنی والدہ شفا بنت عبداللہ کے ساتھ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرنے والی عورتون مین تھین ہجرت کی تھی۔ یہ برگزیدہ اور نیک مسلمانون مین سے تھے انکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مدینہ کی بازار کا عامل مقرر کیا تھا۔ اور رمضان مین انکو اور ابی بن کعب کو لوگون کی نماز (تراویح) پڑھانے کے واسطے معین کیا تھا۔ انکا شمار کبار تابعین مین ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔ مگر ابو عمر نے انکو عدوی بیان کیا ہے اور ابن مندہ اور ابو نعیم انکو انصاری بتاتے ہین۔ اور صحیح یہ ہے کہ یہ عدوی ہین انکا نسب ظاہر ہے۔ نہ معلوم ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکو انصاری کیونکر بنا دیا۔ مین کہتا ہون کہ اگر یہ سلیمان انصاری ہین دونون کے خیال کے موافق تو ان دونون سے عدوی کا تذکرہ رہ گیا ہے اور یہی صحیح ہے اور اگر وہ عدی ہین تو ان دونون کے خیال کے موافق انصاری کا تذکرہ دونون سے رہ گیا واللہ اعلم۔ زبیر بن بکار نے انکا نسب عدوی تک بیان کیا ہے جسطرح ہمنے اسکو بیان کیا۔

(سیدنا) سلیمان (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی سلیمان۔ شام مین سکونت پذیر ہوے۔ عروہ بن رویم نے قبیلہ جرش کے ایک شیخ سے انھون نے سلیمان سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ لشکر ہو گے اور تمھارے لیے ذمہ اور خراج اور زمین ہو گی جسمین بڑے بڑے شہر اور قلعے ہونگے تو جو شخص تم مین سے اسکو پاوے اور وہ اپنے آپ کو ان شہرون کے کسی محل مین موت تک روک سکے تو وہ (ایسا) کرے اسکو ابو زرعہ نے شامیون کی مسند مین اور ابو حاتم نے کتاب الوحدان مین بیان کیا ہے اور دونون نے اسمین کہا ہے کہ سلیمان صحابی ہین۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سلیمان (رضی اللہ عنہ)

ابن صرد بن جون بن ابی الجون بن منقذ بن ربیعہ بن اصرم ابن ضبیس بن حرام بن حبشیہ بن سلول بن کعب بن عمرو بن ربیعہ اور ربیعہ خزاعہ کی ایک شاخ ہے اور عمرو کی اولاد خزاعہ کہلاتی ہے۔ سلیمان کا نام جاہلیت مین یسار تھا آپنے سلیمان رکھا۔ انکی کنیت ابو المطرف تھی۔ یہ بہتر اور برگزیدہ دیندار عابد تھے۔ کوفہ مین پہلی مرتبہ جب مسلمان وہان مقیم ہوے انھون نے بھی وہان سکونت اختیار کی تھی یہ اپنی قوم مین صاحب مرتبہ و شرافت تھے۔ یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے تمام مشاہد مین شریک ہوے تھے انھین نے حوشب وظلیم الہانی کو معرکہ صفین مین قتل کیا تھا اور یہ ان لوگون مین ہین جنھون نے حسین بن علی رضی اللہ عنہما کو معاویہ کی وفات کے بعد کوفہ مین بلایا تھا اور جب وہ کوفہ مین آئے تو انکے ساتھ ہو کر نہ لڑے۔ اور جب حسین رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے تو یہ اور مسیب بن نجبہ فزاری اور جن لوگون نے انکی مدد نہ کی تھی اور لڑائی مین نہ شریک ہوے تھے نادم ہوے اور کہا ہماری توبہ نہین ہو سکتی ہے مگر یہ کہ امام حسین رضی اللہ عنہ کے خون کا بدلہ لین اور ربیع الآخر کی چاند رات ۶۵ھ مین کوفہ سے نکلے

اور سلیمان بن صرد کو اپنا سردار بنایا اور انکا نام امیر التوابین رکھا - اور عبید اللہ بن زیاد کیطرف چلے وہ شام سے بہت بڑا لشکر لیے ہوئے عراق کو جا رہا تھا دونون لشکرون مین بمقام عین الوردہ (جو جزیرہ کی سرزمین مین ایک چشمہ کا سرا ہی) مقابلہ ہوگیا اور سلیمان ابن صرد اور مسیب بن نجبہ اور ان کے ہمراہی بہت سے مقتول ہوئے اور سلیمان اور مسیب کا سر مروان بن حکم کے پاس ملک شام مین گیا قتل کے وقت انکی عمر ۹۳ برس کی تھی انسے ابو اسحاق سبیعی اور عدی بن ثابت اور عبد اللہ بن یسار وغیرہم نے روایت کی ہے - ہمین یحیی بن محمود بن سعد نے اجازۃً اپنی سند ابوبکر بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابوبکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین حفص بن غیاث نے اعمش سے انھون نے عدی بن ثابت سے انھون نے سلیمان بن صرد سے روایت کرکے خبر دی کہ دو آدمیون نے آپسمین سخت کلامی کی اور انہین سے ایک کا غصہ زیادہ بڑھ گیا - نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین ایک ایسا کلمہ جانتا ہون کہ اگر وہ اسکو کہے تو غصہ فرو ہو جائے وہ کلمہ یہ ہی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم (مین خدا کی پناہ مانگتا ہون شیطان مردود سے) انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے -

(سیدنا) سلیمان (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن حدیدہ - انکا نسب سلیم بن عمرو کے بیان مین گذر چکا ہی - انصاری خزرجی ہین یہ اور انکے غلام عنترہ غزوۂ احد مین شہید ہوئے اکثر لوگ انکا نام سلیم بیان کرتے ہین (جیسا کہ ہم ذکر کر چکے ہین اور انکا نام سلیم ہی صحیح ہی) انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے -

(سیدنا) سلیمان (رضی اللہ عنہ)

ابن مسہر انکی روایت کردہ حدیث کو معتمر نے فضیل یعنی ابو معاذ سے انھون نے ابو حریز سے انھون نے رفاعہ قتبانی سے انھون نے سلیمان بن مسہر سے نقل کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی مسلمان کو امن دیکر قتل کرے الخ - اور یہ وہم ہی اور صحیح عمرو بن حمق ہی انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی - ابو نعیم نے بیان کیا ہی کہ سلیمان بن مسہر تابعی فزاری اہل کوفہ سے ہین خرشہ بن حر سے وہ ابو ذر سے روایت کرتے ہین -

(سیدنا) سلیمان (رضی اللہ عنہ)

ابن ہاشم بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس - قریشی اموی ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لاکر آپکی گود مین رکھے گئے تھے - محمد بن اسحاق نے اسمعیل بن محمد سے روایت کی انھون نے کہا کہ سلیمان بن ہاشم بن عتبہ لاکر آپکی گود مین دیے گئے انھون نے آپ پر پیشاب کر دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک پیالہ مین پانی لائے اور پیشاب کی جگہ پر جہان انھون نے پیشاب کیا تھا ڈالدیا اس سے زیادہ اور کچھ نہین کیا - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی

باب السین و المیم

(سیدنا) سماک (رضی اللہ عنہ)

ابن ثابت بن سفیان انکا ذکر ہم انکے والد اور انکے بھائی حارث کے تذکرہ مین کر چکے ہین اپنے والد اور اپنے بھائی کے ساتھ احد مین شریک ہوئے - انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہی -

(سیدنا) سماک (رضی اللہ عنہ)

ابن خرشہ بعض لوگ انکا نسب یون بیان کرتے ہین کہ سماک بن اوس ابن خرشہ بن لوذان عبد ود بن زید بن ثعلبہ بن خزرج بن ساعدہ بن کعب بن خزرج انصاری ساعدی ہین انکی کنیت ابودجانہ ہے یہ اپنی کنیت سے مشہور ہین - بدر اور احد اور تمام مشاہد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوے - رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن انکو اپنی تلوار دی تھی آپ نے فرمایا تھا کون اس تلوار کو اسکے حق سے لیگا تمام قوم ساکت رہی اور ابودجانہ نے عرض کیا مین اسکو اسکے حق سے لونگا - رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو دیدیا اور انہون نے اس سے مشرکون کی کھوپریان پھاڑین اور اسی کے بارے مین انہون نے کہا ہے سے انا الذی عاہدنی خلیلی ٭ ونحن بالسفح لدی النخیل ٭ ان لا اقوم الدہر فی الکیول ٭ اضرب بسیف اللہ والرسول ٭ ہمین ابوجعفر عبیداللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس ابن بکیر سے انہون نے ابن اسحاق سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے حسین بن عبداللہ بن عبیداللہ بن عباس آ ابن عکرمہ ابن عباس روایت کرکے بیان کیا انہون نے کہا جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم احد سے لوٹے اپنی صاحبزادی فاطمہ کو اپنی تلوار عنایت کی اور کہا اے بیٹی اس سے خون کو دھو ڈالو اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انکو اپنی تلوار دی اور کہا اس سے خون کو دھو ڈالو خدا کی قسم اسنے آج میرا اچھا ساتھ دیا - رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اگر تم لڑائی مین اچھے نکلے تو یقینی سہل بن حنیف اور ابودجانہ آج لڑائی مین اچھے نکلے ہین - یہ مشہور بہادر ون مین تھے انکے پاس ایک سرخ پٹی تھی جس سے وہ لڑائی مین پہچانے جاتے تھے جب احد کا دن ہوا انہون نے اسکو نشان کے طور پر لگایا اور دونون صفون کے بیچ اکڑ کر چلے - رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس چال کو خدا ناپسند کرتا ہے بجز اس مقام کے ہمین ابوالفرج یحیی بن محمود اور ابویاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے مسلم بن حجاج تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابوبکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین عفان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حماد بن سلمہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ثابت نے انس سے روایت کرکے خبر دی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن تلوار لیکر فرمایا اسکو مجھسے کون شخص لیگا سب نے اپنے ہاتھ پھیلا دیے اور کہنے لگے ہم لینگے ہم لینگے - آپنے فرمایا کون اسکو اسکے حق کے ساتھ لیگا اسپر تمام لوگ پیچھے ہٹ گئے - سماک یعنی ابودجانہ نے عرض کیا کہ مین اسکو اسکے حق کے ساتھ لونگا - اور اسکو لیلیا اور اس سے مشرکون کی کھوپریون کو پھاڑ ڈالا - یہ بزرگ اور اکابر صحابہ سے ہین - یمامہ کی جنگ مین سخت معرکہ کے بعد شہید ہوئے - بنی حنیفہ کا یمامہ مین ایک باغ تھا جسکی آڑ سے لڑتے تھے اور مسلمان ان لوگون تک پہونچنے پر قابو نہ پاتے تھے - ابودجانہ نے مسلمانون سے کہا کہ مجھکو اس باغ کے اندر پھینکدو مسلمانون نے ایسا ہی کیا اور انکا پیر ٹوٹ گیا انہون نے اسکے دروازہ پر مقابلہ کرکے مشرکون کو دروازہ سے ہٹا دیا اور مسلمان اسکے اندر داخل ہوگئے - اور یہ اسی دن شہید ہوگئے - اور بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ زندہ رہے اور حضرت علی کے ساتھ صفین مین شریک ہوے لیکن پہلا قول صحیح ہے اور زیادہ مشہور لیکن وہ حرز جو انکی طرف منسوب ہے اسکی سند ضعیف ہے - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے کنیتون کے باب مین انکا حال اس سے زیادہ بیان ہوگا -

(سیدنا) سماک (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد بن ثعلبہ بن خلاس بن زید بن مالک بن ثعلبہ بن کعب ابن خزرج بن حارث بن خزرج - انصاری خزرجی ہین بشیر بن سعد کے بھائی اور نعمان ابن بشیر کے (الدقفو) بدر مین اپنے بھائی بشیر کے ساتھ شریک ہوئے - اور احد مین بھی شریک ہوئے تھے - انہون نے اولاد نہین چھوڑی - انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے -

(سیدنا) سماک (رضی اللہ عنہ)

ابن مخرمہ بن حمیرہ بن ثعلبہ بن مالک صحابی ہین - انہین کی طرف کوفہ کی مسجد سماک منسوب ہے - یہ سماک سماک بن حرب کے ماموں تھے - اور انہین کے نام پر عمرو بن اسد ابن خزیمہ کے بیٹے مالک اسدی کا نام رکھا گیا - اور سماک بن عبید بیان کیا ہے کہ سماک بن مخرمہ اسدی - اور سماک بن عبید عبدی اور سماک بن خرشہ انصاری (یہ تینون ابو دجانہ نہین ہین) یہ لوگ سب سے پہلے سرزمین ہمدان کے مقام مسلح دستی اور ارض دیلم کے والی ہوئے اور یہ تینون شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اہل کوفہ کے وفد مین خمس لیکر آئے حضرت عمر نے ان لوگون کا نسب پوچھا ان لوگون نے حضرت عمر سے بیان کیا کہ (ہم لوگ) سماک اور سماک اور سماک ہین حضرت عمر نے فرمایا خدا تم مین برکت دے - اے اللہ ان لوگون سے اسلام کو بلند کر اور انکے ذریعہ سے اسکی مدد کر - حمزہ سہمی نے انکو جرجان کی تاریخ مین ان لوگون کے ذیل مین بیان کیا ہے کہ جو صحابہ سوید بن مقرن کے ساتھ جرجان مین آئے تھے - اور انکا کچھ حال نہین بیان کیا ہے سماک کوفہ مین رہتے تھے جب حضرت علی کوفہ مین آئے یہ وہانسے جزیرہ کیطرف چلے گئے بعض لوگ بیان کرتے ہین کہ مقام رقہ مین فوت ہو گئے - انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے -

(سیدنا) سمالی (رضی اللہ عنہ)

ابن ہزال - زید بن اسلم نے روایت کی ہے کہ سمالی بن ہزال نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے زنا کا اقرار کیا آپنے انکے رجم کرنیکا حکم دیا - انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور بیان کیا ہے کہ یہ قصہ ماعز ابن مالک اسلمی کی بابت مشہور ہے اور یہ ہزال کی قرابت مند تھے - اور شاید قریب سے یہ مقصود ہے کہ ہزال کی طرف منسوب تھے یا اسی کے مثل لیکن اسکو بدل دیا ہے -

(سیدنا) سمیح (رضی اللہ عنہ)

جنی بعض لوگ انکا نام سمیح بیان کرتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام عبداللہ رکھا تھا ابو موسیٰ نے بیان کیا ہے کہ ہمنے انکا تذکرہ امام المصنعت ابو الحسن دارقطنی کی اتباع مین لکھا ہے اور اسوجہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جن اور انس دونون کی طرف مبعوث تھے - انسے انکی ابی بی متوس نے سورہ یس کی فضیلت مین حدیث روایت کی ہے - انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے -

(سیدنا) سمرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جنادہ نام ہے جندب بن حجیر بن رباب بن حبیب بن سواتہ بن عامر بن صعصعہ سوائی ہین - اسکو ابو نعیم نے بیان کیا ہے - ابو عمر نے لکھا ہے

الکسمرہ بن عمرو بن جندب ہیں (یعنی بجائے جنادہ کے عمرو کا نام ذکر کیا ہے) اور باقی نسب برابر ہی مثل ہے اور ابن مندہ نے انکا نسب (اسطرح) بیان کیا ہے
کہ سمرہ بن جنادہ بن حجیر بن زیاد سوائی ہیں اور یہ بیشک یقیناً کاتبوں کی غلطی ہے کیونکہ وہ ابو جابر بن سمرہ سوائی ہیں اور ہمیں عبد اللہ بن احمد بن عبد القاہر نے اپنی سند سے ابو داؤد
طیالسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں شعبہ نے سماک ابن حرب سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا میں نے جابر بن سمرہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ
بیان فرماتے تھے کہ قیامت سے پہلے جھوٹے لوگ ہیں جابر بیان کرتے ہیں پھر اس بات کا مطلب سمجھا اور میرے والد نے پوچھا آپ کیا فرماتے ہیں انہوں نے جواب دیا کہ آپ فرماتے ہیں کہ ان
جھوٹوں سے ڈرتے رہو انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

(سیدنا) سمرہ رضی اللہ عنہ

ابن جندب بن ہلال بن حریج بن مرہ بن حزن بن عمرو ابن جابر بن خشین یعنی ذوالرایتین بن لای بن عاصم ابن شمخ بن فزارہ بن ذبیان بن بغیض بن ریث
ابن غطفان فزاری ہیں انکی کنیت ابو سعید تھی اور بعض لوگ ابو عبد الرحمن اور ابو عبد اللہ اور ابو سلیمان بیان کرتے ہیں بصرہ میں رہتے تھے انکو انکی والدہ انکے والد کے انتقال کے
مدینہ میں لیکر آئیں اور انسے مری بن شیبان بن ثعلبہ انصاری نے شادی کر لی اور یہ انہیں کے پاس رہے یہانتک کہ بڑے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال انصار کے نوجوانوں کو
(جہاد کیواسطے) اپنے سامنے پیش کیا کرتے تھے انکے سامنے ایک نوجوان لڑکا پیش ہوا آپنے اسکو بالغ سمجھ کر اجازت دیدی اسکے بعد سمرہ پیش ہوئے آپنے انکو واپس کر دیا سمرہ نے
عرض کیا کہ آپنے اسکو تو اجازت دیدی اور مجھکو واپس کر دیا اور اگر میں اس سے کشتی لڑوں تو اسکو پچھاڑ دوں آپنے فرمایا کہ تم اس سے لڑو سمرہ نے اسکو کشتی میں پچھاڑ دیا آپنے انکو لڑائی پر
جانیکی اجازت دیدی بعض لوگ کہتے ہیں آپنے انکو احد کے دن اجازت دیدی تھی واللہ اعلم واقدی لکھتے ہیں کہ یہ انصار کے حلیف تھے عبد اللہ بن بریدہ نے سمرہ بن جندب سے
روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں لڑکا تھا اور میں آپ سے حدیثیں یاد کرتا تھا اور مجھکو بیان کرنے سے کوئی چیز منع نہیں کرتی ہے مگر اسی وجہ سے
زیادہ عمر والے آدمی موجود ہیں اور میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے اس عورت پر نماز پڑھی ہے جو نفاس میں مر گئی تھی آپ نماز میں اسکے وسط پر کھڑے ہوئے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ بہت غزوات میں شریک ہوئے ہیں انہوں نے بصرہ میں سکونت اختیار کی تھی زیاد جب کوفہ جاتے تھے تو انکو بصرہ میں اپنا قائم مقام کر جاتے تھے اور جب کوفہ سے
بصرہ میں آتے تھے تو انکو کوفہ میں قائم مقام کر دیتے تھے اور دونوں مقاموں میں سے ہر ایک میں چھ چھ مہینے رہتے تھے یہ خارجیوں پر بہت ہی سخت تھے اور جب انہیں
سے کوئی لایا جاتا تھا اسکو قتل کر دیتے تھے اور کہتے تھے کہ آسمان کے نیچے جتنے لوگ قتل ہوئے ہیں سب میں بدترین یہی ہیں کیونکہ یہ لوگ مسلمانوں کو کافر بتاتے ہیں اور
خونریزی کرتے ہیں فرقہ حروریہ اور جو انکے ہم مذہب ہیں انہیں طعن کرتے ہیں اور انکی برابر برائی بیان کرتے ہیں اور ابن سیرین اور حسن اور بصرہ کے اہل فضل
انکی تعریف کرتے ہیں ابن سیرین نے بیان کیا ہے کہ سمرہ نے جو خطوط اپنے بیٹوں کی طرف بھیجے ہیں ان میں بہت کچھ علم ہے ان سے شعبی اور ابن ابی لیلی اور علی بن ربیعہ اور
عبد اللہ بن بریدہ اور حسن بصری اور ابن سیرین اور ابن شخیر اور ابو العلاء اور ابو الرجاء وغیرہم نے روایت کی ہے ہمیں ابو جعفر یعنی عبید اللہ بن احمد بن علی
وغیرہ نے اپنی سند سے ابو عیسی محمد بن عیسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن مثنی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبد الاعلی نے سعید سے انہوں نے قتادہ سے
انہوں نے حسن سے انہوں نے سمرہ سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے کہا کہ میں نے دو سکتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یاد کیے ہیں عمران بن حصین نے اسکا انکار کیا
اور کہا ہے کہ ہم نے ایک سکتہ یاد کیا ہے ہم نے مدینہ میں ابی بن کعب کو (یہ خلاف) لکھا ابی نے جواب دیا کہ سمرہ نے (ٹھیک) یاد کیا ہے سعید بیان کرتے
ہیں ہم نے قتادہ سے پوچھا یہ سکتے کیا ہیں انہوں نے جواب دیا جب نماز میں داخل ہوں اور جب قرات سے فارغ ہوں پھر اس کے بعد بیان کیا کہ

اور جب ولا العنا این پر عسین پیمرہ ۵۹ھ یا ۵۸ھ مین مقام بصرہ انتقال کیا چونکہ انکو سخت سردی لگ گئی تھی جسکے علاج کے واسطے گرم پانی سے بھری ہوئی دیگ پر بیٹھے تھے اسی مین گر گئے اور مر گئے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) سمرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حبیب بن عبد شمس۔ قریشی۔ اموی ہین عبدالرحمن بن سمرہ کے والد تھے۔ ابوبکر بن داسہ نے بیان کیا کہ یہ مسلمان ہو گئے تھے اور ان کو عثمان بن عفان سندہ والی مقرر کیا تھا۔ ان کو ابن دباغ اندلسی نے ابوعمر پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے۔ ابو عمر نے لکھا ہے کہ انکے بیٹے مسلمان ہوئے تھے اور وہ حضرت عثمان (رضی اللہ عنہ) کی خلافت مین سجستان کے والی ہوئے واللہ اعلم

(سیدنا) سمرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ۔ عدوانی ہین بعض لوگ انکو تمرہ۔ عدوی کہتے ہین۔ حرام بن عثمان نے محمد اور عبداللہ پسران جابر سے انہون نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ سمرہ بن ربیعہ عدوانی ابوالیسر کے پاس اپنا حق طلب کرنے آئے ابوالیسر نے اپنے گھر والون سے کہا کہ وہ یہان نہین ہین سمرہ بیٹھکر آرام کرنے لگے ابوالیسر یہ خیال کرکے کہ وہ چلے گیے ہونگے باہر نکلے اور سمرہ نے انکو دیکھ لیا سمرہ نے پوچھا کیا تمھارے گھر والون نے نہین کہا تھا کہ یہان نہین ہین ابوالیسر نے جواب دیا میرے ہی حکم سے ایسا ہوا تھا سمرہ نے پوچھا کیون انھون نے جواب دیا کہ تمھارا حق میرے پاس نہ تھا اگر مین تمکو ادا کر دیتا اچھا ابوالیسر نے کہا کیا تمنے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے نہین سنا ہے کہ جو شخص تنگدست کو مہلت دیگا یا اسکی تنگی کو دور کر دیگا خدا اسکو قیامت کے دن اپنے سایہ مین جگہ دیگا سمرہ نے جواب دیا مین کو ابھی دیتا ہون کہ مینے حکم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے ابو عمر کہتے ہین مین نہین جانتا کہ وہ عدی قریش ہین یا اور کوئی اسکے سوا اور انھون نے انکا واقعہ ابوالیسر کے ساتھ ذکر کیا ہے اور انکو عدوی بتایا ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے انکو عدوانی بیان کیا ہے۔

(سیدنا) سمرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن جندب بن حجیر جابر بن سمرہ سوائی کے والد ہین یہ سمرہ بن جنادہ ہین گذر چکا ہے انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سمرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو عنبری ہین قرط بن عبداللہ بن جناب عنبری کی اولاد سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی شہادت زبیب عنبری کے اسلام کے بارے مین جائز رکھی تھی اسکا قصہ اوپر گذر چکا ہے خالد بن ولید نے یمامہ سے واپسی کے وقت انکو وہان اپنا قائم مقام کیا تھا انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سمرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن فاتک اسدی ہین قبیلہ اسد بن خزیمہ سے ہین کہ بعض لوگ انکو سبرہ کہتے ہین اسکو ابن اسحاق نے بیان کیا ہے ہمین عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین یعمر بن بشر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ہشیم

نے داؤد بن عمرو سے انھون نے بشر بن عبداللہ سے انھون نے سمرہ بن فاتک سے روایت کی کے خبر دی انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سمرہ بہت اچھے آدمی ہین اگر وہ اپنے بال کم کرادیتے اور اپنا تہ بند اوپر چڑھا لیتے سمرہ نے ایسا ہی کیا اپنے بال کم کرادیئے اور اپنا تہ بند چڑھا لیا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) سمرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن معاویہ بن عمرو بن سلمہ یعنی مجزن ابی کرب بن ربیعہ کندی ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد مین آئے تھے اور اسلام قبول کیا انکو ابن شاہین نے ذکر کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابوموسے نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) سمرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن معیر بن لوذان بن ربیعہ بن عریج بن سعد بن جمح قریشی ہین جمحی ہین انکی کنیت ابو محذورہ تھی مؤذن تھے انکی کنیت نام پر غالب تھی اور یہ کنیت ہی سے مشہور تھے اور انشاء اللہ تعالے الکنیت کے باب مین انکا حال اس سے زیادہ بیان ہوگا انکے نام مین اختلاف ہے بعض لوگ انکو سمرہ اور بعض اوس اور بعض اس کے سوا اور کچھ بیان کرتے ہین ان سے ابن عبدالملک اور ابن محیریز اور ابن ابی ملیکہ اور عطا اور عبدالعزیز بن رفیع وغیرہم نے روایت کی ہے ہمین ابراہیم بن محمد بن مہران فقیہ وغیرہ نے اپنی سند سے محمد بن عیسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے بشر بن معاذ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابراہیم بن عبدالعزیز بن عبدالملک بن ابی محذورہ نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد اور دادا دونون نے ابی محذورہ سے روایت کرکے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکو بٹھایا اور انکو اذان حرفاً حرفاً بتائی ابراہیم کہتے ہین مثل ہمارے اذان کے بشر بیان کرتے ہین میننے ان سے کہا کہ پھر اذان کو دہرائیے انھون نے اذان کو ترجیع سے بیان کیا ابو محذورہ نے مکہ مین ۵۹ سنہ کو انتقال کیا انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سمعان (رضی اللہ عنہ)

ابن خالد کلابی ہین بنی قریظہ سے جب یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپنے انکو دعا دی اور انکی پیشانی پر ہاتھ پھیرا اور ان سے کہا اے سمعان تمکو کون چیز زیادہ پسند ہے کہ تمھاری روزی وبر (یعنی اونٹو کی روؤن) مین ہو یا مدر (یعنی دیہاتون) مین انھون نے جواب دیا کہ بلکہ بر مین اور آپ نے انکی گردن کی بائین طرف مٹی سے نشانی کردی اور آپ نے انکی بہن سے شادی کی تھی انکی مرویات انکی اولاد کے پاس ہین انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) سمعان (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن حجر صحابی ہین۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد مین آئے تھے اور آپ سے بیعت اسلام کی اور اپنا مال آپکے پاس صدقہ مین پیش کیا

آپنے انکو شامین اور درکا کے درمیان کا حصہ عنایت کیا انکی روایت کردہ حدیث کی روایت انکے بیٹے رخیا رنے کی ہو انکا تذکرہ ابن منده اور ابونعیم نے لکھا ہے

(سیدنا سمیحہ رضی اللہ عنہ)

یا سمیحہ - لنکے قصہ کو خالد بن نجیح نے بکا ابن شریح سے نقل کیا ہے کہ انھوں نے کہا ابولبابہ انصاری کے ہمسایہ مین سمیحہ نامی ایک شخص رہتے تھے سمیحہ کی کھجور ابولبابہ کے مکان پر جھکی ہوئی تھی الے آخرہ ۔ اور اسی قصہ مین ہے کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سمیحہ سے کہا خوشی دل سے تم اپنی کھجور ابولبابہ کو دیدو مین اسکے عوض مین جنت مین ایک کھجور کی ضمانت کرتا ہون - سمیحہ نے انکار کیا آپنے دس درختوں کی ضمانت لی انھون نے انکار کیا - پھر آپنے سو کی ضمانت کی انھون نے انکار کیا - پھر ابوالداحہ نے ہزار درخت سرح اس دین کے جو انکا سمیحہ پر تھا دیدیا اور انھون نے کھجور کو ابولبابہ کے سپرد کردیا انکا تذکرہ اشیری نے لکھا ہے -

(سیدنا سمیر رضی اللہ عنہ)

ابن حصین بن حارث بن ابی خزیمہ بن ثعلبہ بن طریف - خزرجی ہین - ساعدی ہین احد مین شریک تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عامل تھے اور انکو حضرت عمر سے قرابت بھی تھی انھین کی خلافت مین انکا انتقال ہوگیا انکو عدوی اور ابن ماکولانی ذکر کیا ہے -

(سیدنا سمیر رضی اللہ عنہ)

ابن زہیر - انکا ذکر انکے بھائی مسلمہ بن زہیر مین ہوچکا ہے انکا تذکرہ ابن منده اور ابونعیم نے لکھا ہے -

(سیدنا سمیر رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابوسلیمان تھی - انھون نے کہا ہے کہ ہم رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین سماعت حدیث کرتے تھے اسکی روایت جریر بن عثمان نے سلیمان سمیر سے انھون نے اپنے والد سے کی ہے انکا تذکرہ ابن منده اور ابونعیم نے لکھا ہے

(سیدنا سمیط رضی اللہ عنہ)

بجلی - ایک مجہول شخص ہین انکی روایت کردہ حدیث کو زید بن حباب نے موسی بن عبیدہ ربذی سے انھون نے محمد بن ابی منصور سے انھون نے سمیط بجلی سے نقل کیا ہے کہ انھون نے کہا مینے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جو شخص ایکدن خدا کی راہ مین رابطہ کرتا ہے وہ ایک مہینہ کے روزے اور نماز کے برابر ہے انکا تذکرہ ابن منده اور ابونعیم نے لکھا ہے

(سیدنا سمیفع رضی اللہ عنہ)

ابن ناکور بن عمرو بن یعفر بن یزید - یہ ذوالکلاع حمیری ہین - انکا ذکر ذوالکلاع مین ہوچکا ہے -

باب السین والنون

(سیدنا سنان رضی اللہ عنہ)

ابن تیم جہنی ہین - بنوعوف بن خزرج سے ہین اور بعض لوگ انکا نام سنان بن وبرہ بیان کرتے ہین یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ مریسیع یعنی غزوہ بنی مصطلق مین شریک ہوے ہین ان لوگون کی علامت اسدن یا منصور امت امت تھی بعض لوگ بیان کرتے ہین کہ انھون نے عبداللہ بن ابی کو یہ کہتے سنا تھا کہ اگر ہم مدینہ کو لوٹ کر جائین گے تو وہان کا عزت دار ذلیل کو نکال دیگا اور بعض کہتے ہین کہ اسکو زید بن ارقم نے سنا تھا اور یہی صحیح ہے یہ سنان وہی ہین جنھون نے اسدن جہجاہ غفاری سے جھگڑا کیا تھا جہجاہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کو لے چلتے تھے اور انکے نوکر تھے دونون مین لڑائی ہوگئی جہنی نے انصار کو مدد کیواسطے پکارا اور جہجاہ نے مہاجرین کو آواز دی عبداللہ بن ابی اس پر غصہ ہوا اور اس بات کو کہا انکا تذکرہ اسجگہ تنہا ابو عمر نے کیا ہے -

(سیدنا) سنان رضی اللہ عنہ

ابن ثعلبہ بن عامر بن مجدعہ بن جشم بن حارثہ - انصاری ہین - احد مین شریک ہوے ہین انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے -

(سیدنا) سنان رضی اللہ عنہ

ابن روح - انکا ذکر ان صحابہ مین ہے جو حمص مین مقیم ہوئے ابن ماکولا نے بیان کیا ہے کہ انکو یعنی سنان کو دارقطنی نے ذکر کیا ہے ابن ماکولا کہتے ہین کہ میرا گمان ہے کہ وہ سیار بن روح ہین اور سہتے انکو سیار کے نام مین ذکر کیا ہے انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے

(سیدنا) سنان رضی اللہ عنہ

ابن سلمہ بن محبق - ہذلی ہین انکی کنیت ابو عبدالرحمن ہے اور بعض لوگ ابو جبیر اور ابو بشر بھی بیان کرتے ہین ان سے مروی ہے کہ انھون نے کہا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سی جہاد کے زمانہ مین پیدا ہوا تھا اسلئے آپنے میرا نام سنان رکھا اور بعض لوگ بیان کرتے ہین جب یہ پیدا ہوے تو انکے والد سلمہ نے کہا کہ سنان (یعنی نیزہ) جس سے مین خدا کے راستہ مین جہاد کرون وہ مجھکو اس لڑکے سے زیادہ پیارا ہے اسلئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام سنان رکھدیا اور ابو احمد عسکری نے بیان کیا کہ یہ فتح مکہ کے دن پیدا ہوے تھے اسلیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام سنان رکھا یہ جوانمرد اور بہادر تھے ابو یقظان نے بیان کیا ہے کہ جب عبداللہ ابن سوار قتل ہوے تو حضرت معاویہ نے زیاد کو لکھا کہ ایسے آدمی کو تلاش کرو جو سرحد ہند کے لائق ہو اور اسکو بھیجو - زیاد نے سنان بن سلمہ کو عامل مقرر کیا خلیفہ بن خیاط نے بیان کیا ہے کہ زیاد نے سنان بن سلمہ کو ہند پر جہاد کرنے کیلئے مقرر کیا تھا - یہ واقعہ ۵۰ھ مین ہوا تھا انسے سلمہ ابن جنادہ اور معاذ بن سعوۃ اور خلیب یعنی ابو عبدالصمد نے روایت کی ہے اور انھین کی روایت ہے کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا یا رسول اللہ مینے اپنی ماں کو صدقہ دیا تھا اور وہ مرگئی ہے اب مین کیا کرون آپنے جواب دیا کہ خدا نے تمکو تمہارا مال واپس کردیا اور تمہارے صدقہ کو قبول کرلیا حجاج کے آخری زمانہ مین سنان بن سلمہ کی وفات ہوئی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) سنان رضی اللہ عنہ

ابن ابی سنان بن محصن اسدی ہین اسد بن خزیمہ سے یہ عکاشہ بن خزیمہ بن محصن کے بھتیجے ہین بدر مین شریک ہوے تھے ابن اسحاق نے ان لوگون کے

بیان میں جو قبیلہ بنی اسد بن خزیمہ یعنی بنی عبد شمس کے حلیف ہے بدر میں شریک ہوئے تھے بیان کیا ہے کہ ابو سنان عکاشہ کے بھائی اور انکے بیٹے سنان بن ابی سنان بھی تھے اور یہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمام مشاہد میں شریک ہوئے تھے انھوں نے بیعت الرضوان میں درخت کے نیچے سب سے پہلے بیعت کی تھی یہ واقدی کا بیان ہے اور واقدی کے سوا اور لوگ کہتے ہیں کہ بلکہ انکے والد سنان نے سب سے پہلے بیعت کی تھی اور یہی مشہور ہے سنان ۳۲ھ میں فوت ہوئے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سنان (رضی اللہ عنہ)

ابن سنہ اسلمی ہیں حجازی ہیں انسے حرملہ بن عمرو اور حکیم بن ابی حرہ اور یحیی بن ہند اور معاذ بن سعوہ نے روایت کی ہے بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ یہ حرملہ بن عمرو اسلمی یعنی عبدالرحمن بن حرملہ کے والد کے چچا ہیں ہمیں ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ہارون بن معروف نے خبر دی عبداللہ کہتے تھے اور میں نے اسکو ہارون سے سنا ہے وہ کہتے تھے ہمیں عبدالعزیز بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو محمد بن عبداللہ بن ابی حرہ نے اپنے چچا حکیم بن ابی حرہ سے انھوں نے سنان بن سنہ سے روایت کر کے خبر دی انھوں نے کہا کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھا کر شکر کرنیوالا مثل روزہ دار صابر کے ہے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سنان (رضی اللہ عنہ)

ابن شفعلہ اوسی ہیں عباد بن اسد یامی نے سنان بن شفعلہ اوسی روایت کی ہے وہ کہتے تھے ہم سے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ اللہ عزوجل نے جب فاطمہ رضی اللہ عنہا کا عقد حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ساتھ کیا تو رضوان (دارو غہ بہشت) کو حکم دیا کہ درخت طوبی کو حکم دیدو کہ محبان اہل بیت کے عدد کے موافق پتوں کا حامل ہو جائے) درخت طوبی نے اس حکم کی تعمیل کی اور جب قیامت کا دن ہوگا اللہ تعالی فرشتوں کو ان پتوں کے ساتھ اتاریگا اور محبان اہل بیت میں سے ہر ایک کو ایک پتہ دیگا جسمیں آگ سے بری ہونا لکھا ہوگا انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے اور بیان کیا ہے کہ یہ حدیث منکر ہے اور انھوں نے ان کو ابن شفعلہ فا کے ساتھ بیان کیا ہے اور ابن ماکولا کی جو کتاب ہمارے پاس ہے اسمیں شمعلہ میم کے ساتھ ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا) سنان (رضی اللہ عنہ)

ابن صیفی بن صخر بن خنساء بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب ابن سلمہ۔ انصاری ہیں خزرجی ہیں سلمی ہیں عقبہ میں شریک ہوئے تھے اور یہ ان ستر آدمیوں میں سے ہیں جنھوں نے عقبہ میں بیعت کی تھی اور یہ بدر اور احد میں بھی شریک ہوئے تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سنان (رضی اللہ عنہ)

ضمری ہیں انکو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ مرتدین کے قتال کو بھیجتے تھے اسوقت مدینہ میں اپنا قائم مقام کیا تھا انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے

(سیدنا) **سنان** (رضی اللہ عنہ)

ابن ظہیر اسدی ہیں صحابی ہیں انھون نے کہا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک اونٹنی ہدیہ میں بھیجی آپنے فرمایا کہ دودھ کی طرف بلانیوالی کو رہنے دو آنکی روایت حزینی نے عصمہ بن جودان سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے سنان سے کی ہے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **سنان** (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ جہنی ہیں صحابی ہیں ابو التیاح ضیفی نے موسیٰ بن سلمہ ہذلی سے انھون نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا جہینہ سنان بن عبداللہ کی بی بی نے کہا کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرین کہ انکی والدہ بغیر حج کیے مرگئین کیا اب انکی طرف سے حج بدل ہو سکتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اگر تمھاری مان پر قرض ہوتا اور تم اسکو ادا کر دیتین تو کیا انکی طرف سے کافی نہوتا اسکی روایت محمد بن کریب نے کریب سے انھون نے ابن عباس سے انھون نے سنان بن عبداللہ جہنی سے کی ہے۔ اور اسکو ابو خالد احمر نے محمد بن کریب سے انھون نے کریب سے روایت کیا ہے اور انھون نے اسمین وہم سے کر دیا کہ سفیان ابن عبداللہ (یعنی کریب سے اوپر کے راوی کی جگہ پر سفیان ابن عبداللہ کو بیان کر دیا ہے) انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **سنان** (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ بن قشیر بن خزیمہ سلمہ بن اکوع اسلمی کے والد ہیں۔ طبری نے بیان کیا ہے کہ سنان ابن عبداللہ بن قشیر بن خزیمہ بن مالک بن سلامان ابن اسلم بن اقصی۔ اسلمی ہیں قدیم الاسلام ہیں یہ اور ان کے بیٹے سلمہ دونون صحابی ہیں۔ انکا تذکرہ اشیری نے ابن عبدالبر پر استدراک کر کے لکھا ہے

(سیدنا) **سنان** (رضی اللہ عنہ)

ابن عرفہ عطیہ بن قیس نے بشر بن عبیداللہ سے انھون نے سنان (صحابی) سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آدمی کی بابت جو عورتون کی ہمراہی میں مر جائے اور اس عورت کے بارے میں جو آدمیون کی ہمراہی میں مر جائے اور کسی کا کوئی محرم نہو فرمایا ہے کہ زمین میں دفن کر دین اور غسل نہ دین۔ اسیطرح اسکی روایت کی گئی ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور مجھے نہیں معلوم کہ عرفہ عین مہملہ کے ساتھ ہے یا معجمہ کے ساتھ واللہ اعلم

(سیدنا) **سنان** (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن طلق قبیلہ قضاعہ کے خاندان بنی سلامان بن سعد بن ہذیم سے ہیں۔ انکی کنیت ابو المقنع ہے۔ یہ سابقین اسلام میں سے ہیں۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ احد وغیرہ مشاہد میں شریک ہوئے تھے انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **سنان** (رضی اللہ عنہ)

ابن مقرن۔ نعمان بن مقرن کے بھائی ہیں۔ انکا ذکر مغازی میں آتا ہے یہ صحابی ہیں۔ انکا تذکرہ تینون نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) **سنان** (رضی اللہ عنہ)

ابن وبرہ جہنی ہیں۔ انکا نام بعض لوگ وبرہ بھی بتاتے ہیں۔ ہمین ابو محمد قاسم بن علی بن حسن دمشقی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے

ہمین ابوالقاسم حسین ابن حسن اسدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین علی بن محمد سلمی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد اور احمد پسران محمد بن ابی نصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوسلیمان ربعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ہمارے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو محمد صاغانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو عبداللہ یعنی یحیی بن محمد بن سکن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن جعفر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن حسن لعطار رجہ بن حارث ابن رافع صحابی سے انھون نے اپنے والد سے روایت کر کے خبر دی انھون نے کہا میں نے سنان بن وبرہ جہنی سے سنا وہ کہتے تھے ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ مریسیع یعنی بنی مصطلق مین تھے۔ ان لوگون کی علامت یا منصور امت امت تھی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے اسی تذکرہ مین لکھا ہے اور ابو عمر نے سنان ابن تیم مین لکھا ہے اور ہم انکو ذکر کر چکے ہین۔

(سیدنا سنان رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو ہند ہے حجام ہین اور بعض لوگون نے انکا نام سالم بتایا ہے۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پچھنے لگائے تھے۔ ہم انکو سالم کے نام مین ذکر کر چکے ہین اور کنیت کے باب مین انشاء اللہ ذکر کرینگے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا سنان رضی اللہ عنہ)

انکا نسب نہین بیان کیا گیا ہے۔ یونس بن ابی اسحاق نے اپنے والد سے انھون نے سنان سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ پاک ہو اور بچتے رہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا سنبر رضی اللہ عنہ)

ابراشی ہین۔ مالک بن عمرو بلوی نے روایت کی ہے کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کو روک لیا عمرو بن حسان آپکے پاس آئے۔ اور ان کے ساتھ قبیلہ ابراش کے ایک شخص سنبر نامی تھے جو ان کے حلیف تھے۔ انھون نے آپ سے بیعت اسلام کی اور آپ سے عرض کیا کہ مین اپنی قوم کے پاس جا کر ان سے بیعت لیتا ہون پھر یہ آپ کے پاس لوٹ کر آئے اور بیان کیا کہ یا رسول اللہ مینے اپنے پیچھے کسی شخص کو نہین چھوڑا جس سے بیعت لے لی اور وہ آپ پر ایمان نہ آیا ہو سوا قبیلہ کے خاندان بنی جون کی ایک ضعیفہ یعنی میری والدہ کے۔ آپ نے فرمایا کہ تم ان کے ساتھ نرمی کرو۔ عمرو بن حسان نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے حلیف کو جاگیر عنایت کر دیجئے کیونکہ یہ غریب آدمی ہین۔ آپ نے دریافت کیا کہ کیا دون۔ عمرو بن حسان نے جواب دیا کہ دونون جنگل کبر اور ذات انداک عنایت کر دیجئے آپ نے ایسا ہی کیا اور کھجور کی شاخ پر فرمان لکھدیا۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا سندر (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو الاسود ہے - ابن لہیعہ نے یزید سے انھون نے ابو الخیر سے انھون نے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ قبیلہ اسلم خدا اسکو سلامت رکھے اور قبیلہ غفار خدا اسکو بخش دے اور قبیلہ تجیب انھون نے خدا کو قبول کیا میں نے پوچھا او ابو الاسود کیا تم نے آپ سے
تجیب کو ذکر کرتے ہوئے سنا ہی ابو الاسود نے جواب دیا ہان - مینے پوچھا کیا لوگون نے اسکو نقل کرکے بیان کیا ہی انھون نے جواب دیا ہان انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی

(سیدنا سندر (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو عبد اللہ ہے زنباع کے غلام جذامی ہین صحابی ہین انکی روایت کردہ حدیث کو ربیعہ بن لقیط نے عبد اللہ بن سندر سے انھون نے اپنے والد سے
نقل کیا ہی - عمرو بن شعیب اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا زنباع جذامی کا ایک غلام سندر نامی تھا
زنباع نے انکو اپنی لونڈی کا بوسہ لیتے ہوئے پایا انھون نے انکو خصی کر ڈالا اور انکی ناک کاٹ لی سندر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور
آپ سے خبر بیان کی - آپ نے زنباع کو کہلا بھیجا کہ جسکے ساتھ مثلہ کیا جائے یا جو آگ سے عذاب دیا جائے وہ آزاد ہو اور وہ خدا و رسول کا غلام ہو اور پھر سندر
کو آزاد کر دیا سندر نے آپ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ میرے بارے مین وصیت فرما دیجیے آپ نے فرمایا مین تمھارے بارے مین ہر مسلمان کو وصیت کرتا ہون
جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی تو سندر ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا میری بابت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت کو یاد کیجیے
پس انھون نے سندر کی کفالت کر لی یہانتک کہ جب ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوگیا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس آئے حضرت عمر نے
ان سے کہا کہ اگر تم میرے پاس رہوگے تو مین تمکو خرچ دونگا ورنہ جس جگہ پسند ہو مین تمھارے واسطے وہان لکھ دون - انھون نے مصر مین رہنا اختیار کیا حضرت
عمر رضی اللہ عنہ نے عمرو بن العاص کو لکھا کہ ان کے بارے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت کا خیال رکھنا جب یہ عمرو کے پاس پہونچے تو انھون نے انکو بہت
وسیع زمین کا ایک ٹکڑا دیا اور گھر دیا جب سندر کا انتقال ہوا تو انکا گھر اور زمین خدا کے مال مین لے لیا گیا انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی مین کہتا ہون کہ ابو موسی نے سندر یعنی ابو الاسود کا جن
تذکرہ ہی پیشتر ذکر کیا ہی اور ابن مندہ نے اس تذکرہ کو لکھا ہی ایسا معلوم ہوتا ہی کہ انھون نے انکو دو شخص قرار دیے ہین لیکن میرا غالب گمان یہ ہی کہ وہ دونون تذکرے ایک ہی شخص
کے ہین اسکی دلیل یہ ہی کہ دونون شخص اہل مصر سے ہین اور مینے بعض علما کو دیکھا ہی کہ انھون نے اس حدیث کو جسمین قبیلہ اسلم کی سلامتی کا ذکر ہی ابو الاسود سندر جذامی
کے تذکرہ مین ذکر کیا ہے اور اسمین شک نہین کہ ان بعض نے انکو ایک ہی شخص خیال کیا ہی و اللہ اعلم -

(سیدنا سنین (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو جمیلہ ہی ضمری ہین اور بعض لوگ انکو سلمی بتاتے ہین - ہمین ابو عبد اللہ یعنی محمد بن سرایا بن علی فقیہ وغیرہ نے اپنی سندون سے محمد بن اسمعیل
بخاری تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابراہیم بن موسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ہشام نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین معمر نے ہشام سے انھون نے زہری سے انھون نے ابو جمیلہ
سے روایت کرکے خبر دی انھون نے کہا کہ مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا تھا اور آپکے ہمراہ فتح مکہ مین شریک ہوا تھا اور مینے ایک پڑی ہوئی چیز اٹھائی تھی پھر حضرت عمر کے
پاس آکر اس کے بارے مین سوال کیا حضرت عمر نے اسکو اچھا بتایا اور بیت المال سے انکو خرچ دیا اور انکی ولا اپنے واسطے کر لی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے -

(سیدنا) سنین (رضی اللہ عنہ)

ابن واقد۔ انصاری ہیں ظفری ہیں۔ صحابی ہیں۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے بیان کیا ہے کہ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے انکو ذکر کیا اور بیان کیا ہے کہ یہ صحابی ہیں اور انکی سند مسند نہیں ہے۔

باب السین والہاء۔

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

انصاری ہیں۔ سعد بن عبادہ ساعدی کے بھتیجے ہیں عبد الرحمن بن ابی الزناد نے اپنے والد سے انھوں نے ابو سلمہ سے انھوں نے ابو اسید ساعدی سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا میں نے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے سنا ہے کہ انصار کے گھروں میں بہتر بنی نجار کے گھر ہیں پھر بنی عبد الاشہل کے گھر ہیں پھر بنی حارث بن خزرج کے گھر ہیں پھر بنی ساعدہ کے گھر ہیں اور انصار کے ہر ایک گھر میں خیر ہے۔ یہ خبر سعد بن عبادہ کو ہوئی وہ غمگین ہوئے اور کہا ہمکو پیچھے کر دیا اور ہم چار دنین سے سب آخیر میں ہوئے۔ ہمارے گدھے کو کسو میں رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاتا ہوں ان کے بھتیجے سہل نے کہا کیا تم جاکر رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کو لوٹا لوگے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ انکو تنہا ابن شاہین نے بیان کیا ہے۔

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو ایاس ہے۔ انصاری ہیں۔ ان سے انکے بیٹے نے روایت کی ہے بخاری نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ محمد بن ابراہیم بن ابی حمید نے ابو حازم سے روایت کی ہے کہ وہ ایاس بن سہل انصاری عدی کے پہلو میں بیٹھے تھے کہ انھوں نے کہا کیا میں تم سے اپنے والد کی روایت سے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو نہ بیان کروں کہ آپنے فرمایا ہے کہ صبح کی نماز پڑھنے کے بعد طلوع آفتاب تک مسجد میں بیٹھکر خدا کی یاد کرنے کو میں نماز پڑھنے کے بعد طلوع آفتاب تک خدا کی راہ میں گھوڑے پر سوار ہو کر جہاد کرنے سے بہتر جانتا ہوں اسکی روایت ابن حمید نے عباس بن سہل بن سعد سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مثل کی ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

ابن بیضا۔ یہ انکی والدہ کا نام ہے اور ان کے والد کا نام وہب ابن ربیعہ بن عمرو بن عامر بن ربیعہ بن ہلال بن مالک ابن ضبہ بن حارث بن فہر بن نضر بن کنانہ۔ قریشی ہیں۔ فہری ہیں۔ انکی والدہ کا نام بیضا یعنی دعد بنت جحدم بن امیہ بن ضبہ بن حارث بن فہر تھا۔ یہ بیضا کے بیٹوں یعنی سہیل اور صفوان کے بھائی تھے یہ لوگ اپنی والدہ کے نام سے مشہور تھے۔ اسکو ابو عمر نے بیان کیا ہے۔ اور ابو نعیم نے بھی اسی کے مثل انکا نسب بیان کیا ہے۔ لیکن انھوں نے انکی والدہ کے نسب میں ضبہ کو نہیں ذکر کیا ہے بلکہ امیہ بن حارث بن بیان کیا ہے۔ یہ سہل ان ان لوگوں میں ہیں جنھوں نے مکہ میں اپنا اسلام ظاہر کیا تھا۔ اور یہ وہی شخص ہیں جو ان لوگوں کے پاس گئے تھے جنھوں نے اس عہدنامہ کے توڑنے کا ارادہ کیا تھا جسکو مکہ کے مشرکوں نے بنی ہاشم کے خلاف لکھا تھا یہاں تک کہ ان لوگوں نے اس عہد کو توڑ ڈالا۔ یہ لوگ

ہشام بن عمرو ابن ربیعہ اور مطعم بن عدی بن نوفل اور ربیعہ بن اسود ابن مطلب بن اسد - اور ابو البختری بن ہشام بن حارث بن اسد اور زہیر بن ابی امیہ بن مغیرہ مخزومی ہیں - سہل اور ان کے بھائی سہیل دونوں مدینہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں وفات پاگئے اور آپنے ان دونوں پر مسجد نبوی میں نماز پڑھائی اور بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ سہل رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد زندہ رہے اور دونوں نے اولاد نہیں چھوڑی - اسکو ابن اسحاق نے بیان کیا ہے ابن مندہ نے اپنی سند سے ابن اسحاق سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا مسجد کی زمین دو یتیم لڑکوں یعنی سہل اور سہیل کی تھی جو اسعد بن زرارہ کی پرورش میں تھے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ ابو عمر نے بیضاء کا نسب صحیح بیان کیا ہے کہ وہ دعد بنت جحدم ابن امیہ بن ضبہ بن حارث بن فہر - لیکن دوسروں نے انکی موافقت نہیں کی ہے بلکہ وہ عائش بن ظرب بن حارث کی اولاد سے ہیں اور انکا نسب ابو احمد عسکری نے یوں بیان کیا ہے کہ وعد بیٹی ہیں جحدم بن عمرو بن عائش بن ظرب بن حارث بن فہر کی - اور سہل کے والد ضبہ بن حارث کی اولاد سے ہیں - انکو موسیٰ بن عقبہ اور ابن کلبی اور ابن حبیب وغیرہم نے بیان کیا ہے اور ہمیں شک نہیں کہ ابو عمر پر نسب مشتبہ ہو گیا ہے انھوں اسکو یہاں صحیح بیان کیا ہے جس طرح کہ ہم نے ذکر کیا ہے - اور ان کے بھائی سہیل بن بیضاء کے تذکرہ میں اسکے برعکس بیان کیا ہے - اور بیضاء کو امیہ بن ضبہ کی اولاد سے بیان کیا ہے اور سہیل کو ظرب کی اولاد سے اور اگر وہ اسکے برعکس کرتے تو ٹھیک ہوتا اور اسی سے معلوم ہوتا ہے کہ نسب ان پر مشتبہ ہو گیا اور انھوں نے اسکی تحقیق نہیں کی لیکن ابن مندہ نے مسجد نبوی کا ذکر اسی تذکرہ میں کیا ہے کہ اسکی زمین دو یتیم لڑکوں یعنی سہل اور سہیل کی تھی اور انھوں نے خیال کر لیا کہ یہی دونوں (یعنی جو مسجد نبوی کی زمین کے مالک تھے) بیضاء کے بیٹے ہیں حالانکہ یہ دونوں انصار سے تھے اور ہم انکا ذکر انشاء اللہ تعالیٰ ان کے مقام پر کرینگے لیکن بیضاء کے بیٹے بنی فہر سے ہیں جیسا کہ ہمنے انکو ذکر کیا ہے اور ابن مندہ کو یہ غلطی اسوجہ سے ہوئی انھوں نے انکو کسی قبیلہ یا جد کی طرف منسوب نہیں کیا اور اگر منسوب کرتے تو امر صواب کو معلوم کر لیتے ۔۔

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

ابن حارثہ انصاری ہیں انکا نسب انکے والد حارثہ ابن سہل کے تذکرہ میں گذر چکا ہے انکی روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ آدمیوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ ہم لوگوں نے ایک گھر میں رہنا اختیار کیا درانحالیکہ ہم کثیر التعداد تھے پھر تھوڑے رہ گئے اور فنا ہو گئے آپنے فرمایا اسکو چھوڑ دو وہ برا مکان ہے بعض لوگ کہتے ہیں کہ انکا نام سلمہ ہے اور انکا ذکر اوپر ہو چکا ہے ابن مندہ بیان کرتے ہیں کہ انکا صحابی ہونا صحیح نہیں ہے انکا شمار تابعین میں ہے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ ابو علی غسانی نے بیان کیا ہے کہ عبد بنی حارثہ بن سہل بن حارثہ بن قیس ابن عامر بن مالک بن لوذان کو ذکر کیا ہے کہ اہل مغازی - ابن قداح کا اتفاق ہے کہ یہ احد میں شریک ہوئے تھے اور ابن قداح نے بیان کیا ہے کہ خود حارثہ کے بیٹے سہل بھی احد میں شریک ہوئے تھے اور امیر ابو نصر نے حارثہ کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ حارثہ بن سہل بن عامر بن لوذان اور انکے بیٹے سہل دونوں احد اور اسکے بعد کے مشاہد میں شریک ہوئے اور سہل کی اولاد مدینہ اور بغداد میں ہے اور ابن مندہ کا بیان کہ ابن ابی العصر کا انکو صحابی میں ذکر کرنا صحیح نہیں ہے اور انکا شمار تابعین میں ہے باوجود شرکت احد کے اتفاق کی نہایت ہی عجیب بات ہے واللہ اعلم ۔

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن عمرو بن عبید بن رزاح احد میں شریک ہوئے تھے انکی اولاد نہیں ہے۔ انکا تذکرہ ابن دباغ نے عدوی سے روایت کرکے لکھا ہے۔

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی حثمہ۔ ان کے والد کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ انکا نام عبد اللہ اور بعض عبید اللہ بیان کرتے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ انکا نام عامر بن ساعدہ بن عامر بن عدی بن مجدعہ بن حارث بن عمرو یعنی نبیت ابن مالک بن اوس انصاری ہیں اوسی ہیں ہجرت کے تیسرے سال پیدا ہوئے۔ واقدی بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت یہ آٹھ برس کے تھے لیکن انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیثیں یاد رکھی ہیں اور ابی حاتم رازی نے بیان کیا ہے کہ انھوں نے انکی اولاد میں سے ایک شخص سے سنا وہ کہتے تھے کہ یہ ان لوگوں میں سے ہیں جنھوں نے شجرہ کے نیچے بیعت کی تھی اور یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو احد کے سفر میں راستہ بتاتے تھے اور اسکے بعد کے مشاہد میں شریک ہوئے لیکن واقدی کا بیان صحیح ہے انکی والدہ ام الربیع بنت سالم بن عدی بن مجدعہ تھیں حضرت معاویہ کے شروع زمانہ میں وفات پائی ان سے نافع بن جبیر اور عبد الرحمن بن مسعود اور بشیر بن یسار اور صالح بن خوات بن جبیر نے روایت حدیث کی ہے اور صلاۃ خوف کے متعلق انکی روایت صحیح اور مشہور ہے ہمیں اسماعیل بن علی بن عبید اللہ وغیرہ نے اپنی سند ان سے محمد بن عیسی سلمی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں یحیی قطان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یحیی بن سعید انصاری نے قاسم بن محمد سے انھوں نے صالح ابن خوات بن جبیر سے انھوں نے سہل بن ابی حثمہ سے روایت کرکے خبر دی کہ انھوں نے صلوۃ خوف کے بارے میں بیان کیا ہے کہ امام قبلہ کے رخ پہ کھڑا ہو اور کچھ آدمی اسکے ساتھ کھڑے ہوں اور کچھ آدمی دشمن کی طرف کھڑے ہوں اور انکے چہرے دشمنوں کی طرف ہوں اور امام ان کے ساتھ رکوع کرے الی آخرہ۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

ابن حنظلیہ۔ انصاری ہیں انکا نسب اسطرح ہے کہ سہل بن ربیع بن عمرو بن عدی بن زید۔ انصاری ہیں اوسی ہیں قبیلہ بنی حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو ابن مالک بن اوس سے حنظلیہ انکی والدہ تھیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان کی دادی کی والدہ تھیں یہ ان لوگوں میں سے ہیں جنھوں نے شجرہ کے نیچے بیعت کی تھی۔ یہ بزرگ شخص تھے لوگوں سے علیحدہ رہتے تھے۔ عزلت گزین اور خدا کے یاد کرنے والے تھے۔ جب تک کہ مسجد میں رہتے تھے برابر نماز پڑھا کرتے تھے اور جب لوٹتے تھے برابر تسبیح اور تہلیل میں مشغول رہتے یہاں تک کہ اپنے گھر پہونچ جاتے۔ انھوں نے دمشق میں سکونت اختیار کی تھی اور وہیں حضرت معاویہ کی اوائل خلافت میں انتقال کیا انکی اولاد نہیں رہی یہ کہتے تھے کہ اگر میرے ایک نا تمام لڑکا اسلام کی حالت میں ہوتا وہ مجھکو تمام دنیا سے زیادہ محبوب ہوتا انسے بشر تغلبی نے روایت کی ہے انھوں نے کہا کہ میرے والد ابو الدرداء کے پاس بیٹھتے تھے کہ ان کے پاس سے سہل بن حنظلیہ گذرے (ہم لوگ ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے) انھوں نے انکو سلام کیا اور ابو الدرداء نے پوچھا کہ کوئی ایسی بات بیان کرو جو ہمکو فائدہ دے اور تمکو نقصان نہ پہونچا دے انھوں نے بیان کیا کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدا کی راہ میں گھوڑے پر خرچ کرنے والا مثل اس شخص کے ہے کہ جو اپنے ہاتھوں کو صدقہ دینے کو پھیلاوے اور اسکو نہ بند کرے ہمیں ابو محمد بن ابی القاسم نے اجازۃ خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہمیں ابن سمرقندی نے کتابۃ خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الحسین بن نقور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبد اللہ بن محمد نے

اپنے والد سے انھون نے عبادہ بن محمد بن عبادہ بن صامت سے انھون نے حضرت معاویہ کے ایک پاسبان سے روایت کرکے خبر دی انھون نے کہا حضرت معاویہ کے سامنے گھوڑے پیش ہوے انھون نے ابن حنظلیہ انصاری سے پوچھا تمنے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کو گھوڑون کی بابت کیا فرماتے سُنا ہی۔ انھون نے جواب دیا کہ مینے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا ہی کہ گھوڑونکی پیشانی مین قیامت تک بھلائی معلق ہی اور اسکا مالک اسپر مشقت ڈالتا ہی اور اسپر خرچ کرنے والا مثل اس شخص کے ہے جو صدقہ دینے کے واسطے اپنے ہاتھ کو پھیلا دے اور پھر اسکو نہ سمیٹے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

ابن حنظلیہ عبشمی ہین ان سے ابو عالیہ نے روایت کی ہے بخاری نے بیان کیا ہی کہ یہ پہلی شخص کے علاوہ ہین اور بعض لوگ انکا نام سہیل بیان کرتے ہین معتمر بن سلیمان نے اپنے والد سے انھون نے قتادہ سے انھون نے ابو العالیہ سے انھون نے سہل بن حنظلیہ سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی گروہ ذکر الٰہی کے واسطے نہین اکھٹا ہوتی مگر انکو خطاب ہوتا ہے کہ اٹھو تم بخش دیے گئے تمھاری بُرائیان نیکیون سے بدل دی گئین۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

ابن حنیف بن واہب بن عکیم بن ثعلبہ بن مجدعہ بن حارثہ بن عمرو بن خناس ہین اور بعض لوگ انکو ابن خنسا کہتے ہین اور بعض حنش کہتے ہین کہ بن عوف ابن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس۔ اسکو ابو عمر اور ابونعیم نے بیان کیا ہی اور کلبی نے بھی اسیطرح بیان کیا ہی مگر انھون نے حارث کے نام کو مجدعہ کے نام پر مقدم کردیا ہے اور کہا ہی کہ ثعلبہ حارث بن مجدعہ کے بیٹے ہین۔ یہ انصاری ہین اوسی ہین۔ انکی کنیت ابو سعد ہی اور بعض لوگ ابو سعید بیان کرتے ہین۔ اور بعض ابو عبد اللہ اور ابو ولید اور ابو ثابت کہتے ہین۔ بدر اور تمام مشاہد مین رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے اور احد مین جب لوگ بھاگ گئے تھے تو یہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ثابت قدم رہے اور انھون اسدن رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مرنے پر بیعت کی تھی اور رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے تیراندازی کرتے تھے۔ ہمین عمر بن محمد بن معمر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم ہبۃ اللہ محمد حریری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو اسحاق ابراہیم بن عمر برمکی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو بکر محمد بن عبد اللہ بن خلف بن بجیب دقاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین اسماعیل بن موسی حاسب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین جبارہ بن مغلس نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے عبد الرحمن بن سلیمان غسیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین سلمہ بن خالد نے ابو دجانہ ساعدی سے انھون نے ابو امامہ بن سہل بن حنیف سے انھون نے اپنے والد سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مجاہدون مین تھے انکا گذر ایک نہر پر ہوا انھون نے اسمین غسل کیا انکا بدن بہت خوبصورت تھا کہ ناگاہ انکے پاس سے انصار کا ایک شخص گذرا اور اسنے کہا مینے جیسا آج دیکھا ویسا کبھی نہین دیکھا اور نہ کسی چھپے ہوئے پردے کو ایسا دیکھا اور انکی خلقت کو دیکھکر بہت تعجب کیا یہ چلے اور گرگئے اور بخار کی حالت مین رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین اٹھاکر لائے گئے۔ آپ نے فرمایا کہ جب تم مین سے کوئی شخص اپنے بھائی یا اسکی کوئی چیز دیکھکر خوش ہو تو اس پر برکت کی دعا کرنا چاہیے کیونکہ نظر کا لگنا حق ہی۔ یہ حضرت علی بن ابی طالب کے ساتھ رہتے تھے اور جب وہ مدینہ سے بصرہ کو جانے لگے تو انکو مدینہ مین اپنا قائم مقام کیا اور یہ حضرت علی کے ساتھ صفین مین شریک ہوے اور انکو حضرت علی نے بلاد فارس کا والی مقرر کیا تھا۔ وہان کے لوگون نے انکو نکالدیا پھر حضرت علی نے زیاد بن امیہ کو مقرر کیا فارسیون نے ان سے صلح کرلی اور خراج ادا کردیا سہل ۳۸ھ مین کوفہ مین انتقال کیا اور انکی نماز جنازہ حضرت علی نے پڑھائی اور چھ تکبیرین کہین اور بیان کیا کہ وہ بدری ہین ان سے انکے دو بیٹون یعنی ابو امامہ

اور عبدالملک اور خبیب بن سباق اور ابو وائل اور عبدالرحمن ابن ابی لیلی وغیرہم نے روایت کی ہے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

ابن رافع بن خدیج بن مالک بن غنم بن سری بن سلمہ بن انیف۔ بلوی ہین۔ انصار کے خلیفہ ہین صاحب صاع اور بروایتے صاحب صاعین ہین جنکو منافقون نے دو صاعون کے صدقہ پر ملامت کی تھی اور اللہ تعالی نے اس آیت کو نازل فرمایا کہ الذین یلمزون المطوعین من المؤمنین فی الصدقات الی آخرہ انکا تذکرہ ابو عمر نے اسیطرح لکھا ہے اور کہا ہے کہ مین نہین جانتا کہ یہ سہل وہی سہل بن رافع بن ابی عمرو ہین یا نہیں

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

ابن رافع بن ابی عمرو بن عائذ بن ثعلبہ بن غنم۔ بلوی ہین۔ احد مین شریک ہوے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت مین انتقال کیا انھین کو منافقون نے ملامت کی تھی۔ ان سے انکی بیٹی عمیرہ نے روایت کی ہے کہ وہ اپنی کھجور کی زکات اور اپنی بیٹی عمیرہ کو لیکر رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چلے اور ان کھجورون کو رکھکر کہا کہ یا رسول اللہ مجھکو آپ سے ایک حاجت ہے آپنے پوچھا وہ کیا ہے انھون نے جواب دیا کہ آپ میرے اور اس لڑکے کے واسطے دعا کر دیں کیونکہ میرے اس کے سوا اور کوئی اولاد نہین ہے عمیرہ بیان کرتی ہین کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ مجھپر رکھا۔ مین خدا کی قسم کھاتی ہون کہ گویا آپ کے ہاتھ کی ٹھنڈک میرے جگر پر ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اسیطرح لکھا ہے۔ لیکن ابو عمر نے بیان کیا ہے کہ سہل بیٹے ہین رافع بن ابی عمرو بن عائذ بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار کے ان کے بھائی سہیل تھے یہ دونون وہی یتیم ہین جنکے ملک مین وہ زمین تھی جسپر رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد بنائی تھی۔ یہ دونون ابو امامہ یعنی اسعد بن زرارہ کی پرورش مین تھے۔ یہ بدر مین نہین شریک ہوے اور ان کے بھائی سہیل شریک ہوے تھے مین کہتا ہون کہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے نہین ذکر کیا کہ یہ اس زمین کے مالک تھے جسمین رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد نبوی بنائی۔ ابن مندہ نے تو اسوجہ سے نہین ذکر کیا کہ انھون نے اس زمین کا مالک سہل اور سہیل پسران بیضا کو قرار دیا ہے۔ اور ابو نعیم نے اسوجہ سے نہین ذکر کیا کہ انھون نے اس زمین کا مالک سہل اور سہیل پسران عمرو انصاری کو بتایا ہے جنکا تذکرہ اس تذکرہ کے بعد آتا ہے اور ابن اسحاق نے انھین کی موافقت کی ہے۔ لیکن ابو عمر نے انھین سہل اور ان کے بھائی کو اس زمین کا مالک بیان کیا ہے اور دیگر علما نے انکی موافقت کی ہے انھین موافقت کرنے والون مین سے ہشام بن کلبی اور ابن حبیب ہین لیکن قابل حیرت یہ بات ہے کہ ابو نعیم نے سہیل بن رافع بن ابی عمرو انصاری نجاری کے تذکرہ مین لکھا ہے کہ یہ سہل صاحب مربد (مربد اس زمین کو کہتے ہین جہان اونٹ لوٹ کر کھڑے ہوتے ہین اسی زمین پر مسجد نبوی تعمیر ہوئی ہے) کے بھائی ہین اور اس تذکرہ مین انکا صاحب مربد ہونا بیان ہی نہین کیا ہے اور انھون نے ان سہل کو بلوی بتایا ہے اور انکے بھائی کو انصاری قبیلہ بنی مالک بن نجار سے بیان کیا ہے اور یہ کھلا ہوا تناقض ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیع بن عمرو بن عدی بن جشم بن حارثہ انصاری ہیں حارثی ہیں احد میں شریک ہوئے تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

ابن رومی بن وقش بن زغبہ۔ انصاری ہیں اشہلی ہیں احد میں شہید ہوئے انکو واقدی نے ذکر کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد بن مالک بن خالد بن ثعلبہ بن حارثہ بن عمرو بن خزرج بن ساعدہ بن کعب بن خزرج۔ انصاری ہیں ساعدی ہیں۔ عدوی نے انکے نسب میں بیان کیا ہے کہ سہل بیٹے ہیں سعد بن مالک بن خالد کے اور ابو عمر کے اس قول کی تائید کی ہے جو انھوں نے ثابت بن سعد کے بارے میں کہا ہے کہ وہ سہل بن سعد کے چچا ہیں سہل کی کنیت ابوالعباس تھی اور بعض لوگ ابو یحییٰ بتاتے ہیں۔ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ متلاعنین میں حاضر تھے۔ آپ نے ان دونوں کو الگ کر دیا تھا۔ انکا نام (پہلے) حزن تھا پھر آپ نے انکا نام سہل رکھا۔ زہری کہتے ہیں کہ سعد بن سہل نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا اور آپ سے سماعت حدیث کی تھی اور انھوں نے ذکر کیا ہے کہ سہل رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے دن پندرہ برس کے تھے اور طویل العمر ہوئے یہاں تک کہ انھوں نے حجاج بن یوسف کے زمانہ کو پایا ہے اور اسکے وقت میں وفات پائی حجاج نے سنہ ٧٤ھ میں سہل رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ تم امیر المومنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی مدد کرنے سے کس چیز نے روکا تھا انھوں نے جواب دیا میں نے مدد کی تھی۔ حجاج نے کہا تم جھوٹ بولتے ہو پھر حکم دیا کہ انکی گردن میں مہر لگا دی جائے اور انس بن مالک کی گردن میں بھی مہر لگائی گئی تھی یہاں تک کہ عبدالملک بن مروان کا حکم انکے بارے میں حجاج کے پاس آگیا اور جابر بن عبداللہ کے بھی ہاتھ میں مہر لگائی گئی تھی۔ مقصد اس مہر لگانے سے یہ تھا کہ ان لوگوں کو ذلیل کرے تاکہ لوگ انسے دور رہیں اور ان لوگوں سے سماعت حدیث نہ کریں۔ سہل سے ابو ہریرہ اور سعید بن مسیب اور زہری اور ابو حازم اور ان کے بیٹے عباس وغیرہم نے روایت حدیث کی ہے ہمیں ابراہیم بن محمد بن مہران وغیرہ نے اپنی سند ابو عیسیٰ ترمذی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قتیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں خلاف بن خالد مخزومی نے ابی حازم سے انھوں نے سہل بن سعد ساعدی سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایکدن خدا کے راستہ میں (جہاد کرنا) دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے اور جنت میں ایک کوڑے کے برابر زمین دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے۔ سہل سنہ ٨٨ھ میں ٩٦ برس کے ہو کر فوت ہوئے اور بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ سنہ ٩١ھ میں سو برس کے ہو کر فوت ہوئے یہ سب سے آخری صحابی ہیں جو مدینہ میں باقی رہ گئے تھے ابو حازم کہتے تھے میں نے سہل بن سعد سے سنا وہ کہتے تھے کہ اگر میں مر جاؤں تو پھر تم کسی سے یہ نہ سنو گے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ یہ اپنی داڑھی میں زرد خضاب لگاتے تھے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی سہیل۔ انسے روایت کرنے والے مصر کے لوگ ہیں۔ انکی روایت کردہ حدیث کو سعید بن ابی ہلال نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ آپس میں ہدیہ دیتے رہو کیونکہ ہدیہ کینہ کو دور کرتا ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

ابن صخر۔ لیثی ہیں۔ بعض لوگ انکا نام سہیل بتاتے ہیں۔ انکا شمار اہل مدینہ میں ہے۔ بصرہ میں سکونت اختیار کی تھی انکا نسب اس طرح ہے کہ سہل بیٹے ہیں صخر ابن واقد بن عصمہ بن ابی عوف بن وہب بن عبد مناۃ بن شجع بن عامر بن لیث بن بکر بن عبد مناہ کے۔ قبیلہ کنانہ سے۔ یہ ابو واقد لیثی سے عبد مناۃ بن شجع میں ملجاتے ہیں۔ یوسف بن خالد سمتی نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے انھون نے سہیل بن صخر صحابی سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تم مین سے کوئی بقدر غلام کی قیمت کے مالک ہو تو چاہیے کہ اس سے غلام کو خرید کرلے کیونکہ نصیبہ آدمیون کی پیشانی مین ہے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی صعصعہ۔ قیس اور ابو کلاب اور جابر اور حارث کے بھائی ہین احد مین شریک ہوے تھے انکا تذکرہ ابن دباغ نے عدویہ روایت کرکے ابوعمر پر استدراک کرنے کیلئے لکھا ہے

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

بنو ظفر کے غلام ہین۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ احد مین شریک ہوئے ہین۔ اسکو ابن شاہین نے بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسی نے مختصر لکھا ہے

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بن سعد۔ اسکو ابن مندہ اور ابو نعیم نے بیان کیا ہے اور ابوعمر نے انکا نسب اس طرح بیان کیا ہے کہ سہل بیٹے ہین عامر بن عمرو بن ثقیف کے۔ انصاری ہین نجاری ہین۔ اپنے چچا سہل بن عمرو کے ساتھ بئر معونہ کی جنگ مین شہید ہوے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

بعض لوگ کہتے ہین انکا نام سہیل ہے بن عتیک بن نعمان بن عمرو بن عتیک بن عمرو بن مبذول بن مالک بن نجار ہے۔ انصاری ہین۔ خزرجی ہین۔ ابن مندہ نے انکا نام بدل کر عبید بیان کیا ہے۔ اسکو ابو نعیم نے بیان کیا ہے۔ ابن اسحاق اور ابن شہاب نے بیان کیا ہے کہ یہ عقبہ اور بدر مین شریک ہوے تھے۔ ابوعمر کہتے ہین کہ جمہور اہل سیر نے انکا نام سہل بن عتیک بیان کیا ہے۔ اور ابو معشر انکا نام عبید بتاتے ہین۔ لیکن طبری نے لکھا ہے کہ اہل سیر کے نزدیک انکا نام یعنی عبید ہونا خطا ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

ابن عتیک۔ انصاری ہین۔ عقبہ ثانیہ مین شریک ہوئے تھے اور آپ ہی کے زمانہ مین انتقال کرگئے تھے۔ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب سہل بن عتیک کے جنازہ کے پاس آئے چار تکبیر کہی اور سورہ فاتحہ سے قرات شروع کی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔ اور ابو نعیم نے لکھا ہے کہ انکی روایت بعض متاخرین یعنے ابن مندہ نے اسی طرح کی ہے انھون نے بیان کیا ہے کہ یہ وہی شخص ہین جنکا تذکرہ اوپر گذر چکا ہے۔

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

ابن عدی۔ انصاری ہین۔ بدر مین شریک ہوے تھے۔ اسکو ابو نعیم نے اختصار کے ساتھ بیان کیا ہے۔ اور ابوموسی نے انکا تذکرہ اس طرح لکھا ہے

کے سہل بیٹے ہیں عدی بن مالک بن حرام بن خدیج بن معاویہ بن عوف بن خزرج کے۔ ثابت اور عبدالرحمن کے بھائی ہیں۔ احد میں شریک ہوئے تھے۔ انکا ذکر انکے بھائی ثابت کے تذکرہ میں گذر چکا ہے

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

ابن عدی بن زید بن عامر بن عمرو بن جشم۔ اور عمرو بن جشم عبدالاشہل بن جشم بن حارث بن خزرج کے بھائی ہیں۔ یہ غزوہ احد میں شہید ہوئے انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

ابن عدی۔ تمیمی ہیں۔ عروہ بن زبیر نے ان لوگوں کے ناموں میں جو یمامہ میں شہید ہوئے ہیں بیان کیا ہے کہ قبیلہ انصار کے خاندان بنی عبدالاشہل میں سے سہل بن عدی تمیم کے حلیف بھی شہید ہوئے تھے۔ اسکو طبرانی نے اسی طرح بیان کیا ہے۔ اور انھوں نے بیان کیا ہے کہ انصار کے حلیف ہیں۔ اور ممکن ہے کہ یہ شخص قبیلہ تمیم سے ہوں اور انصار کے حلیف ہوں۔ بدر میں شریک ہوا اور یمامہ میں شہید ہوئے۔ واللہ اعلم

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو۔ انصاری ہیں۔ بخاری ہیں سہیل کے بھائی ہیں یہی دونوں بھائی اس زمین کے مالک تھے جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد بنائی تھی اور یہ دونوں اسعد بن زرارہ کی پرورش میں تھے۔ انکی وفات رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوئی۔ ابو نعیم نے ابراہیم بن سعد سے انھوں نے ابن اسحاق سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی مسجد نبوی کے دروازے پر بیٹھ گئی اور یہ جگہ اسوقت بنی مالک بن نجار کے دو یتیم بچوں یعنی سہل و سہیل پسران عمرو کے اونٹ کھڑے ہونے کی جگہ تھی۔ ابو عمر نے بیان کیا ہے کہ یہ زمین سہل اور سہیل پسران رافع کی تھی انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے اسی طرح لکھا ہے۔ اور ابن مندہ نے اسوجہ سے انکا تذکرہ نہیں لکھا ہو کہ انکے خیال میں اس زمین کے مالک بنی نجار کے لڑکے تھے۔ اور ابو عمر نے سہل بن رافع کا تذکرہ لکھا ہے۔ اور اسی تذکرہ میں اسپر گفتگو ہو چکی ہے۔

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن عبد شمس۔ قریشی ہیں۔ عامری ہیں قبیلہ بنی عامر بن لوی سے۔ یہ سہیل بن عمرو کے بھائی ہیں۔ انکا نسب انکے بھائی سکران کے تذکرہ میں بیان ہو چکا ہے۔ یہ فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے۔ انکی اولاد اور بقیہ نسل نہیں ہے۔ انکو ابن شاہین نے ذکر کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک زمانہ تک زندہ رہے۔ اور ابو عمر نے لکھا ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں یا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شروع خلافت میں انکا انتقال ہوا ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن عدی بن زید بن جشم بن حارثہ۔ انصاری ہیں۔ حارثی ہیں۔ احد اور اسکے بعد کے مشاہد میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ

شریک بدر ہوے ہین - انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے

(سیدنا) **سہل** (رضی اللہ عنہ)

ابن تزلہ بن قیس بن عنترہ بن امیہ بن زید بن مالک بن اوس - نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ احد مین شریک ہوے تھے - انکو ابن شاہین نے ذکر کیا ہے انکا تذکرہ ابو موسی نے اسی طرح لکھا ہے - اور کچھ بعید نہین ہے کہ انکے نسب سے کچھ نام گر گئے ہون - کیونکہ امیہ بن زید مالک بن اوس کے والد نہین ہین بلکہ امیہ بیٹے ہین زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس کے واللہ اعلم - اور امیر ابو نصر کی کتاب مین عنترہ کی جگہ پر خبارہ ہے -

(سیدنا) **سہل** (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس - انصاری ہین - ابو احمد عسکری نے اپنی سند سے موسی بن اسماعیل سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے ہمسے طالب بن حبیب بن سہل بن قیس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ہمارے والد نے خبر دی - انھون نے کہا مین اپنے والد کے ساتھ ایام حرہ مین نکلا - اور انکے پتھر لگا انھون نے کہا ہلاک ہوا وہ شخص جس نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پریشان کیا مین نے پوچھا یہ کیا ہے انھون نے جواب دیا کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے کہ جس شخص نے اہل مدینہ کو پریشان کیا اسنے میرے دل کو پریشان کیا -

(سیدنا) **سہل** (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن ابی کعب یعنی عمرو بن قین بن کعب بن سواد بن کعب بن سلمہ - انصاری ہین - خزرجی ہین - سلمی ہین - بدر مین شریک ہوے اور احد مین شہید ہوے - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے - مین کہتا ہون کہ انکو ابن مندہ نے اپنی سند سے موسی بن عقبہ سے انھون نے ابن شہاب سے روایت کر کے ان لوگون مین ذکر کیا ہے جو بدر مین شریک ہوے تھے اور بیان کیا ہے کہ قبیلہ سواد ابن غنم سے سہل بن قیس بن ابی کعب بن قین شریک بدر ہوے تھے - اور اسی طرح سے انکو شروع تذکرہ مین سوادہ کے قبیلون سے ذکر کیا ہے حالانکہ یہ غلط ہے اور صحیح سواد ہے - واللہ اعلم

(سیدنا) **سہل** (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس - مزنی ہین - قبیلہ مزینہ سے - انکی روایت کردہ حدیث کو کثیر بن عبد اللہ بن عمرو بن عوف مزنی نے عامر بن عبد اللہ مزنی سے انھون نے سہل بن قیس مزنی سے نقل کیا ہے انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مال بیع سلم مین دیا اسپر زکوۃ نہین ہے - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے -

(سیدنا) **سہل** (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن عبید بن قیس - بعض لوگ انکو سہل بن عبید بن قیس کہتے ہین - لیکن نہ سہل بن عبید صحیح ہے اور نہ سہل بن مالک صحیح ہے - اور کسی کا صحابی ہونا یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا دیکھنا ثابت نہین ہے اور نہ کسی سے روایت ہے بعض لوگ انکو حجازی بتاتے ہین - مدینہ مین رہتے تھے - اور بعض لوگ انکو کعب ابن مالک کا بھائی کہتے ہین - انسے سوا انکے بیٹے مالک بن سہل یا یوسف بن سہل کے اور کوئی نہین روایت کرتا ہے - انکی حدیث خالد بن عمرو قرشی پر دائر ہے اور وہ منکر حدیث

اور متروک الحدیث ہین - انکی روایت کردہ حدیثین ابوبکر صدیق اور عمر فاروق وغیرہما کی فضیلت مین ہین اسکو ابو عمر نے بیان کیا ہی اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے بیان کیا ہی کہ انکا نام سہل بن مالک ہے بعض لوگ انکو کعب بن مالک کا بھائی بتاتے ہین - انسے انکے بیٹے دونون نے روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب حجۃ الوداع سے واپس ہوئے تو منبر پر چڑھے اور خدا کی حمد وثنا کی پھر فرمایا ای لوگو مین ابوبکر صدیق سے راضی ہون اور ابوبکر نے مجھکو کبھی غمگین نہین کیا سو تم انکی اس بزرگی کو پہچانو (پھر آپنے فرمایا) ای لوگو مین عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر اور سعد اور عبدالرحمن بن عوف اور مہاجرین اولین سے راضی ہون سو تم انکی بزرگی کو جان لو (پھر آپنے فرمایا) اے لوگو یقیناً خدا نے اہل بدر اور حدیبیہ کو بخش دیا ہی اے لوگو میرے اصحاب اور میرے رشتہ دارون کے بارے مین میرا خیال رکھنا - اور جب مسلمانون مین سے کوئی مرجائے تو اسکے حق مین کلمات خیر کہا کرو - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی -

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

ابن منجاب - تمیمی ہین - انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی تمیم کے خاندانون پر صدقہ وصول کرنیکے واسطے مقرر کیا تھا کیونکہ قبیلہ تمیم کے لوگ جب مسلمان ہوگئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگون مین پنج عاملونکو بھیجدیا انھین عاملونین سے قیس بن عاصم اور سہل اور مالک بن نویرہ اور زبرقان اور صفوان ابن صفوان وغیرہم ہین - ان لوگون کو طبری نے ذکر کیا ہی -

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

انکا نسب نہین بیان کیا گیا ہی - انکا نام حزن تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سہل رکھا - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی اور دونون نے عباس ابن سہل بن سعد سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہی کہ ایک شخص حزن نامی تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام سہل رکھا - یہ ابن مندہ کے الفاظ ہین اور ابو نعیم نے انکے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہی کہ انکا نام حزن تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سہل رکھا - اور یہ سہل بن سعد ساعدی ہین - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی -

(سیدنا) سہم (رضی اللہ عنہ)

ابن بازان - بعض لوگ انکو ابن مدرک کہتے ہین زید بن علی کے غلام تھے یہ یزید بن سنان کے دادا ہین - انکا ذکر حرف الزاء مین ہو چکا ہے - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی

(سیدنا) سُہَیل (رضی اللہ عنہ)

ابن بیضاء - انکا نسب انکے بھائی سہل بن بیضاء کے تذکرہ مین گذر چکا ہی - یہ قریشی ہین فہری ہین - قدیم الاسلام ہین - انھون نے پہلے حبشہ کو ہجرت کی تھی پھر مکہ واپس آکر مدینہ کو ہجرت کی اور یہ دونون ہجرتون کے جامع ہوگئے پھر بدر وغیرہا مین شریک ہوئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مین سنہ ۹ھ مین انتقال کیا رسول خدا صلعم نے انکی نماز جنازہ مسجد نبوی مین نماز پڑھائی - انھون نے اولاد نہین چھوڑی - اسکو یونس بن بکیر نے ابن اسحاق سے روایت کرکے بیان کیا ہی ہمین ابراہیم بن محمد فقیہ وغیرہ نے اپنی سندون سے محمد بن عیسی بن سورہ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے علی بن حجر نے بیان کیا وہ کہتے

تھے ہمین عبدالعزیز بن محمد نے عبدالواحد بن حمزہ سے انھون نے عباد بن عبداللہ بن زبیر سے انھون نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتی تھین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سہیل بن بیضا کی نماز مسجد نبوی مین پڑھائی تھی۔ انس بن مالک کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین زیادہ عمر والے ابوبکر صدیق اور سہیل بن بیضا تھے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی

(سیدنا) سہیل (رضی اللہ عنہ)

ابن حنظلیہ۔ بعض لوگ انکو ابن حنظلیہ عبشمی کہتے ہین انکی حدیث سلم بن ابراہیم نے ابان بن مرثد سے انھون نے قتادہ سے انھون نے ابو العالیہ سے انھون نے سہیل ابن حنظلیہ عبشمی سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کر کے بیان کیا ہی کہ آپ نے فرمایا کوئی گروہ ذکر الہی کے واسطے نہین جمع ہوتا مگر انکو خطاب ہوتا ہی کہ اٹھو اس حال مین کہ تم بخشدیئے گئے ہو۔ اسکی روایت سلیمان تیمی و شیبان نے قتادہ کی ہی اور ان دونون نے سہل کا نام بیان کیا ہی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا

(سیدنا) سہیل (رضی اللہ عنہ)

ابن حلیفہ۔ انکی کنیت ابو سویہ ہی منقری ہین قیس ابن ابی عاصم کے رشتہ دار ہین۔ انکا شمار مہاجرین مین ہی انکا ذکر اوپر ہو چکا ہی۔

(سیدنا) سہیل (رضی اللہ عنہ)

ابن رافع بن ابی عمرو بن عائذ۔ ابن ہشام نے بیان کیا ہی کہ عائذ بیٹے ہین ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار کے۔ انصاری ہین۔ نجاری ہین۔ بدر اور احد اور تمام مشاہد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے موسی بن عقبہ نے بیان کیا ہی کہ انکے اور انکے بھائی سہل کے قبضہ مین وہ زمین تھی جہان مسجد نبوی تعمیر ہوئی۔ انکی وفات عمر بن خطاب کے زمانہ مین ہوئی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی مگر ابن مندہ نے انکا مالک مین مسجد ہونا نہین بیان کیا ہی کیونکہ انکے خیال مین مالکان زمین مسجد سہل اور سہیل پسران بیضا ہین۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) سہیل (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد۔ سہل بن سعد ساعدی کے بھائی ہین۔ انکا نسب انکے بھائی کے بیان مین گذر چکا ہی۔ عمر بن قیس نے سعد بن سعید یحیی بن سعید کے بھائی سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا کہ مین نے سہیل بن سعد سہل کے بھائی سے سنا وہ کہتے تھے مین مسجد نبوی مین داخل ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے مین نے بھی نماز پڑھی جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم پھرے مجھکو دیکھا کہ مین دو رکعتین پڑھ رہا ہون آپ نے پوچھا یہ کیسی دو رکعتین ہین۔ مین نے جواب دیا کہ یا رسول اللہ مین اس حال مین آیا کہ اقامت ہو چکی تھی مین نے چاہا کہ مین آپکے ساتھ نماز پڑھ لون پھر (سنتین) پڑھون۔ آپ چپ ہو رہے اور آپکا دستور تھا کہ جب آپ کسی بات سے خوش ہوتے تھے تو خاموش ہو رہتے تھے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی۔ اور ابو نعیم نے بیان کیا کہ اسکو بعض متاخرین نے بیان کیا ہی حالانکہ یہ غلط ہی اور صحیح وہ ہی جسکی روایت ابن عیینہ اور ابن نمیر وغیرہما نے سعد بن سعید سے انھون نے محمد ابن ابراہیم سے انھون نے قیس بن عمرو سعد بن سعید کے دادا سے کی ہی کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لوٹے اس حال مین کہ مین نماز صبح کے بعد نماز پڑھ رہا تھا اور اسی کے مثل بیان کیا۔

(سیدنا) سہیل (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بن سعد- انصاری ہیں - بئر معونہ کے واقعہ میں شہید ہوئے - انکا تذکرہ ابو عمر نے اسی طرح لکھا ہے

(سیدنا) سہیل (رضی اللہ عنہ)

ابن عبید بن نعمان - انصاری ہیں- موسی بن عقبہ نے ابن شہاب سے ان لوگوں کے نام ذیل میں جو بدر میں شریک ہوے روایت کی ہے کہ قبیلہ بنی نجار کے انصار سے سہیل بن عبید بن نعمان شریک بدر ہوے - انکے اولاد نہیں ہے - انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہے

(سیدنا) سہیل (رضی اللہ عنہ)

ابن عتیک بن نعمان - بعض لوگوں نے انکا نام سہل بتایا ہے قبیلہ بنی نجار سے ہیں - بدر میں شریک ہوے - اور ہم انکا ذکر سہل کے نام میں کر چکے ہیں اور یہی نام انکا زیادہ مشہور ہے - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے -

(سیدنا) سہیل (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو - اور بعض لوگوں نے انکا نام سہل بیان کیا ہے زمین مسجد نبوی مالک تھے - انکا ذکر انکے بھائی سہل کے تذکرہ میں ہو چکا ہے - اور بعض لوگوں نے انکا نسب اس طرح بیان کیا ہے کہ سہیل بیٹے ہیں رافع بن ابی عمرو کے اور انکا بدر میں شریک ہونا بھی بیان کیا ہے انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے اور اسکے متعلق دونوں تذکروں میں گفتگو ہو چکی ہے

(سیدنا) سہیل (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن عبد شمس بن عبد ود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی بن غالب بن فہر - قریشی ہیں - عامری ہیں - انکی والدہ ام حبی بنت قیس بن ضبیس بن ثعلبہ بن حیان بن غنم بن ملیح بن عمرو - خزاعیہ تھیں - انکی کنیت ابو یزید تھی - یہ قریش کے شریفوں اور عاقلوں اور خطیبوں اور سرداروں میں سے تھے - بدر کے معرکہ میں بحالت کفر گرفتار ہوے تھے انھوں نے اپنے لبوں پر نشان بنایا تھا حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا یا رسول اللہ انکے سامنے کے دانت اکھڑوا دیجئے تاکہ آپ کی مخالفت میں کبھی تقریر کرنے نہ کھڑے ہوں - آپ نے جواب دیا کہ اے عمر انکو رہنے دو قریب ہے کہ یہ ایسے مقام پر کھڑے ہونگے کہ تم انکی تعریف کروگے - اور یہ مقام اسوقت تھا کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اہل مکہ عرب کے ارتداد کو دیکھکر دہل گئے اور عتاب بن اسید اموی جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مکہ کے حاکم مقرر تھے چھپ رہے - اسوقت سہیل بن عمرو کھڑے ہوے اور بیان کیا کہ اے گروہ قریش سب کے پیچھے مسلمان ہونیوالے اور سب سے پہلے مرتد ہونیوالے نہ بنو - خدا کی قسم یہ دین اسی طرح پھیلیگا جسطرح کہ چاند اور سورج طلوع سے غروب تک پھیلتے ہیں " اور جسطرح ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے ذکر میں تقریر کی اسی طرح انھوں نے بھی بہت بڑی تقریر میں اسکو بیان کیا - اور عتاب بن اسید بلائے گئے اور قریش اسلام پر ثابت قدم ہوگئے - بدر کے دن انکو مالک بن دخشم نے قید کیا تھا سہیل فتح مکہ کے دن مسلمان ہوے - جریر بن حازم نے حسن سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا لوگ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دروازے

پہنچا ضر ہوئے ان لوگون مین سہیل بن عمرو اور ابو سفیان بن حرب اور حارث بن ہشام بھی تھے اور یہ لوگ فتح مکہ کے بعد شیوخ مسلمین ہوئے تھے ۔ حضرت عمر کی طرف سے بلایا ہوا الا انکو اور اہل بدر مثل صہیب اور بلال اور عمار و عامر کو اندر جانیکی اجازت دی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان لوگون کو دوست رکھتے تھے ۔ ابو سفیان نے کہا مین نے آج کا ایسا سخت دن کبھی نہین دیکھا ہے کہ ان غلامون کو اندر جانے کی اجازت دیجاتی ہے اور ہم لوگ بیٹھے ہین ہماری طرف کچھ التفات بھی نہین ہوتا ۔ سہیل بن عمرو (حسن کہتے ہین وہ کیا اچھے آدمی تھے اور کسقدر عقلمند تھے) نے بیان کیا کہ اے لوگو جو کچھ غصہ کے آثار تمہارے چہرون پر مین انکو مین دیکھتا ہون پس اگر تم غصہ ہوتے ہو تو اپنے آپ پر غصہ ہو ۔ لوگون کو اور تمکو دعوت اسلام ایکساتھ دیگئی لوگون نے قبول کرنے مین جلدی کی اور تمنے دیر کی ۔ آگاہ ہو خدا کی قسم وہ بزرگی جسمین وہ تمپر سبقت لیگئے ہین اسکا چھوٹنا تمپر زیادہ سخت ہی بنسبت اس دروازہ کے جسپر تم رغبت کرتے ہو ۔ پھر انھون نے کہا اے لوگو یہ لوگ تمپر سبقت لیگئے ہین جسکو تم دیکھ رہے ہو ۔ خدا کی قسم جس بات مین وہ تمپر سبقت لیگئے ہین اسکا کوئی رستہ نہین ہے ۔ اب اس جہاد کو نگاہ رکھو اور اسکو لازم پکڑو شاید تمکو خدا شہادت کا مرتبہ نصیب کرے پھر انھون نے اپنا کپڑا جھاڑا اور اٹھ کھڑے ہوئے اور شام کے لشکر سے جاملے ۔ حسن کہتے ہین انھون نے سچ کہا خدا کی قسم اللہ تعالی اس بندے کو جو اسکی فرمانبرداری مین جلدی کرتا ہے مثل اس بندے کے نکریگا جو درنگ کرتا ہے ۔ سہیل اپنی بیٹی ہند کے سوا تمام گھر والونکو لیکر جہاد کے واسطے ملک شام گئے تھے بہت لوگ وہین مرگئے ۔ اور سوائے انکی بیٹی ہند اور فاختہ بنت عتبہ بن سہیل کے اور کوئی باقی نرہا لوگ ان دونون کو لیکر حضرت عمر کے پاس آئے ۔ اور حارث بن ہشام بھی شام کو گئے تھے اور انکے گھر والون مین سے بجز عبد الرحمن بن حارث کے اور کوئی واپس نہ آیا ۔ اور جب فاختہ اور عبد الرحمن واپس مدینہ آئے ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا جدا گئے ہوئے کا بھاگی ہوئی سے نکاح کردو اور ایسا ہی کیا گیا اور اللہ تعالی نے ان دونون سے بہت نسل پھیلائی بعض لوگ کہتے ہین کہ سہیل طاعون عمواس مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت مین ١٨ سنہ مین فوت ہوئے ۔ یہ سہیل وہی ہین جنکے ساتھ صلح حدیبیہ کا معاملہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا تھا محمد بن سعد واقدی سے انھون نے سعید بن مسلم سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا قریش کے جو لوگ تھے جنھون نے فتح مکہ کے دن اسلام قبول کیا کوئی انسے زیادہ نمازی اور روزہ دار اور صدقہ دینیوالا نہ تھا ۔ اور نہ کوئی آخرت پر انسے زیادہ توجہ کرنیوالا تھا ۔ یہانتک کہ وہ دبلے ہوگئے تھے اور انکا رنگ بدل گیا تھا ۔ یہ بہت رونیوالے اور قرآن پڑھتے وقت بہت رقیق القلب تھے ۔ یہ معاذ بن جبل کے پاس بہت آتے جاتے دیکھے جاتے تھے ۔ اور وہ انکو قرآن شریف پڑھایا کرتے تھے اور یہ رویا کرتے تھے یہانتک کہ معاذ مکہ سے چلے گئے ۔ ضرار بن ازور نے انسے کہا اے ابو یزید تم اس خزرجی کے پاس قرآن پڑھنے جاتے ہو اپنی قوم کے کسی آدمی پاس کیون نہین جاتے انھون نے جوابدیا اے ضرار اس شخص نے میرے ساتھ ایسا کچھ کیا کہ ہم پوری سبقت لیگئے ۔ خدا کی قسم مین برابر جاتا رہونگا ۔ بیشک اسلام نے جاہلیت کی باتونکو دور کردیا ۔ اور خدا نے اسلام کی وجہ سے ایسی قومونکو بلند کردیا جنکا ذکر بھی زمانہ جاہلیت مین نہین ہوتا تھا اور کاش مین بھی ان لوگون کے ساتھ ہوتا اور آگے بڑھ جاتا ۔ اور مین خدا کی قسمت کو اپنے حق مین یاد کرتا ہون کہ میرے گھر کے مرد اور عورتین اور میرا غلام عمیر بن عوف اسلام مین آگے بڑھگیا اور اس سے مین خوش ہوتا ہون اور اسپر خدا کا شکر ادا کرتا ہون اور امید کرتا ہون کہ خدا نے مجھکو ان لوگونکی دعا کی برکت سے فائدہ پہونچایا کہ مین اس حالت مین کہ جس حالت کے ساتھ میرے برابر کے لوگ مرے اور قتل ہوئے نہین ہلاک ہوا باوجود اسکے کہ مین تمام مشاہد یعنی بدر

اور احد اور خندق میں شریک ہوا حالانکہ میں ان سب میں حق کے خلاف جھگڑا کرتا تھا اور میں ہی حدیبیہ کے صلح نامہ کے لکھنے پر مقرر ہوا تھا۔ ۔۔۔ میں اس دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کرنے اور باطل پر اصرار کرنے کو یاد کر کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے شرماتا ہوں حالانکہ میں مکہ میں ہوں اور آپ اس وقت مدینہ میں ہیں پھر میرا لڑکا عبداللہ جنگ یمامہ میں شہید ہوا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے میری تعزیت کی اور بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شہید اپنے گھر کے ستر آدمیوں کی شفاعت کریگا اور میں امید کرتا ہوں کہ وہ سب سے پہلے جسکی شفاعت کرینگے وہ میں ہوں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ یرموک میں شہید ہوئے یہ گھوڑوں پر مقرر تھے اور بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ صفر کے واقعہ میں شہید ہوئے اور بعض کا بیان ہے کہ طاعون عمواس میں فوت ہوئے واللہ اعلم۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سید تا) سُہیل (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن ابی بن کعب یعنی عمرو بن تیم انصاری ہیں۔ خزرجی ہیں۔ صحابی مشہور کعب بن مالک کے چچا کے لڑکے ہیں۔ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ انکا تذکرہ ابن کلبی نے لکھا ہے

باب السین والواو

(سیدنا) سواد (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث نجاری ہیں ۔۔۔ بن عبداللہ بن حنطب بیان کرتے ہیں کہ میں نے سواد بن حارث سے پوچھا کہ تمہارے باپ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیع انکار کیا تھا انھوں نے جواب دیا اگر تم لکھے متعین خیر کے سوا دیکھو کیونکہ آپ نے انکو اونٹنی دیدی تھی اور فرمایا تھا کہ خدا تمکو اسمیں برکت دیگا اور اب ہمارے پاس جس قدر اونٹ ہیں سب اسی اونٹنی کی نسل سے ہیں۔

لوگ یہ سواد وہی ہیں جنھوں نے گھوڑے کو آپکے ہاتھ فروخت کیا تھا اور خزیمہ بن ثابت نے اسکی گواہی دی تھی اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ یہ سواد بن قیس ہیں اور ہم انکو اسکے بعد انشاء اللہ ذکر کرینگے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابو نعیم نے حارث انکو نجاری بتایا ہے اور میرا خیال ہے کہ اسمیں تصحیف ہوگئی ہے کیونکہ بنی نجار خلفا اور رسول کو زیادہ پہچانتے والے تھے وہ لوگ اس سے برتر ہیں کہ وہ آپکے ہاتھ کوئی چیز فروخت کر کے اسکا انکار کر دیں اور یہ محاربی ہیں جیسا کہ ہم انکو سواد بن قیس کے تذکرہ میں بیان کرینگے اور محاربی بگڑ کر نجاری ہو جایا کرتا ہے۔

(سیدنا) سواد (رضی اللہ عنہ)

ابن خالد۔ قبیلہ بنی عامر بن صعصعہ بن عامر بن صعصعہ سے ہیں حبہ بن خالد کے بھائی ہیں اور ان دونوں کے نسب میں اختلاف واقع ہوا ہے بعض لوگ دیا ہی کہتے ہیں جیسا ہم نے بیان کیا ہے اور بعض لوگ انکو خزاعی کہتے ہیں اور انکا ذکر انکے بھائی حبہ کے تذکرہ میں ہو چکا ہے اور یہاں ان دونوں روایت کردہ حدیثیں لکھی گئی ہیں

ہمین یحیٰی بن محمود بن سعد نے اپنی سند سے ابوبکر بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوبکر بن ابی شیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو معاویہ نے اعمش سے انھون نے سلام بن شرحبیل سے روایت کر کے خبر دی انھون نے کہا مینے سواء اور حبہ پسران خالد سے سُنا وہ دونون کہتے تھے کہ ہم رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے آپ کسی کام کو کر رہے تھے ہمنے آپکی اعانت کی جب آپ فارغ ہوے تو فرمایا کہ تم روزی سے ناامید نہو جبتک کہ تمھارے سر ملتے رہین (یعنی زندہ رہو) کیونکہ انسان کو اسکی مان جنتی ہے اسکے اوپر کوئی غلاف نہین ہوتا پھر اللہ عزوجل اسکو روزی دیتا ہے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے —

(سیدنا) سواء (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس محاربی ہین ہمین ابو موسیٰ بن ابی بکر مدینی نے اجازۃً ابوبکر بن حارث کی کتاب سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو احمد بن عطا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو حفص بن شاہین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین نصر بن قاسم فرائضی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوبکر بن ابی شیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الحسین عکلی یعنی زید بن حباب نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے محمد بن زرارہ بن خزیمہ بن ثابت نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے عمارہ بن خزیمہ بن ثابت نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سواء بن قیس محاربی سے گھوڑا خریدا پھر سواء نے بیع سے انکار کر دیا اور خزیمہ نے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے موافق گواہی دیدی آپ نے ان سے پوچھا تمنے کیون گواہی دی حالانکہ تم ہمارے ساتھ موجود نہ تھے انھون نے جواب دیا کہ مینے آپ کی اور اس چیز کی جسکو آپ لیکر آئے ہین تصدیق کی ہے اور مینے جان لیا ہے کہ آپ حق ہی کہتے ہین رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خزیمہ جس شخص کے موافق یا مخالف گواہی دین بس وہ کافی ہے بعض لوگون نے انکو سواء بن حارث بیان کیا ہے اور انکا ذکر اوپر ہو چکا ہے اور ابن شاہین نے ان دونون کو علحدہ علحدہ کر دیا ہے اور دونو کے دو تذکرے لکھے ہین حالانکہ دونون ایک ہی شخص ہین انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور سواء بن حارث کے تذکرہ مین گفتگو ہو چکی ہے واللہ اعلم ۔

(سیدنا) سواد (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن عطیہ بن خنساء بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار انصاری ہین نجاری ہین مازنی ہین بعض لوگون نے انکا نام زیادہ بیان کیا ہے۔ بصرہ مین سکونت اختیار کر لیا تھا۔ یہ عزیہ اور سراقہ پسران عمرو بن عطیہ کے بھائی ہین اسحاق بن عمرو بن سلیط نے اپنے والد سے انھون نے حسن سے انھون نے سواد بن عمرو انصاری سے روایت کی ہے کہ یہ خوشبو لگاتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان سے دو یا تین مرتبہ ملے اور ان کو منع کیا۔ اور آپ ایک دن ان سے ملے آپ کے ہاتھ مین ایک چھڑی تھی آپ نے اس سے انکے پیٹ مین مارا اس سے ان کی کھال چھل گئی۔ انھون نے کہا کہ یارسول اللہ آپ مجھے بدلہ دیجیے یا اسکی دیت دیجئے آپ نے اپنا شکم مبارک کھول دیا اور فرمایا کہ بدلہ لے لیلو جب انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے شکم مبارک کو دیکھا تو چھڑی پھینک دی اور اسکو بوسہ دینے لگے اسکو ابو عمر نے بیان کیا ہے ہمین ابو منصور بن مکارم مؤدب نے اپنی سند سے ابو زکریا یزید بن ایاس سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہم سے محمد بن علی ابن شعیب بغدادی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین حسن بن بشر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین معافی نے ہشام بن حسان نے ابن

سیرین سے انھون نے سواد بن عمرو سے روایت کر کے خبر دی کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ سے پوچھا کہ خدا نے مجھے حسن عنایت کیا ہے
اور مجھے وہ کچھ عنایت کیا ہے جو آپ ملاحظہ فرماتے ہین اور مین نہین چاہتا کہ اسکے مثل کسی اور کو ہو تو یا رسول اللہ کیا میری یہ خواہش تکبر کی وجہ سے ہے آپنے جواب دیا
نہین ۔ لیکن متکبر وہ شخص ہے جو حق سے سرکشی کرے اور لوگونکو حقیر جانے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے ۔

(سیدنا) سواد (رضی اللہ عنہ)

ابن غزیہ ۔ انصاری ہین قبیلہ بنی عدی بن نجار سے بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ انکے حلیف ہین اور بنی بلی بن عمرو بن الحاف بن قضاعہ سے
ہین ۔ بدر اور اسکے بعد کے مشاہد مین شریک ہوے تھے انھین نے خالد بن ہشام مخزومی کو بدر مین قید کیا تھا ۔ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے
خیبر کے عامل تھے اور یہ آپکے پاس ایک صاع عمدہ خرمے دو صاع ردی خرمے سے مول لیکر لائے تھے ابن ابو جعفر بن احمد بن علی نے اپنی اسناد سے یونس
بن [illegible] سے انھون نے ابن اسحاق سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے حبان بن واسع نے اپنی قوم کے مشائخ سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ رسولخدا
صلعم نے بدر کے دن صفونکو برابر کرتے تھے اور آپکے ہاتھ مین ایک چھڑی تھی جس سے آپ صف برابر کرتے تھے آپکا گذر سواد بن غزیہ بنی عدی بن نجار کے
حلیف کے پاس سے ہوا یہ صف سے آگے بڑھے ہوے تھے آپنے انکے پیٹ مین چھڑی ماری اور فرمایا کہ اے سواد برابر ہو جاؤ سواد نے کہا یا رسول اللہ آپنے مجھکو
درد پہونچایا اور حالانکہ آپکو خدا نے حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے لہذا آپ مجھکو بدلہ دیجئے آپنے اپنا شکم مبارک کھول دیا اور فرمایا کہ بدلہ لیلو وہ آپکی گردن مین
لپٹ گئے اور آپکے شکم مبارک کو بوسہ دیا آپنے پوچھا اے سواد تمنے ایسا کیون کیا انھون نے جواب دیا کہ یا رسول اللہ جو چیز (یعنی جنگ) درپیش ہے اسکو
آپ جانتے ہین اور مین قتل سے بے خوف نہین ہون اسوجہ سے مین دوست رکھتا تھا کہ میری آخری ملاقات آپ ہی سے ہو اور میرا بدن آپکے
بدن سے مس ہو ۔ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو دعائے خیر دی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے ابو عمر کہتے ہین کہ مینے اس قصہ کو سواد بن عمرو کے
تذکرہ مین نقل کیا ہے نہ سواد بن غزیہ کے تذکرہ مین ۔

(سیدنا) سواد (رضی اللہ عنہ)

ابن قارب ۔ ازدی دوسی ہین ۔ انکو ابن کلبی اور سعید بن جبیر نے بیان کیا ہے اور ابن ابی خیثمہ نے کہا ہے وہ سدوسی ہین قبیلہ بنی سدوس سے
یہ زمانہ جاہلیت مین کاہن تھے ۔ یہ صحابی ہین ۔ شاعر بھی تھے ابو جعفر یعنی محمد بن علی نے روایت کی ہے کہ سواد بن قارب دوسی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے
پاس آئے حضرت عمر نے ان سے پوچھا اب بھی تمکو کچھ کہانت یاد ہے انھون نے جواب دیا سبحان اللہ خدا کی قسم جیسا تمنے میرا استقبال کیا ویسا اپنے ہمنشینون مین سے کسیکا نہین کیا
حضرت عمر نے جواب دیا سبحان اللہ اے سواد ہماری شرک کی حالت تمھاری کہانت سے بہت بڑی ہوئی تھی (باعتبار خطرہ کے) خدا کی قسم اے سواد مجھکو تمھارا ایک
قصہ معلوم ہوا ہے جو بہت بھلا معلوم ہوتا ہے لہذا تم اسکو مجھ سے بیان کرو انھون نے بیان کیا کہ مین زمانہ جاہلیت مین کہانت کرتا تھا ایک رات مین سو رہا تھا کہ
ناگاہ میرے پاس میرا جن آیا اور میرے ٹھوکر ماری اور کہا اے سواد جو کچھ مین تمسے کہتا ہون اسکو سنو مینے کہا بیان کر اس نے کہا عجبت للجن وانجاسہا
ورحلہا العیس باحلاسہا ٭ تہوی الی مکۃ تبغی الہدی ٭ ما مومنوہا مثل ارجاسہا ٭ فارحل الی الصفوۃ من ہاشم ٭ واسم بعینک الی راسہا ٭ مینے کہ

اور ان کے بدبخت لوگوں سے تعجب کیا۔ اس کے بعد انھوں نے قصہ کا آخر تک بیان کیا اور انھوں نے بیان کیا کہ میں نے جان لیا کہ خدا نے میرے ساتھ بھلائی کا ارادہ کیا ہے اور کوشش کی یہاں تک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر انکو خبر کی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سواد (رضی اللہ عنہ)

ابن حنظلہ۔ انکا تذکرہ عمرو بن یوسف سہمی نے جرجان کی تاریخ میں ان لوگوں کے ضمن میں لکھا ہے کہ جو صحابہ سوید بن مقرن کے ہمراہ سنہ ۱۸ ہجری میں وہاں داخل ہوئے۔ انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) سواد (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن سواد۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام عبدالرحمن رکھا تھا انکا تذکرہ ابن کلبی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سواد (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید اور بعض لوگ انکو رزین اور بعض لبن رزین کہتے ہیں اور بعض کا بیان ہے کہ یہ زریق بن ثعلبہ ابن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ کے بیٹے ہیں انصاری ہیں سلمی ہیں۔ بدر اور احد میں شریک تھے انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور انھیں نے نسب بیان کیا ہے اور اسی کے مثل ابن کلبی نے انکا نسب بیان کیا ہے اور انکے والد کا نام زید بتایا ہے اور کچھ شک اور شبہ نہیں بیان کیا۔

(سیدنا) سوادہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیع۔ جرمی ہیں۔ ان سے سلم بن عبدالرحمن نے روایت کی ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ سلم نے سوادہ کے غلام سے روایت کی اور انھوں نے سوادہ سے روایت کی ہمیں ابو یاسر یعنی عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوالنضر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں مرجی بن رجاء یشکری نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے سلم بن عبدالرحمن نے بیان کیا انھوں نے کہا میں نے سوادہ بن ربیع سے وہ کہتے تھے کہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے سوال کیا آپ نے مجھکو چند اونٹ عنایت کیے پھر آپ نے فرمایا کہ جب تم اپنے گھر لوٹ کر جاؤ تو انکو حکم دو کہ اپنے لڑکوں کو غذا دیا کریں اور انکو حکم دو کہ اپنے ناخن کاٹ ڈالیں اور ان سے دودھ دوہتے وقت جانوروں کے تھنوں کو نہ زخمی کریں اسکی روایت ابو معشر نے سلم بن عبدالرحمن سے سوادہ کے غلام سے انھوں نے سوادہ سے کی ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سوادہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو۔ قاری ہیں بعض لوگوں نے انکا نام سواد بتایا ہے یہ وہی شخص ہیں جنکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذات اقدس سے بدلہ لینے کو کہا تھا ان سے حسن بصری اور ابن سیرین نے روایت کی ہے اور ہم انکو سواد میں بیان کر چکے ہیں۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سوادہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو۔ انسے ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے روایت کی ہے انکا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے اور کہا ہے میں گمان کرتا ہوں کہ یہ وہی شخص ہیں جنکا تذکرہ ابھی گذر چکا ہے اور ان

حکم دیا ہے کہ ہم لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہیں اور نماز پڑہیں اور زکوۃ دیں اور خانہ کعبہ کا حج کریں اور رمضان کے روزے رکہیں آپنے پوچھا وہ پانچ چیزیں کون ہیں جنسے تم جاہلیت میں متصف تھے ہم نے جواب دیا کہ آرام میں شکر کرنا اور مصیبت میں صبر کرنا اور میدان جنگ میں مستقل رہنا اور قضا و قدر پر راضی ہونا اور دشمنوں کی شماتت پر صبر کرنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ لوگ حلیم ہیں عالم ہیں اپنی سچائی کی وجہ سے انبیا سے قریب ہیں انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے -

(سیدنا) سوید (رضی اللہ عنہ)

ابن حنظلہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سماعت حدیث کی ہے بادیہ نشین تھے ہمیں ابواحمد عبدالوہاب بن ابی منصور ابن سکینہ نے اپنی سند سے ابوداود تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر یعنی عبداللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابواحمد زبیری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسرائیل نے ابراہیم ابن عبدالاعلی سے انہوں نے اپنی جدہ سے انہوں نے اپنے والد سوید بن حنظلہ سے روایت کرکے خبر دی انہوں نے کہا ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور ہمارے ساتھ وائل بن حجر حضرمی بھی تھے اور انکو انکے دشمنوں نے پکڑ لیا اور ان لوگوں نے قسم کہانے سے انکار کیا اور میں نے قسم کہالی کہ وہ میرے بہائی ہیں اور وہ چہوڑ دیے گئے پھر ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ قوم نے قسم کہانے سے انکار کر دیا اور میں نے آگے بڑھکر قسم کہائی کہ یہ میرے بہائی ہیں آپنے فرمایا تمنے سچ کہا مسلمان مسلمان کا بہائی ہے اسکی روایت احمد بن حنبل نے یزید سے انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے ابراہیم سے کی ہے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

(سیدنا) سوید (رضی اللہ عنہ)

ابن زید جرانی ہیں - رفاعہ کے بہائی ہیں اپنے دو بہائیوں کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مدینہ میں آئے تھے انکو موسی بن سہیل نے ان لوگوں میں بیان کیا ہے کہ جو فلسطین میں مقیم ہوئے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر لکھا ہے -

(سیدنا) سوید (رضی اللہ عنہ)

سلمان فارسی کے غلام تھے انکو بخاری نے ذکر کیا ہے اور انکو صحابی بتایا ہے اسکو انہوں نے ابن قہزاز سے نقل کیا ہے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے -

(سیدنا) سوید (رضی اللہ عنہ)

ابن صامت بن خالد بن عقبہ بن حوط بن حبیب بن عمرو بن عوف انصاری ہیں اوسی ہیں - ہمیں عبیداللہ ابن احمد بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے عاصم ابن عمر بن قتادہ نے اپنی قوم کے مشائخ سے روایت کرکے بیان کیا انہوں نے کہا کہ سوید بن صامت قبیلہ بنی عمرو بن عوف کے مکہ میں حج یا عمرہ کی نیت سے آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا قصد کیا اور انکو خدا عزوجل اور دین اسلام کی دعوت دی سوید نے آپ سے کہا شاید تمہارے پاس بہی ویسی ہی کوئی کتاب ہے جیسی میرے پاس ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تمہارے پاس کیا ہے انہوں نے جواب دیا کہ مجلہ لقمان یعنی لقمان کی حکمت ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسکو میرے سامنے پیش کرو انہوں نے آپکے سامنے پیش کیا آپنے فرمایا یہ کلام عمدہ ہے اور جو میرے پاس ہے اس سے بہی افضل ہے یعنی وہ قرآن جسکو خدا نے مجھپر نازل کیا ہے اور وہ ہدایت اور روشنی ہے اور آپنے انکے سامنے قرآن شریف پڑہا اور انکو اسلام کیطرف بلایا انہوں نے کہا یہ اچھا کلام ہے اور لوٹ کر مدینہ میں اپنی قوم کے پاس گئے اور کچھ ٹہرنے نہیں پائے تھے کہ انکو خزرج نے قتل کر ڈالا اور انکی قوم والے کہتے تھے کہ وہ ہمارے خیال میں

مسلمان رہتے تھے - انکا قتل بعاث کے دن ہوا تھا - ابو عمر کہتے ہیں کہ مجھکو انکے اسلام میں شک ہے جیسا کہ میرے سوا اور لوگونکو ہے انہوں نے اسکی بابت جو کتابیں لکھی ہیں
بہ اچھے شاعر تھے اور اپنے اشعار میں بہت حکمت کی باتیں بیان کرتے تھے اور انکی حکیمانہ شاعری کی مضبوطی کی وجہ سے انکی قوم کے لوگ انکو کامل کے لقب سے
پکارتے تھے اور انھیں کے یہ اشعار ہیں ؎ الا رب من تدعو صدیقا ولو تری مقالتہ بالغیب ساءک ما یفری مقالتہ کالشہد ما کان شاہدا
وبالغیب مأثور علی ثغرۃ النحر یسرک بادیہ وتحت ادیمہ تمیمۃ غش تبتری عقب الظہر تبین لک العینان ما ہو کاتم من الغل والبغضاء والنظر الشزر
فرشنی بخیر طالما قد بریتنی فخیر الموالی من یریش ولا یبری - انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے -

(سیدنا) سوید (رضی اللہ عنہ)

ابن صخر جہنی ہیں - قدیم الاسلام ہیں - حدیبیہ میں شریک تھے اور بیعۃ الرضوان میں بیعت کی اور یہ ان چار شخصوں میں سے ہیں جنہوں نے قبیلہ جہینہ کا جھنڈا
اٹھایا تھا انکا تذکرہ طبری نے لکھا ہے ؛

(سیدنا) سوید (رضی اللہ عنہ)

ابن طارق اور بعض لوگ انکو طارق بن سوید کہتے ہیں اور یہی ٹھیک ہے اور یہ حضرموت کے رہنے والے ہیں ہمیں اسمعیل بن علی بن عبید وغیرہ
نے اپنی سند و سے محمد بن عیسی سلمی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمود بن غیلان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابو داؤد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں شعبہ نے سماک بن
حرب سے روایت کر کے خبر دی کہ انھوں نے علقمہ بن وائل سے سنا کہ وہ اپنے والد سے روایت کرتے تھے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر
ہوئے اور سوید ابن طارق یا طارق بن سوید نے آپسے شراب کے بارے میں دریافت کیا آپنے انکو منع کیا انھوں نے عرض کیا کہ اس سے دوا کی جاتی ہے
آپنے فرمایا کہ وہ دوا نہیں ہے بلکہ وہ بیماری ہے اور اسکی روایت حماد بن سلمہ نے سماک سے انھوں نے علقمہ سے انھوں نے طارق بن سوید سے کی ہے
اور انھوں نے شک نہیں ظاہر کیا ہے اور نہ انھوں نے سند میں ان کے باپ کا ذکر کیا ہے اور ابو النضر اور ابو عامر عقدی اور عبید اللہ بن
عبد المجید نے شعبہ سے انھوں نے سماک سے انھوں نے علقمہ سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے سوید ابن طارق سے اسکی روایت
کی ہے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے -

(سیدنا) سوید (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بن زید بن حارثہ - انصاری ہیں کوفہ میں رہتے تھے انسے مجمع بن یحیی نے روایت کی ہے - انکا صحابی ہونا معلوم نہیں ہوتا
اسکو ابن مندہ نے بیان کیا ہے یزید بن ہارون نے مجمع بن یحیی سے انھوں نے سوید بن عامر انصاری سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صلہ رحم کرو اگرچہ سلام ہی سے ہو اسکی روایت وکیع اور عبد الواحد بن زیاد اور ابن مبارک نے مجمع سے کی ہے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

(سیدنا) سوید (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو عبد اللہ ہے ہانی ہیں اور بعض لوگ الہانی کہتے ہیں جو اشعریین کا ایک خاندان ہے اسکو ابو نعیم نے بیان کیا ہے اور ابن مندہ نے بیان کیا ہے کہ ہانی قبیلہ اشعریین کا
ایک خاندان ہے عتبہ بن ابی حکیم نے عبد اللہ ابن سوید الہانی اشعری سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

ؔ آگاہ رہو اکثر وہ لوگ جنکو تو دوست سمجھتا ہے اگر تو انکی غائبانہ گفتگو سنے تو انکی افترا پردازی تجھکو بری معلوم ہو - سامنے تو انکی باتیں مثل شہد کے ہوتی ہیں - مگر پیٹھ پیچھے زہر ہلاہل ہوتی ہیں -

سنایا جیسے اس حدیث سے بیان کیا ہے آپ سے سنا تھا کہ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالے نے اس قبیلہ یعنی لخم اور جذام کو ملک شام میں بنایا اہل یمن کی اعانت کا ذریعہ بنا دیا ہے جیسا کہ یوسف (علیہ السلام کو) یعقوب علیہ السلام کی اولاد کیواسطے معین کر دیا۔ انکا تذکرہ ابن منده اور ابو نعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) سوید (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو عقبہ ہے۔ انصاری ہیں اور بعض لوگ انکو جہنی اور بعض مزنی بتاتے ہیں ان سے انکے بیٹے عقبہ نے روایت کی ہے ہمیں یحییٰ بن محمود بن سعد نے اجازۃ اپنی سند سے ابن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو سعید یعنی حرم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابو الیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں شعیب بن ابی حمزہ نے زہری سے انھوں نے عقبہ بن سوید سے انھوں نے اپنے والد سے جو صحابی ہیں روایت کر کے خبر دی انھوں نے کہا ہم رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ خیبر سے واپس آ رہے تھے کہ آپ نے احد کو دیکھ کر فرمایا اللہ اکبر یہ پہاڑ ہم کو دوست رکھتا ہے اور ہم اسکو دوست رکھتے ہیں اور انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سفط کے متعلق روایت کی ہے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سوید (رضی اللہ عنہ)

ابن طلحہ بن معاذ انصاری ہیں۔ یہ ایک مجہول شخص ہیں انکا صحابی ہونا معلوم نہیں ہے انھیں کی اولاد ابراہیم بن حیان ہیں انکا تذکرہ ابن منده اور ابو نعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) سوید (رضی اللہ عنہ)

ابن طرد ... کہ موتہ میں شہید ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے اور وہب بن سعد بن ابی سرح عامری کے درمیان میں بھائی چارا کرا دیا تھا انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے

(سیدنا) سوید (رضی اللہ عنہ)

ابن عیاش انصاری ابن یہ ان لوگوں میں سے ہیں جنکو رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد ضرار کے گرانے کیواسطے بھیجا تھا عکرمہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر بن قیس اور عاصم بن عدی اور سوید بن عیاش کو اس مسجد کے گرانے کیواسطے بھیجا تھا جو نفاق کی وجہ سے بنائی گئی تھی انکا تذکرہ ابن منده اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سوید (رضی اللہ عنہ)

ابن غفلہ بن عوسجہ بن عامر بن وداع بن معاویہ بن حارث ابن مالک بن عوف بن سعد بن عوف بن حریم بن جعفی ابن سعد عشیرہ جعفی ہیں انھوں نے زمانہ جاہلیت میں بہت عمر گذاری ہے اور رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ایمان لے آئے تھے اور آپکو دیکھا نہیں تھا اور رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے جو شخص صدقہ وصول کرتا تھا اسکو انھوں نے صدقہ دیا پھر مدینہ کا قصد کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دفن کے دن مدینہ میں پہونچے انکی پیدائش عام الفیل کی ہے ہمکو عبد الوہاب بن علی امین صوفی نے اپنی سند سے ابو داؤد سجستانی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن صباح نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں شریک نے عثمان بن الحارث سے انھوں نے ابو لیلی کندی سے انھوں نے سوید بن غفلہ سے روایت کر کے خبر دی انھوں نے کہا ہمارے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سے صدقہ لینے والا آیا میں نے آپ ہی کے زمانہ میں سیکھا تھا کہ متفرق (اشیاء) یکجا کی جائیں

اور میسرہ اور صالح نے سوید سے اسکی روایت کی ہے اور ہمین اتنا اور بڑہا یا ہے کہ انکے پاس ایک آدمی بڑی اونٹنی لیکر آیا انھون نے اسکے لینے سے انکار کردیا۔ پھر اس سے کم درجہ کی لایا انھون نے اسکے لینے سے بھی انکار کیا اور کہا کہ کون سی زمین مجھے اٹھائیگی اور کون آسمان مجھپر سایہ ڈالے گا جب کہ مین رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مسلمانون کا بہترین مال لیکر جاؤنگا اور یہ جنگ قادسیہ مین شریک ہوے تھے۔ لوگون نے ایک مرتبہ شیر شیر کا غل مچایا سوید بن غفلہ شیر کی طرف گئے اور اسکے سر پر ایک وار کیا کہ تلوار پشت کی ہڈی کو کاٹتی ہوئی دم سے نکل گئی۔ یہ سوید صفین مین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ساتھ شریک ہوے تھے اور حجاج کے زمانہ مین ۸۰ھ مین اور بروایتے ۸۱ھ یا ۸۲ھ مین مقام کوفہ انتقال کیا انکی عمر ایک سو اٹھائیس [۱۲۸] یا ستائیس سال کی تھی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) سوید (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس۔ عبدی ہین۔ انکی کنیت ابومرحب یا ابوصفوان ہے۔ ہمین ابو منصور بن مکارم بن احمد ابن سعد مودب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالقاسم نصر بن احمد بن محمد بن صفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین خطیب ابوالحسن یعنی علی ابن ابراہیم سراج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوطاہر ہبتہ اللہ ابن ابراہیم بن انس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالحسن یعنی علی بن عبید اللہ بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوجابر یعنی زید بن عبدالعزیز ابن حبان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن عبداللہ ابن عمار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین معافی بن عمران نے سفیان ثوری سے انھون نے سماک بن حرب سے انھون نے سوید بن قیس سے روایت کرکے خبر دی انھون نے کہا کہ مین اور مخرمہ عبدی مقام ہجر سے کپڑا لیکر مکہ مین آئے اور ہمارے پاس رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور آپ نے مجھ سے ایک ازار مول لی اور اس جگہہ امینٹ سے تولنے کا رواج تھا آپ نے فرمایا کہ جھکا کر تولو ایک شخص نے پوچھا یہ کون شخص ہین لوگون نے جواب دیا کہ یہ رسول خدا ہین انکی حدیث مین اختلاف ہے ابن مبارک اور ابوالاحوص اور حمانی اور ابوعبدالرحمن مقری نے ثوری سے انھون نے سماک سے انھون نے سوید سے اسکی روایت اسیطرح کی ہے جسطرح کہ ہمنے اسکو ذکر کیا ہے اور غندر نے اسکی روایت شعبہ سے انھون نے سماک سے کی ہے کہ انھون نے کہا مین نے مالک یعنی ابوصفوان ابن عمیرہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ ایک شخص نے ہجرت سے پہلے ازار فروخت کیا انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) سوید (رضی اللہ عنہ)

ابن مخشی۔ انکی کنیت ابومخشی ہے طائی ہین اور بعض لوگون نے انکو ازید بن مخشی بیان کیا ہے ابو معشر وغیرہ نے بدریون مین انکو ذکر کیا ہے انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے

(سیدنا) سوید (رضی اللہ عنہ)

ابن مقرن بن عائذ بن منجا بن حجیر بن نصر بن حبشیہ بن کعب بن ثور بن ہدمہ بن لاطم بن عثمان بن عمرو بن اد۔ مزنی ہین۔ نعمان ابن مقرن کے بھائی ہین

عثمان بن عمرو اور انکے بھائی اُسکی اولاد اپنی ماں مزینہ بنت کلب بن وبرہ کیطرف منسوب ہوتی ہیں اور مزینہ کہلاتی ہیں انکی کنیت ابوعدی
جو اور بعض لوگ ابوعمر بیان کرتے ہیں کوفہ میں رہتے تھے۔ ہمیں ابراہیم ابن محمد بن مہران وغیرہ نے اپنی سندوں کو
ابوعیسیٰ ترمذی تک پہونچا کر خبر دی کہتے تھے ہمسے ابوکریب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محاربی نے شعبہ سے انھوں نے حصین سے انھوں نے
ہلال بن یساف سے انھوں نے سوید بن مقرن سے روایت کرکے بیان کیا انھوں نے کہا ہم سات بھائی تھے اور ہماری خدمت کیواسطے سوا ایک
لونڈی کے اور کوئی نہ تھا اور اسکو ہم میں سے ایک نے تھپڑ مارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ہم لوگ اسکو آزاد کردیں اور انھیں سے مروی ہے
کہ انھوں نے کہا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جو شخص اپنے مال کیوجہ سے قتل کیا جائے وہ شہید ہے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

(سیدنا) سوید (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان بن مالک بن عامر بن مجدعہ بن جشم بن حارثہ بن حارث ابن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری ہیں اوسی حارثی
ہیں احد اور اسکے بعد کے مشاہد میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے انکا شمار اہل مدینہ میں ہے۔ ہمیں مسمار بن
عمرو بن عولیس یعنے ابوبکر اور ابوعبد اللہ یعنی محمد بن محمد بن سرایا بن علی وغیرہم نے اپنی سندوں ابوعبد اللہ یعنی محمد بن اسمعیل جعفی تک پہونچا کر خبر
دی کہتے تھے ہمیں عبد اللہ بن یوسف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں مالک نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انھوں نے بشیر بن یسار سے انھوں نے سوید بن نعمان سے روایت کرکے
خبر دی کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ خیبر کے سال نکلے یہانتک کہ جب خیبر کے نزدیک مقام صہبا میں پہونچے تو آپنے عصر کی نماز پڑھی
پھر کھانا منگوایا تو بجز ستو کے اور کچھ نہ تھا آپنے اُسکے گھولنے کا حکم دیا اور وہ گھولے گئے اور آپنے لوگوں کے ہمراہ کھایا پھر آپ مغرب کی نماز
کے واسطے اُٹھے اور کلی کی اور ہم لوگوں نے بھی کلی کی پھر آپنے نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سوید (رضی اللہ عنہ)

ابن ہبیرہ بن عبد حارث۔ دیلی ہیں۔ بعض لوگ انکو عبدی کہتے ہیں اسکو ابوعمر نے بیان کیا ہے بصرہ میں رہتے تھے انسے ایاس ابن زہیر نے روایت
کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان آدمی کا بہترین مال وہ ہے جو کھیت سے پیدا ہو یا جو جانوروں سے حاصل ہو اسکو اسی طرح روح بن عبادہ نے
ابونعامہ سے انھوں نے ایاس بن زہیر سے انھوں نے یزید بن ہبیرہ سے نقل کیا ہے اور عبد الوارث اور معاذ بن معاذ نے ابونعامہ سے انھوں نے
ایاس سے انھوں نے سوید سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی روایت کی ہے ابونعامہ کا نام عمرو بن عیسیٰ تھا اور ابوعمر کا بیان کرنا کہ وہ دیلی
ہیں اور بروایت بعض عبدی ہیں دونوں ایک ہی ہیں کیونکہ دیل ایک خاندان ہے قبیلۂ عبد القیس کا اور دیل کا نسب اسطرح ہے کہ دیل بن عمرو بن ودیعہ بن لکیز ابن افصی
ابن عبد القیس اور ابواحمد یعنی حاکم نے بیان کیا کہ وہ عدوی ہیں قبیلہ عدی بن عبد مناۃ بن اد سے واللہ اعلم۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سوید (رضی اللہ عنہ)

انکا نسب نہیں بیان کیا گیا ہے بعض لوگ انکو سوید کا والد کہتے ہیں اور یہی ٹھیک ہے یونس بن یحییٰ یعنی ابونباتہ نے ہشام بن سعد سے انھوں نے حاتم بن ابی نصر

انھون نے عبادہ بن نسی سے انھون نے سوید رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سحری کھانے والو نکو دعا دی ہے اور انکو ابن وہب نے ہشام سے انھون نے اپنی سند سے نقل کیا ہے کہ ابو سوید نے بیان کیا انکا تذکرہ ابن منده اور ابو نعیم نے لکھا ہے —

باب السین و الیاء

(سیدنا) سیابہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عاصم سلمی ہین۔ انکا نسب اسطرح ہے کہ سیابہ بن عاصم بن شیبان بن خزاعی بن محارب بن مرہ بن ہلال بن فالج بن ذکوان بن ثعلبہ بن بہثہ بن سلیم انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپنے غزوہ حنین مین فرمایا کہ مین عواتک کا بیٹا ہون اور یہ وہ زین تھی جسے عمرو ابن سعید بن عاص نے روایت کی ہو کہ یہ اور انکے بھائی حجاف ابن حکیم کو فہ سے آئے تھے سروج اور عقبہ مین انکی بہت اولاد ہے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے —

(سیدنا) سیار (رضی اللہ عنہ)

ابن بلز۔ ابو العشراء کے والد تھے۔ دارمی ہین۔ انکے نام مین اختلاف ہے بعض لوگ انکو اسامہ اور بعض عطارد وغیرہ کہتے ہین۔ انکا ذکر طبرانی نے اسی تذکرہ مین کیا ہے ہمکو ابو منصور بن مکارم ابن احمد بن سعد مودب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم نصر بن احمد بن محمد بن صفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین خطیب ابو الحسن یعنی علی ابن ابراہیم سراج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو طاہر ہبۃ اللہ بن ابراہیم بن انس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الحسن یعنی علی بن عبید اللہ بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو جابر زید بن عبد العزیز بن حیان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن عبد اللہ بن عمار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین معافی بن عمران نے حماد بن سلمہ سے انھون نے ابو العشراء دارمی سے انھون نے اپنے والد سے روایت کر کے خبر دی انھون نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کیا حلق اور لبہ کے سوا اور کہین ذبح نہین ہوتا آپنے جواب دیا کہ اگر تم اسکے ران مین نیزہ مارو تو بھی کافی ہے انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہے —

(سیدنا) سیار (رضی اللہ عنہ)

ابن روح یا روح بن یسار۔ اسیطرح سے شامیون کی حدیث اس بارہ مین شک کے ساتھ وارد ہوئی ہو اسکی روایت بقیہ نے مسلم بن زیاد سے کی ہے کہ انھون نے بیان کیا کہ میں نے چار صحابہ یعنی انس بن مالک اور فضالہ بن عبید اور ابو المنثبت اور روح بن سیار یا سیار بن روح کو مین نے دیکھا کہ یہ لوگ عمامہ کا شملہ اپنے پیچھے چھوڑتے تھے اور انکے کپڑے ٹخنون تک تھے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے —

(سیدنا) سیان (رضی اللہ عنہ)

عبد الصمد کے والد ہین۔ عبد اللہ بن عقیل نے عبد اللہ بن سیان سے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اہل قلیب کے پاس گئے اور فرمایا اے اہل قلیب کیا جو کچھ تمہارے رب نے وعدہ کیا تھا اسکو تمنے سچ پایا لوگون نے پوچھا کیا یہ لوگ سنتے ہین آپنے جواب دیا کہ جسطرح تم سنتے ہو اسیطرح یہ لوگ بھی سنتے ہین لیکن یہ لوگ جواب نہین دے سکتے

انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے

(سیدنا) **سیف** (رضی اللہ عنہ)

ابن ذی یزن - انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا اور آپ کے دادا عبد المطلب کو آپکی نبوت اور آپکے حال سے آگاہ کیا تھا ثابت نے انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ ابن ذی یزن نے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک حلہ ہدیۃً بھیجا جسکی قیمت ۳۳ اونٹنیوں کے برابر تھی - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے -

(سیدنا) **سیف** (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن معدی کرب - کندی ہیں اشعث بن قیس کے بھائی ہیں - ابن کلبی بیان کرتے ہیں کہ یہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد میں آئے آپ نے انکو انکی قوم کا موذن کردیا اور یہ مرتے دم تک برابر موذن رہے ابن شاہین نے بیان کیا ہے کہ سیف بن قیس کندی اپنے بھائی اشعث کے ساتھ وفد میں آئے تھے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے انکا نسب ابوعمر اور ابوموسیٰ نے اسیطرح بیان کیا ہے لیکن ابن مندہ اور ابونعیم نے بیان کیا ہے کہ سیف معدی کرب کے بیٹے ہیں یحییٰ بن معین علی بن ثابت سے انھوں نے حارثہ بن سلیمان سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا مجھ سے نبی جبلیہ کے بہت سے لوگوں نے سیف بن معدی کرب سے روایت کر کے بیان کیا انھوں نے کہا یا رسول آپ مجھے میری قوم کی موذنی عنایت کر دیجئے آپ نے مجھے عنایت کردی لیکن ابوموسیٰ نے بیان کیا ہے کہ سیف بن قیس اشعث بن قیس کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد میں آئے اور آپ نے انکو انکی قوم کا موذن کردیا اور یہ مرتے دم تک برابر موذن رہے - اور شاید ابوموسیٰ نے اس تذکرہ کو ابن مندہ پر استدراک کے لئے ذکر کیا ہے اس خیال پر کہ ابن مندہ نے انکا تذکرہ نہیں لکھا ہے حالانکہ وہ انکا تذکرہ لکھ چکے ہیں سیف معدی کرب کے بیٹے ہیں اور انکو انکے دادا کی طرف منسوب کیا ہے اور یہ سیف بن قیس بن معدی کرب اشعث بن قیس کے بھائی ہیں اور انھوں ہی نے اذان دینے کی خواہش کی تھی واللہ اعلم —

(سیدنا) **سیف** (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن احمر بن غریب جمال بن نمران بن حارث ابن جبران بن وائل بن رعین - رعینی ہیں - خیشانی ہیں ابوتمیم جیشانی کے بھائی ہیں یہ ابوتمیم سے بڑے تھے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں اسلام لائے اور معاذ ابن جبل سے قرآن شریف پڑھا - اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ہجرت کی اور فتح مصر میں شریک ہوئے انسے عقبہ بن مسلم اور عبداللہ بن ہبیرہ وغیرہم نے روایت کی ہے انکا تذکرہ ابن ماکولا نے لکھا ہے —

(سیدنا) **سموۃ** (رضی اللہ عنہ)

بلقادی ہیں انسے منصور بن ساتح یعنی ربیع بن صبیح کے بھائی نے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا میں نے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اور آپکی زبان مبارک سے ایک بات سنی ہے وہ یہ ہے کہ ہم بلقاء سے مدینہ کو گیہوں لاد کر لائے اور انکو فروخت کر کے مدینہ کی کھجور خریدنا چاہا لوگوں نے ہمکو اسکی خریداری سے منع کیا ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپکو خبر کی آپ نے منع کرنیوالوں سے فرمایا کہ کیا تمکو اناج کی ارزانی ان کھجوروں کی گرانی کے عوض میں بس نہیں کرتی جسکو دو

لاد کر لیجاتے ہیں ان لوگوں کو چھوڑ دو تاکہ لیجائیں تم تو بتاؤ کہ یہ لوگ جنگ کرنے والے ہیں یا نہیں پس تم میں سے صرف ... پھر مسلمان ہوئے اور انکا اسلام اچھا رہا اور ایک سو بیس برس زندہ رہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

باب الشین مع الالف والیاء

(سیدنا) شافع (رضی اللہ عنہ)

ابن سائب بن عبید بن عبد یزید بن ہاشم بن مطلب بن عبد مناف بن قصی قریشی ہیں مطلبی ہیں امام شافعی کے دادا تھے انکی والدہ ام ولد تھیں خطیب ابو بکر بغدادی نے روایت کی ہے جسکی خبر ہمیں ابو موسی مدینی نے دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو منصور عبد الرحمن بن عبد الواحد بن زریق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر احمد بن علی بن ثابت نے خبر دی انھوں نے کہا میں نے ابو الطیب طاہر بن عبد اللہ طبری سے سنا وہ کہتے تھے کہ شافع بن سائب جنکی طرف شافعی منسوب ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بچپن کی حالت میں ملے اور انکے والد سائب بدر کے دن مسلمان ہوئے تھے انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) شاہ (رضی اللہ عنہ)

انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے انھوں نے کہا ہے کہ انکا ذکر ابو سلمہ کی حدیث میں ہے جسکی روایت انھوں نے ابو ہریرہ سے کی ہے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کی حدیث بیان کی ہے جسکے الفاظ یہ ہیں کہ آپ نے فرمایا ہے تھوڑا سا کہ اسکی تر گھاس کھا لی جائے اور اسکا درخت کاٹا جائے شاہ یمانی نے کہا یا رسول اللہ میرے واسطے اسکو لکھ دیجئے آپ نے حکم دیا کہ اسکو ابو شاہ کو لکھ دو اسیطرح اسکو اسمعیل بن جعفر نے محمد بن عمرو سے انھوں نے ابو سلمہ سے نقل کیا ہے اور یحیی بن ابی کثیر نے ابو سلمہ سے یہ روایت کی ہے ابو شاہ کہا ہے اور یہی صحیح ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے

(سیدنا) شبابث (رضی اللہ عنہ)

بن ربیع بن سلمی مدنی اوس بن عمرو بن کعب بن قراقر ابن صحبان۔ بلوی ہیں۔ بنی حرام بن کعب انصاری کے حلیف ہیں انکے والد قبیلہ بنی تمیم ... دونوں بیٹے ہیں اور انکے بیٹے شبابث لیلۃ العقبہ میں پیدا ہوئے شبابث کی والدہ ربیع کی والدہ تھیں اور یہ عمرو بن حمدی بن سنان بن ثابت کی بیٹی زینب ابنہ سلمیہ تھیں یہ مسلمان تھیں اور اپنے شوہر کے ساتھ خیبر میں شریک ہوئیں اسکو محمد بن سعد نے بیان کیا ہے انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) شبیث (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد بلوی ہیں فتح مصر میں شریک ہوئے صحابی ہیں انکا ذکر کتاب الفتوح میں ہے اسکو ابو سعید بن یونس نے بیان کیا ہے ابن لہیعہ نے ولید بن ابی ولید سے انھوں نے ابان سے انھوں نے شبیث بن سعد سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ کو قیامت کے دن ایک کتاب کھلی ہوئی دی جائیگی جسمیں اسکی نیکیاں لکھی ہونگی الی آخرہ۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) شبر (رضی اللہ عنہ)

ابن علقمہ یعنی عمرو بن حرارہ بن عدس بن زید بن عبد اللہ بن دارم تمیمی ہیں۔ دارمی ہیں۔ حاکم یعنی ابو احمد نیشاپوری نے بیان کیا کہ شبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

پاس وفدمین آئے اور آپ نے انکو انکی قوم پر صدقہ وصول کرنے کے واسطے مقرر کیا۔ انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہی صعفوق کو بعض لوگ صفوق بھی پڑھتے ہین بعد اغا

(سیدنا شبرمہ رضی اللہ عنہ)

انکانسب نہین بیان کیا گیا ہی۔ یہ صحابی ہین۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی مین فوت ہوگئے تھے۔ عطار نے ابن عباس سے روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو شبرمہ کی طرف سے لبیک کہتے سنا آپنے اسکو بلاکر پوچھا کہ تینے حج کیا ہی اس شخص نے جواب دیا نہین آپنے فرمایا یہ تمھاری طرف سے ہو اور شبرمہ کی طرف سے دوسرا حج کرو۔ اور طاؤس نے ابن عباس سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی کہ آپنے فرمایا کہ یہ حج شبرمہ کی طرف سے ہی پھر تم دوسرا حج اپنی طرف سے کرو۔ اور یہ وہم ہی اور پہلی روایت صحیح ہی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا شبل رضی اللہ عنہ)

عبدالرحمن بن شبل کے والد ہین۔ ان سے انکے بیٹے عبدالرحمن نے روایت کی ہی یہ اور انکے بیٹے دونون غیر معروف ہین۔ اور انکی روایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے نماز مین کوے کی طرح ٹھونگ مارنے سے منع کیا ہی صحیح نہین جیسا کہ ایک روایت مین ایک اور حدیث ہی کہ قیامت اسوقت تک قائم ہوگی یہانتک کہ گھوڑے کی نقل لیجائے اور کہا جائے کہ یہ گھوڑے کی نقل ہی یہ حدیث منکر ہی انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہی۔

(سیدنا شبل رضی اللہ عنہ)

ابن معبد مزنی ہین اور بعض لوگ انکو ابن خلید اور بعض ابن خالد کہتے ہین۔ طبری نے انکا نسب اسطرح بیان کیا ہی کہ شبل بن معبد بن عابد بن حارث بن عمرو بن علی ابن اسلم بن حمیس بن غوث بن انمار بجلی ہین اور اسیکے مثل انکا نسب ابواحمد عسکری نے بیان کیا ہی۔ یہ ابوبکرہ کے مادری بھائی ہین یہ ایک ماں کے چار بیٹے تھے اور انھون نے مغیرہ بن شعبہ پر زنا کی گواہی دی تھی ہمین ابو محمود بن معد نے اجازۃً اپنی سند سے ابن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے سفیان بن عیینہ نے زہری سے انھون نے عبیداللہ بن عبداللہ سے انھونے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرکے بیان کیا کہ لوگون نے دریافت کیا کہ لونڈی شادی سے پہلے زنا کرتی ہی آپنے جواب دیا اگر لونڈی زنا کرے تو اسکے کوڑے لگاؤ پھر اگر زنا کرے تو کوڑے لگاؤ پھر تیسری یا چوتھی مرتبہ مین فرمایا کہ اسکو فروخت کرڈالو اگرچہ بالون کی ایک رسی ہی کے بدلے مین ملے ابن عیینہ نے اس حدیث مین شبل پر کوئی فرق نہین ذکر کیا ہے انکی روایت زہری کے تلامذہ نے زہری سے انھون نے عبیداللہ سے انھونے عبداللہ بن مالک اوسی سے کی ہی اور کہا جاتا ہی کہ یہی صحیح ہی اور ابوعثمان نہدی نے روایت کی ہی کہ ابوبکرہ اور نافع بن علقمہ اور شبل بن معبد نے مغیرہ پر گواہی دی کہ انھون نے انکو اسطرح دیکھا جسطرح کہ سلائی کو سرمہ دانی مین وہ کہتے ہین اتنے مین زیاد آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایسا آدمی آیا ہی جو سچی گواہی دیگا انھون نے کہا مین نے بری مجلس دیکھی اور اٹھ گئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انکے کوڑے لگوائے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔ اور انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہی کہ شبل بن معبد کو طبرانی نے ذکر کیا ہی اور ابونعیم نے انکو اور شبل بن خالد کو ایک بنایا ہی۔ ابوموسیٰ نے بیان کیا ہی کہ وہ دو شخص ہین اور انھون نے مغیرہ پر گواہی دینے کے واقعہ کو مثل ابونعیم کے بیان کیا ہی۔ مین کہتا ہون کہ ابوعبداللہ بن مندہ اور ابوعمر اور ابواحمد عسکری نے دونون کو ایک شخص بیان کیا ہی مین ابونعیم کی موافقت کی ہی واللہ اعلم۔

(سیدنا) شعیب (رضی اللہ عنہ)

ابن حزم بن مہان بن وہب بن لقیط بن یعمر شدلخ بن عوف بن کعب بن عامر بن لیث بن بکر بن عبد مناۃ۔ کنانی ہیں لیثی ہیں۔ حدیبیہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوے۔ انکا تذکرہ ہشام بن کلبی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) شبیب (رضی اللہ عنہ)

ابن ذی الکلاع۔ روح کے والد تھے۔ یہ کہتے تھے کہ مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صبح کی نماز پڑھی اور آپنے ہمین سورۂ روم پڑھی اور ایک آیت کو مکرر پڑھا۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے اور بیان کیا ہے کہ یہ حدیث مضطرب الاسناد ہے انسے عبد الملک بن عمر نے روایت کی ہے۔

(سیدنا) شبیب (رضی اللہ عنہ)

ابن غالب۔ کندی ہیں۔ صحابی ہیں۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مسح خفین کی نسبت سوال کیا تھا۔ اسکی روایت شبیب بن حبیب ابن غالب نے اپنے چچا شبیب بن غالب ابن اسید سے کی ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) شبیب (رضی اللہ عنہ)

ابن قرہ یا ابن ابی حنزنہ غسانی ہیں۔ انکا ذکر اس تحریر میں ہے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھکر علاء بن حضرمی کو دی تھی۔

(سیدنا) شبیب (رضی اللہ عنہ)

ابن نعیم۔ بقیہ بن ولید نے ابو بکر بن ابی مریم سے انھون نے راشد بن سعد سے انھون نے شبیب بن نعیم سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کار گوشت کو کھاتا ہے اور خون کو پیتا ہے اسکی گرمی اور سردی دوزخ سے ہے۔ اسکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) شبیل (رضی اللہ عنہ)

ابن عوف بن ابی حیہ۔ انکی کنیت ابو الطفیل ہے۔ بجلی ہیں۔ احمسی ہیں۔ انھون نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا۔ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث نہین سنی۔ جنگ قادسیہ مین شریک ہوے۔ انکی روایتین حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور انکے بعد کے لوگون سے ہے یہ اپنی داڑھی زرد رنگتے تھے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

باب الشین مع التاء والحیم

(سیدنا) شتیر (رضی اللہ عنہ)

ابن شکل بن حمید۔ عبدی ہیں کوفی ہیں سکتے ہیں کہ انھون نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا۔ انھون نے اپنے والد اور حضرت علی بن سے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے مختصر لکھا

(سیدنا) شجارہ (رضی اللہ عنہ)

سلفی ہین - انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی انکا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہی اور کہا ہی کہ میرا گمان ہی کہ انکی حدیث مرسل ہو اور انکو ابو احمد عسکری نے صحابہ مین ذکر کیا ہی -

(سیدنا) شجاع (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی وہب - بعض لوگ انکو ابن وہب بن ربیعہ ابن اسد بن صہیب بن مالک بن کثیر بن غنم بن دودان ابن اسد بن خزیمہ اسدی کہتے ہین - بنی عبد الشمس کے حلیف ہین - انکی کنیت ابو وہب ہی - یہ قدیم الاسلام ہین - انھون نے حبشہ کو دوسری مرتبہ ہجرت کی تھی اور جب انکو خبر پہونچی کہ کہ مسلمان ہو گئے مکہ کو واپس آئے پھر مدینہ کو ہجرت کی - یہ اور انکے بھائی عقبہ بن ابی وہب بدر مین شریک تھے اور یہ تمام مشاہد مین رسول خدا صلعم کے ہمراہ شریک تھے حضرت نے انکو اور ابن خولی کے درمیان مین بھائی چارا کرایا تھا - اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو حارث بن ابی شمر غسانی اور جبلہ ابن ایہم غسانی کی طرف روانہ کیا تھا - اسکو ابو عمر نے لکھا ہی - اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے اپنی سندون سے محمد ابن اسحاق تک یہ روایت روایت کرکے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو حارث بن ابی شمر کی طرف روانہ کیا تھا - اور دونون نے عبداللہ بن بریدہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو جبلہ بن ایہم کی طرف بھیجا تھا - شجاع یمامہ کی جنگ مین کچھ اوپر چالیس برس کی عمر مین شہید ہوئے - یہ لاغر اور جھکے ہوے تھے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی -

(سیدنا) شعیرہ (رضی اللہ عنہ)

کندی ہین - انکا تذکرہ احمد بن یونس ضبی نے صحابہ مین کیا ہی - ان سے خالد بن طہمان نے روایت کی ہی - اور یہ خالد بن ابی خالد وہ ہین جنھون نے انس وغیرہ سے روایت کی ہی - احوص بن خوات نے خالد بن طہمان سے انھون نے شعیرہ کندی سے روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنازہ پر حاضر ہوے لوگون نے اسکی خوب تعریف کی اور آپ بیٹھے دفن کر رہے تھے کہ اتنے مین جبریل علیہ السلام آئے اور کہا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ شخص ویسا نہ تھا جیسا کہ یہ لوگ بیان کرتے تھے لیکن اللہ تعالی نے ان لوگون کی شہادت کو مقبول کر لیا اور اس شخص کی ان باتون کو جنکو وہ نہین جانتے تھے بخش دیا - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی -

باب الشین و الدال

(سیدنا) شداد (رضی اللہ عنہ)

ابن سمع - بعض لوگ کہتے ہین کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا یہ تابعی ہین - کوفی ہین - ابن مسعود سے روایت کرتے ہین - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی -

(سیدنا) شداد (رضی اللہ عنہ)

ابن اسید سلمی ہیں۔ مدنی ہیں عمر بن یعلی بن مرہ ابن شداد بن اسید نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور بیمار ہوگیا۔ آپنے پوچھا اے شداد تمکو کیا ہوا۔ انھون نے جواب دیا کہ مین بیمار ہوگیا ہون اور اگر مقام بطحان کا پانی پیتا تو اچھا ہوجاتا آپنے پوچھا تمکو اسکے پینے سے کون چیز منع کرتی ہی مین نے جواب دیا کہ ہجرت آپنے فرمایا جاؤ تم جس جگہ بھی ہو مہاجر ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) شداد (رضی اللہ عنہ)

ابن اوس بن آسیہ۔ جہنی ہین۔ انکی کنیت ابوعقبہ ہی انکا شمار اہل حجاز مین ہی صحابی ہین۔ انسے انکے بیٹے عقبہ نے روایت کی ہی کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے یہ بہت بوڑھے تھے اور انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو شہد ہدیۃً دیا آپنے انسے پوچھا کہ تم اسکو کہان سے لائے انھون نے جواب دیا کہ مقام ذی الضلال سے لے۔ فرمایا نہین بلکہ ذی الہدی سے (یہ یہامہ کے مقابل مین ایک وادی ہی جسکا نام الہدی ہی) انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) شداد (رضی اللہ عنہ)

ابن اوس بن ثابت بن منذر حسان بن ثابت انصاری خزرجی کے بھتیجے ہین۔ انکا نسب انکے والد اور چچا کے تذکرہ مین ہوچکا ہی انکی کنیت ابویعلی تھی اور بعض لوگ ابوعبدالرحمن کہتے تھے۔ یہ بیت المقدس مین فروکش ہوے عبادہ بن صامت بیان کرتے تھے کہ شداد اہل علم اور حلم مین سے ہین ان سے شام والون نے روایت کی ہی۔ الک نے بیان کیا ہی کہ شداد بن اوس حسان بن ثابت کے چچازاد بھائی ہین لیکن صحیح یہی ہی کہ وہ انکے بھتیجے ہین انسے انکے بیٹے یعلی اور محمود بن لبید اور ابواشعث صنعانی اور ابو ادریس خولانی وغیرہم نے روایت کی ہی۔ شداد بہت عابد پرہیزگار اور خداترس تھے ہمین ابو منصور بن مکارم بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالقاسم یعنی نصر بن صفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین علی بن ابراہیم سراج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوطاہر ہبۃ اللہ بن ابراہیم بن انس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین علی بن عبیداللہ بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن عبداللہ بن عمار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے معافی بن عمران نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبدالحمید ابن بہرام نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے شہر بن حوشب نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے عبدالرحمن بن غنم نے شداد بن اوس سے روایت کرکے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس امت کے بڑے لوگ اگلے اہل کتاب کے قدم بقدم چلینگے اسد بن وداعہ بیان کرتے ہین کہ شداد بن اوس جب رات کو اپنے بستر پر لیٹتے تھے تو کروٹین بدلا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ اے خدا دوزخ میرے اور نیند کے درمیان مین حائل ہی پھر اٹھ بیٹھتے اور صبح تک برابر نماز پڑھتے رہتے ابوالاشعث نے شداد سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اٹھارہ رمضان کو

جاتا رہا کہ آپنے ایک آدمی کو پچھنے لگواتے دیکھکر فرمایا کہ پچھنے لگانے والا اور لگوانے والا دونون کا روزہ ٹوٹ گیا۔ شداد کی وفات ۴۱ھ مین ہوئی اور بعض لوگ بیان کرتے ہین کہ ۵۸ھ مین بعمر ۷۵ سال فوت ہوئے اور بعض لوگ کہتے ہین کہ ۶۴ھ مین انکا انتقال ہوا۔ ابن مندہ نے موسی ابن عقبہ سے روایت کرکے بیان کیا ہی کہ یہ بدر مین شریک ہوئے تھے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔ مین کہتا ہون کہ ابن مندہ کی روایت موسی ابن عقبہ سے شداد بدر مین شریک ہوئے تھے اسمین وہم ہی کیونکہ موسی نے بیان کیا ہی کہ شداد کے والد اوس بن ثابت بدر مین شریک ہوئے تھے اور بعض راویون سے اسمین وہم ہوگیا ہی لیکن ابن مندہ وغیرہ نے شداد ہی کو ذکر کیا ہی واللہ اعلم

(سیدنا) شداد (رضی اللہ عنہ)

ابن ثمامہ۔ حمید نے انس سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا شداد بن ثمامہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپسے عرض کیا کہ آپ بنی کعب بن اوس کو ایک تحریر لکھدین آپنے انکو تحریر لکھدی اور شداد بن ثمامہ کو نماز پڑھانے کے واسطے روانہ کیا۔ انکا تذکرہ ابن دباغ اندلسی نے لکھا ہی

(سیدنا) شداد (رضی اللہ عنہ)

ابن شرحبیل۔ انصاری ہین۔ اسکو ابن مندہ اور ابو نعیم نے بیان کیا ہی۔ ابو عمر انکو جہنی بتاتے ہین۔ اور شاید یہ جہنی النسب اور انصار کے حلیف ہون انکی کنیت ابو عقبہ ہی انکا شمار اہل حمص مین ہی۔ انسے عیاش بن یونس نے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا مین جو کچھ چاہے بھول جاؤن مگر مین اسکو نہ بھولون گا کہ مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے نماز پڑھتے دیکھا ہی اس حال کہ آپ اپنے بائین ہاتھ کو داہنے ہاتھ سے پکڑے ہوئے تھے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) شداد (رضی اللہ عنہ)

ابن عارض جشمی ہین۔ انھین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے طائف جانے کی بابت کہا ہی۔[1]

لا تنصروا اللات ان اللہ مہلکہا ❊ وکیف ینصر من ہو لیس ینتصر ❊ ان التی حرقت بالسد فاشتعلت ❊ ولم یقاتل لدی احجارہا ہدر ❊ ان الرسول متی ینزل بدارکم ❊ یرحل ولیس بہا من اہلہا بشر ❊ انکا تذکرہ ابن اسحاق نے لکھا ہی

(سیدنا) شداد (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ۔ قنانی ہین۔ بنی حارث ابن کعب کے وفد مین ۱۰ھ مین خالد بن ولید کے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے یہ لوگ مسلمان ہوگئے اور اسلام پر ثابت قدم رہے انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

---

[1] تم لات کی مدد نہ کرو کیونکہ خدا اسکو ہلاک کرنے والا ہی۔ اور کیونکر مدد کریگا وہ جو بدلہ نہین لیسکتا ہی بیشک وہ جو مقام سد مین جلایا گیا اور وہ بھڑک اٹھا اور اسکے قریب کوئی لڑائی نہ ہوئی اسکا جلانا درست ہی۔ بیشک رسول جب تمہارے یہان آئینگے (تو برتت ہوگی) اور جب جائینگے تو بے برکتی ہوجائیگی ۱۲

(سیدنا) شداد (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن جبل بن اقب بن خبیب بن عمرو ابن غنم بیان بن محارب بن فہر بن مالک قریشی ہیں۔ فہری ہیں۔ یہ کرز بن جابر کے چچازاد بھائی ہیں۔ انکی کنیت ابو المستورد ان کے بیٹے کے نام پر ہی۔ اسمٰعیل بن ابی خالد نے قیس بن ابی حازم سے انھون نے مستورد بن شداد سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپکا ہاتھ چھوا تو وہ حریر سے زیادہ نرم اور برف سے زیادہ سرد تھا۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) شداد (رضی اللہ عنہ)

ابن عوف۔ عمارہ بن غزیہ نے یعلی بن شداد ابن عوف سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین ریاکو شرک اصغر شمار کرتے تھے۔ انکا تذکرہ ابو احمد عسکری نے لکھا ہے

(سیدنا) شداد (رضی اللہ عنہ)

ابن الہاد۔ یعنی اسامہ بن عمرو یعنی الہادی بن عبداللہ ابن جابر بن بشر بن عتوارہ بن عامر بن لیث ابن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ۔ کنانی ہیں لیثی ہیں۔ بنو ہاشم کے حلیف ہیں۔ یہ عبداللہ بن شداد کے والد ہیں۔ انکو ہادی اسوجہ سے کہتے تھے کہ یہ مہمانون کے واسطے رات کو آگ روشن کرتے تھے۔ ابو عمر کہتے ہیں کہ شداد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر صدیق اور جعفر اور علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم کے ہمزلف تھے کیونکہ یہ سلمی بنت عمیس کے شوہر تھے اور سلمی اسماء بنت عمیس کی بہن تھین جعفر اور ابو بکر اور علی بن ابی طالب کی زوجیت مین (یکے بعد دیگرے) رہین اور وہ میمونہ بنت حارث یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی کی مادر زاد بہن تھین۔ شداد مدینہ مین رہتے تھے پھر کوفہ چلے گئے۔ ہمین ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یزید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے جریر بن حازم نے محمد بن ابی یعقوب سے انھون نے عبداللہ بن شداد بن الہاد سے انھون نے اپنے والد سے روایت بیان کیا کہ انھون نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ظہر یا عصر کی دو نمازون مین سے ایک نماز مین ہمارے پاس آئے اور اپنے دونون نواسون یعنی حسن اور حسین مین سے ایک کو لیے ہوے تھے۔ پھر آپنے آگے بڑھکر اپنے نواسے کو داہنے قدم کے پاس بٹھال کر نماز کی نیت باندھی اور اثناء نماز مین ایک سجدہ کو بہت طول دیا مین نے اپنا سر اٹھایا تو کیا دیکھتا ہون کہ آپ سجدہ مین پڑے ہین اور ایک لڑکا آپکی پشت پر ہے پھر مین سجدہ مین چلا گیا پھر جب آپ نماز پڑھ چکے لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ آپنے ایک سجدہ اسقدر دراز کیا کہ ہمکو گمان ہوا کہ کوئی نئی بات پیدا ہو گئی یا آپ پر وحی آنے لگی آپنے جواب دیا یہ کچھ بھی نہ تھا بلکہ میرا لڑکا مجھپر سوار ہو گیا تھا اسوجہ سے مین نے جلدی کرنے کو ناپسند کیا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

باب الشین والراء

(سیدنا) شراحیل (رضی اللہ عنہ)

صنفی ہین بعض لوگ انکا نام شرحبیل بیان کرتے ہین - اور انشاء اللہ انکا ذکر شرحبیل کے نام مین آئیگا - انکا تذکرہ ابوعمر نے اسیطرح مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) شراحیل (رضی اللہ عنہ)

ابن زرعہ حضرمی ہین - حضرموت کے وفد مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے وہیں انھون نے اسلام قبول کیا تھا انکا ذکر ابن لہیعہ کی حدیث مین ہے - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے -

(سیدنا) شراحبل (رضی اللہ عنہ)

کندی ہین - صحابی ہین - ان سے عمرو بن قیس سکونی نے روایت کی ہے کہ آپنے ایک جنازہ پر نماز پڑھی اور لوگون کو تین صفون مین کھڑا کیا انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے - اور ابونعیم نے بیان کیا ہے کہ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے انکو ذکر کیا ہے اور میرے نزدیک یہ شراحیل بن مرہ ہین - اور ابونعیم کے قول کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ ابوعمر نے شراحیل بن مرہ کو کندی بتایا ہے واللہ اعلم

(سیدنا) شراحیل (رضی اللہ عنہ)

ابن مرہ ہمدانی ہین - اسکو ابونعیم نے بیان کیا ہے اور ابوعمر نے بیان کیا ہے کہ یہ کندی ہین - ان سے حجر بن عدی کندی نے روایت کی ہے کہ انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ حضرت علی (رضی اللہ عنہ) سے فرماتے تھے کہ خوش ہو کیونکہ تمھاری زندگی اور موت میرے ساتھ ہے - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے - ابوموسی کہتے ہین کہ انکو ابوزکریا بن مندہ نے اپنے دادا پر استدراک کرنے کے لیے ذکر کیا ہے حالانکہ انکے دادا نے انکا تذکرہ لکھا ہے

(سیدنا) شراحیل (رضی اللہ عنہ)

منقری ہین - صحابی ہین - انکا شمار اہل حمص مین ہے ان سے ابویزید ہوزنی نے روایت کی ہے ہمین یحیی بن محمود نے اجازۃً اپنی سند سے ابن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن عوف نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن اسماعیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے ضمضم بن زرعہ سے انھون نے شریح بن عبید سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے ابویزید ہوزنی نے بیان کیا وہ کہتے تھے شراحیل منقری نے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص انتقال کر جائے اور اسکی اولاد خدا کی راہ مین لگی ہو تو وہ انکے اعمال کے فضل سے جنت مین داخل ہوگا انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے -

(سیدنا) شراحیل (رضی اللہ عنہ)

ابن اوس ہین بعض لوگ انکو اوس بن شرحبیل کہتے ہین کہ ملک شام کے شہر حمص مین رہتے تھے ہمین عبدالوہاب ابن ہبۃ اللہ بن عبدالوہاب نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے علی بن عباس اور عصام بن خالد نے بیان کیا وہ دونون کہتے تھے ہمسے حریز نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے ابن محمد نے بیان کیا عصام کہتے ہین کہ وہ شرحبیل بن اوس

صحابی سے روایت کرکے خبر دیتے ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص شراب پیئے اسکے کوڑے لگاؤ پھر اگر دوبارہ پیئے اسکے کوڑے لگاؤ پھر اگر پیئے اسکے کوڑے لگاؤ اور اگر پھر پیئے تو اسکو مار ڈالو - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے - علی بن احمد نے بیان کیا ہے کہ شراحیل اور شرجبیل دونون بھائی ہین - اور دونون صحابی ہین - اور مقام رہا مین دونون کا حصہ ہے اور دیکھتے تھے مجھسے اسکی خبر میرے حران کے اساتذہ نے دی ہے

(سیدنا) شرجبیل (رضی اللہ عنہ)

جعفی ہین بعض لوگون نے انکا نام شراحیل بتایا ہے انکی روایت کردہ حدیث اعلام النبوت مین ہے جسمین سر پھٹنے کا ذکر ہے کہ انھون نے اپنے سر پھٹ جانے کی شکایت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کی آپ نے اسپر دم کردیا اور اپنا دست مبارک اسپر رکھدیا پھر اسکا کچھ بھی اثر نہ معلوم ہوا انسے انکے بیٹے عبدالرحمن نے روایت کی ہے - انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے -

(سیدنا) شرجبیل (رضی اللہ عنہ)

انکا لقب ذوالجوشن ہے - صحابی ہین - انکا ذکر باب الہمزہ والذال مین گذرچکا ہے - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) شرحبیل (رضی اللہ عنہ)

ابن حبیب - شفاء بنت عبداللہ کے شوہر تھے انکا ذکر اس حدیث مین ہے جسکی روایت اوزاعی نے زہری سے انھون نے ابوسلمہ سے انھون نے شفاء بنت عبداللہ سے کی ہے کہ انھین نے کہا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی - اسکو ابن مندہ نے بیان کیا ہے اور ابو نعیم نے نقل کیا ہے کہ مین اپنے بیٹے کی پاس گئی اور وہ شرجبیل بن حبیب کی زوجیت مین تھین اور مین نے شرجبیل کو گھر مین پایا الی آخرہ - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے ابو نعیم کہتے ہین کہ اس متاخر (یعنی ابن مندہ) نے اسمین دو جگہ تصحیف کی ہے حسنہ کی جگہ پر حبیب بیان کیا اور النبی کو النبی سے بدل دیا اور دونون تصحیفین کھلی ہوئی ہین اور یہ ایک عجیب (و غریب) غفلت ہے -

(سیدنا) شرحبیل (رضی اللہ عنہ)

بن حسنہ یہ انکی والدہ کا نام تھا - اور انکے والد کا نام عبداللہ بن مطاع بن عبداللہ بن غطریف بن عبدالعزی بن جثامہ بن مالک بن ملازم بن مالک ابن رہم بن سعد بن یشکر بن مبشر بن غوث بن مر (غوث تمیم بن مر کے بھائی ہین) تھا - بعض لوگ انکو کندی اور بعض تمیمی وغیرہ کہتے ہین - انکی کنیت ابو عبداللہ تھی - انکی والدہ حسنہ معمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ جمحی کی لونڈی تھین - شرحبیل بنو زہرہ کے حلیف تھے - انھون نے بنو زہرہ سے اپنے مادر زاد بھائی جنادہ اور جابر پسران سفیان ابن معمر بن حبیب کے انتقال کے بعد حلف کیا تھا - جب شرحبیل کے والد عبداللہ کا انتقال ہو گیا تو انکی والدہ حسنہ نے انصارین سے قبیلہ بنی زریق کے ایک آدمی سفیان نامی سے شادی کرلی جنکو سفیان بن معمر کہتے تھے کیونکہ معمر نے انکو متبنی کیا تھا اور انکی شادی حسنہ کے ساتھ کرادی تھی شرحبیل حسنہ کے ہمراہ تھے پھر سفیان سے دو لڑکے جابر اور جنادہ پیدا ہوے - شرحبیل اور انکے بھائی قدیم الاسلام ہین اور انھین نے مع اپنے بھائیون کے حبشہ کو ہجرت کی تھی اور جب حبشہ سے واپس آئے تو یہ لوگ بنی زریق کے مکانون مین فروکش ہوے اور

شرحبیل بھی اپنی مادری بھائیوں کے ساتھ رہے پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں سفیان اور انکے دونوں صاحبزادوں کا انتقال ہوگیا اور ان لوگوں سے کوئی اولاد نہیں تو شرحبیل بن حسنہ بنی زہرہ کے پاس چلے آئے اور انسے حلف کرکے انہیں میں رہ پڑے۔ ابو سعید معلی زرقی نے حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) کے پاس دعویٰ کیا کہ شرحبیل میرے حلیف ہیں (ب) انکو دوسروں کی طرف جانیکا اختیار نہیں ہے شرحبیل نے کہا میں انکا حلیف نہ تھا بلکہ اپنے بھائیوں کے ساتھ رہتا تھا جب انکا انتقال ہوگیا تو جن لوگوں سے میرا دل چاہا میں نے حلف کرلیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ای ابو سعید یا تو گواہ پیش کرو ورنہ انکو اپنا اختیار ہے اور وہ گواہ نہ پیش کرسکے اسوجہ سے شرحبیل اپنے حلف پر قائم رہے زبیر بیان کرتے ہیں کہ سفیان بن معمر کی بی بی حسنہ نے شرحبیل کو متبنی کیا تھا اور یہ انکے بیٹے نہیں ہیں لیکن متبنی کرنے کی وجہ سے انکی طرف منسوب ہیں اور یہ مقام عدول کے باشندے ہیں جو بحرین کا ایک گوشہ ہے اسکی طرف عدولی کشتیاں منسوب ہوتی ہیں ابو عمر کہتے ہیں کہ شرحبیل مہاجرین حبشہ اور قریش کے نامور آدمیوں میں سے ہیں حضرت ابوبکر اور عمر نے انکو شام کی طرف سردار لشکر کرکے روانہ کیا تھا اور علاقہ شام میں یہ برابر حاکم رہے یہاں تک کہ طاعون عمواس میں ۱۸ھ میں ستر برس کی عمر میں انتقال کیا یہ اور ابو عبیدہ بن جراح دونوں ایک ہی دن طاعون میں فوت ہوئے ہمیں ابو یاسر بن ہبۃ اللہ دقاق نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبدالصمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ہمام نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے قتادہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے شہر نے عبدالرحمن بن غنم سے روایت کرکے بیان کیا انھوں نے کہا جب شام میں طاعون واقع ہوا تو عمرو بن العاص نے لوگوں کے سامنے خطبہ پڑھا کہ یہ طاعون ناپاک ہے تم اس سے بھاگ کر گھاٹیوں اور نالوں میں چلے جاؤ۔ اسکی خبر شرحبیل بن حسنہ کو ہوی وہ بہت غضبناک ہوئے اور اپنے کپڑے گھسیٹتے ہوئے اور اپنے نعلین ہاتھ میں لٹکائے ہوئے آئے اور کہا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اسوقت رہا ہوں کہ جب عمرو اپنے گھر کے گدھے سے بھی زیادہ گمراہ تھے۔ یہ طاعون تمہارے پروردگار کی رحمت ہے اور تمہارے نبی کی دعا ہے اور تمسے پہلے نیک لوگوں کی موت ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

(سیدنا) شرحبیل (رضی اللہ عنہ)

ابن سمط بن اسود بن جبلہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ سمط بیٹے ہیں اعور بن جبلہ بن عدی کے۔ انکا نسب اشعث بن قیس کندی کے تذکرہ میں گذر چکا ہے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا ہے۔ انکی کنیت ابو یزید تھی حضرت معاویہ کی طرف سے حمص کے سردار تھے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی مخالفت اور انکی جنگ میں انکا بہت کچھ اثر تھا۔ اسکا سبب یہ ہے کہ حضرت علی نے جریر بن عبداللہ بجلی کو حضرت معاویہ کے پاس بھیجا انھوں نے مہینوں انکو روک رکھا لوگوں نے کہا کہ شرحبیل جریر کے دشمن ہیں انکو بلاؤ تاکہ جریر سے مناظرہ کریں۔ حضرت معاویہ نے شرحبیل کو بلایا اور انکے راستہ میں ان لوگوں کو مقرر کردیا جو لوگ حضرت علی حضرت عثمان کے قاتل ہونے کی گواہی دیتے تھے انھیں لوگوں میں سے بسر بن ابی ارطاۃ اور یزید بن اسد خالد قسری کے دادا اور ابو الاعور سلمی وغیرہم تھے۔ شرحبیل نے جریر سے ملکر حضرت علی کے قاتل عثمان ہونے پر بحث کی پھر ملک شام علاقہ مدائن کی طرف جاکر اسکی خبر کی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا بدلہ لینے کے واسطے لوگوں کو بلایا اسکے متعلق بہت سے اشعار ہیں جنکو لوگوں نے اپنی کتابوں میں ذکر کیا لہذا ہم انکو لکھکر طول دینا نہیں چاہتے ہیں

اور منجملہ ان اشعار کے نجاشی کا یہ شعر اسکے متعلق ہے۔[1] شرحبیل بالدین فارقت امرنا۔ ولکن لبغض المالکی جریر۔ انکے صحابی ہونے مین اختلاف ہی بعض لوگ انکو صحابی بتاتے ہین اور بعض انکے صحابی ہونے مین انکار کرتے ہین۔ انسے جبیر بن نضیر اور عمرو بن اسود اور کثیر بن مرہ حضرمی وغیرہم نے روایت کی ہے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپنے فرمایا میری امت مین ہمیشہ ایک گروہ رہیگا جو حکم خدا پر قائم رہیگا اسکو مخالف کی مخالفت ضرر نہ دیگی۔ انھون نے حضرت عمر اور سلمان اور عبادہ بن صامت وغیرہم سے روایت کی ہے۔ انکی وفات ۔۔ھ مین ہوئی اور حبیب نے انکے جنازہ کی نماز پڑھی اور وہ ۔۔ھ مین انتقال کر گئے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا شرحبیل رضی اللہ عنہ)

ابن عبدالرحمن انکی کنیت ابوعبدالرحمن ہے بعض لوگ ابوعتبہ کہتے ہین۔ جعفی ہین اسکو ابونعیم نے بیان کیا ہے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا۔ انکا شمار اعراب بصرہ مین ہے۔ انکی روایت کردہ حدیث کو مخلد بن عقبہ بن شرحبیل نے اپنے دادا شرحبیل سے نقل کیا ہے کہ انھون نے کہا جس شخص پر تجارت دشوار ہو جاوے اسے عمان کو لازم پکڑنا چاہیے انکی روایت سے بہت حدیثین ہین انمین سے ایک یہ ہے کہ ایک شخص کو بخار آیا اسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ بڑھتے پر بخار کی سختی حد سے بڑھ گئی ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔ ابواحمد عسکری نے انکا تذکرہ لکھا ہے کہ شرحبیل بن اوس جعفی ہین اور تجارت والی حدیث کو نقل کیا ہے۔ میرا گمان ہے کہ یہ شرحبیل وہی ہین جنکے تذکرہ مین ابوعمر نے لکھا ہے کہ یہ جعفی ہین اور جنکی روایت سے پھٹنے کی حدیث ذکر کی ہے واللہ اعلم

(سیدنا شرحبیل رضی اللہ عنہ)

ابن عبد کلال۔ انکا ذکر عمرو بن حزم کی حدیث مین ہے۔ زہری نے ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل یمن کو ایک خط لکھا جس مین فرائض اور سنن تھے اور اس خط کو عمرو بن حزم انصاری کے ساتھ روانہ کیا۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد النبی الی شرحبیل ابن عبد کلال والحارث بن عبد کلال ونعیم عبد کلال قیل ذی رعین ومعافر وہمدان الی آخرہ۔ یہ حدیث زرعہ بن ذی یزن کے تذکرہ مین گذر چکی ہے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا شرحبیل رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابوعمرو۔ انکو ابن قانع نے ذکر کیا ہے اور انھون نے اپنی سند سے عبدالوہاب بن عمرو ابن شرحبیل سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے دادا سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور پوچھا یا رسول اللہ ایک آدمی نے اپنی عورت کی پیٹ پر ایک شخص کو پایا اسکو تلوار سے مار ڈالا۔ آپنے جواب دیا کہ کتاب اللہ مین تو یہ حکم ہے کہ گواہ پیش کرو۔

انکا تذکرہ ابن دباغ اندلسی نے کیا ہے

[1] یعنی شرحبیل تمنے دین کی وجہ سے ہمارے ارادات کی مخالفت نہین کی بلکہ جریر مالکی کے بغض کی وجہ سے اسمین شاعرنے جریر کو مالک بن سعل بن بدیر بن اقسر بن ... کیطرف

(سیدنا) شرحبیل (رضی اللہ عنہ)

ابن غیلان بن سلمہ بن معتب بن مالک بن کعب بن عمرو بن سعد بن عوف بن ثقیف ثقفی ہیں طائف میں فروکش ہوئے۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر دو سجدوں کے درمیان میں استغفار کرنے کی روایت ایک حدیث میں ذکر کی ہے لیکن انکی روایت کی سند قابل حجت نہیں ہے یہ ان پانچ شخصوں میں سے ہیں جنکو قبیلہ ثقیف نے عبد یالیل کے ہمراہ اپنے مسلمان ہونیکی خبر بھیجی تھی یہ اور ان کے والد صحابی تھے۔ انکا ذکر ابن شاہین نے کیا ہے اور انھوں نے لکھا ہے کہ انکی وفات سنہ ۶۰ ہجری میں ہوئی۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) شرحبیل (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو مصعب ہے۔ قاضی ابو احمد غسانی نے انکا ذکر صحابہ میں کیا ہے انسے انکے بیٹے مصعب نے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے چوری یا خیانت کا مال جان کر خریدا وہ اس عیب اور گناہ میں شریک ہوا انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) شرحبیل (رضی اللہ عنہ)

ابن معدی کرب بن معاویہ بن جبلہ بن عدی بن ربیعہ بن معاویہ اکرمین بن حارث بن معاویہ بن حارث بن معاویہ بن ثور بن مرتع بن معاویہ بن کندہ کندی ہیں عفیف کے لقب سے مشہور تھے ڈہائی ہزار عطیوں کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انکی روایت کردہ حدیث کو اسماعیل بن ایاس عفیف نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے دلائل النبوت میں نقل کیا ہے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور باب العین میں انشاء اللہ انکا ذکر وارد ہوگا۔

(سیدنا) شرحبیل (رضی اللہ عنہ)

مجہول شخص ہیں۔ انکا نسب نہیں بیان کیا گیا ہے۔ انکا ذکر صحابہ میں ہے انکی روایت کردہ حدیث ابن ابی ملیکہ نے شرحبیل سے نقل کی ہے کہ انھوں نے کہا جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں نصف صفر میں آئے تو جبرئیل علیہ السلام آپکے پاس آئے اور کہا خدا کا درود اور رحمت اور برکت آپ پر ہو بیشک آپ نے اپنے رب کے پیغام کو پہونچا دیا اور جس بات کا آپکو حکم دیا گیا تھا اسکو ظاہر کر دیا یہ بہت دراز حدیث میں ہے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) شریح (رضی اللہ عنہ)

ابن ابرہہ۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ شریح یافعی ہیں صحابی ہیں یہ اُن لوگوں میں سے ہیں جنھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور فتح مصر میں شریک ہوے اسکو ابن یونس نے بیان کیا ہے۔ عمرو بن قیس ملائی نے محلم بن وداعہ یامی سے انھوں نے شریح حمیری سے روایت کی

کہ انھون نے کہا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حجۃ الوداع میں سنا جسوقت آپکو لیکر اونٹ برابر کھڑا ہوگیا آپنے فرمایا لبیک اللہم لبیک آخر حدیث تک۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ایام تشریق میں تکبیر کہنے کی حدیث بھی انسے مروی ہے اور انکی نسبت یافعی او حمیری جو مذکور ہوئی ہے اسمین کچھ اختلاف نہیں ہے کیونکہ یافع حمیر کا ایک بطن ہے۔ میں گمان کرتا ہوں کہ شریح وہی ابن ابی وہب ہیں جنکا ذکر آگے گذرا ہے انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے لیکن انکے والد کا نام نہیں بیان کیا ہے اور تلبیہ کی حدیث ذکر کی ہے

(سیدنا) **شریح** (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن قیس بن جہم بن معاویہ بن عامر بن رائش بن حارث بن معاویہ بن ثور بن مرتع بن معاویہ بن کندہ۔ انکی کنیت ابو امیہ ہے اور بعض لوگ انکو شریح بن حارث بن منتج بن معاویہ بن ثور بن عفیر بن عدی بن حارث بن مرہ بن اد کندی کہتے ہیں اور بعض کا بیان اسکے خلاف ہے۔ اور بعض لوگ انکو کندہ کا حلیف بتاتے ہیں۔ انھون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا ہے لیکن ملاقات میں اختلاف ہے۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انکو کوفہ کا قاضی کیا تھا اور یہ حضرت عمر اور عثمان اور علی کے زمانہ میں قضائت کرتے رہے اور حجاج کے وقت تک برابر اپنے عہدہ پر قائم رہے اور انکی مدت قضائت ساٹھ سال رہی۔ یہ معاملات قضائت سے خوب واقف تھے اور بہت ذہین اور عقلمند تھے۔ انکو شعر گوئی میں اچھا ملکہ تھا۔ انکے اشعار اکثر لوگون کی نوک زبان رہتے تھے۔ یہ کوسج تھے یعنی انکے چہرے پر بال نہ تھے۔ علی بن عبد اللہ بن معاویہ بن میسرہ بن قاضی شریح نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا معاویہ سے انھون نے شریح سے روایت کی ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر مسلمان ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ یمن میں میرا بڑا کنبہ ہے آپ نے فرمایا کہ تم انکو لے آو جب یہ لیکر آئے اسوقت آپ کی وفات ہوچکی تھی اور جب یہ ۲۲ھ میں قاضی ہوے تو آپ نے خواب میں بیان کیا کہ یہ قضائت کو تمام لوگون سے زیادہ جانتے ہیں۔ شریح سے حضرت علی نے فرمایا تھا کہ تم تمام عرب سے اچھے قاضی ہو۔ اور جب زیاد کوفہ کا حاکم ہوا تو وہ شریح کو اپنے ہمراہ بصرہ لیگیا اور انھون نے وہان ایک سال قضائت کی؛ اور زیاد نے شریح کے لوٹنے تک مسروق بن اجدع کو کوفہ کا قاضی کر دیا تھا۔ بصرہ میں انکا قیام سال بھر تک رہا۔ اور جب حجاج کوفہ کا حاکم ہوا انھون نے استعفا دیدیا اسنے انکا استعفا منظور کرلیا اور انکی جگہ پر ابو بردہ بن ابی موسی کو قاضی مقرر کیا۔ امام شافعی بیان کرتے ہیں کہ شریح حضرت عمر رضی اللہ عنہ کیطرف سے قاضی نہ تھے لوگون نے انسے پوچھا آیا وہ کسکی طرف سے حاکم تھے انھون نے جواب دیا ہان زیاد کی طرف سے قاضی تھے۔ لیکن امام شافعی کی اس روایت میں غور کرنا ہے کیونکہ شریح کا حضرت عمر کی طرف سے قاضی ہونا ظاہر اور مشہور ہے۔ انکے احکام اور علم و حلم اور دینداری کے متعلق بہت خبرین ہیں جنکو بیان کرکے ہم طول دینا نہیں چاہتے ہیں۔ ۸۷ھ میں سو برس کے ہوکر فوت ہوے۔ ابو نعیم کہتے ہیں کہ انکی وفات ۷۶ھ میں ہوئی اور علی بن مدینی کا بیان ہے کہ شریح نے ۷۸ھ میں وفات کی اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ۹۹ھ میں انکا انتقال ہوا۔ اشعث بن سوار بیان کرتے ہیں کہ شریح نے ۱۲۰ برس کی عمر میں [illegible] انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) **شریح** (رضی اللہ عنہ)

حضرمی ہیں۔ وہ افضل صحابہ میں سے ہیں ابن سلیمان بن بلال و ابن مبارک نے یونس سے انھون نے زہری سے انھون نے سائب بن یزید سے روایت کی ہے کہ [illegible] اور رسول خدا

صلے اللہ علیہ وسلم کے نزدیک ہوا آپ نے فرمایا وہ ایسے آدمی ہین جو قرآن کو تکیہ نہین بناتے ہین - اسکی روایت نعمان بن راشد نے زہری سے کی ہی کہ انھون نے کہا آپکے پاس مخرمہ بن شریح کا ذکر ہوا - اور یہ انکا وہم ہی اور ہم اسکو انشاء اللہ مخرمہ کے تذکرہ مین بیان کرینگے - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی

(سیدنا) **شریح** (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی شریح حجازی ہین - صحابی ہین - انسے ابو الزبیر اور عمرو بن دینار نے روایت کی ہی کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی ہے اور وہ کہتے تھے کہ جو کچھ دریا مین ہی وہ مذبوح ہے وہ کہتے ہین کہ ہمین نے اسکو عطاء سے بیان کیا انھون نے کہا کہ پرندہ (دریائی) کو میرے نزدیک ذبح کرنا چاہیے - ابو حاتم کہتے ہین کہ یہ صحابی ہین - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی - ابو موسی نے انکا تذکرہ لکھا ہی اور کہا ہی کہ ابو ذکریا نے انکا تذکرہ اپنے دادا پر کیا ہی حالانکہ انھون نے لکھا ہی کہ شریح ابو شریح کے بیٹے ہین اور ابو ذکریا اور ابو موسیٰ نے شریح کو صحابی لکھا ہی اسوجہ سے ابو ذکریا پر انکا حال پوشیدہ ہو گیا واللہ اعلم

(سیدنا) **شریح** (رضی اللہ عنہ)

ابن ضمرہ - مزنی ہین یہ بھی بن جرش بن عثمان بن مزینہ کی اولاد مین ہین - یہ انکا نسب والدہ کی طرف سے ہی - اور انکے والد عمرو بن اد بن طابخہ بن الیاس بن مضر ہین - انکی اولاد کی نسبت مزینہ کی طرف ہوتی ہی اسوجہ سے کہ عثمان اور اوس پسران عمرو کی نسبت انکی والدہ مزینہ بنت کلب بن وبرہ کی طرف ہوا کرتی ہی یہ پہلے شخص ہین جو قبیلہ مزینہ کا صدقہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لیکر حاضر ہوے - انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی

(سیدنا) **شریح** (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر - سعدی ہین قبیلہ سعد بن ابی بکر سے - صحابی ہین انکو خالد بن ولید نے بصرہ کے جزیہ پر شام جاتے وقت مقرر کیا تھا - پھر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انکو بصرہ کا حاکم کیا اور یہ اہواز کے اطراف مین شہید ہوے - انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی

(سیدنا) **شریح** (رضی اللہ عنہ)

کلابی ہین - ذو اللحیہ کے لقب سے مشہور ہین - انکو سعید بن یوسف اصبہانی قریشی نے ذکر کیا ہی - انکا ذکر باب الذال مین ہو چکا ہے - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی -

(سیدنا) **شریح** (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو - خزاعی ہین - انکا ذکر ابن شاہین نے حرف شین مین اسی طرح کیا ہی - اور انکی روایت سے بیان کیا ہی کہ جو شخص خدا اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو اسکو اپنے مہمان کی بزرگی کرنا چاہیے - اور تحریم مکہ کی (بھی) حدیث نقل کی ہی اور دونون سندون مین شریح کا نام ہی حالانکہ وہ ابو شریح ہی اور دونون حدیثین انھین کی روایت سے مشہور ہین اور انھون نے دونون مین وہم کیا ہی - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی

(سیدنا) **شریح** (رضی اللہ عنہ)

ابن مکدم طبری کہتے ہین کہ وہ شریح بن مرہ بن سلمہ بن مرہ بن حجر بن عدی بن ربیعہ بن معاویہ اکرمین کندی ہین - انکو مکدم انکے اس شعر کی وجہ سے کہتے ہین

؎ سلونی نکھدونی دانی لباذل ؛ لکم احوت کفاسی فی العسر والیسر اشعث بن قیس نے انکو آذربیجان پر اپنا قائم مقام کیا تھا یہ سخی تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیخدمتمین وفد مین آئے تھے اور اسطرح کلبی نے بیان کیا ہے۔

(سیدنا) شریح (رضی اللہ عنہ)

ابن ہانی بن یزید بن حارث بن کعب بعض لوگ کہتے ہین کہ وہ شریح بن ہانی بن یزید بن نہیک بن درید بن سفیان بن ضباب یعنی سلمہ بن حارث بن ربیعہ بن حارث بن کعب حارثی ہین۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا ہے اور اپنے انکو دعا دی ہے اور انھین کے نام پر آپ نے انکے والد کی کنیت ابو شریح رکھی ان کے والد بھی صحابی ہین۔ شریح کی کنیت ابو المقدام تھی انھون نے علی اور سعد بن ابی وقاص اور عائشہ اور اپنے والد ہانی سے سماعت حدیث کی ہے۔ ان سے انکے دونون بیٹون محمد اور مقداد اور شعبی اور یونس بن ابی اسحاق نے روایت کی ہے یہ حضرت علی کے خاص عزیزون مین سے تھے اور انکی لڑائیون مین انکے ہمراہ رہے اور دومۃ الجندل مین حکمین کے واقعہ مین شریک تھے اور زمانہ دراز تک زندہ رہے اور سجستان مین جہاد کیواسطے گئے تھے وہین شتہ مین شہید ہوے کافرون نے مسلمانون کا راستہ روک لیا تھا اور پہاڑ کے پہاڑ گھیر لیے تھے اور مسلمانون کا تمام لشکر شہید ہو گیا شریح نے یہ اشعار اسی دن کہے تھے۔ ؎ اصبحت ذابث اقاسی الکبرا ؛ قد عشت بین المشرکین اعصرا ؛ ثمت ادرکت النبی المنذرا ؛ وبعدہ صدیقہ وعمرا ؛ ویوم مہران ویوم تسترا ؛ والجمع فی صفینھم والنہرا ؛ وباجمیرات والمشقرا ؛ ہیہات ما اطول ہذا عمرا ؛ لوگ بیان کرتے ہین کہ یہ ایکسو بیس سن زندہ رہے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) شریح (رضی اللہ عنہ)

یہ صحابہ مین سے ہین۔ انکا نسب نہین بیان کیا گیا ہے انسے ابو وائل نے روایت کی ہے ابو عمر کہتے ہین مین نہین جانتا کہ وہ انھین مین سے ہین یا نہین وصل حدیث ابو وائل سے انھون نے شریح صحابی سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے کہ اے ابن آدم میری طرف چل مین تیری طرف دوڑونگا آخر حدیث تک۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) شرید (رضی اللہ عنہ)

ابن سوید ثقفی ہین بعض لوگ کہتے ہین کہ وہ حضرموت کے ہین اور انکا شمار ثقیف مین ہے کیونکہ ثقیف مین انکا ننہال ہے بعض لوگ بیان کرتے ہین کہ شرید کا نام مالک ہے بنی تشحم بن جذام بن صدف سے ہین یہ اپنی قوم کے ایک آدمی کو مار کر مکہ چلے گئے تھے اور بنی حطیط بن جشم بن ثقیف سے حلف کر لی پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مدینہ آئے اور مسلمان ہو گئے اور آپ سے بیعت الرضوان کی اور آپ نے انکا نام شرید رکھا یہ ریحانہ بنت ابی العاص بن امیہ کے شوہر ہین ہمین ابو مسعود بن مکارم بن احمد موصلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم نصر بن صفوان نے خبر دی کہتے تھے ہمین ابو الحسن علی بن ابراہیم سراج خطیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو طاہر ہبۃ اللہ بن ابراہیم بن انس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الحسن یعنی علی بن عبید اللہ بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو جابر یعنی زید بن عبد العزیز بن حبان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن عبد اللہ بن عمار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے معافی بن عمران نے عبد اللہ بن عبد الرحمن بن یعلی طائفی سے انھون نے عمرو بن شرید سے انھون نے

انھون نے اپنے والد سے روایت کرکے بیان کیا انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے امیہ بن ابی الصلت کے اشعار پڑھوائے مین نے آپکو سو شعر سنائے مین جب شعر پڑھتا تھا آپ فرماتے تھے کہ اور پڑھو یہانتک کہ مین نے سو شعر پورے کیے جب مین سنا چکا آپ نے فرمایا کہ بیشک قریب تھا کہ مسلمان ہوجائے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شفعہ کی بابت حدیث روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) شریط (رضی اللہ عنہ)

ابن انس بن مالک بن ہلال۔ اشجعی ہین۔ سلمہ بن نبیط بن شریط کے دادا ہین۔ حجۃ الوداع مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور آپکو خطبہ سنا تھا اور انکے صاحبزادے نبیط انکے پیچھے سوار تھے دونون صحابی ہین کوفہ مین رہتے تھے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) شریق (رضی اللہ عنہ)

حبیبہ کے والد ہین۔ عبداللہ بن احمد بن حنبل نے سند انصار مین انکا نام لکھا ہے لیکن کسی نے انکی متابعت نہین کی ہے۔ ہمین ابو یاسر یعنی ہبۃ اللہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو سعید بنی ہاشم کے غلام نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے سعید بن سلمہ بن ابی الحسام نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے آل عمر کے غلام نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے صالح بن کیسان بن عیسی بن مسعود نے حکم زرقی سے انھون نے اپنی دادی حبیبہ بنت شریق سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ اپنے والد کے ساتھ تھین کہ ناگاہ بدیل بن ورقا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ناقہ عضبا پر سوار پکارتے تھے کہ جو شخص روزہ دار ہو افطار کرلے کیونکہ یہ کھانے اور پینے کے دن ہین اسکی روایت عبداللہ بن رجا نے سعید بن صالح سے انھون نے عیسی سے انھون نے اپنی دادی حبیبہ سے کی ہے کہ وہ اپنی والدہ بنت جمار کے ہمراہ تھین۔ انھون نے اس سند مین حکم اور غلام عمر کا ذکر نہین کیا ہے انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) شریک (رضی اللہ عنہ)

ابن حنبل۔ عبسی ہین۔ یونس بن ابی اسحاق نے عمیر بن تمیم سے انھون نے شریک بن حنبل سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جو شخص اس بدبودار پھل یعنی لہسن کو کھائے وہ ہماری مسجد کے پاس نہ آئے۔ اسکی روایت قیس اور ابو وکیع وغیرہما نے ابو اسحق سے انھون نے عمیر بن تمیم سے انھون نے شریک سے انھون نے علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ سے کی ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) شریک (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی الحیسر۔ انکا نام انس تھا۔ یہ بیٹے ہین رافع بن امرئ القیس بن زید بن عبدالاشہل کے انصاری ہین اوسی ہین۔ اشہلی ہین۔

حارثہ بن یونس بدری کے بھائی ہین شریک مع اپنے صاحبزادے عبداللہ کے بدر مین شریک ہوئے تھے انکا تذکرہ ابو موسی اور ابو عمر نے لکھا ہے -

(سیدنا) شریک (رضی اللہ عنہ)

ابن سحماء سحماء انکی والدہ کا نام ہے - انکے والد کا نام عبدہ بن معتب بن جد بن عجلان حارثہ بن ضبیعہ تھا بلوی تھے انکا بقیہ نسب مکرر گزر چکا ہے یہ معن اور عاصم پسران عدی بن جد کے چچازاد بھائی ہین اور انصار کے حلیف تھے یہی صاحب لعان ہین - انھون نے اپنی دارہ کیطرف اسکے متعلق قصہ منسوب کیا تھا - بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ اپنے والد کے ساتھ احد مین شریک ہوئے تھے - یہ براء بن مالک کے مادرزاد بھائی ہین انھین کو ہلال بن امیہ نے اپنی عورت کے ساتھ زنا کا حرم لگایا تھا - ہشام بن حسان نے ابن سیرین سے انھون نے انس سے نقل کیا ہے کہ یہ مسلمانون مین پہلے شخص ہین جنھون نے لعان کیا - ابو نعیم بیان کرتے ہین کہ نہ انکی والدہ کا نام سحماء تھا اور نہ انکا نام شریک تھا انکے اور ابن سحماء کے درمیان مین شرکت تھی لیکن یہ کچھ بھی نہین ہے ہمین ابراہیم بن مہران فقیہ وغیرہ نے اپنی سندون سے ابو عیسی ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے بندار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن عدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ہشام بن حسان نے خبر دی - کہتے تھے ہمین عکرمہ نے ابن عباس سے روایت کرکے خبر دی کہ ہلال بن امیہ نے اپنی بی بی کو شریک بن سحماء کے ساتھ تہمت لگائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گواہ پیش کرو ورنہ تمھاری پشت پر کوڑے لگائے جائینگے - ہلال نے کہا خدا کی قسم مین سچا ہون اور خدا ضرور میرے بارے مین حکم نازل کریگا جس سے میری پیٹھ حد سے بچ جائیگی اور خدا نے والذین یرمون ازواجہم یعنی آیات لعان کو نازل فرمایا - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے -

(سیدنا) شریک (رضی اللہ عنہ)

ابن طارق بن سفیان بن قرط تمیمی ہین حنظلی ہین - اور بعض لوگ انکو محاربی اور بعض اشجعی کہتے ہین لیکن پہلا قول صحیح ہے بعض لوگ بیان کرتے ہین کہ یہ بنی ثعلبہ بن عوف بن سفیان بن اسعد بن عامر بن ربیعہ بن حنظلہ بن تمیم سے ہین انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور فروہ ابن نوفل سے روایت کی ہے زیاد بن علاقہ نے انسے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر آدمی کے واسطے شیطان ہے لوگون نے پوچھا یا رسول اللہ آپ کے واسطے آپنے جواب دیا میرے واسطے بھی لیکن خدا نے اسکے مقابلہ مین میری مدد کی اور وہ میرا تابعدار ہوگیا ہے - ابو عمر بیان کرتے ہین کہ بعض لوگ انکو صحابی کہتے ہین اور بعض کا بیان ہے کہ انکی روایت مرسل ہے اور یہ فروہ بن نوفل سے وہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہین - نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث نہین ہے جس سے انکا دیکھنا یا ملنا ثابت ہو - ہان خلیفہ بن خیاط نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہے جو کوفہ مین نازل ہوئے اور انکو قبیلہ اشجع بن ریث بن غطفان کی طرف منسوب کیا ہے اور محمد بن سعد نے بھی انکو انھی صحابہ مین ذکر کیا ہے جو کوفہ مین فروکش ہوئے - لیکن انھون نے انکو قبیلہ تمیم کے خاندان حنظلہ کیطرف منسوب کیا ہے - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے -

(سیدنا) شریک (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد عمرو بن قیضی بن عمرو بن زید بن جشم بن حارثہ یہ اور انکے بھائی ابو ثابت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ احد میں شریک ہوے اسکو ابن شاہین نے ذکر کیا ہی۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے مختصر لکھا ہی مگر ابو موسی نے (بجاے عبد عمر کے) عبد اللہ بن عمرو بیان کیا ہی اور باقی نسب کو مثل سابق کے ذکر کیا ہے۔

(سیدنا) شریک (رضی اللہ عنہ)

ابن وائلہ ہذلی ہیں۔ انکو ابن شاہین نے ذکر کیا ہی اور انھون نے اپنی سند سے ابن اسحاق سے انھون نے ابن شہاب سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا میں مغیرہ بن شعبہ سے روایت کرکے بیان کرتا ہون کہ انھون نے کہا کہ میں عمر بن خطاب کے پاس آیا تو مین نے انکو دیکھا کہ وہ دادی اور نانی کو وارث نہین ٹھہراتے ہین وہ کہتے ہین مین نے عرض کیا کہ یا امیر المومنین مین اُن خصمار کو جانتا ہون جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جدہ مین آئے تھے اور آپ نے انکو وارث قرار دیا تھا انھون نے جواب دیا کہ مین نے آپ کو دیتا ہین سے جدہ کو کوئی حصہ دلاتے نہین دیکھا ہی مین نے عرض کیا یا امیر المومنین حمل بن مالک ابن نابغہ ہذلی کے پاس دو عورتین تھین انمین سے ایک حاملہ تھی دوسری عورت نے حاملہ کو مار ڈالا اور ان دونون کا مقدمہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش ہوا آپ نے قاتلہ کی عصبات کی دیت عاقلہ واجب کی اور اس دیت کا وارث مقتولہ کے وارثون کو کیا آخر حدیث تک وہ کہتے ہین کہ پھر قبیلۂ ہذیل کا ایک آدمی شریک بن وائلہ نامے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور حمل بن مالک کی دونون بیبیون کا قصہ بیان کیا۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) شریک (رضی اللہ عنہ)

انکا نسب نہین بیان کیا گیا ہی یعقوب قمی نے عنبسہ سے انھون نے عیسی بن حارثہ سے انھون نے شریک صحابی سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے زنا کیا وہ ایمان سے نکل گیا اور جس شخص نے شراب پی اس سے ایمان نکل گیا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی۔

باب الشین والطاء والعین والفاء

(سیدنا) شطب (رضی اللہ عنہ)

(لقب) ممدود کنیت ابو طویل کندی ہین شام مین رہتے تھے انسے عبد الرحمن بن جبیر بن نفیر نے روایت کی ہی وہ کہتے تھے ہمین یحیی بن ابی الرجا ثقفی نے اجازۃً اپنی سند سے ابو بکر بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن ہارون یعنی ابو جعفر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبد القدوس بن حجاج نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے صفوان بن عمرو نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبد الرحمن بن جبیر بن نفیر نے

ابو طویل یعنی شطب ممدود سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گئے اور عرض کیا کہ ایک شخص کے اسقدر گناہ کیے ہین کہ کوئی گناہ اس سے باقی نہین رہا تمام سیاہ سفید اُسنے کرڈالے ہین پس کیا ایسے شخص کی توبہ قبول ہو سکتی ہے آپ نے پوچھا کیا تم مسلمان ہوا نھون نے کلمہ شہادت پڑھا آپ نے جواب دیا ہان نیکیون کو کرو اور برائیون کو چھوڑدو خدا تمھارے واسطے ان سبکو نیکیان کردیگا وہ اللہ اکبر کے نعرے مارتے ہوے چلے گئے یہانتک کہ نظرون سے پوشیدہ ہوگئے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہ

(سیدنا) شعیل (رضی اللہ عنہ)

ابن احمر ابن مندہ نے انکو انکے والد کے تذکرہ مین بیان کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو تحریر لکھدی تھی لیکن انھون نے انکو یہان نہین ذکر کیا ہے انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) شعبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن توام بعض لوگ کہتے ہین کہ سنان نے انکو بنی ضبہ کے اُن لوگون مین ذکر کیا ہے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین انھی کا بیان ہے کہ وہ عتاب بن شتیر بن توام کے چچا ہین سعید قریشی نے بھی انکا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ مین انکا ذکر مسندون مین دیکھتا ہون لیکن انکا صحابی ہونا معلوم نہین ہوتا جریر بن عبد الحمید نے مغیرہ بن مقسم سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے شعبہ بن توام ضبی سے روایت کی ہے کہ قیس بن عاصم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حلف کے بارے مین سوال کیا آپ نے جواب دیا کہ اسلام مین حلف نہین نہین ہے لیکن جاہلیت کے حلف پر قائم رہو۔ اس حدیث کے اکثر راویون نے اسکو شعبہ سے انھون نے قیس سے روایت کرکے بیان کیا ہے اور یہی صحیح ہے۔ انکا ذکر ابو احمد عسکری نے بھی بیان کیا ہے اور بیان کیا ہے کہ انکی روایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل ہے اور یہ صحابی نہین ہین۔ انھین ابو احمد عسکری کا بیان ہے کہ مین نے انکو جریر بن عبد الحمید کی سند مین دیکھا ہے کہ انھون نے انکو افراد مین ذکر کیا ہے اور یہ وہم ہے بلکہ یہ قیس بن عاصم سے روایت کرتے ہین۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) شعیب (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو حضرمی ہین بعض لوگ انکو صحابی بتاتے ہین۔ انکی سند حدیث مین اعتراض ہے سلمہ بن رجاء نے عائذ بن شریح حضرمی سے روایت کی ہے کہ انھون نے انس اور شعیب بن عمرو اور ناجیہ حضرمی سے سنا یہ لوگ کہتے تھے کہ ہم نے آپکو حنا کا خضاب لگاتے دیکھا ہے۔ ابو عمر کہتے ہین کہ انکی یہ حدیث صحیح نہین ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) شفی (رضی اللہ عنہ)

ابن ماتع اصبحی ہین۔ انکی کنیت ابو عثمان ہے۔ طبرانی اور ابن شاہین اور حضرمی وغیرہم نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہے انکے صحابی ہونے مین اختلاف ہے ہمین عبد الوہاب بن ابی حبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الحسن بن حسنون نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو محمد یعنے

احمد بن علی دقاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم یعنی حسن بن حسن بن منذر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو علی بن صفوان بردعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابن ابی الدنیا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے داؤد بن عمرو ضبی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے اسماعیل بن عیاش نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ثعلبہ بن سلم خثعمی نے ابو ایوب بن بشیر عجلی سے انھون نے شفی بن ماتع سے روایت کرکے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چار شخص دوزخیون کو تکلیف دینگے باوجود اسکے کہ دوزخی گرم پانی اور آگ مین دوڑتے ہونگے اور ہلاکی اور موت کو پکار رہے ہونگے۔ ایک وہ آدمی جسکے مُنہ سے پیپ اور لہو بہتا ہوگا لوگ اس سے کہینگے کہ اس بدبخت کا کیا حال ہو کہ جو ہماری تکلیف کو بڑھا رہا ہو پھر وہ جواب دیگا کہ مین ہر بری خبیث بات کو دیکھکر پسند کرتا تھا اور بیہودہ بکنے کو لذیذ جانتا تھا۔ ایوب بن بشیر عجلی نے شفی بن ماتع اصبحی سے انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ آسمان مین چار فرشتے ہین جو اسکے اوپر سے نیچے تک پکارتے رہتے ہین کہ اے نیکی کرنے والے خوش ہوا ور اے برائی کرنے والے رُک جا اور دوسرا کہتا ہے کہ اے اللہ خرچ کرنے والے کو بدلہ دے اور دوسرا کہتا ہو کہ روکنے والے کو ہلاکی دے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **شفی** (رضی اللہ عنہ)

بذلی ہین۔ نضر بن شفی کے والد ہین۔ انکا شمار اہل مدینہ مین ہی بعض لوگون نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہو لیکن انکا صحابی ہونا صحیح نہین ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

تمت

سات ہزار پانچ سو صحابہ کرام کا بے مثال تذکرہ

اسد الغابۃ

فی

معرفۃ الصحابۃ

علامہ امام ابی الحسن علی الجزری ابن اثیر رحمۃ اللہ

ترجمہ

مولانا محمد عبد الشکور فاروقی

مکتبہ نبویہ ۞ گنج بخش روڈ لاہور

نام کتاب ——— اُسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ

نام مولف ——— علامہ ابن اثیر جزری قدس سرہ (م ۶۳۰ھ)

ترجمہ ——— مولانا عبدالشکور فاروقی لکھنوی۔

موضوع ——— سوانح واذکار صحابۂ رسولؐ

نقش اوّل ——— ۷ رمضان المبارک ۱۳۲۴ھ

نقش ثانی ——— جمادی الثانی ۱۴۰۷ھ

تذکرۂ صحابہ ——— چھ سو اکیس

ناشر ——— مکتبہ نبویہ۔ گنج بخش روڈ۔ لاہور

طابع ——— کمبائن پرنٹرز لاہور

قیمت جلد سوم، چہارم و پنجم ——— [illegible]/- روپے

محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم تراہم رکعا سجدا یبتغون فضلا من اللہ ورضوانا

فہرست ترجمہ اسد الغابہ جلد پنجم

سات ہزار پانچ سو صحابہ کرام کا بے مثال تذکرہ

اسد الغابۃ

فی

معرفۃ الصحابۃ

علامہ امام ابی الحسن علی الجزری ابن اثیر رحمۃ اللہ

ترجمہ

مولانا محمد عبد الشکور فاروقی مدظلہ

مکتبہ نبویہ ۰ گنج بخش روڈ لاہور